گلستانِ آلِ محمدؐ
جلد اوّل
ترجمہ
روضۃ الکافی
تالیف
ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی
مترجم
مولانا شوکت حسین سندرالوی

گلستانِ آلِ محمدؐ

جلد اوّل

ترجمہ

روضہ کافی

تالیف

ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی

مترجم

مولانا شوکت حسین سندرالوی

ناشر

المہدی فاؤنڈیشن خوشاب

ملنے کا پتہ

حق برادرز الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

نام کتاب: .... گلستان آلِ محمدؑ ترجمہ روضہ کافی (جلداول)
تالیف: .... ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینیؒ
نام مترجم: .... مولانا شوکت حسین سندرالوی
رابطہ .... المہدیؑ فاؤنڈیشن پاکستان
سندرال ضلع خوشاب
فون0302-6396705
طبع .... اول
قیمت .... [illegible]/- روپے
ناشر .... المہدیؑ فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
ملنے کا پتہ .... حق برادرز 56.جی الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور
فون0333-4431382

فہرست

انتساب

میں اپنی یہ کتاب اپنے ماموں مولانا عطاءاللہ سندرالوی اپنی والدہ اور والد محترم حاجی شیر خان کے نام منسوب کرتا ہوں جو انتہائی وضع دار پابند شریعت وصوم وصلاۃ، مہمان نواز اور مہربان انسان تھے آپ کے ادیبانہ نکتے بلیغانہ باتیں، خوبصورت ظریفانہ لطیفے محفل کو کشت زار بنا دیتے تھے وہ ہمیں ہر وقت دین کی سوجھ بوجھ اور اس کی تعلیم کے حصول کے لئے ترغیب دیتے رہتے تھے

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات عالیہ میں اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر شوکت حسین سندرالوی

حرفِ پیشکش

محترم قارئین! آج کے ترقی یافتہ اور مشینی دور میں جب کہ انسانی اقدار واخلاق رو بہ زوال ہے رب ذوالجلال اور انسانوں کے درمیان رابطہ کی بات کرنا اور دوسروں تک پہنچانا انتہائی مشکل ہے لیکن ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ انسان کو اسلام کے حقیقی نظریات، اقدار اور اس کے معارف سے عوام الناس کو روشناس کرایا جائے تا کہ وہ اس عملی ذخیرہ سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکیں

روضہ کافی کے نام سے منسوب یہ کتاب اصول کافی کا تیسرا حصہ ہے جسے ہماری خواہش پر شوکت حسین سندرالوی نے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے تا کہ عوام کی بھلائی، فلاح و بہبود اور فکر دین میں معاون ثابت ہو یہ کتاب روضہ کافی کا ترجمہ گلستان آلِ محمدؐ کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے جو کہ ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی کی تالیف ہے جسے نہایت آسان اور سلیس اردو میں منتقل کیا گیا ہے

قارئین۔ المہدیؑ فاؤنڈیشن پاکستان نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ انتہائی معتبر اور علمی کتابوں کو جو دوسری زبانوں میں چھپ چکی ہیں اردو زبان میں ڈھال کر عوام الناس مؤمنین کرام تک پہنچائی جائیں یہ کتاب ''روضہ کافی'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے یہ کتاب ہر طبقہ کے مرد وخواتین، طلباء وطالبات اور بڑوں اور چھوٹوں کے لئے یکساں مفید اور معاون ثابت ہوگی جو المہدیؑ فاؤنڈیشن پاکستان کی جانب سے پیش خدمت ہے۔ اور مؤمنین وعام وخواص کے لئے یکساں فوائد کی حامل ہے، ہماری یہ کاوش کیسی ہے اس کا فیصلہ قارئین اور وقت کرے گا مطالعہ کرنے والوں سے رائے کے اظہار کے علاوہ ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ قارئین کتاب کے مرحومین اور مؤمنین کے مرحومین جو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)۔

آپ کے خدمتگار

دعا گو

صدر المہدیؑ فاؤنڈیشن پاکستان
فون 0300-5330655
رابطہ آفس سندرال تحصیل وضلع خوشاب

جنرل سیکرٹری المہدیؑ فاؤنڈیشن پاکستان
فون 0302-6396705

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب گلستان آلِ محمدؑ روضہ کافی کا ترجمہ ہے جس محدث جلیل جید عالم ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی متوفی 329 ہجری نے تحریر کیا اس کتاب مذہب جعفریہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ اصول کافی جس کا اردو ترجمہ موجود ہے دوسرا حصہ فروع کافی جس کا نصف ترجمہ موجود ہے اور روضہ کافی جس کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں موجود ہے جو ہزار سال سے اہل علم کے لئے ایک علمی ذخیرہ ہونے کے ناطے سے توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اس کتاب میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو پہلے دو حصوں میں درج نہیں ہیں وقت کے تقاضے کے پیش نظر اس کتاب کو عوام تک پہنچانا ضروری تھا تا کہ وہ اس علمی ذخیرہ سے مستفید ہو سکیں اور یہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ ہو جائے ارو برصغیر پاک وہند کے عوام بھی اس سے مسلسل مستفید ہوتے رہیں لہذا ہماری کوشش رہی ہے کہ اس کتاب کو اور زبان میں پیش کیا جائے مگر یہ کام انتہائی مشکل تھا اور کوئی بھی اس کے ترجمہ کے لئے تیار نہ ہوا آخر کار علامہ پروفیسر ڈاکٹر سخاوت حسین سندرالوی کے کزن برادر مولانا شوکت حسین سندرالوی نے اس کی حامی بھر لی اور اس کتاب کو اردو زبان میں ترجمہ کر دیا انہوں نے اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیا اس پر ہم ان کے ممنون ہیں امکان کی حد تک کوشش کی گئی ہے کہ اس میں غلطی نہ ہونے پائے مگر پھر بھی اگر کوئی غلطی ہوگئی تو اس کی نشان دہی کر دی جائے تا کہ اگلے ایڈیشن میں اسے درست کیا جائے آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی مترجم موصوف کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور تادیر آباد و شاد رکھے اور مزید اس کان کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

خیر اندیش

ادارہ

مؤلف کے حالات زندگی

ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق المعروف کلینی شہر رے سے صرف 38 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک دیہات کلین میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا جب بنی عباس کی حکومت تھی آپ کے والد یعقوب نے آپ کا نام محمد رکھا اور کانوں میں اذان واقامت کہی آپ کے ماموں علی بن محمد بن ابراہیم بن ربان حدیث دانوں میں ایک خاص مقام رکھتے تھے آپ کے والد اسلامی علوم کے ماہر تھے اور ماموں رجال وحدیث کے ماہر تھے اس لئے انہوں نے بچپن سے ہی علوم اسلامی کی تعلیم ان سے حاصل کی آپ کے والد شہر رے کے علاقے حسن آباد جو کلین کے نزدیک ہے دفن ہیں اور ان کی قبر وہیں پر ہے کلینی کی زندگی کے ہر دور میں خواہ وہ شہر رے میں قیام کا زمانہ ہو یا اس کے بعد انہوں نے حدیث کے لئے اپنی زندگی صرف کی وہ مشکل ترین دور میں بھی شیعی دنیا سے جدا نہ ہوئے کلینی جب قم میں آئے تو قم کے لوگ آپ کے پاس آ کر علم سیکھتے تھے احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری اور احمد بن ادریس قمی سے بھی تعلیم حاصل کی اور علی بن ابراہیم قمی سے بھی تعلیم حاصل کی علامہ عیاشی سمرقندی کلینی کے استاد تھے ان سے بھی تعلیم حاصل کی انہوں تعلیم حاصل کرنے کے بعد کلینی بغداد تشریف لے گئے وہاں شیعہ سنی ہر دو فرقوں کے درمیان ان کو ایک خاص مقام حاصل ہوا اور انہوں نے کئی دینی مشکل مسائل حل کیے اس لئے ان کو ثقۃ الاسلام کا لقب دیا گیا اور وہ مشہور ہوئے کلینی نے اپنی زندگی کے بیس سال صرف کر کے اصول کافی وفروع کافی اور روضہ کافی تحریر کی اور اس میں 16199 احادیث جمع کیں۔ کافی کتب اربعہ کی پہلی کتاب ہے آپ نے جب تدریس شروع کی تو آپ سے کئی شاگردوں نے علمی پیاس بجھائی آپ کے مشہور ترین شاگرد محمد بن ابراہیم نعمانی ہیں جنہوں نے غیبت نعمانی جیسی مشہور کتاب لکھی کلینی نے جس قدر محنت کی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اس دور میں سفر کرنا کوئی آسان کام نہ تھا سواری نہ ملتی تھی مگر دین کے حصول کی جستجو کے لئے سخت صعوبتیں برداشت کیں کلینی جب ستر (۷۰) سال سے اوپر ہو گئے تو اس سال میں 329ھ کو آسمان سے بے شمار ستارے ٹوٹ کر گرے اس سال کا نام بھی ستاروں کے ٹوٹنے کا سال ہو گیا اور کلینی شعبان 329ھ کو اس دنیا سے روانہ ہو گئے اور بغداد ماتم کدہ بن گیا ایک حاکم نے موسیٰ بن جعفرؑ کی قبر کھودنے کا ارادہ کیا تو اسے کہا گیا کہ پہلے کلینی کی قبر کھودیں جب ان کی قبر کھودی گئی تو وہ صحیح وسلامت تھی اس حاکم نے حکم دیا کہ اس قبر کو درست کردو پھر وہ ان کی عظمت واحترام زیادہ کرنے لگا۔ کلینی کا مقبرہ بغداد کے مولوی خانہ میں ہے اور شیخ المشائخ کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔

!شوکت حسین سندرالوی

کتاب کے متعلق بات

یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے شیخ بزرگوار ثقۃ الاسلام کلینی کی تالیفات میں سے ایک ہے اور تقریباً ان کی مشہور کتاب کافی کا تتمہ ہے اور وہ احادیث جو ابواب کے تناسب سے اصول کافی اور فروع کافی میں درج نہیں ہیں ان کو الگ جمع کیا گیا ہے اور اس کا نام روضہ کافی رکھا گیا ہے یہ کتاب خود کافی کی مانند ہے ایک آثار نفیس بزرگ علماء شیعہ و مذہب شیعہ کے لئے ہے اور مختلف ادوار و زمانہ میں محدثین و دانش مندان عالی قدر شیعہ کے لئے مورد استفادہ رہی ہے روضہ کافی کے ترجمہ کے وقت بندہ حقیر بہت سے کاموں میں مصروف رہا پھر بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر بڑی تیزی سے اس کے ترجمہ کو انجام دیا اس پر میں اپنے پروردگار کی حمد کرتا ہوں اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں کہ ان کی مدد سے یہ کام انجام دیا ہے اس کتاب کی دو جلدیں ہیں اس میں کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے اسے آسانی سے سمجھ سکیں بعض جگہ جہاں تشریح کی ضرور محسوس کی گئی وہاں اس کی تشریح کردی گئی ہے اور زیادہ تر مواد مراۃ العقول مرحوم ملا محمد باقر مجلسی کی کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے اور بعض جگہ پر کافی اور وافی مرحوم فیض اور شرح ملا صالح مطالبی سے بھی نقل کیا گیا ہے اور حوالہ بھی درج کردیا گیا ہے۔ جہاں کہیں بھی توضیحات شامل کی گئیں وہاں احادیث کا ترجمہ الگ ہی رکھا گیا ہے تاکہ قاری کو کہیں پر اشتباہ نہ ہو۔

اس کتاب میں دیگر کتب حدیث کی طرح ایسی حدیث دیکھی جاتی ہیں جو سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں یا معنی کے سمجھنے میں بعض مشکل ہیں اور بعض خواص کے لئے اس میں سخت مشکلات ہیں شائد یہی سبب ہو کہ بعض علماء نے روضہ کافی کو مرحوم کلینی کی تالیف سے ہی تردید کردی اور اس بارے میں کلام بھی کیا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو اس کتاب کی روایات کافی کی طرح دوسری کتب میں بھی موجود ہیں اور وہ اہل فن کے نئے مضبوط ہیں جو اس کتاب کی تردید نہیں کرتے اس لیے چاہیے کہ اس نکتہ کی طرف بھی توجہ کی جائے کہ بعض احادیث جو ضعیف ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ وہ سند کی نظر سے ہیں اور کتاب میں دیکھی جاتی ہیں اور شارحین روضہ جیسا کہ مرحوم علامہ مجلسی اور دوسرے علماء ہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر بعنوان مجہول یا ضعیف اس کے ضعف کا ذکر کیا ہے اور احادیث میں بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ یہ صحیح ہیں اگرچہ اس کے پڑھنے والے

کے سے مشکل ہے تو یہ ضروری ہے کہ وہ اس کے مضمون کو سمجھنے کے لئے اہل فن سے رجوع کرے اور اگر اس سے تسلی نہ ہوں اور یا یہ بھی صحیح معنی بیان نہ کر سکتے ہوں تو اس پر توقف کرنا بہتر ہے جیسا کہ آئمہ اطہار نے حکم دیا ہے کہ اس علم والے اہل کی طرف پلٹا دو وَ لَعَلَّ اللّٰهُ يُحْدِثُ ذَالِكَ اَمْرًا اور البتہ ہم نے بھی اس قسم کی روایات کی حد امکان تک توضیح کی ہے اور کہ جو مشکلات ترجمہ کے متعلق ہوتے ہیں وہ ہمارے لیے بھی تھے امید ہے کہ اسے انشاء اللہ پڑھنے والے پسند کریں گے اور اس حقیر کو اس خدمت مذہبی پر اپنے ماں باپ کے ساتھ دعا میں شامل کریں گے۔

شوکت حسین سندرالوی

گلستان آلِ محمدؐ ترجمہ روضہ کافی

امام جعفر صادقؑ کا خط جو آپؑ نے اپنے کو اصحاب تحریر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ سہارا اللہ کے نام کا جو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے۔ (یہ وہ خط ہے جسے امام جعفر صادقؑ نے اپنے اصحاب کے لئے تحریر فرمایا) امام جعفر صادقؑ کا خط

(۱) اسماعیل بن جابر نے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے یہ خط اپنے اصحاب کے لئے تحریر کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اسے ایک دوسرے کو پڑھائیں اور غور سے دیکھیں اور حفظ کر لیں اور اس پر عمل کریں اور اصحاب امام جعفر صادقؑ بھی اس خط کو لے کر اسے پڑھتے اور اپنے گھروں میں رکھتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو پھر اسے پڑھتے تھے اسماعیل بن محمد سراج نے بھی بیان کیا کہ یہ خط امام جعفر صادقؑ نے اپنے اصحاب کو تحریر کیا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (سہارا اللہ کے نام کا جو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے) اما بعد! اپنے پروردگار سے عافیت کی درخواست کرو اور اطمینان وقار اور سکون کو نہ چھوڑو اور شرم وحیا اختیار کرو اور جو لوگ تم سے دوری اختیار کرتے ہیں تم بھی ان سے دوری اختیار کرو اور اہل باطل سے مدارا کرو اور ان کے ظلم وستم کو برداشت کرو اور ان سے مذاق نہ کرو تم ان سے ملو اور ان میں بیٹھو اٹھو اور ان سے گفتگو کرو جب اس سے ملنے اور مخالطہ کرنے میں ناچار ہو تو تقیہ اختیار کرو جس طریقہ سے خدا نے حکم دیا ہے جب کھانے کے وقت ان سے ملو اور اس سے معاشرت شدید ہو جائے اور یہ تجھے تکلیف دیں اور تمہیں ان کی ناراضگی ان کے چہرہ سے بخوبی نظر آئے گی اور اگر یہ وجہ نہ ہوتی اور خدا تعالیٰ ان کے شر کو تم سے دور کرتا ہے ورنہ یہ تم سے ضرور جھگڑا کرتے اور یہ دشمنی وغصہ جو یہ تمہارے بارے میں ہے اور دل میں رکھتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ تمہارے چہرے سے ظاہر ہو تم ان کے ساتھ ایک محفل میں جمع ہو جاؤ لیکن تمہاری جانیں ان سے متفاوت ہیں اور مل کر تیری طرف نہ آئیں گی ہرگز تم ان کو دوست نہ رکھو یہ بھی تم کو دوست نہیں رکھتے سوائے اس کے خدا تعالیٰ نے تجھے حق وحقیقت رکھنے کی وجہ سے گرامی رکھا ہے اور تجھے راہ حق کی روشنی عطا کی اور یہ اس چیز کے بارے میں علم نہیں رکھتے اور سازشیں کرتے ہیں تم اس پر صبر کرتے رہو اور یہ تمہارے بارے سازشیں نہیں کر سکتے صبر نہیں کرتے اور مجامہ کرتے ہیں اس میں حیلہ ومکر وسوسہ ہیں کہ بعض دوسرے جو دل میں رکھتے ہیں ان کی طرف پلٹاتے ہیں اور یہ دشمن خدا ایسے ہیں کہ اگر

طاقت رکھتے ہوتے تو ضرور تجھے راہ حق سے روک لیتے اور خدا ہے جو تمہیں ان کے شر سے محفوظ رکھے ہے اور خدا سے ڈرتے رہو اور اپنی زبان سے سوائے خیر کے کوئی بات نہ کہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری زبانیں تجھے جھوٹ تہمت و گناہ کی دشمنی سے آلودہ نہ کردیں کیونکہ اگر تم اپنی زبان کو اس بارے میں کھولو گے جسے خدا پسند نہیں کرتا تو تمہارے لئے خدا کے نزدیک باز رہنا بہتر ہے جو تم زبان سے کہو کیونکہ وہ لغزش زبان جو خدا کو ناپسند ہے اور پھر بھی اس سے آگے بڑھتا ہے تو خدا کے نزدیک وہ ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے اور خدا کے غصہ کا سبب بنتے ہیں ایسا شخص قیامت کے دن اندھا گنگا بہرہ ہوگا اور اس کے نتیجے میں یوں ہوں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ **صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ** یہ گنگے بہرے اور اندھے ہیں اور کیا یہ پلٹائے نہیں جائیں گے (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸) یعنی بات نہ کرسکیں گے اور ان کو اجازت نہ دی جائے گی اور وہ اپنا عذر پیش کرسکیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس بات کو اللہ نے منع کیا ہے اس کے مرتکب ہو جاؤ تم اس پر خاموش ہی رہو مگر اس چیز کے متعلق جسے خدا نے تمہاری آخرت کے لیے فائدہ مند قرار دیا ہے اور وہی تمہاری جزا ہے خدا کی بہت زیادہ وحدانیت اور پاکیزگی بیان کیا کرو اور اس کی تسبیح وثناء بیان کیا کرو اور اس کی بارگاہ میں تضرع وزاری کیا کرو اور اس کی ذات سے خیر وخوبی کو طلب کرو جو اس کے پاس ہے اور اس کی قدر کسی کے پاس نہیں اور یہ حقیقت میں کسی کو نہیں پہنچی اس کو طلب کرو اور اسی طریقہ سے اپنی زبان کو اس کے ساتھ لگائے رکھو اور وہ بات کرنا جس سے خدا نے منع کیا ہے کلام باطل وبے ہودہ وغیرہ جو ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں لے جانے کا موجب بن جائے چاہے کسی کے لئے ہو ایسے کلام سے اس کی درگاہ میں توبہ نہ کرنے والے اسی حال میں دنیا سے چلے گئے ان کی طرح دعا سے غافل نہ ہونا اور تمہیں چاہیے کہ اسی سے اپنی حاجت کو طلب کرو اسی کی طرف رغبت کرو اور تضرع وزاری کرو اور اسی سے درخواست کرو اور اسی کی طرف رغبت کرو جیسے کہ خدا کی طرف دوسرے رغبت کرنے والے رغبت کرتے ہیں اور اسے قبول کرو کہ جس کی طرف سے خدا تجھے بلاتا ہے تاکہ تم نجات پا جاؤ اور عذاب خدا سے نجات یافتہ ہو جاؤ کہیں تم کسی چیز کے فریفتہ نہ ہو جاؤ کہ جسے خدا نے تم پر حرام کیا ہے کیونکہ جو کوئی بھی حرمت خدا کے پردہ کو اس دنیا میں چاک کرتا ہے تو خدا بھی اس کے درمیان اور جنت ونعمتیں ولذتیں وکرامتیں دائمی قائم جو اس کے اہل کے لئے مقرر ہیں ہمیشہ کے لئے جدا کردیتا ہے۔ اور جان لو کہ بے شک یہ کیسا برا حصہ ہے اور اس شخص کا بدلہ ہے جو اطاعت خدا کو ترک کرتا اور اس کی نافرمانی کرتا ہے کہ زوال پذیر لذتیں وفانی دنیا کی وجہ سے خدا کی پردہ دری نعمت بہشت جاوید ولذتیں ومقام کرامت بہشتیوں پر مقدم رکھتا ہے ان لوگوں پر وائے ہو کہ جن کا یہ برا حصہ ہے اور ان کی بازگشت واپسی نقصان آور ہے اور یہ بری حالت قیامت کے دن اپنے پروردگار کے نزدیک رکھتے ہیں خدا سے پناہ مانگو اس طرح کہ تجھے پناہ دینے والا ہو پناہ دینے والے ان کی طرح ہو (اور جو دنیا میں چھوڑ دیئے گئے ہیں

اور آخرت میں دو چار عذاب اور اپنے کیفر میں جا پہنچیں گے) اور تجھے اس میں گرفتار کریں جس میں وہ خود گرفتار ہیں اور طاقت وقوت تمہارے اور ہمارے لئے نہیں سوائے اس کے پس خدا سے ڈرو اے گروہ نجات یافتہ تا کہ خدا کامل کردے تمہارے لئے اس نعمت کو کامل کردے جو تمہیں دی گئی ہے (جو نعمت ولایت واقرار امامت امیر المومنینؑ ہے اور یا جیسا کہ فیضؒ نے فرمایا کہ مقصود دنیا وآخرت کی نعمتیں ہیں کیونکہ کامل نہ ہوں گی یہاں تک کہ یہ عمل تم تک پہنچ جائے گا نیز اسی طرح جیسے کہ صالحین جو تم سے پہلے گزرے ان کو پہنچا تا کہ تمہیں مال وجان کے ذریعے آزمائے یہاں تک کہ دشمنان خدا سے بہت زیادہ اذیت آمیز باتیں سنیں اور اس پر صبر کریں اور ان کو اپنے لئے ہموار بناؤ یہاں تک کہ اس موقع پر تجھے خوار کریں اور دشمن رکھیں اور تم پر ستم کریں اور تم بھی رضائے خدا کی خاطر اور سرائے آخرت کی جزا کے لئے ان کے ظلم وستم کو برداشت کرو اس موقع پر خدا کی خاطر شدید غصہ کریں جو ان کی تکلیف دی گئی اور ان کی جنایت پر جو تم پر انجام دی گئی اسے پی جاؤ اور اس مقام پر تجھے حق کے بارے میں جھوٹ گو کہیں اور اس متعلق تجھ سے دشمنی کریں اور اس کینہ کو اپنے دل میں رکھیں تو تم اس پر صبر اور بردباری کرو اور مصداق تمام ان باتوں کے (کہ جو میں نے کہا) کتاب خدا میں ہے کہ جسے جبرائیل پیغمبرؐ خدا پر لے کر نازل ہوئے سنتے ہو کہ خدا فرماتا ہے اور اپنے پیغمبروں سے کہتا ہے ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾ صبر کرو جیسا کہ اولوالعزم رسولوں نے (ثابت دار) صبر کیا اور ان کے بارے میں جلدی نہ کرو (سورہ احقاف آیت نمبر ۳۴) اور فرماتا ہے ﴿وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ اور (اے پیغمبر) یہ تیری تکذیب کرتے ہیں تو جو پیغمبر تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی تکذیب بھی کی گئی۔ .... اور انہوں نے تکذیب اور آزار پر صبر اختیار کیا ہے (صدر آیت سورۃ فاطر آیت نمبر ۴ اور اس ذیل میں سورہ انعام آیت نمبر ۳۴ ہے اور ممکن ہے قراءت امام دوسری ہو جو غیر مشہور قرائت ہو) اور اس ترتیب سے پیغمبرؐ خدا اور وہ پیغمبرؑ جو ان سے پہلے تھے مورد تکذیب لوگوں کی تکذیب کے مواد ہوئے ہیں اور اس تکذیب پر حق کے مورد میں تکلیف بھی اٹھائی ہے پس اگر حکم خدا سے ان کے بارے میں بہتر ہوگا تو یہی فرمان جو اصل (یعنی اصل فطرت ہے) ان کو اسی فرمان کے لئے پیدا کیا گیا اور ان کے سامنے یہ کفر جو علم خدا میں گزرا ہے اور دوسروں کو دراصل اس کے لئے پیدا کیا اور (ان کو قرار دیا) اور ان بندوں کے لئے اپنی کتاب (قرآن) میں ان کا نام لیا ہے اور فرماتا ہے۔ ہم نے ان سے آئمہ (پیشوا) بنائے جو انہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں (سورہ قصص آیت نمبر ۴۱ اور

آیت اس طرح ہے ﴿وَجَعَلْنَا هُمْ اَئِمَّةً يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ وہی احتمال جو اوپر آیت میں کہا گیا ہے اس آیت میں بھی ہے) پس جو کچھ ہم نے کہا ہے اس میں تدبر کرو اور اسے پا لو اور جہالت کی طرف سے نہ لو کیونکہ جو کوئی اس حکم کو اور اس کی مثل کو کہ جسے خدا نے اپنے قرآن میں لازم کیا ہے اور جان لو کہ جس کا حکم دیا ہے اور یا جس سے منع کیا ہے نہ جانتے ہوئے لیا ہے اور خدا کے دین کو چھوڑ دیا اور اس کی نافرمانی کے مرتکب ہو گئے اور خدا ان پر غضب ناک ہو گا اور خدا اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈال دے گا اور نیز فرماتا ہے اے گروہ مورد رحمت وہدایت وفلاح بے شک خدا نے تمہارے لئے خیر کو کامل کیا ہے اور تمہیں عطا کیا ہے اور جان لو علم خدا اور اس کے دستور سے یہ نہیں ہے کہ کوئی بندہ اس کی مخلوق میں سے اپنے دین میں خواہش نفس ورائے وقیاس کو میزان بنا دے چونکہ خدا نے قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہر چیز کا ذکر اس میں کیا ہے اور اس کے لیے علم والے بندے بھی مقرر کیے ہیں اور انہیں علم قرآن دیا گیا ہے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کرتے کہ اسے اپنی خواہش وسلیقہ وگفتگو وقیاس ونظریہ کو احکام میں شامل کر دیں اور خدا نے ان کو اس علم کی وجہ سے جو علم ان کو دیا گیا ہے اور جان لو کہ انہیں ہی مخصوص کیا گیا ہے اور ان کے سپرد کیا گیا ہے (رائے وسلیقہ وقیاس سے) انہیں بے نیاز بنایا گیا ہے اور یہی احترام والے ہوئے ہیں کیونکہ کہ خدا نے انہیں گرامی رکھا ہے اور یہ ہی اہل ذکر ہیں اور خدا نے اس امت کو ان ہی سے پوچھنے کا حکم دیا ہے اور یہ وہی ہیں کہ ہر ایک کو چاہیے کہ وہ ان ہی سے سوال کرے البتہ اس صورت میں کہ سوال کرنے والا ان لوگوں سے ہو کہ جو علم ان کے خیال میں گزرا ہو ان سے تصدیق کرالے اور ان کے حکم کی پیروی کرے اور ان کی طرف رغبت کرے اور انہیں علم قرآن دیا گیا ہے اس قدر کہ جس قدر خدا نے چاہا اس کے اذن واجازت سے ہی ہے اور اسی طرح تمام کو راہ حق کی ہدایت ہوگی اور یہ وہ لوگ ہیں جو روگردانی نہیں کرتے اور ان سے سوال کرنے والے بھی اور اس علم سے جو انہیں خدا نے دیا ہے جان لو کہ خدا نے ان کو اپنے فضل سے عطا ہے اور ان کے سامنے رکھ دیا گیا ہے سوائے اس بندے کے جو علم خدا میں اصل فطرت میں ہے اور عالم ارواح میں شقاوت وبدبختی اس پر ثبت کر دی گئی ہے اسی طرح کے بندے اہل ذکر سے سوال کرنے سے منہ پھیر لیتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے علم قرآن دیا ہے اور ان سے قرار دیا ہے اور پوچھنے کا حکم صادر فرمایا ہے اور ایک طبقہ اپنے دل پسند بات ورائے وقیاس پر عمل کرتا ہے یہاں تک کہ شیطان ان پر غلبہ پا لیتا ہے کیونکہ یہ اہل ایمان کو کہ جو علم قرآن سے مومن کے نام سے پہچانے جاتے ہیں یہ لوگ اپنی سوچ میں ان کو خدا کے نزدیک کافر جانتے ہیں اور گمراہ جو علم قرآن میں گمراہ ہیں یہ لوگ اپنی سوچ میں ان کو خدا کے نزدیک مومن جانتے ہیں حالانکہ انہوں نے حلال خدا کو بہت زیادہ جگہ پر حرام کیا ہے اور حرام خدا کو بہت سی جگہوں پر حلال کیا ہے اور یہ (عمل) بنیاد وقانون واساس بناتا جو ان کی رائے تھی اس صورت کا رسولؐ خدا نے وفات پانے سے پہلے ان کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن

یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا کے جانے کے بعد ہم یہ طاقت رکھتے ہیں اس چیز کی کہ جو لوگوں کی رائے اور قیاس پر عمل کریں
ہوں حالانکہ رسولؐ خدا کو خدا نے ہم سے لے لیا ہے اور اس وصیت و آنحضرتؐ نے ہمارے حوالے کی وہ ابھی تک ہمیں تمام
ہے اگرچہ یہ عمل مخالف حکم خدا اور رسولؐ ہی کیوں نہ ہوں بے شک کیا شخص خدا پر زیادہ دلیر ہے اور اس کی گمراہی زیادہ
واضح ہے اور یہ وہ شخص کہ جس کا رویہ و عمل ایسا ہی ہے اور اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت کا عمل کرنے کی طاقت رکھتے
ہیں۔ خدا کی قسم خدا کو اپنی مخلوق پر حق ہے کہ اس کے حکم کو مانیں اور اس کے حکم کی پیروی کریں چاہے زمانہ حیات رسولؐ ہو
یا ان کی وفات کے بعد کا زمانہ ہو یہ دشمن خدا اس کی طاقت رکھتے ہیں کہ ایک آدمی جو لوگوں سے محمدؐ کے بعد ہے یا وہ
اپنے عمل ورائے وقیاس سے عمل کرسکتا ہے اگر جواب میں یہ کہیں کہ ہاں تو یقیناً انہوں نے خدا پر جھوٹ باندھا ہے اور بہت
ہی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں اور اگر کہیں کہ نہیں تو پس کسی کو یہ بات نہیں پہنچتی کہ وہ اپنی رائے و خواہشات نفس وقیاس پر
عمل کرے اور اس صورت میں انہوں نے خود اس بات کا اقرار کر لیا ہے اور ملزم بن گئے ہیں اور یہ وہ لوگ ان لوگوں کے
زمرہ میں آتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسولؐ خدا کی وفات کے بعد بھی فرمان خدا کی پیروی واطاعت کرنا لازم ہے اور
خدا بھی فرماتا ہے اور اس کا کلام حق ہے فرماتا ہے ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴾ محمدؐ سوائے رسولؐ ہونے کے کچھ نہیں کہ ان سے پہلے بھی رسول آتے رہے اور گزرے
ہیں آیا اگر انہیں موت آجائے یا قتل ہو جائیں تو تم پچھلے قدم پلٹ جاؤ گے تو اس کا نقصان خدا کو نہ پہنچے گا اور خدا شکر کرنے
والوں کو ہی جزا دیتا ہے (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۴۴) اور یہ کلام اس وجہ سے کیا گیا ہے تا کہ جان لیا جائے کہ کون خدا کی
اطاعت و پیروی اور اس کے حکم کو لازم رکھتا ہے چاہے وہ حیات محمدؐ میں ہو چاہے وہ وفات محمدؐ کے بعد اور اسی طرح کسی ایک
شخص کو بھی نہیں پہنچا کہ محمدؐ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اپنی خواہشات نفس ورائے وقیاس پر برخلاف فرمان محمدؐ عمل
کرے آنحضرتؐ کی موت کے بعد بھی کسی کو یہ کلام نہ پہنچا کہ خواہش نفس ورائے اور اپنے قیاسات پر عمل کرے اور
نیز فرمایا اپنے ہاتھوں کو حالت نماز میں ایک بار نماز شروع کرتے وقت بلند کرنا (تکبیرۃ الاحرام) میں ضروری ہے جو خدا لوگ
(اہل سنت) تجھے اس عمل سے پہچانتے ہیں اور خدا وہ ہے کہ جس کی مدد وقوت سے ہی حرکت کی جاتی ہے یعنی خدا کی طاقت
کے علاوہ کوئی بھی حرکت نہیں کرسکتا اور فرمایا کہ خدا کو بہت زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ اس کے بندے اپنے ایمان
کے ذریعہ اس سے دعا کریں اور خدا وعدہ کے مطابق اسے قبول کرے اور خدا (مومنین) کی دعا کو قیامت کے دن عمل کی
صورت میں ان کے لئے پیش کرے گا تا کہ بہشت جانے کے لئے ان کے اعمال میں مزید اضافہ ہو جائے پس خدا کو زیادہ

یاد کیا کرو اس طریقہ سے جس کی تم طاقت رکھتے ہو اور ہر ساعت چاہے رات کی ہو یا دن کی یاد کرو کیونکہ خدا نے حکم دیا ہے کہ اسے بہت زیادہ یاد کرو اور خدا بھی اس بندے کو یاد کرتا ہے جو اس کے ایمان دار لوگوں میں سے یاد کرتے ہیں اور جان لو کہ ہرگز کوئی ایک آدمی بھی ایمان کے ذریعہ خدا کو یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس کو نیکی کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کی اطاعت میں کوشش کرو اور جان لو کہ کسی کو خیر و نیکی جو خدا کے ہاں سے نہیں پہنچتی مگر اس کی اطاعت کرنے سے اور ان حرمات سے دوری اختیار کرنے سے کہ ظاہر و باطن کے حوالے سے انہیں قرآن میں حرام کیا گیا ہے چونکہ خدا اپنے قرآن میں فرماتا ہے اور اس کا کلام حق ہے ﴿ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ﴾ اور ظاہر و باطن گناہ کو چھوڑ دو (سورہ انعام آیت ۱۲۰) اور جان لو کہ جس چیز کا حکم خدا نے دیا ہے کہ اس سے دوری اختیار کرو اسے حرام قرار دیا ہے (اور یہ حکم اس کی حرمت پر دلیل ہے) اور آثار رسولؐ خدا و سنت (و طریقہ) کی پیروی کرو اور ہوائے نفس و اپنی رائے کی پیروی نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے کیونکہ سب سے زیادہ لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک گمراہ وہ شخص ہے جو ہوائے نفس اور اپنی رائے سے خدا کی طرف راہنمائی کرتا ہے تاکہ لوگ اپنی طاقت سے ایک دوسرے سے نیکی کریں کیونکہ جو کام خیر سے کریں گے وہ ان ہی کے لئے ہوگا اور اگر بدی کریں گے تو بھی وہ ان ہی کے لئے ہوگی اور لوگوں کے ساتھ میل جول رکھو اور ان کو اپنی گردن پر سوار نہ کرو یہاں تک کہ اس وسیلہ سے اپنے پروردگار کی اطاعت ہی کیوں نہ کرتے ہوں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کے دشمن اسے سن لیں اور اسے دشنام کرنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اس کے نتیجہ میں یہ بھی دشمنی کی وجہ سے اور جہالت کی وجہ سے خدا کو گالی دینے لگ جائیں اور تم یہ سمجھ لو کہ ان کا خدا کو گالی دینا کیسا ہے بے شک جو کوئی اولیاء خدا کو گالی دیتا ہے اس نے خدا کو مورد دشنام قرار دیا ہے اور وہ شخص ان لوگوں سے زیادہ ستم گار ہے کہ جس کی وجہ سے خدا اور اولیاء خدا کو دشنام کرنا فراہم کرتا ہے آہستہ آہستہ (یعنی یہاں تک کہ وقت ظہور حکومت حق تک امن کا طریقہ اپنائے) اور خدا کے حکم کی پیروی کرے اور سوائے خدا کے کوئی قوت و طاقت حرکت کی نہیں رکھتا۔ اور نیز فرمایا اے گروہ کہ جن کے عمل کا خدا نگہبان ہے تمہارے لئے آثار رسولؐ خدا اس کی سنت اور آثار آئمہ راہنما ہیں جو رسولؐ خدا کے اہل بیتؑ ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور (پیروی) ان کی سنت کی ہے جو بھی ان کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا اور جو ان کو چھوڑ دے گا اور ان سے الگ ہوگا وہ گمراہ ہوا ہے کیونکہ یہ وہ بندے ہیں کہ خدا نے ان کی فرمانبرداری و محبت کا حکم دیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار رسولؐ خدا نے فرمایا مداومت عمل پر پیروی و آثار و سنت میں ہے اگرچہ کم ہی کیونکہ ہو نہ بہتر مورد خدا کو پسند ہے اور زیادہ فائدہ مند ہے اور اس کے ہاں عاقبت کے لیے عمل بنسبت اجتہاد کرنے اور بدعتوں اور ہوائے نفسانی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے آگاہ ہو جاؤ کہ بطور مسلم ہوائے نفسانی کی پیروی کرنا اور اس کی متابعت کرنا خدا کی راہنمائی کے بغیر ہے اور ہر گمراہی بدعت ہے اور

ہر بدبختی دوری میں ہوگا اور کسی بندے کو خیر ہرگز خدا کی طرف سے نہیں پہنچتا مگر اس کی پیروی کرنے بردباری وصبر کرنے اور ان کی رضا پر راضی ہونے سے ہے کیونکہ بردباری ورضا خدا کی اطاعت کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور اس کو بھی جان لو کہ کوئی شخص بھی خدا کے بندوں سے ایمان نہیں لاتا مگر یہ کہ خدا اس سے راضی رہے اور اس بارے میں خدا نے اس کے لئے انجام دی ہے اور اس نے وہ کیا ہو چاہے وہ چیز اسے پسند ہو اور چاہے اسے پسند نہ ہو کیونکہ خدا ہرگز اس بندے کی نسبت جو بردبار اور خدا سے راضی ہو سوائے اصلاح وقابل ولائق ہو جو اس نے انجام نہ دی ہوں اور وہی چیز اس کے لئے بہتر ہے جو اسے پسند ہو یا اسے پسند نہ ہو تمہارے لیے لازمی ہے کہ تم اپنی نماز کی حفاظت کرو اور مخصوص نماز درمیانہ (نماز ظہر وعصر ہے) اور خدا کی اطاعت کے ساتھ نماز قائم کرو جیسا کہ خدا نے اپنے قرآن میں تمہیں اور وہ مومنین جو تم سے پہلے تھے اسی پر قائم رہنے کا حکم دیا تھا اور تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم مساکین مسلمانوں سے محبت کرو کیونکہ کہ جو کوئی ان کو خوار کرتا ہے اور ان پر تکبر کرتا ہے دین خدا سے منحرف ہے اور خدا اس کو خوار کرے گا اور اس پر سخت غضب ناک ہوگا جیسا کہ ہمارے باپ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میرے خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ مسکین مسلمانوں کو دوست رکھے رہوں۔ اور جان لو کہ جو کوئی کسی ایک مسلمان کو خوار کرے گا تو خدا اپنا غضب اور خواری اس پر گرا دے گا یہاں تک کہ لوگ اس پر غضب کریں گے اور خدا کا غضب لوگوں کے غضب سے زیادہ سخت ہے پس خدا سے مساکین مسلمان برادری کے بارے میں ڈرتے رہو کیونکہ یہ تم پر حق رکھتے ہیں کہ تم ان کو دوست رکھو جیسا کہ خدا نے اپنے پیغمبر ﷺ کو ان کی دوستی پر مامور کیا۔ ہے پس جو کوئی کسی کو دوست نہیں رکھتا جسے دوست رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور اس کے پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اسی حالت میں مر جاتا ہے تو وہ گمراہی اور ناامیدی میں مرا ہے بڑائی اور تکبر سے دوری اختیار کرو کیونکہ بڑائی خدا سے مخصوص ہے اور جو کوئی اس بارے میں خدا سے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے خدا اس کی (شخصیت) کو توڑ دیتا ہے اور قیامت کے دن اسے خوار کرے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دوسرے پر ستم کرو کیونکہ ستم کرنا صالحین بندوں کی خصوصیت نہیں ہے اور جو کوئی ستم کرے گا تو خدا اس کے ستم کو اسی کی طرف لازمی پلٹا دے گا اور خدا کی مدد اس شخص کو پہنچے گی جس پر ستم کیا گیا ہوگا اور اس کی مدد خدا کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور خدا کی طرف سے فتح پائے گا اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو کیونکہ کفر کی بنیاد حسد کرنا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ستم رسیدہ مسلمان پر ستم کرنے میں مدد کرو یہاں تک کہ یہ مظلوم تم سے نفرت کرے اور اس کی دعا قبول ہو جائے بے شک ہمارے جد رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مظلوم کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور تم اس کام کے بجائے ایک دوسرے کی مدد کرو کیونکہ ہمارے جد رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کی مدد کرنا بہتر ہے اور اس کی جزا روزہ رکھنے اور مسجد حرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر سختی کرو اور جو چیز اس کے پاس ہے اسے چھین لو اور سختی کرو اور وہ بھی

فشار اور سختی میں آ جائے کیونکہ ہمارے جد رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو نہیں چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان پر سختی کرے اور جو کوئی مہلت دے اس شخص کو جو سختی میں مبتلا ہے تو خدا اس کو قیامت کے دن اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا اور اس کے سوا کسی کے پاس سایہ رحمت نہیں ہے اور کہیں اے گروہ مورد رحمت و برتری دوسری پر رکھنے والو جو حقوق خدا رکھتا ہے روز بروز ساعت بساعت اس میں تاخیر کرو کیونکہ جو خدا کے حقوق تم پر ہیں اسے جلد ادا کر دو اور خدا اس کی زیادہ طاقت رکھتا ہے کہ اسے دوہرا اضافہ کر دیا اور اس کے خیر دنیا و آخرت میں جلدی کرتا ہے اور جو کوئی حقوق اللہ کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو خدا بھی طاقت رکھتا ہے کہ اس کے رزق میں تاخیر کر دے گا اور جس کسی کا رزق خدا روک لے وہ رزق پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پس خدا کے حق کو جو رزق اس نے تجھے دیا ہے اس سے ادا کرو تا کہ خدا اس باقی ماندہ رزق کو تمہارے لئے پیدا کر دے اور وعدہ کے مطابق جو اس نے کیا کئی گنا کر دے اس زیادہ کو پورا کرے گا اور اس حقیقی اضافے کو پورا کرے گا کہ سوائے رب العالمین کے اور کوئی نہیں جانتا اور فرمایا اے گروہ (شیعہ) خدا سے ڈرتے رہو اور اگر طاقت رکھتے ہو تو امام کی تنگی کی حالت میں حفاظت کرو اور اگر کوئی امام کو تنگی میں چھوڑ دے گا تو وہ ایسا بندہ ہے کہ جو (امام کے نزدیک) امام کے پیروکار صالح بندوں کے بارے میں اور وہ جو کہ اس کی فضیلت کو تسلیم کیے ہیں امام کے حق کو ادا کرنے میں بردبار ہیں اور حرمت امام سے واقف ہیں بدگوئی کرتے ہیں اور جو کوئی اس عمل کو امام کے پاس انجام دے گا تو اس کے نتیجہ میں کہ اس نے امام کو مصیبت اور تنگی میں چھوڑا ہو اور یہ وہ وقت ہو کہ امام ناچار ہو جائے یہاں تک کہ اپنے صالح پیروکار لوگ اور آپؑ کی فضیلت کو تسلیم کرنے والے اور بردبار لوگ اپنے حق کو ادا کرنے والے اور آپ کی حرمت کو جاننے والے لعنت کریں اور جب امام ناچاری کی وجہ سے دشمنوں کے سامنے ان کو لعنت کرتا ہے تو ان کی لعنت (اس شخص کے لئے) خدا کی طرف سے رحمت میں بدل جاتی ہے اور خدا و فرشتوں اور اس کے پیغمبروں کی لعنت ان لوگوں کے لیے (بدگوئی اور اس کی کوشش کرنے والے) کی طرف چلی جاتی ہے اور اے گروہ شیعہ جان لو کہ سنت خدا صالح لوگوں کے بارے میں اس سے پہلے جاری ہو چکی ہے۔ (مجلسیؒ نے اس بارے میں جو کلام امام کا ہے چند وجہ ذکر کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی کہ مراد امام کی یہ ہے کہ امام کے نزدیک صالح لوگ بدگوئی و سعایت نہیں کرتے کہ اس سے امام کو ناچار کریں ظاہری صورت میں اور مصالح و تقیہ کی رو سے صالح لوگ لعنت کے مستحق نہیں ہیں لعنت کرو کہ اس صورت میں لعنت ان کو نہیں پہنچتی بلکہ رحمت میں بدل جاتی ہے اور لعنت بدگو سعایت کرنے والوں کو پہنچتی ہے اور دوسری وجہ بھی ذکر کی جو زیادہ ظاہر ہے وہ یہی وجہ ہے جیسا کہ وہ خود بھی فرماتے ہیں۔ اور آخر کے جملہ میں بعض نے کہا ہے یعنی جاری ہوگئی کہ صالح لوگ ہمیشہ مقہور مرعوب دشمنوں سے ہوئے ہیں یا جاری ہوگئی کہ یہ مورد لعنت سمجھے جاتے ہیں لیکن ان کی لعنت رحمت میں تبدیل ہو جاتی ہے) اور فرمایا اور جو کوئی دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ خدا سے ملاقات کرے گا اور وہی حقیقی مومن ہے تو اسے چاہیے کہ خدا اور

رسولؐ کو اور جو کچھ وہ لے کر آئے ہیں اسے بھی دوست رکھے اور خدا کی بارگاہ میں ان کے دشمنوں سے بیزاری طلب کرے اور اس تک جو بھی فضیلت و برتری ان کے بارے میں اس تک پہنچی ہے اسے تسلیم کرے کیونکہ ان کی فضیلت کو نہیں پا سکتا فرشتہ مقرب اور نہ پیغمبر مرسل اور نہ اس سے نیچے والا مگر تم نے سنا اس چیز کو کہ خدا نے راہنماؤں کی فضیلت کو پیروکاروں اور ایمانداروں سے بیان کیا ہے کہ وہی مومن ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ ﴿اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا﴾ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یہ ان کے ساتھ ہیں وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ کتنے اچھے رفیق ہیں (سورہ بقرہ) اور یہ ایک وجہ اماموں کا اتباع کرنے والوں کی فضیلت کی ہے اور جو فضیلت یہ رکھتے ہیں اور جو کوئی ان کو دوست رکھتا ہے تو خدا ان کے ایمان کو کامل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ سچا اور حقیقی مومن ہوگا پس چاہیے کہ وہ خدا سے ڈرتے رہیں اس شرط کے ساتھ کہ خدا نے مومن سے یہ شرط کی ہے چونکہ خدا نے شرط رکھی ہے کہ وہ ولی ہے اور اس کا رسولؐ ولی ہے اور آئمہ مومنین ولی ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور راہِ خدا میں قرض حسنہ دیتے ہیں اور فواحش سے دوری اختیار کرتے ہیں چاہے وہ ظاہر میں ہے چاہیے وہ باطن میں ہے اور کوئی چیز محرمات سے نہیں ہے مگر یہ کہ (اس تقسیم سے ہے) خدا فرماتا ہے (کہ فواحش ظاہر و پوشیدہ سے اجتناب کرو) داخل ہوں گے اور جو کوئی اپنے اور خدا کے درمیان اخلاص سے دینداری کرے گا اور اپنی مرضی کو داخل نہیں دے گا ان چیزوں کو چھوڑ دے گا وہ اس طرح کا بندہ ہوگا کہ خدا کے نزدیک حزب فاتح اللہ میں شمار ہوگا اور حقیقی مومن ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ محرمات جو خدا نے ظاہر و باطن قرآن میں حرام کی ہیں اصرار کرو اس صورت میں خدا (پرہیزگاروں کے بارے میں) فرماتا ہے ﴿وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ اور اس پر جو کچھ انہوں نے کیا جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۵) یہاں پر روایت قاسم بن ربیع ہے (کہ اس نے امام جعفر صادقؑ کے خط کو روایت کیا ہے) اور اس کے آخر میں ہے (اور اس جگہ کے بعد دوسرے راویوں کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) یعنی مومنین جو تم سے پہلے تھے انہوں نے اسے بھلا دیا جس چیز کی قرآن میں خدا نے ان سے شرط کی تھی سمجھتے تھے کہ اس کو ترک کر کے خدا کی نافرمانی کی تھی اور خدا سے مغفرت طلب کی اور اس کے بعد بھی انہوں نے اسے ترک نہ کیا اور خدا کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ اس چیز پر کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے ہیں اور جان لو کہ سوائے اس کے نہیں ہے کہ خدا نے حکم دیا ہے اور منع کیا ہے تاکہ جس کا حکم دیا ہے اس کی فرمانبرداری کریں اور جس سے منع کیا ہے اس سے خودداری کریں پس جو کوئی اس کے حکم کی پیروی کرتا ہے اس نے اس کی اطاعت کی ہے اور وہ خیر جو اس کے پاس ہے وہ پہنچا اور جو کوئی خودداری نہیں کرتا جس سے اس نے منع کیا ہے تو

اس نے اس کی نافرمانی کی ہے اور اگر اسی حالت نافرمانی میں مرجائے گا تو خدا اس کو دوزخ میں پھینک دے گا۔ اور جان لو کہ خدا اور اس کے درمیان اس کے بندوں میں سے ایک فرشتہ مقرب ہوگا یا پیامبر مرسل یا اس سے نیچے والا ان تمام میں سے مگر یہ کہ اس کا فرمانبردار ہو پس خدا کی اطاعت کی کوشش کرو اگر حق کو اچھا سمجھتے ہو تا کہ مومن حقیقی صحیح ہو جاؤ اور سوائے خدا کے کوئی قوت وطاقت والا نہیں ہے۔ اور فرمایا تم پر تمہارے رب کی اطاعت واجب ہے تا کہ تم جان لو کہ وہ تمہارا رب ہے اور جان لو کہ اسلام یہی تسلیم ہے اور تسلیم یہی اسلام ہے پس جو کوئی تسلیم کرے یقیناً مسلمان ہے اور جو کوئی تسلیم نہ کرے مسلمان نہیں اور جو کوئی پوشیدہ احسان و نیکوکاری کو اچھا سمجھتا ہے کہ اس تک پہنچے تو اسے چاہیے کہ وہ خدا کی اطاعت کرے کیونکہ جو بھی خدا کی اطاعت کرتا ہے تو اس کا نفس احسان تک پہنچا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی نافرمانی کے مرتکب ہو جاؤ کیونکہ جو کوئی خدا کی نافرمانی کا پردہ چاک کرتا ہے اور اس کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اس نے خود اپنے نفس کے لئے بدی کی ہے اور اپنے احسان کے درمیان اور اس کی بدی کے درمیان کوئی تیسری جگہ نہیں ہے پس جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے خدا کے نزدیک اس کی جزاء جنت ہے اور جو کوئی برائی کرے اس کی سزا خدا کے نزدیک دوزخ ہے پس خدا کی اطاعت کرتے رہو اور اس کی نافرمانی سے دوری اختیار کرو اور جان لو کہ کوئی بندہ بھی تم میں سے خدا کے سامنے عمل کو بنانے والا نہیں ہے نہ فرشتہ مقرب اور نہ پیامبر مرسل اور نہ اس سے نیچے والا تمہارے لئے ان میں سے اور ان میں سے کوئی چاہیے کہ ان کے درمیان شفاعت کرنے والا خدا کے نزدیک ہو تا کہ خدا بخش دے تو وہ چاہے وہ اس سے راضی ہو اور جان لو کہ کوئی بھی اس کی مخلوق سے اس کی رضا کو نہیں پہنچ پاتا مگر اس کی اطاعت سے اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت اور آلِ محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کی اطاعت سے جو خاندان محمدؐ سے ہیں اور ان کی نافرمانی بھی خدا کی نافرمانی ہے اور ان کی کسی بھی فضیلت سے انکار نہ کرو چاہے وہ چھوٹی ہے چاہے وہ بڑی ہے منافق ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں فرماتا ہے۔ اس کا قول حق ہے ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ کہ بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے اور ان کے لئے کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۴۵)

اور خدا سے کوئی بھی تم سے نہیں ڈرتا مگر خدا کی اطاعت وخوف کو اپنے اوپر لازم کرلو اور وہ تمہارے دل میں لے آئے ان لوگوں میں سے ہرگز کوئی شخص بھی ہو کہ جسے خدا نے حق سے الگ رکھا ہو اور انہیں صالح قرار نہیں دیا ہے کیونکہ وہ لوگ کہ جنہیں خدا نے صالحین کی صفت میں قرار نہیں دیا وہ شیاطین وجن ہیں اور بے شک شیاطین حیلہ ومکر وفریب و وسوسہ سے انس رکھتے ہیں کو ان سے کچھ دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں۔ اور اگر طاقت ور ہوں تو چاہتے ہیں کہ اہل حق کو روک دیں اس

چیز ہے کہ جسے خدانے ان کو مرحمت فرمایا ہے تدبر اور دقت خدا کے دین میں کرو وہ دین کہ جسے خدانے شیاطین انس کو اس کا اہل نہیں بنایا ہے (ہاں) یہ چاہتے ہیں تا کہ خدا کے دشمن اہل حق کے ساتھ تردید وانکار وتکذیب میں برابر ہو جائیں اور ان کی طرح بھی ہو جائیں، جیسا کہ خدا اپنے قرآن میں ان کی صفت بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے ﴿ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً ﴾ کہ یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسا کہ یہ کفر کرتے ہیں تا کہ ان کے ساتھ برابر ہو جاؤ (سورہ نساء آیت نمبر ۸۸) پھر خدا نے اہل نصرت وحق کی نہی کی ہے کہ خدا کے دشمنوں سے کسی کو اپنا دوست ومددگار نہ بنائیں کہیں تم کو خوف میں نہ ڈال دیں اور کہیں تم کو اس نصرت حق سے نہ روک دیں کہ خدا نے تم کو اس سے مخصوص کیا ہے حیلہ ومکر شیاطین انس تمہارے عمل میں نہ ہو ہم برائی کو دور کرو اور یہی تمہارے اور ان کے درمیان بہتر ہے اور اس عمل میں اطاعت خدا کے ذریعے اپنی رضا پروردگار کی خاطر طلب کرو لیکن ان میں خیر نہیں ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کو اصول دین خدا سے آگاہ کرو کیونکہ اگر یہ کوئی بات اس بارے میں تم سے سنیں گے تو اس بات کے بارے میں وہ تم سے دشمنی کریں گے اور اس کو افشاء کریں گے اور تمہیں مٹانے کی کوشش کریں گے اور بری باتیں تمہارے سامنے کریں گے اور فجار کی حکومت نا طاقت اپنے حق کو ان سے لے گی اور تم پر ستم کرے گی پس تم موقع ومحل کو دیکھتے ہوئے اپنے کو ان کے درمیان اور اہل باطل کے درمیان پہچان کرو کیونکہ بہتر ہے کہ اہل حق اپنے موقع ومحل سے اہل باطل کو پہچانے کیونکہ خدا نے اہل حق کے بارے اپنے قرآن میں فرمایا ہے ﴿ اَمْ يَجْعَلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴾ کہ انہیں جو ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں زمین میں فساد کرنے والے قرار دیں یا قرار دیں پرہیزگاروں کو جیسے فاجر ہیں (سورہ ص آیت نمبر ۲۸) خود کو اہل باطل سے گرامی رکھو اور خدا کو قرار نہ دو خدا کو کہ نمونہ ان سے بلند تر ہے اور اسی طرح تمہارے امام اور تمہارا دین ہے اور جان لو کہ وہ متدین ہے اور غرض (بدگوئی) میں اہل باطل (کہ تم ان سے بدگوئی کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں وہ بھی اس مقام پر معارضہ میں تم سے ناروایات کرتے ہیں اور تمہارے خدا ودین وامام کے بارے میں کہتے ہیں) پس خدا تم پر غصہ کرے اور نابود ہو جاؤ ٹھہر و ٹھہر والے صالحین بندوں حکم خدا کا ہے اور وہ حکم جو خدا نے تمہیں دیا ہے اسے مت چھوڑو اور خدا نے جو نعمت تمہیں دی تم اسے بدل دو اور خدا کی خاطر جو کوئی بھی تمہارا ہم مسلک اور ہم عقیدہ ہے اس سے محبت کرو اور خدا کے لئے جو بھی تمہارا مخالف ہے دشمن ہے اور دوستی وخیر خواہی اس بندے سے کرو جو تمہارا ہم عقیدہ ہے اور اس سے دریغ نہ کرو لیکن ان کے لئے جو تمہارے عقیدہ سے روگردان ہے اور تم سے تیرے مذہب کے بارے میں دشمنی کرتا ہے اور تم پر نقطہ چینی کرتا ہے اس سے دوستی وخیر خواہی نہ کرو اور یہی طریقہ وادب ہمارا ہے اور یہی طریقہ خدا کا ہے اسے ہاتھ میں رکھو

اور درک کرو اور سمجھو اور اس سے لاپروائی نہ کرو اور جو چیز تمہاری راہنمائی اور ہدایت کے لئے ہے اسے حاصل کرو اور جو چیز تمہارے خواہش نفس کے موافق ہے اسے دور پھینک دو اور اس پر عمل نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا سے بڑائی کرنے لگو اور جان لو کہ کوئی بندہ خدا پر بڑائی کرنے والا نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ دین خدا پر بڑائی کرے پس خدا کے راستہ میں محکم رہو اور پیچھے کی طرف نہ پلٹو ورنہ نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے خدا ہمیں اور تمہیں خدا پر بڑائی کرنے سے اپنی پناہ میں رکھے اور ہمارے اور تمہارے لئے خدا کے سوا کوئی طاقت نہیں رکھتا اور نیز فرمایا بے شک جب اللہ نے اپنے بندوں کو اصل میں یعنی اصل خلقت میں خلق کیا تو مومن پیدا کیا ہے اس دنیا میں کوئی نہیں چلتا مگر یہ کہ خدا اس کے شر اور بدی کو ناپسند کرے اور اسے دور کر دے اور جس کسی سے شر اور بدی کو دور کرتا ہے اور اس کو ناپسند کرتا ہے اس کی خاطر تکبر و سرکشی کو اپنی امان میں کر لیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نرم دل و خوش خلق اور مسکراتا چہرہ کر دیتا ہے اور اس کے لیے سکون و فروتنی و وقار اسلام میں قائم کرتا ہے اور محرمات خدا سے ورع کرتا ہے اور جو چیز اس کے غضب کا سبب ہے اس سے دوری اختیار کرو اور خدا کے لئے لوگوں سے دوستی اور مدد کرنا ان سے اور ترک نزع و خصومت سے اس کا رزق بڑھاتا ہے اور ہرگز وہ ان کے اہل سے نہیں ہوتا اور بے شک جب بھی خدا کسی بندے کو اصل میں یعنی خلقت میں کافر پیدا کرتا ہے (یعنی علم خدا میں گزرا ہے کہ وہ خلقت کے بعد کافر ہو گا) اور بد خو وسخت رو ہو گا اور اس میں شرم و حیا کم ہو گا اس کے راز کو خدا ظاہر کرے گا اور وہ محرمات کا مرتکب ہو گا اور اس سے ہاتھ نہ کھینچے گا اور نافرمانی خدا کے ارتکاب سے دوچار ہو گا اور اس کی اطاعت کرتا اور اسی طرح وہ خدا کی اطاعت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے اور کس قدر مابین حالت مومن و حالت کافر شخص کے درمیان میں فاصلہ ہے خدا سے عافیت طلب کرو اور اس کی درگاہ میں اس کی کوشش کرو جنبش و طاقت نہیں ہے مگر اس کے وسیلہ سے خود تمہیں اپنے نفس پر اس دنیا میں بلا پر صابر بناتا ہے کیونکہ پے در پے بلا وسختی کا آنا خدا کی اطاعت کے راستہ میں ہے اور اس کی ولایت اور اس بندے کی ولایت کہ جس کے لئے خدا نے حکم دیا اور ان کی محبت کا حکم دیا ہے اور ان کو ولایت عطا کی ہے آخرت میں اس کا انجام خدا کے نزدیک بہتر ہے اور دنیا کی بادشاہی سے اور اگر اس کی نعمتیں اور خرم و خوش زندگی گزارنا ہے اور اگر اس میں نافرمانی خدا اور شخص کی دوستی و اطاعت کرنا کہ جس کی دوستی اطاعت کو خدا نے منع فرمایا ہے پے در پے اور طولانی ہو گا کیونکہ خدا نے اماموں اور پیشواؤں کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس نے خود اپنی کتاب میں اس کا نام لیا ہے اور اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا﴾ اور ان کو ہم نے امام قرار دیا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں (سورہ انبیاء آیت نمبر ۷۳) اور یہ وہ بندے ہیں کہ خدا نے ان کی دوستی و اطاعت کا حکم دیا ہے اور ان کے مقابل میں وہ بندے ہیں کہ خدا نے ان کی دوستی و اطاعت کو منع فرمایا ہے اور یہ وہی امام و پیشوا ہیں جو ضلالت

گمراہی میں ہیں اور خدا نے ان کو دنیا میں دوستی اولیا، خدا یعنی اماموں کو جو خاندان محمدؐ سے ہیں مقرر کیا ہے اور یہ اپنی حکومت کے دوران نافرمانی خدا و نافرمانی رسولؐ خدا کرتے ہیں یہاں تک کہ خدا کی طرف سے عذاب کا حکم ان پر محقق ہو جائے گا اور یہاں تک کہ رسولؐ خدا محمدؐ اور وہ پیغمبر جو ان سے پہلے تھے ان کے ساتھ ہونا ثابت و مسلم ہوگا پس تدبر کرو اس چیز کے بارے میں کہ جسے خدا نے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کیا ہے اور ان گرفتاریوں کے بارے میں جو ان پیغمبروں اور ان کے پیروکاروں مومنوں وغیرہ کو پیش آئی ہیں پھر خدا سے چاہو کہ یہی صبر و بردباری جو کہ ان کو دی گئی ہے تمہیں بھی اس طرح کی حالت خوشی وتنگی وسختی و آسودگی عطا کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ اہل باطل کے ساتھ مذاق کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو اور تمہیں صالحین لوگوں کی طرح ہدایت دو اور ان کا وقار اور سکون اور بردباری وفروتنی و پارسائی نصیب ہو اور یہ محرمات خدا سے بچنے اور سچائی و وفا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو خدا کے لئے اس کی اطاعت کا عمل کرتے ہیں رکھو کیونکہ اگر تم نے اس طرح نہ کیا تو صالحین کے مقام ومنزلت کو نہ پاسکو گے اور جان لو کہ جب کبھی خدا کسی بندہ کے لئے خیر کو چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے اور جب یہ مرحمت اس کے لئے کرتا ہے تو اس کی زبان حق کے لئے بول اٹھتی ہے اور دوسری چیز کے لئے اس کا بند ہو جاتا اور اس پر عمل کرتا ہے جب ان تمام چیزوں کو خدا اس کے لئے فراہم کر دیتا ہے تو اس کا اسلام کامل ہو جاتا ہے اور اگر اسی حالت میں مرجائے تو خدا کے نزدیک حقیقی مسلمان ہوگا لیکن جب کبھی خدا کسی بندے کے لئے خیر نہیں چاہتا تو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس کا سینہ مصیبت و پریشانی میں ہو جاتا ہے پس اگر حق بات زبان سے جاری کرے گا تو اس کا دل سے قبول نہ کرے گا اور جب دل ساتھ نہیں دیتا تو خدا اسے توفیق عمل اور بات کرنے کی اس کو نہیں دیتا اور پس جب اس کے لئے ایسے حالات سامنے آجائیں اور وہ اسی حال میں مرجائے تو خدا کی بارگاہ میں منافقین سے ہوگا اور وہ بات جو حق کی اس کی زبان سے جاری ہوئی ہے اسے اس کے دل میں قرار پکڑنے سے خدا دور کر دیتا ہے اور خدا توفیق اس عمل کے کرنے کی مرحمت نہیں کرتا اور یہ حق کی بات اس پر حجت ہو جاتی ہے پس خدا سے ڈرتے رہو اور اس سے چاہو تاکہ تمہارے سینے کو اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دے اور تمہاری زبانوں کو حق بات کرنے کی توفیق دے تاکہ تمہیں اسی حالت میں اس دنیا سے لے جائے اور تمہاری بازگشت کو بازگشت صالحین سے قرار دے جس طرح اس نے تم سے پہلے صالحین کو قرار دیا ہے اور طاقت نہیں ہے سوائے خدا کے اور حمد ہے اس پروردگار کی جو عالمین کا رب ہے اور جو کوئی دوست رکھتا ہے تو جان لو کہ خدا بھی اس کی دوست رکھتا ہے چاہیے کہ اطاعت خدا سے عمل کیا جائے اور ہماری پیروی کریں کیا تم نے نہیں سنا ہے کہ خدا کے کلام کو کہ اپنے پیغمبرؐ سے فرماتا ہے ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ کہو کہ اگر خدا کو دوست رکھتے ہو تو

میری پیروی کرو تا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے (سورہ آلِ عمران آیت 31) ... قسم جو بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرتا سوائے اس کے کہ خدا نے ہماری پیروی کو اپنی اطاعت میں داخل کیا ہے ... قسم جو کوئی شخص بھی ہماری اطاعت کرتا ہے تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور خدا کی قسم ہرگز کوئی شخص جو ہماری پیروی نہیں کرتا اور ہمیں دشمن رکھتا ہے اور خدا کی قسم ہرگز کوئی بندہ بھی ہم کو دشمن رکھے تو اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے جو کوئی خدا کی نافرمانی کی حالت میں مر جائے تو خدا اسے خوار کرتا ہے اور اسے لے جا کر دوزخ میں منہ کے بل گرا دے گا اور حمد ہے اس پروردگار کی جو عالمین کا ربّ ہے

علیؑ بن حسینؑ کا زہد سے متعلق کلام!...... ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ کوئی بندہ بھی لوگوں میں سے علیؑ بن حسینؑ سے زیادہ زہد میں نہیں ہوا مگر یہ زہد علیؑ بن ابی طالبؑ کا سنا ہوا تھا اور امام علیؑ بن حسینؑ اس طرح تھے کہ جب کبھی زہد و پارسائی کے بارے میں کلام کرتے تو کہتے تھے کہ جو کوئی آپ کے حضور میں ہوتا سب کو رلا دیتے تھے اور میں نے اس خط کو پڑھا ہے کہ اس میں کلام زہد علیؑ بن حسینؑ کے بارے میں لکھا تھا اور میں نے اس کو تحریر کیا پھر علیؑ بن حسینؑ کے پاس لے گیا اور ان کے سامنے پیش کیا تو حضرتؑ نے اس کی تصدیق کی اور تصحیح فرمائی وہ خط اس طرح ہے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** خدا کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے خدا ہمیں اور تمہیں مکرِ ظالمین سے اور حاسدین کے ستم سے اور حملہ کرنے والوں جابروں سے اپنی حفاظت میں رکھے اے مومنین تمہیں یہ سرکش اور ان کے پیروکار فریب نہ دیں جو کہ دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور اس سے دل لگائے بیٹھے ہیں اور اسی کے فریفتہ ہیں یہ لوگ دنیا اور اس کے مال کی طرف جو بوسیدہ ہونے والا ہے اور اس کے خشک جنگل جو کہ جلد انسان سے جدا ہوں گے اس کے پیچھے لگے ہیں اس سے پرہیز کرو اور ڈرو ان سے جس سے خدا نے تمہیں ڈرایا ہے اور زہد اختیار کرو اس طرح کہ جس طرح خدا نے تمہیں اس دنیا میں زہد کرنے کا حکم دیا ہے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس پر اعتماد نہ کرو اس پر اعتماد کرو جو تمہارے اپنے لئے ہمیشہ کا گھر اور رہائش گاہ ہوئی ہے اور اقامت قرار دیا ہے خدا کی قسم کہ خود اس دنیا میں وہ چیز تمہیں اس کی بے اعتباری کی راہنمائی کرتی ہے اور آگاہ کرتی ہے اس کے دنوں کی گردش اور دگرگوں انقلاب و نمونے اور اس کی بازی و بازی گیری اپنے اہل کے لئے ہے یہ اس طرح ہے کہ وہ گمنام (پست) کو بلند اور شریف کو پست کرتی ہے اور لوگوں کو کل قیامت کے دن دوزخ میں کھینچ لے جائے گی اور یہ مہمل رائے ایک شخص کے لئے عبرت آور اور آزمائش وڈھیلے گھوڑے کی باگ کی پکڑ کی طرح ہونے سے آگاہ کرتی ہے بے شک یہ مہمل رائے جو ہر شب و روز تمہارے لئے پیش آتی ہے اور فتنہ تاریکی اور نئی نئی بدعتیں اور ظالمانہ طریقے اور ناگوار واقعات روزگار اور حکومت کا خوف و ڈر اور شیطان کے وسوسے جو حقیقت سے دلوں کو آگاہ کرنے

سے باز رکھتے ہیں اور ہدایت کی موجودگی و اہل حق کی پہچان سے بے خبر بناتے ہیں سوائے کم لوگوں کے کہ خدا ان کو (انحراف و بے خبری) سے حفاظت میں رکھتا ہے اور اس طریقہ سے ناواقف ہیں (اور اسے درک نہیں کرتے) گردش روزگار و زیر رو ہونا حالت و سرانجام نقصان فتنوں کی وجہ سے ہونا جو دنیا میں ہوتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جن کی خدا نے حفاظت کی ہے اور راہ رشد و ہدایت پر ہوئے ہیں اور سیدھے راستے پر قدم رکھا ہے اور اس راستے (پر خطرناک) اس کو طے کرنے کے لئے حلم بردباری وزہد سے مدد لیتے ہیں اور اپنی فکر کے ذریعہ پے در پے اپنے عمل کو انجام دیا ہے اور صبر سے نصیحت حاصل کرتا رہا اور خود آگے بڑھتا رہا اور خوش ہو کر جلد ہی چلا گیا اس دنیا میں بردبار زہد بن کر رہا اور اس دنیا کی خوشیوں سے الگ ہو گیا اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی طرف راغب ہوا اور اسی کا شوق اس میں جلوہ گر ہو گیا اور اس کی کوشش اس پر عمل کرنے کی رہی اور مراقب اس کی موت تھی اور ستم کرنے والے لوگوں سے زندگی گزارنے کو برا جانا اور اسے اچھا نہ سمجھا اور جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے اسے روشن آنکھوں اور تیز ترین نگاہوں سے دیکھو کہ اس میں نئی نئی بیماریاں اور بدعتیں ہیں جو گمراہ کرنے والی ہیں اور ظالم بادشاہوں کو جن کا پیشہ ہی ظلم کرنا ہے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھو اس کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم نے گذشتہ امور کو کہ جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں جن کو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان میں مصیبتیں تھی اور تم اس کے فریفتہ تھے اور جان لو کہ وہ پیچھے چلے گئے ہیں تمہیں چاہیے کہ اس گذشتہ زمانے سے ہدایت حاصل کرو اور گمراہوں اور بدعت کاروں اور ستم گروں اور جو زمین میں ناحق فساد کرتے ہیں ان سے دوری اختیار کرو پس تم خدا سے مدد طلب کرو اور ان سے باز رہو خدا کی اطاعت کرتے رہو اور اس شخص کی پیروی کرو جو اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے ان لوگوں سے جن کی پیروی کی جاتی ہے اور اسے مورد اطاعت قرار دو اس سے پہلے کہ تم پشیماں ہو جاؤ اور حسرت میں مبتلا ہو اور خدا کی بارگاہ میں پیش ہونے اور اس کے سامنے کھڑا ہونے سے پہلے ڈرتے رہو اور خدا کی قسم کوئی شخص بھی چاہے وہ کسی گروہ و پارٹی سے ہو جس نے خدا کی نافرمانی کی ہوگی تو اسے لازمی عذاب دیا جائے گا اور ہرگز کوئی مقدم نہ ہوگا کسی بھی گروپ کا شخص جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی تو اس کی بازگشت اور مقام و منزل برا ہی ہوگا اور وہ اسی سے دوچار ہوگا اور خدا شناسی اور عمل (دستور از خدا) سوائے ان دو کے کوئی رفیق و ساتھی نہیں ہے پس جو کوئی خدا کی معرفت رکھتا ہے تو اسے چاہیے وہ اس سے ڈرتا رہے اور یہی ڈر اور خوف ہی اس کو اطاعت خدا میں داخل رکھے گا اور بے شک صاحبانِ علم اور ان کے پیروکار وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کی معرفت حاصل کی ہے اور اسی کے لئے عمل کرتے ہیں اور اسی کی طرف رغبت رکھتے ہیں بے شک خدا فرماتا ہے ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ﴾ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ خدا کے بندوں میں سے صاحبانِ علم ہی خدا کا خوف رکھتے ہیں (سورہ فاطر آیت ۲۸) پس

جو چیز اس دنیا میں موجود ہے اس سے ایسی چیز کو طلب نہ کرو جو تمہیں خدا کی نافرمانی کرنے پر آمادہ کرے اور [illegible]
خدا کی اطاعت میں مشغول اور سرگرم ہو اور ایسے دنوں کو غنیمت شمار کرو اور جو چیز تمہیں عذاب خدا سے کل قیامت [illegible]
نجات دے گی اس میں کوشش کرو اور اس کی طرف جلدی کرو کیونکہ یہ طریقہ سوال کئے جانے میں ہیں تم سے اور [illegible]
کے زیادہ نزدیک ہے اور نجات پانے کے لیے اور زیادہ امید بخش ہے پس حکم خدا اور اس شخص کی اطاعت کہ جس کی
اطاعت کو اللہ نے واجب کیا ہے اپنے تمام کاموں پر اسے فوقیت دو اور وہ حکم جو کہ سرکشوں کی طرف سے تم تک پہنچیں جو دنیا
کے عجوبہ کی خاطر ہوں جو خدا کے حکم کے سامنے اور اس کی اطاعت کے مقابلے میں ہو تو ایسے حاکموں کی اطاعت کو اپنے
لئے بہتر قرار نہ دیتا۔ جان لو کہ تم سب خدا کے ہی بندے ہو اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں (تمہارے ہمدرد ہیں) کہ جو ہم
اور تم دونوں پر حکومت کرتے ہیں کل قیامت کے دن آقا و بزرگ حاکم ہے اور وہ وہ ہے کہ جو روکنے والا اور تم سے سوال
کرنے والا ہے پس خود کو جواب کے لیئے تیار کرو اس سے پہلے کہ تمہیں روکا جائے اور تم سے سوال کیا جائے عالمین کے
پروردگار کی بارگاہ میں داخل ہونے پر کہ اس دن کوئی شخص بھی بات نہ کر سکے گا مگر وہی شخص جسے اس کی طرف سے اجازت
دی جائے گی اور جان لو کہ خدا اس دن کسی جھوٹے کی تصدیق نہیں کرے گا اور کسی سچے کی تکذیب نہیں کرے گا اور جائز عذر
کو واپس نہیں پلٹائے گا اور کوئی شخص جو کہ تکذیب نہیں کرے گا اور جائز عذر کو واپس نہیں پلٹتا۔ بلکہ اور کوئی شخص جو کہ واقعاً
عذر نہ رکھتا ہو تو اسے معذور نہ کرے گا اس نے اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق پر انبیاء اوصیاء اور رسولوں کے بعد حجت قرار دیا ہے
اے خدا کے بندو خدا سے ڈرتے رہو اور اپنی ذات کی اصلاح کرو اور اس شخص کی اطاعت کرو جس کے بارے میں خدا نے
اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی سے محبت کرو اور اس کی طرف رجوع کرو شاید ایسا شخص قیامت کے دن ظاہر ہو جو اپنی کو
تاہیوں سے پشیمان ہو کہ جو کام اس نے خدا کے لئے دنیا میں کیے ہوں کہ جس میں وہ حقوق کہ جو خدا کے لئے تھے ضائع
کیے ہوں تو پشیماں ہی ہوگا اور خدا سے مغفرت طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے وہ
گناہوں کو معاف کرنے والا ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم گناہ گاروں کے ساتھی بنو
اور ظالمین کی مدد کرنے والے اور فاسقوں کے نزدیک ہو جاؤ ان کے فتنوں سے ڈرتے رہو اور ان کی حدود واتباع کرنے
سے دوری اختیار کرو اور جان لو کہ جو کوئی شخص بھی خدا کے اولیا کی مخالفت کرے گا خدا کے دین کے علاوہ کسی دوسرے دین
میں دین داری کرے گا اور اپنے حکم سے سوائے خدا کے ولی کے حکم سے اپنی ذاتی رائے سے زندگی گزارے گا تو وہ جلا دینے
والی آگ میں گرے گا اور وہ آگ اس کے بدن کو کھا جائے گی اور اس کے ٹکڑے دور جا پڑیں گے اور بدبختی ان پر غالب
آ گئی یہ (اگر چہ دنیا میں شکل و صورت کے ساتھ زندہ ہیں لیکن) مردے ہیں کیونکہ وہ گرمی و حرارت کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور
اگر (بیشک) وہ زندہ ہوتے تو اس آگ کی حرارت اور اس کے درد کو سمجھتے اور اس سے نصیحت حاصل کرتے اے صاحبان

بصیرت اور حمد کرو اس خدا کی کہ جس نے تمہاری راہنمائی کی ہے اور جان لو کہ تم خدا کی قدرت کے تحت پناہ میں ہو اس سے علاوہ کسی کی قدرت میں نہ جاؤ اور خدا اور اس کا رسولؑ تمہارے کردار و عمل کو دیکھتے ہیں اور پھر خدا کی طرف پلٹ جاؤ ۔ پس نصیحت و موعظہ اور آداب صالحین سے فائدہ اٹھاؤ جو مؤدب ہوئے ہیں۔

(۳) موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے اپنے اصحاب کو اس طرح وصیت ونصیحت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا سے خوف رکھنے کی وصیت کرتا ہوں اور پرہیز گاری کو بدن کا لباس اور اپنے باطن کا لباس قرار دو اور خلوص سے خدا کا ذکر کرو تا کہ اس کے ذریعے بہترین زندگی پا سکو اور یہی نجات کا راستہ ہے اسی سے تمسک کرو اور دنیا میں دیکھو اور تمہاری نظر زہاد کو دیکھے کہ اسے اس زہد نے کس طرح دنیا سے جدا کر رکھا ہے کیونکہ دنیا کو اس نے جگہ قائم کرنے سے ہٹا دیا ہے اور اس پر خوش ہونے والوں اور رہنے والوں اور ان کے دلوں کو پریشان اور داغدار کر دیتی ہے جو کچھ اس دنیا سے چلا گیا ہے اس کے واپس آنے کی کوئی امید نہیں ہے اور آئندہ بھی یہ روشن اور واضح نہیں ہے کہ تم اس کا انتظار کرنے سے حاصل کر سکو اس کی آسائش بلا و مصیبتیں اور اس کی بقا فنا ہے اور نہ ہونے میں بند ہے تیری خوشی اس کے غم واندوہ میں ملی ہوئی ہے اور اس میں بقا کمزوری اور سستی میں مخلوط ہے یہ دنیا ایک باغ کی طرح ہے کہ اس کی جڑ اگا ہیں خوش اور سرسبز ہیں جو اس کی طرف نظر کرنے والے ہوں تو وہ ان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اس کے پینے والی چیز سفید صاف اور اس کی خاک خوشبو کی طرح ہے اس کی بنیادیں پانی سے جڑی ہیں اور اس کی شاخیں نمناک ہیں یہاں تک کہ جس طرح یہ بیاباں اپنے زمانے کو پہنچا (اور ثمر آور ہوا) اور اس کے بند محکم و مضبوط ہو گئے تو اس وقت ہوا آئی تو اس نے اس کے پتوں کو پراگندہ کر دیا اور اس کی بنیاد کو اکھیڑ دیا پس اس طرح ہو گئی خدا فرماتا ہے ﴿وَهَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا﴾ خشک ہو گیا اور ریزہ ریزہ ہو گیا کہ ہوائیں اس کو اڑائے دیتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (سورہ کہف آیت 25) دنیا میں نگاہ کرو کہ یہاں کی بہت زیادہ چیزیں تمہیں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں لیکن بہت ہی کم چیزیں اس سے تمہیں فائدہ دیتی ہیں۔

امیر المؤمنینؑ کا خطبہ وسیلہ!...... (اس کی وجہ کہ اس خطبہ کا نام جو وسیلہ ہے یہ اس لئے ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے اس خطبہ میں مقام وسیلہ (وہ مقام جو رسولؐ خدا سے قیامت کے دن مخصوص ہے) اس کا ذکر فرمایا ہے)

(۴) جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابو جعفر باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنحضرتؐ سے میں نے عرض کیا کہ اے فرزند رسول یہ اختلاف شیعہ اور دوسرے مذہب والوں کا مجھے جلائے جا رہا ہے تو امام باقرؑ نے فرمایا اے جابر میں تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں کہ ان کے اختلاف کس اور کہاں کے سرچشمہ سے حاصل کیے گئے ہیں اور کس وجہ سے

تفرقہ وجدائی پیدا کرتے ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے فرزند رسولؐ خدا فرمایا پس جب بھی یہ لوگ اختلاف کرنے لگیں تو تم اختلاف کو سامنے مت لاؤ بے شک جو بھی امام وقت کا منکر ہوتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو رسولؐ خدا کا منکر ہے جب کہ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں ہی ان کا انکار کیا ہوا ے جابر اسے سنو اور اسے اپنے دماغ میں بٹھا لو جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا اگر موافق ہے تو آپؑ بیان فرمائیں تا کہ میں اپنے کانوں سے سنو فرمایا سنو اور اس کو دماغ میں بٹھا لو یہاں تک کہ جس جگہ بھی جاؤ اور اپنے کسی سے صحبت کرو اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ اور لوگوں کو پہنچا دو کہ بے شک امیر المومنینؑ نے رسولؐ خدا کی وفات کے سات دن بعد مدینہ میں لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور یہ خطبہ اس وقت دیا تھا جب کہ آپؑ قرآن جمع کرنے سے فارغ ہو گئے تھے اور اس خطبہ میں اس طرح فرمایا تمام شکر وحمد وتعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے اوہام وتخیلات کو اس کی ذات تک پہنچنے سے سوائے موجود ہونے کے عاجز کر دیا اور عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس بات سے کہ وہ اس کی ذات میں شبہ وشکل کا تصور وتخیل کر سکے وہ چیزوں سے بلند تر ہے بلکہ وہ وہ ہے کہ اس کی ذات میں کوئی تفاوت وفرق نہیں ہے اور نہ ہی تصور کیا جا سکتا ہے اس کے کمال میں عددی تجزیہ کے ذریعہ اجزاء نہیں کر سکتے اس نے اشیاء کو جگہوں کے اختلاف کے بغیر ایک دوسرے سے جدا کیا ان اشیاء سے بغیر ملے ہوئے اس نے قدرت پائی ہے بغیر آلات کی مدد کے اس نے ان اشیاء کو پہچانا جب کہ مخلوق کا علم بغیر آلات واوزار کے نہیں ہوتا اس کے اور معلوم کے درمیان (اس کا علم) اس کے علاوہ کسی کا علم نہیں ہے کوئی چیز اس سے دور نہیں کہ کہا جائے کہ اس کے ذریعے سے اسے معلوم ہوا ہے اگر کہا جائے کہ وہ تھا تو ازلیت وجود کی توضیح وتشریح کی بنا پر کہا جا سکتا ہے اور اگر کہا جائے کہ وہ لم یزل ہے تو نفی عدم کی بنا پر کہا جا سکتا ہے اور اللہ کی ذات پاک ومنزہ ہے اس شخص کے قول سے جس نے اس کے علاوہ کسی کی بندگی کی اور اس کے علاوہ کسی کو معبود بنایا ہم اس کی حمد کے ساتھ اس کی حمد وثناء کرتے ہیں جو اس نے اپنی مخلوق کے لئے پسند کی ہے اور جس کی قبولیت کو اپنی ذات کے لئے لازمی قرار دیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں یہ دو گواہیاں گفتار کو بلندی کی طرف لے جاتی ہیں اور عمل کو دو چند کرتی ہیں اور اگر ان دو شہادتوں کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو میزان عمل ہلکی ہو جاتی ہے اور اگر ان دو کی شہادتوں کے ساتھ عمل کو میزان پر رکھا جائے تو میزان وزنی ہو جاتی ہے اور جان لو کہ یہی وہ دو گواہیاں ہیں کہ جس کے سبب جنت کا حاصل ہونا کامیابی ہے اور دوزخ سے نجات اور پل صراط سے گزرنا آسان ہو سکتا ہے دونوں شہادتوں سے لوگ جنت میں داخل ہوتے ہیں اور درود وسلام سے رحمت پاتے ہیں بہت زیادہ اپنے نبیؐ پر درود بھیجو ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ بے شک

اللہ اور اس کے ملائکہ اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والوں تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے۔ (سورہ احزاب)

اے لوگو! بے شک اسلام سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں ہے اور پرہیز گاری سے عزیز تر کوئی کرم و بزرگی نہیں گناہوں سے اجتناب سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں ہے توبہ سے کامیاب ترین کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے علم سے زیادہ کوئی نفع بخش خزانہ نہیں ہے حلم سے بلند تر کوئی عزت نہیں ادب سے بلیغ ترین کوئی حسب نہیں تندرسی سے زیادہ کوئی خوبصورت لباس نہیں حفاظت سے زیادہ بہتر کوئی سلامتی نہیں وہ مال جو فقر و بے چارگی کو درمیان سے لے جاتا ہے وہ قناعت سے بہتر نہیں ہے اور خزانہ بے نیاز کرنے والا اس کی رضا اور تقسیم کرنے سے بہتر نہیں ہے جو کوئی کفایت کرتا ہے اسی مقدور پر (جس سے وہ زندگی گزارتا ہے اور) آسائش کو اپنے لئے ایک جگہ پر قائم کرتا ہے اور کمال آسودگی میں چلا گیا ہے تمائل اور دنیا کی طرف رغبت کرنے کی کلید و چابی اس کے رنج ہیں اور احتکار (جلانا دنیا کے مال کو) سواری بے سکونی و تعب کی ہے (اور رشک) وحسد دین کی آفت ہے اور لالچ (و آز) انسان کو گناہوں کے گہرے کنویں میں کھینچ کر گرا دیتا ہے اور یہی موجب حرمان (ناامیدی و بے حصہ گی) ہے ستم انسان کی نابودی کا سبب ہے اور بہت زیادہ کسی چیز کے حصول کے لئے لالچ کرنا تمام برے عیوب کی جڑ ہے کسی چیز کا بہت زیادہ طمع کرنا اور ناامید ہوا ہے اور اس کی آرزو جھوٹ ہوگئی ہے اور اس کی ناامیدی میں تبدیل ہوگئی ہے اور اس کا سود انقصان وخسارہ میں جا پڑا آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی شخص بغیر تامل اپنے کاموں میں مصروف ہو کر دست داری کرے گا تو خود اس کے لئے کوئی واقعہ معرض وجود میں آئے گا جو اس کو رسوا کر دے گا اور اسی حالت میں ڈال دے گا اور برے گناہ اس کے گلے بند میں ہوں گے اور ایمان دار آدمی کے خلاف تھے۔ اے لوگو ہرگز کوئی خزانہ علم سے زیادہ فائدہ مند نہیں کوئی عزت بردباری سے بلند تر نہیں ہے کوئی حسب ادب سے بہتر نہیں ہے اور کوئی نسب غصہ وغصب سے پست تر نہیں ہے اور ہرگز کوئی خوبصورتی عقل وخرد سے آراستہ تر نہیں ہے اور ہرگز کوئی برائی جھوٹ سے زیادہ بدتر نہیں ہے ہرگز کوئی حفاظت ونگہبانی خاموشی سے بہتر نہیں ہے اور کوئی بھی عیب موت سے زیادہ نزدیک نہیں ہے۔

اے لوگو! بے شک جو کوئی شخص اپنے عیبوں کی طرف نگاہ کرے گا وہ دوسری کے عیب دیکھنے سے رک گیا اور جو کوئی ایک دن گزارے اور خدا اس سے راضی ہو تو وہ خوشنود ہوگا اس چیز کے نہ رکھنے سے کہ جو چیز دوسروں کے ہاتھ میں ہے اور افسوس نہ کرے گا اور جو کوئی ستم کی تلوار دوسروں پر چلاتا ہے تو وہ جان لے کہ اسے بھی قتل کیا جائے گا اور جو کوئی شخص بھائی کے لئے راستہ میں کنواں کھودتا ہے کہ وہ اس میں گر جائے تو خود ہی اس میں گرے گا اور جو کوئی شخص دوسروں کے پردہ کو پھاڑتا ہے تو اس کے گھر میں چھپے ہوئے عیب بھی اس کے پردہ سے باہر نکل آئیں گے اور جو کوئی اپنی لغزشوں کو بھول جاتا ہے وہ دوسروں کی لغزشوں کو بڑا شمار کرتا ہے اور جو کوئی شخص اپنی رائے اور دل پسندی کو پسند کرتا ہے وہ گمراہی میں گرے گا اور جو

کوئی اپنی عقل وخرد سے (دوسروں کی فکر سے) بے نیاز ہوگا وہ لغزشوں سے دوچار ہوگا اور جو کوئی شخص لوگوں پر تکبر کرے گا خوار ہوگا اور جو کوئی لوگوں کو حقیر سمجھے (یا کم فہمی کی طرف نسبت دے) دشنام سنے گا اور جو کوئی پست اور کم عقل لوگوں سے ملاپ کرے گا جھوٹا اور حقیر ہو جائے گا اور جو کوئی شخص اس چیز کو کہ جس کے حصول کی طاقت نہیں رکھتا اپنے دوش پر اٹھائے گا تو وہ عاجز ہی رہے گا اور اے لوگو بے شک مال وثروت عقل سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہے اور فقر وناداری بے عقلی سے زیادہ سخت نہیں ہے نصیحت کا حصول خیر خواہی ونصیحت سے زیادہ پہنچانے سے بہتر نہیں ہے عقل جس میں تدبیر نہیں ہے عبادت جس میں تفکر اور غور وفکر کرنا نہیں اور مدد لینا مشورہ سے بہتر نہیں ہے اور کوئی ہراس ووحشت خود پسندی سے سخت تر نہیں ہے اور حلم وورع خودداری کرنا گناہوں سے نہیں اور ہرگز عقل وخرد سے کام لینا صبر وخاموشی جیسا نہیں ہے۔ اے لوگو! انسان میں دس خصلتیں ہیں کہ زبان ان کو ظاہر کرتی ہے (زبان) گواہ ہے کہ انسان کو اس سے آگاہ کرتی ہے وہ حاکم ہے جو لوگوں کے درمیان فیصلے وحکم کرتی ہے وہ بولنے والی ہے اور اس سے جواب دیا جاتا ہے وہ واسطہ ہے کہ اس کے ذریعے سے چاہا جاتا ہے اور جو ہاتھ میں لیا جاتا ہے وہ اس کا وصف بیان کرنے والی ہے اور ہر چیز کو اس کے ذریعہ پہنچانا جاتا ہے وہ حکم دینے والی ہے جو نیک کاموں کا حکم دیتی ہے اور وہ نصیحت کرنے والی ہے اور برے کاموں سے منع کرتی ہے وہ تسکین دینے والی ہے اور غموں کو سکون میں بدلتی ہے وہ آمادہ وحاضر ہونے کا وسیلہ ہے اور کینوں کو دور ہٹاتی ہے اور وہ تیرے لئے آلہ ہے اور اس کے ذریعے تیری طرف توجہ کی جاتی ہے اور اس سے کان لذت حاصل کرتے ہیں۔ اے لوگو حقیقت میں بیان حکمت کی خاموشی میں خیر نہیں ہے جیسا کہ جہالت سے بات کرنے اس میں خیر نہیں ہے اے لوگو! جان لو کہ جو کوئی شخص اپنی زبان کا مالک خود نہ ہوگا تو وہ پشیمان ہوگا اور جو کوئی ناداں ہے یا تعلیم والا نہیں ہے وہ نادانی وجہالت میں ہی گرے گا اور جو کوئی حلم وبردباری کو چھوڑ دے گا بردبار نہ ہوگا اور جو کوئی شخص (برے کاموں کو انجام دے گا) اور باز نہ رہے گا اور عقل استعمال نہ کرے گا اور جو کوئی عقل کو استعمال نہیں کرتا ذلیل وخوار ہوگا اور جو کوئی ذلیل ہوا وہ احترام کے قابل نہیں رہا اور جو کوئی مورد احترام نہ ہوگا تو اس کی سرزنش کی جائے اور جو کوئی مال کو ناحق طریقہ سے حاصل کرتا ہے اور ناحق وناجائز جگہ پر خرچ کرتا ہے اس کا کوئی اجر نہیں ہے اور جو کوئی پسندیدہ طور پر (یعنی نصیحت وتفکر سے) برے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالتا ہے ناپسند کرنے کے طور پر (ناچار) اس سے ہاتھ کو کھینچ لیتا ہے اور کوئی شخص بیٹھے ہوئے کو جو ضرورت مند ہے نہیں دیتا تو کھڑا بھی اس سے دریغ کرے گا۔ (اس جملہ کلام امیر المؤمنینؑ میں چند وجہ بیان کی گئی ہیں کہ ایک ان سے یہی ہے کہ جس کا ترجمہ ہوا اس سے کہ فعل اول معلوم کی صورت میں اور فعل دوم مجہول کی صورت میں ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عزت وشوکت کی حالت میں اس حال میں ہو کہ ضرورت مندوں نے اس کو دور سے ہی دیکھا ہو اور وہ بیٹھا ہوا ہو اور وہ چیز ضرورت مند کو نہ دے تو وہ اس میں مبتلا ہوگا اور وہ دوسروں کے سامنے ایک دن ضرورت مند ہو کر کھڑا ہوگا اور اپنے

ہاتھوں کو شوکت و دولت مندوں کی طرف جو بیٹھے ہوں گے دراز کرے گا اور کوئی چیز اسے نہ دی جائے گی اور یہ وجہ ہے کہ مجلسیؒ نے دوسری وجوہات کے ساتھ بیان کی ہے اختیار کیا ہے اور دوسری وجہ کہ جسے فیضؒ اور ابن ابی حدید نے بیان کیا ہے کہ ہر دو فعل کو مجہول پر پڑھا جائے اور خلاصہ معنی یہ ہوں گے کہ جب کسی کو بیٹھنے کی حالت میں کوئی چیز نہ ملے گی تو کھڑا ہونے سے بھی اس کو فائدہ نہ پہنچے گا یعنی خدا نے رزق کی تقسیم جس طرح کی ہے اسی طرح ہی اسے ملے گا اور سعی و کوشش اور قیام و قعود اس میں کوئی اثر نہیں رکھتے) مزید فرمایا اور جو کوئی عزت ناحق (و بے جا) کسی سے طلب کرے گا زبوں حال ہوگا اور جو کوئی طاقت و ظلم سے فتح حاصل کرے گا وہ بھی مغلوب ہو کے رہے گا اور جو کوئی حق سے دشمنی کرے گا (وہ ذلت، سستی یا پستی) میں چلا جائے گا اور جو کوئی اپنی فہم و فراست کو عمل میں لائے گا محترم ہو جائے گا اور جو کوئی تکبر کرے گا (حقیر) چھوٹا ہوگا اور جو کوئی نیکی نہ کرے گا مورد ستائش قرار نہ پائے گا۔ اے لوگو! شرافت سے مر کے خوار اور تنگ زندگی گزارنے سے بہتر ہے اور اطاعت میں چالاکی سامنے کی سامنے کمزوری و سرگردانی ہے اور حساب عقاب سے پہلے اور قبر فقر و ناداری سے بہتر ہے پوشیدہ آنکھ نگاہ کرنے سے بہتر ہے اور روزگار کا رزق تیرے فائدہ کے لئے ہے اور یہ رزق تیرے نقصان کے لئے بھی ہے پس اس حالت میں جب کہ یہ رزق زمانہ تیرے فائدے میں عمل کرے تو اس سے سرمست مت ہونا اور جب یہ رزق تیرے نقصان میں آ جائے تو صبر کرنا کیونکہ ان دونوں سے تیری آزمائش ہے اور ایک دوسرے نسخہ میں ہے کہ یہ دونوں تیری آزمائش کے لئے آئے ہیں۔ اے لوگو! عجیب ترین چیز جو انسان میں ہے وہ اس کا دل ہے اور یہ دل حکمت کا مواد (وفرازگی) رکھے ہے اور ناپسند چیزیں جو خلاف حکمت ہیں پس اگر ان کی امید پیدا ہو جائے تو یہ طمع ان کو خوار اور زبوں حال کرے گا اور جان لو اگر طمع غلبہ کرے گا تو یہ حرص ہے اور یہ اس کو ہلاک کر دے گا اور اگر ناامیدی آ جائے تو اس کا افسوس کرے گا اور اگر تند خوئی اس پر غالب ہوگی تو اس پر غصہ سخت ہوگا اور اگر خوشنودی سے سعادت مند ہوگا تو خودداری کو بھول جائے گا اور اگر ترس و خوف اسے پہنچے گا تو اس سے دوری اختیار کرے گا (عمل و کوشش سے) اس کو سرگرم کرے گا اور اگر اس پر آسائش وسیع ہوگی تو بے خبری و غرور اس پر چھا جائے گا اور نسخہ میں ہے کہ اسے عزت طلبی گھیر لے گی اور اگر نعمت اس کے لئے نئی آ جائے تو اسے عزت طلبی گھیر لے گی اور اگر مال اس کے ہاتھ آ جائے تو یہ دولت و ثروت و بے نیازی اس کو سرکش بنا دے گی اور اگر ناداری اس پر آ جائے گی تو بلا و سختیاں اسے نیچے کی طرف دھکیل دیں گی اور نسخہ میں ہے کہ اس کا گریہ اس کے پاؤں تک جاری ہوگا اور اگر کوئی ناگوار واقعہ اس کو پیش آ گیا تو وہ اسے بے تاب و رسوا کر دے گا اور اگر بھوک اس پر سخت ہوگی تو کمزوری اسے زمین سے لگا دے گا اور سیری میں حد سے گزر جائے گا تو شکم پری اسے رنج و غم میں مبتلا کر دے گی پس ہر کوتاہی اس کے لئے نقصان آور ہے اور ہر وہ چیز جو اس کو حد سے گزار دے اس کو تباہ کرنے والی ہے اے لوگو! بے شک جو شخص عمل میں سستی کرے گا وہ خوار ہوگا اور جو کوئی بخشش کرے گا آقا ہو جائے گا اور جس کا مال زیادہ ہوا

سر بلند اور خوش ہوا اور جو کوئی حلم و تحمل کرے گا شریف ہو جائے گا اور جو کوئی اپنی فکر و اندیشہ کو خدا کی ذات میں خدا سے پرانے ہونے کو دخل دے بے دین ہو گا اور جو کوئی زیادہ کاموں میں مصروف ہو گا جان کہ لو وہ معروف ہو گا اور جو کوئی بہت زیادہ شوخی کرے گا حقیر ہو گا اور جو کوئی بہت زیادہ مسکرانے والا ہو گا تو اس کی ہیبت و وقار چلا جائے گا کسی آدمی کا حسب جو ادب نہ رکھتا ہو تباہ ہو گا بے شک بہترین کاموں کی حفاظت کرنا مال دینے کے وسیلہ سے آبرو ہے اور عقل مند وہ بندہ نہیں ہے کہ جو جہلوں کا ہم نشیں ہو گا اور جو شخص جاہلوں اور نادانوں سے ہم نشینی کرے گا خود کو آمادہ جنجال و سر و صدا کرتا ہے ہرگز ثروت و دولت تمہیں اپنے مال کے ذریعے سے موت سے نہیں بچا سکتی اور ہرگز فقر و ناداری اس کی ناداری کی خاطر بچا سکتی ہے۔ اے لوگو! اگر موت خریدنے والی چیز ہوتی (تو دو گروہ) لوگوں کے دنیا میں اسے خرید لیتے ایک کریم کشادہ اور دوسرا پست اور حریص لالچی آدمی (علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کی وضاحت میں تین وجہیں ذکر کی ہیں) (۱) کریم اس کو خرید لیتا اس خاطر سے کرم و بخشش کا شوق رکھتا ہے لیکن مال نہیں رکھتا چنانچہ کریموں کا حال غالباً اس طرح ہے اور اپنی موت کو خرید کر اس غم سے نجات حاصل کرے اور پست شخص کی خریداری کرنا یوں ہے جیسا کہ حرص کو رکھتا ہے کہ اپنی زندگی سے ناراض ہے اور نظیر اس کی فیضؒ نے بھی اختیار کی ہے۔ (۲) کریم اس کو خریدتا ہے تا کہ بیچنے والا اس کو موت سے بری کر دے اور لئیم اس کو خریدتا ہے تا کہ اس کو بھی تمام چیزیں کہ جو وہ رکھتا ہے دے دے جب کہ حریص چاہتا ہے کہ تمام چیزیں یہاں تک کہ موت کو اس کے لئے فراہم کر دیں۔

(۳) کریم اس کو اس لئے خریدتا ہے تا کہ موت کو خدا کی خلق سے ہٹا دے اور لئیم اس کو اس لئے خریدنا چاہتا ہے تا کہ اس کے ذریعے سے تمام کو مار دے اور ان کے اموال کو اپنے فائدہ کے لئے حاصل کرے) (مزید خطبہ)

اے لوگو! بے شک دلوں کے کچھ کے گواہ ہیں (فطری) کہ جو نفسوں کو باہر نکالتے ہیں مسلک (وراہ) تقصیر کرنے والوں سے اور ہوش کی تیزی سے مواعظ کو درک کرنے کے لئے (اور نصیحتیں) یہی ہیں کہ انسان کا نفس دوری اختیار کرنے کے لئے خطروں سے نکلتا ہے اور دلوں کے خطرات (وانگیزہ) ہوا و ہوس ہیں اور عقلیں ہیں کہ جوان کو روکتی ہیں اور اس کے آگے آتی ہیں تجربات ایک شخص کے لئے جدید علم ہے اور نصیحت کا حصول پیش آنے والے واقعات سے انسان کو ہدایت اور راہ راست کی رہبری کرتا ہے تیری تربیت کے لئے یہی کافی ہے ملاحظہ کرو کہ جو کچھ تم دوسروں کے لئے بہتر نہیں جانتے (شاید اس کے معنی یہی ہوں کہ جو اس صورت کی مثل معروف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ادب کو کس سے حاصل کیا ہے کیا بے ادبوں سے) وہ حق کہ جو تم اپنے برادر مومن پر رکھتے ہو اسی حق کی طرح ہے کہ جو وہ تمہاری گردوں پر رکھتا ہے یقیناً جو اس خیال میں ہوا ہو اور وہ شخص کہ جو اپنی رائے سے بے نیاز ہوا ہے تدبر (وعاقبت اندیشی) کو عمل کرنے سے پہلے لیتا ہے کیونکہ وہ تجھے پشیمانی سے محفوظ رکھتا ہے اور جو کوئی شخص مختلف قسم کی آراء کو دیکھتا ہے اور سوچتا ہے تو وہ عمل کرنے سے پہلے

شتباہ ولغزشوں کو پہچان لیتا ہے اور جو شخص زیادہ باتیں کرنے سے پاسے بچا ہوا ہے اور جو خوددری برتا ہے تو اس کی فکر عقل اس کام کو درست اور صحیح بنا دیتی ہے اور جو کوئی اپنی شہوت کو اپنے قابو میں رکھتا ہے تو اس نے اپنی قدر و قیمت کی حفاظت کرلی، اور جو کوئی اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے تو لوگ اس (کے شر) سے محفوظ رہتے ہیں اور وہ اپنی چاہت کو پہنچتا ہے اور تبدیلی میں اور علم احوال اور مردوں کے جوہر کو جان لیتا ہے اور واضح ہو جاتا ہے اور زمانہ کی حالت جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ اس کے لئے ظاہر ہو جاتے ہیں اور بخل کی صرح تیزی سے گزرنے والا شخص کی تحت تاریکی میں جتنی بھی کوشش کرے اسے کوئی حصہ اور پھل یعنی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور جو شخص حکمت کی معرفت رکھنے ہوگا تو لوگ اسے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے بہترین ثروت تونگری اور آرزوں کو چھوڑ دینے سے بڑھ کر ناداری کی ہیر سے حرص فقر کی علامت ہے بخیل وہ ہے کہ جس کے چہرے سے اس کے آثار نظر آتے ہیں (یعنی بخیل شخص وہ ہے جو بخل تاب پہنچے ہو) مودت اور دوستی جو رشتہ داروں سے ابھی ملی ہے اور تمہارے ہاتھ آگئی ہے وہ بہتر ہے اور اچھے اخلاق والا نتیجہ جذ ہوکر رکھنے والے سے بہتر ہے نصیحت وموعظ قبول کرنے والے شخص کے لئے پناہ گاہ اور امن کی حفاظت ہے مرا کون جو چیز دیکھے اور زبان سے اسے بول دے (یعنی جس جگہ بھی کوئی چیز آنکھ سے دیکھے تو اس وقت وہ جو چاہے وہ زبان سے کہہ دے) اور یہ چیز اس کے لئے حسرت وافسوس کے اضافہ کا سبب بنے گی اپنے روزگار کو کسی شخص سے بن تعریف کرکے حاصل کرے اور اس کو واجب جانے (تو یہ اس شخص کی مثل ہے کہ کسی نے اسے قید کیا ہو اور وہ دنیا میں اپنی خواہش کو پہنچا) اور کم اتفاق ہوتا ہے کہ جب زبان مختلف بری بات کہتی ہے اور نیک بات تم سے انصاف کی عدالت سے کام سے کر کردار پیش کرتی ہے (یعنی مورد مدح وذمہ میں کوئی کمزوری اعتدال کے سبب مراعات دے بلکہ یہ ہر دو چیزیں کسی کو اس کی حد سے تجاوز کرا دیتی ہیں) اور جو کوئی بھی خلق میں تنگ ہو تو اس کا خاندان اسے اچھا نہیں سمجھتا اور جو کوئی شخص اس چیز کو پہنچے جو مال یا دولت یا علم وغیرہ سے ہو تو وہ شخص فخر اور تکبر کرنے لگ جاتا ہے اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی خواہش کو تم سے بیان کرے اور وہ جس کی آرزو رکھتا ہے جان لو کہ وہ لازمی اس تک پہنچنا چاہتا ہے فروتنی ہیبت کا لباس ہے اور بزرگی کو تمہارے چہرے سے ظاہر کرے گا اور خوش خلقی میں ہی رزق کا خزانہ موجود ہے اور کبھی کوئی شخص اپنے ہی گناہ میں پھنس جاتا ہے تو آخری زندگی کے ایام میں اپنی زندگی کو اس سے الگ کر لیتا ہے (یعنی انسان کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ گناہوں سے پرہیز کرے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ آنے والا دن اس کی زندگی کا آخری دن ہو) جو کوئی شخص شرم وحیا کو اپنے چہرے کا لباس بنائے گا تو اس کے عیب لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہیں گے گفتار میں میانہ روی اختیار کرو کیوں کہ جو شخص میانہ روی سے بات کرتا ہے تو اس کے کام آسان ہو جاتے ہیں (یعنی زیادہ بات کرنے سے پرہیز کرنے والا مبالغہ آرائی نہ کرے کیونکہ حرفوں کا ثبوت بہت ہی دشوار ہے) رشد وہدایت تیرے لئے اپنے نفس کی مخالفت ہے جو شخص بھی روزگار اور اس

کی تحویلات) کو پہچان کرنے کی آمادگی سے خود کو غافل نہ کرے ہاں کیونکہ ہر چیز والا [illegible]
کے ساتھ گلوگیر ہوتا ہے کوئی نعمت نہیں ملتی مگر ایک کے جانے کے بعد دوسری نعمت ملتی ہے [illegible]
دانہ کو کھانے والا اور تم موت کی طاقت ہو (یعنی موت تمہیں کھائے گی) اے لوگو جان لو [illegible]
گزار رہا ہے اور یہاں رہ رہا ہے اور رات دن مذاق میں لگا ہے اور دوسرے نسخہ میں ہے کہ اس پر [illegible]
کے ختم ہونے کا سبب ہے۔ اے لوگو! نعمت کی ناشکری پستی ہے اور جاہلوں کا ہم نشین ہونا شوم ہے بے شک [illegible]
میں نرمی اختیار کرنا جود و کرم ہے زبان سے اظہار کرنا (یعنی واعظ و نصیحت کو زبان سے بیان کرنا یا نرمی کے ساتھ بات
کرنا) اور سلام کو ظاہر با ظاہر کرنا زمرہ عبادت میں آتا ہے تم اس چیز کو سمجھ لو کہ نیرنگ بازی کرنا یہ کام ہو گوں میں اخلاق کے
حوالے سے پست ہے اور ہر طلب کرنے والا اپنی چاہت کو نہیں پہنچتا اور ہر غائب واپس نہیں آتا جو کوئی شخص تم سے دوری
اختیار کرے تم اس سے دل نہ باندھو (مراد دنیا پرست لوگ یا خود یہ دنیا ہے) کیسی وہ دوری ہے کہ جو نزدیک سے نزدیک
تر ہے (جیسے موت) راستہ چلنے سے پہلے اس راہ پر چلنے کے لئے ساتھی تلاش کر لو خرید کرنے کا ارادہ کرنے سے پہلے
ہمسائے کے گھر سے پوچھ لو مگر جو کوئی راستہ چلنے کی جلدی کرے گا وہ (جلد ہی اپنے مقصد اور) آرام و سکون کو پہنچے گا اپنے
بھائی کے عیب کو اسی طرح کہ جیسا کہ تم خود اپنے لئے کرتے ہو اس کے عیب کو جاننے کے باوجود چھپائے رکھو (یا اس طرح
کہ جسے تم خود پسند نہیں کرتے کہ کوئی تمہارے پردے کو چاک کرے اور تیرے عیب کو ظاہر کر دے تو تم بھی اس کے پردہ کو
چھپائے رکھو) اپنے دوست کی لغزش کو نادیدہ سمجھو اس دن کے لئے کہ کوئی تمہارا دشمن تم پر غلبہ کرے (یعنی اپنے دوست
سے کسی لغزش کو دیکھنا اور اسے سامنے کرنا اسے اپنے لئے بچاؤ اور اس دن کے لئے کہ جس میں تم کسی حادثہ کا شکار ہو
حفاظت کرو) کوئی شخص کہ جو غصہ کرتا ہے اس شخص پر کہ وہ خود صاحب طاقت ہے اور وہ اسے کوئی نقصان پہنچانے کی طاقت
نہیں رکھتا تو اس کا اندوہ و غم طویل ہو جائے گا اور وہ خود کو عذاب و شکنجہ ہی میں گرائے ہو گا اور جو کوئی بھی اپنے رب سے
خوف کرتا ہے تو وہ ظلم سے بچا رہے گا اور دوسرے نسخہ میں ہے کہ جو کوئی اپنے پروردگار سے خوف کرتا ہے تو خدا اس سے
اپنے عذاب کو ہٹائے رکھے گا جو کوئی شخص اپنی بات چیت میں انحراف نہیں کرتا تو اس سے اس کا فخر اور بزرگی ظاہر ہوگی جس
نے خیر کو شر سے نہیں پہچانا وہ حیوانوں کی طرح ہے بے شک کہ جو کام فاسد ہیں اور تباہ کرنے والے ہیں وہ نوشتہ ہیں جا ہے
چھوٹے ہیں وہ مصیبت کو چھوٹا نہیں کرتے جن کی نسبت احتیاج کل قیامت کو ہوگی (یعنی دنیا کی مصیبت کہ جو کچھ بھی اس
میں بڑا ہے اس کے برابر اجر ہے کہ خدا اسے قیامت کے دن کمال نیازمندی شخص انسان کو دے گا وہ چھوٹا ہے) دور ہو دور
ہو تم نے ناواقفیت کا اظہار نہیں کیا سوائے اس کے کہ جو تم میں نافرمانی اور گناہ پائے جاتے ہیں (کہ تمہیں اس سے ناواقف
کیا ہے اور اس سے دور کیا ہے شاید مراد گناہوں سے دوری کا سبب ہیں جیسے تکبر و حسد و کینہ ہوا اور دنیا سے دل لگانا ہوا اور اس

کی مثل ہوں کہ دنیا میں جو اس بات کا موجب بنتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے لوگوں سے دور ہوتا ہے) وہ چیز کہ جو نزدیک آسائش ہے اور سختی و دشواری نعمت کے ساتھ اور فراخی ہے (یعنی نہ آسائش دنیا کی طاقت رکھتا ہے کہ خوش حال و مطمئن ہو جائے اور نہ اس کی سختی سے وہ بدحال و مایوس ہوگا) شر اور برائی یہ نہیں ہے کہ جنت تو اپنے پیچھے رکھتا ہے اور خیر و خوبی یہ نہیں کہ اس کے پیچھے دوزخ ہے (یعنی برائی کرنے سے جنت نہیں ملے گی اور اچھائی کرنے سے دوزخ میں نہیں جائے گا) ہر نعمت جنت کے علاوہ چھوٹی ہے اور ہر مصیبت دوزخ کے کنارے پر تندرستی اور عافیت ہے تحج کرنے کے وقت (اور پاک بنانے کے لئے) زمانے میں ہونے والے گناہ بڑے ہو کر ظاہر ہوں گے نیک کاموں کو انجام دینا خود اس کام سے زیادہ سخت ہے اور خالص نیت کرنا اہل عمل کے لئے دشمن سے جہاد طولانی کرنے سے زیادہ سخت ہے دور ہو کہ اگر تقوی و پرہیز گاری میرے مانع نہ ہوتی میں عرب کا سب سے بڑا سیاست دان ہوتا (اگر میں ایمان کے ذریعے قید نہ ہوتا تو کوئی بھی میرا حریف مجھ سے زیادہ قوی نہ ہوتا) اے لوگو! بے شک خدا نے اپنے پیغمبر محمد ﷺ کو (مقام) وسیلہ عطا کیا ہے اور اس کا وعدہ حق ہے اور خدا ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہاں تو یہ وسیلہ بہشت کے مقامات میں سے ایک مقام ہے (اور ممکن ہے علی اصل میں اعلی ہو یعنی بلند ترین بہشت کے درجات سے ہوا ہو اور تصحیف کیا گیا ہو) اور بلند ترین درجات حق کے قرب میں ہیں اور یہ ہوا آرزو کی آخری حد ہے اور یہ وہ مقام ہے کہ جس کے ہزار کنگرے ہیں اور ایک کنگرہ سے دوسرے کنگرے تک کا فاصلہ تیز دوڑنے والے گھوڑے کی سو سال کی مسافت کے برابر ہے ایک کنگرہ مروارید کا اور دوسرا کنگرہ گوہر کا ہے اور ایک کنگرہ زبرجد کا ہے اور ایک کنگرہ یاقوت کا ہے اور ایک کنگرہ زمرد کا ہے اور ایک کنگرہ مرجان کا ہے اور ایک کنگرہ عنبر کا ہے اور ایک کنگرہ عود کا ہے اور ایک کنگرہ سونے کا ہے اور ایک کنگرہ ابر کا ہے یہاں تک کہ اس جگہ پر پہنچے کہ ایک کنگرہ اس کا ہوا سے ہے اور یہاں سے آگے کنگرہ نور کو پہنچے کہ یہ جگہ ہر بہشتی کو مشرف کرنے والی ہے اور رسولؐ خدا اس دن اس کنگرہ پر بیٹھے ہوں گے اور دو نرم لباس بدن پر پہنے ہوں گے اور ایک ان دو لباسوں میں سے رحمت خدا کا لباس ہوگا اور دوسرا نور خدا کا لباس ہوگا اور پیغمبروں کا تاج سر پر رکھے ہوں گے اور اس تاج کے سامنے اکلیل رسالت قرار دیا جائے گا اور نور آنحضرتؐ سے مقام صحرا المحشر روشن ہو جائے گا اور میں بھی اس دن ایک کنگرہ بلند پر جو اس سے نیچے ہوگا اس پر بیٹھوں گا اور دو لطیف لباس مجھے پہنائے جائیں گے ایک ارغوان نور سے ہوگا اور دوسرا کافور سے ہوگا اور پیغمبرؑ و رسولؑ بھی دوسرے کنگروں کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور زمانے کے بزرگ اور زمانے میں اس کی حجتیں بھی دائیں طرف موجود ہوں گی اور انہیں نور اور کرامت کے [illegible]س پہنائے جائیں گے اور ہمیں نہیں دیکھتے ہوں گے اس کے فرشتے اور نہ کوئی پیغمبر مرسل مگر یہ [illegible] وہ [illegible]رے نور سے مبعوث ہو جائے گا اور ہماری روشنی وجلالت سے حیرت میں چلا جائے گا اور دائیں طرف مقام وسیلہ ہوگا اور اسی دائیں طرف رسولؐ خدا کے لئے ایک ابر ہوگا کہ جہاں تک آنکھیں اس کو دیکھ سکتی ہیں وہ ہی نظر آئے گا اور اس

ابر سے ایک آواز آئے گی اے اہل محشر خوش بخت ہے وہ شخص جو پیغمبرؐ کے وصی سے محبت رکھتا ہے پیغمبر امی (منسوب مدینہ کی طرف) عرب پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے اس کی وعدہ گاہ دوزخ ہے اور بائیں طرف مقام وسیلہ ہے اور بائیں طرف بھی ایک ابر ہوگا اور اس سے ندا آئے گی اے اہل محشر خوش بخت ہے وہ شخص جو پیغمبرؐ کے وصی سے محبت رکھتے ہے اور پیغمبرؐ امی (منسوب مکہ کی طرف) پر ایمان رکھتا ہے خدا کی قسم تم یہ جان لو کہ جس کسی نے بھی اس کے علاوہ کسی دوسرے کی اطاعت کی ہے تو وہ شخص کسی صورت میں نجات نہیں پا سکتا خوشبو جنت وآسائش اور جنت کو نہیں دیکھ سکے گا مگر وہی شخص جو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے خلوص رکھے گا تو وہ ان دونوں کو دیکھ سکے گا اور اماموں (اور ان کی اولاد) ان دونوں کی اقتداء کرنا ہوگی اے اہل ولایت خدا اپنے چہروں کی سفیدی اور شرافت کا مقام رکھنے والے جن کی بازگشت کا مقام گرامی ہے اور جو تمہاری کامیابی ہے کہ اس دن تختوں پر ان کے سامنے موجود ہوں گے اس پر یقین رکھے رہو وائے ہو ان لوگوں پر جو منحرف اور خدا اس کے رسولؐ اور ان کے راستہ سے اور زمانہ کے بزرگوں سے روکنے والے ہیں تم بھی اس پر یقین رکھو کہ تمہارے چہرے سیاہ ہوں گے اور تمہارے پروردگار کا غضب تمہیں اس سزا تک لے جائے گا جو تم نے کیا ہے اور ہرگز اس کا کوئی رسول اور پیغمبر گذشتہ زمانے میں نہیں گزرا ہے اور سوائے اس کے کہ اس نے اپنی امت کو اس پیغمبرؐ مرسل کی خبر دی ہے جو ان کے بعد آنے والا تھا اور رسولؐ خدا کی آمد کی ان کو خوشخبری سنائی ہے اور اپنی قوم کو اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے کی وصیت کی ہے اور آنحضرتؐ کی توصیف اپنی قوم کے سامنے بیان کی تا کہ وہ ان صفات کے ذریعے سے ان کو پہچان لیں اور اس کے بتائے ہوئے احکام اور قوانین کی پیروی کریں اور اس کے بعد گمراہی میں نہ گریں یہاں کہ جو کوئی بھی ایسا ہوگا نابود ہوگا اور گمراہی میں گرے گا پھر اس کے بعد رفع عذر اور خوف دلانا دلیل وتعین حجت کے لئے حق ہوگا اس وجہ سے وہ امتیں (جو ظہور اسلام سے پہلے) ہمیشہ امید پر رہیں اور رسولؐ خدا کے ظہور اور اس کے آنے کا انتظار کرتی رہیں اور گر پیغمبروں کے جانے کے بعد وہ مصیبت میں گرفتار ہو گئے اس وجہ سے کہ یہ لوگوں کے لئے ایک بڑی مصیبت اور فاجعہ ناگوار ہو گیا تھا لیکن پھر بھی ان کے دامن میں یہ آرزو رہی (بعد میں آنے والے پیغمبر کی) وسیع تھی اور ہرگز کوئی مصیبت عظیم اور فاجعہ ناگوار رسولؐ خدا کی وفات سے بڑھ کر اور کوئی نہ ہوا تھا کیونکہ خدا نے اپنے رسولؐ کی رحلت کو خوف دلانے اور عذر کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں کے لئے اختتام کیا اور اس کے وسیلہ سے احتجاج وعذر کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان قطع کر دیا اور اسے وسیلہ ونگہبانی اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان قرار دیا کہ ان کے عمل کو اس کے وسیلہ کے سوائے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا اور اس کی بارگاہ میں تقرب نہ ملے گا مگر یہ کہ جو اس کی اطاعت کرے گا اور خدا اپنے قرآن کی محکم آیت میں فرماتا ہے فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس

نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے بھی اس کو ان پر نگراں مقرر کر کے نہیں بھیجا ہے (سورہ نساء آیت ۸۰) اور اس کلام کی وجہ سے اللہ نے اپنی اطاعت کو ان کی اطاعت سے پیوست کر دیا ہے اور اپنی نافرمانی کو اس کی نافرمانی سے ملا دیا ہے پس یہی آیت اس بات کی دلیل ہے جو کچھ بھی اس کے ذریعہ سے چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کے لئے گواہ ہے جو شخص اس کی پیروی کرتا ہے یا اس کو اس کی نافرمانی کرتا ہے اور اس مطلب کو قرآن مجید میں چند دوسروں جگہوں پر بھی ذکر کیا گیا ہے پس اس مقام پر اللہ نے لوگوں کو اس رسولؐ کی پیروی کرنے کی ترغیب دی اور ان کی تصدیق کرنے اور ان کی دعوت کو قبول کرنے کو بیان کیا ہے فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ تو کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو کہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے (سورہ آل عمران آیت نمبر ۳۱) اور اس ترتیب سے آنحضرتؐ کی پیروی خدا کی محبت ہے اور اس کی خوشنودی گناہوں کی مغفرت کا موجب اور نجات کامل اور بہشت کا اس کے لئے واجب ہوتا ہے اور آنحضرتؐ کی طرف سے منہ موڑ لینا اور اعراض کرنا اس سے دوری کا سبب ہے اور انسان کو اس وجہ سے دوزخ میں جگہ دے گا اور یہ خدا کے اس کلام کے معنی ہیں کہ خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ اور جو کوئی بھی ان گروہوں میں سے اس سے کافر ہوگا تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (سورہ ہود آیت نمبر ۱۷) اور مراد کفر وانکار ونافرمانی سے اس کی نافرمانی ہے کیونکہ خدا نے میرے وسیلہ سے اپنے بندوں کی آزمائش کی ہے اور میرے ہاتھوں سے اپنے مخالفین کو قتل کیا اور میری تلوار نے خدا کے منکروں کو مٹا دیا ہے اور مجھے مومنین کے تقرب کا وسیلہ اور سرکشوں کے لئے ان کی موت کا حوض قرار دیا اور میری تلوار کو مجرمین کے سر پر قرار دیا ہے اور میرے ذریعہ سے رسولؐ خدا کی پشت کو مضبوط کیا ہے اور اس کی نصرت کو گرامی رکھا اور علم کے ذریعے اسے شرافت عطا کی اور اس کے احکام کو میرے لئے مخصوص کیے اور اس کے مقام وصیت کو میرے لیے بنایا اور اس کی جانشینی کو امت کے درمیان مجھے برگزیدہ کیا پس جس وقت مہاجرین وانصار ان کے گرد جمع تھے (بہت زیادہ کثرت سے) اور ان پر جگہ تنگ ہو چکی تھی تو فرمایا۔ اے لوگو! بے شک علیؑ کا مقام ومرتبہ میرے ساتھ ہارونؑ کی طرح ہے جیسا کہ ان کا مقام موسیٰؑ کے ساتھ تھا لیکن میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا پس مومنین خدا کی طرف سے رسولؐ خدا کے اس کلام کو سمجھ گئے ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ میں پدری ومادری رسولؐ خدا کا بھائی نہیں ہوں جیسا کہ موسیٰؑ نے ہارونؑ کو اپنا جانشین وخلیفہ بنایا تھا اس جگہ پر خدا فرماتا ہے اَخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ میری قوم کے درمیان میرے جانشین وخلیفہ رہو اور ان کے کاموں کی اصلاح کرتے رہو اور فساد

کرنے والوں کی پیروی مت کرو (سورہ اعراف آیت نمبر ۴۲) اور دوسرا یہ کہ رسول خدا نے اس وقت جب سب لوگوں نے کہا ہم ان کے نزدیک تمہارے دوست ہیں اور (تمہارے سرپرست ہیں) رسولؐ خدا کے بعد پس رسولؐ خدا حجۃ الوداع کے سفر پر گئے اور پھر مقام غدیرخم پر تشریف لائے اور اس یہاں پر حکم دیا کہ یہاں منبر کی طرح کا ایک منبر بنایا گیا اور آپؐ اس منبر کے اوپر چلے گئے اور میرے بازو کو پکڑ کر بلند کہ کیا اتنا بلند کیا آپؐ کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی اور بلند آواز سے اس اجتماع سے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ (جس کسی کا میں سردار و مولا ہوں علیؑ اس کا سردار اور مولا ہے خدایا دوست رکھ اسے جو اس کو دوست رکھتا ہے اور دشمن رکھ اس کو جو اس کو دشمن رکھتا ہے پس میری دوستی خدا کی دوستی ہے اور میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے اور خدا نے اس بارے میں اس دن اس آیت کو نازل فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور اسلام کو تمہارا دین منتخب کر دیا ہے (سورہ مائدہ آیت نمبر ۳) پس میری ولایت دین کا کمال و تکمیل دین ہے اور تمہارے لیے اس دین کا انتخاب کیا اور پروردگار کی رضا کا ذریعہ بنایا ہے اور اسے خدا نے یہ میرے لئے مخصوص کیا ہے اور مجھے اور میری بزرگی کو گرامی رکھا اور وہ فضیلت کہ جو رسولؐ خدا نے مجھے دی ہے اس کلام کو بیان کیا کہ خدا فرماتا ہے ثُمَّ رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ پھر سب کے سب اپنے حقیقی مولا کی طرف لوٹائے جاتے ہیں فیصلہ کا تمام اختیار اسے حاصل ہے اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے (سورہ انعام آیت نمبر ۶۲) (ظاہر مراد یہ ہے کہ عنوان مولیٰ جو کہ خدا اور اس کے رسول ہر دو کے لئے قرار دیا ہے اس عنون کو خدا نے میرے لئے منتخب کیا ہے اور مجھے امت کے درمیان اسی نام و عنوان سے مخصوص کیا ہے اور اس حوالے سے مجھے بزرگ رکھا اور یہ میری فضیلت ہے اور ممکن ہے کہ مراد مولیٰ رسولؐ خدا کے کلام کی اسی معنی میں ہو کہ جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے اور جملہ وانزل اللہ مربوط آیت سابقہ سے ہے)

میں بہت سے منقبت رکھتا ہوں کہ اگر ان کو زبان پر لے آؤں تو ان کی وجہ سے بلند ہو جاؤں اور نتیجہ میں زمانہ کانوں سے سنتا رہے تو بھی یہ طویل ہو جائیں گی اور اگر ان دو کے سامنے بخت پلٹ آیا اور انہوں نے پیراہن خلافت کو اپنے بدن پر پہن لیا ہے اور جو کچھ حق تھا اسے نہ پہچانا اور میرے ساتھ مذاق کیا اور گمراہی کے ذریعہ سے اس مسند پر سوار ہو گئے اور جہالت کی وجہ سے اس کو اپنے ساتھ کر لیا (یا اسے اپنے لئے جاتا) پس ان کے لئے بری جگہ ہی آئے گی اور کتنی بری ہے وہ

جگہ کہ جسے انہوں نے اپنے لئے آمادہ وتہیہ کرلیا ہے قبر والے گھر میں (اور عالم برزخ وقیامت) ایک دوسرے کولعنت کریں گے اور ہرایک جگہ ومقام پرایک دوسرے سے بیزاری کریں گے اور جیسا کہ ایک دوست دوسرے دوست سے کہے گا اے کاش کہ تیرے اور میرے درمیان مشرق ومغرب کے برابر کا فاصلہ ہوتا کہ کیسا تو میرا براہم نشین وساتھی تھا اور یہ بخت پلٹ گیا اس حالت نزار میں ۱۱، کو وہ جواب دے گا اے کاش کہ میں تمہیں دوست نہ رکھتا اور بے شک وہ ذکر کہ جو میرے لئے آیا ہے اس نے مجھے گمراہ کردیا ہے اور شیطان انسان کو خوار کرنے والا ہے اور میں ہی ذکر سے مخصوص ہوں اور ان کا بخت بھی ان سے پلٹ گیا اور وہ گمراہ ہوگئے اور اس راستہ سے وہ منحرف ہوگئے اور اس پر ایمان لانے کی بجائے کفر کرتے ہیں اور یہ قرآن ان سے دوری کرتا ہے اور اس دین کو کہ جسے انہوں نے بھوٹ جانا اور وہ راستہ کہ جس سے انہوں نے کنارہ گیری کرلی ہے اور اگر یہ دونوں چرندے ہوتے تو علف میں خشک کھانے سے ہوجاتے اور چراگاہ فریب دینے والی دنیا ناپائیدار ہے اور اپنی طرف بلانے والی اور دوزخ کی طرف کھینچ کرلانے والی ہے یہ ان کے اعمال ان کو بری جگہ پر ہی وارد کریں گے اور اس کے درمیان سب سے زیادہ ناامید ہوں گے اور اس میں داخل ہونے والے سب سے زیادہ ملعون ہیں اور ایک دوسرے کولعنت کی ہی آواز دیں گے اور حسرت وافسوس کریں گے (جیسا کہ حیوانات) نالہ کرتے ہیں راحت وآسائش نہیں رکھتے اور عذاب وشکنجہ سے رہائی پانے کا ان کے لئے کوئی چارہ وذریعہ ہرگز نہیں ہے۔

اے لوگو! (طویل سالوں میں) تم اسی طرح بتوں کی پرستش کرتے رہے اور بت خانوں میں ان کی خدمت کرتے رہے ہو اور ان کے لئے مراسم کو قیام کرتے اور جانتے رہے ہو اور نذر وقربانی ان کے لئے کرتے رہے ہو اور ان کو بحیرہ ووصیلہ وسائبہ وحام (جو کہ حیوان تھے کہ زمانہ جاہلیت میں عقائد کی رو سے ان کو مخصوص خدا جانتے تھے اور اس سے استفادہ کرنے کو اپنے لئے حرام جانتے تھے) اور ازلام سے (چوب دار مخصوص تیر) کہ اس کے ذریعہ قرعہ نکالتے تھے اور خدا کا ذکر کرنے سے بے خبر ہوچکے تھے اور راہ راست سے سرگرداں ہوگئے تھے اور واجبات سے دوری اختیار کی اور حق کی طرف نہ پلٹے شیطان نے ان پر غلبہ پالیا تھا اور تاریکی نے زمانہ جاہلیت میں ان کو گھیر لیا تھا شیر کھانے اور شیر پکڑنے کی ان میں جہالت وگمراہی طاری تھی (اور تمام ان کے کاموں کی بنیاد آغاز سے انجام تک نادانی وگمراہی کی حد تک پہنچ چکی تھی) ایسے موقع کے وقت خدا نے ہمیں ان کے لیے رحمت کی وجہ سے بھیجا اور ان کی نظروں کے سامنے مہر ومحبت کرنے کو ان پر ظاہر کیا اور پردوں کو ہمارے ذریعہ سے ایک طرف کردیا تاکہ نور ظاہر ہو پس جو کوئی چاہے اس سے نور حاصل کرے اور یہ ایک فضیلت ہو ہر اس شخص کے لئے جو ان کی پیروری کرے گا اور اس کی مدد ہوگی اور ہر اس شخص کے لئے جو اس کو باور کرے (اس محبت ورحمت خدا سے) یہ لوگ خواری کے بعد مسند عزت میں آگئے اور اس کے بعد کہ وہ کم تھے زیادہ ہوگئے ان کی ہیبت ان کے دلوں میں اور ان کی آنکھوں میں قائم ہوگئی اور ان کے سرکش وطوائف ان کے سامنے تسلیم کرلیے گئے گیا اور وہ نعمت کو پہنچے

اور پراگندہ ہونے کے بعد اکٹھے ہوگئے سرزبانوں میں رہے اور آسانی سے مقام گرامی سے مل گئے پس خوف وذہن سے آرام اور سکون پا گئے مفاخر معد بن عدنان (عرب کا باپ) نے ہم سے روشنی حاصل کی اور ہم ان کو ہدایت کی دہلیز پہ لے آئے اور (دار بہشت یا) امنیت کے گھر میں اور تندرستی میں ان کو داخل کیا اور ایمان کے لباس کو ان کے بدنوں کو پہنایا اور ہمارے ذریعہ سے دنیا پر فتح پائی اور رسولؐ خدا کے زمانہ میں صالحین مردوں کے آثار ان میں ظاہر ہوئے مثلاً دافع شمشیر مارنے کے اور نماز گزار ہوئے اور گوشہ نشین پارسا امانت داری کو ظاہر کیا گیا اور ثواب کو ملنے والے کاموں کو کیا (یا خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے آتے تھے) یہاں تک کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو بلایا اور اپنی طرف بلندی کی طرف لے گیا اور کوئی چیز اس کے بعد نہ گزری تھی مگر یہ کہ چشم زدن یا تیز رفتار برق کی طرح وہ واپس پلٹ کئے اتنی ہی جلدی پشت کی تھی اور خون کے طلب کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور لشکر کے لشکر کھینچ کے لے آئے اور (رسولؐ خدا) کے دروازہ کو بند کر دیا اور ان گھروں کو توڑ دیا اور رسولؐ خدا اور رسولؐ خدا کے آثار کی کوئی پروانہ کی اور رسولؐ خدا کے احکام سے منہ موڑ لیا اور ان انوار سے دور ہو گئے اور ان کی جگہ پر خلیفہ جو اس نے معین کیا تھا اس پر ستم کر کے کسی دوسرے خلیفہ بنا دیا اور اس طرح نصیحت حاصل کی کہ اس شخص کو کہ جو خود خاندان ابوقحافہ سے تھا خلافت کے لئے منتخب کیا کہ رسولؐ خدا کے مقام پر بیٹھنے کا وہ زیادہ حق دار ہے اس شخص سے کہ جسے خود رسولؐ خدا نے اپنی جانشینی کے لئے انتخاب فرمایا تھا اور خیال کیا تھا کہ مہاجر خندان سے ابوقحافہ کا خاندان مہاجرین سے بہتر اور انصار سے بھی بہتر ہے اور صاحب راز خدا اور اس کے رسولؐ کے خندان سے بھی بہتر ہے جو بنی ہاشم سے ہاشم بن عبد مناف سے ہے

جان لو کہ پہلی گواہی جو ناحق اسلام میں اتفاق سے ہوئی ان ہی کی گواہی تھی کہ جو وہ اپنے رفیقوں کے بارے میں رکھتے تھے اور کہتے ہیں کہ اس کو رسولؐ خدا نے اپنی جانشینی کے لئے منسوب کیا تھا اور جب مسئلہ سعد بن عبادہ کا پیش آیا (اور اس نے غصب خلافت کے مورد میں عمر سے بات کی تو دوسروں نے کہا) اس بات سے الگ رہو اور کہنے لگے رسولؐ خدا اس دنیا سے چلے گئے اور انہوں نے کسی کو اپنا جانشین منسوب نہیں فرمایا پس رسولؐ خدا کے خلاف اس مرد پائے و مبارک کے خلاف وہ پہلا شخص تھا کہ جس نے اسلام میں ناحق اس پر گواہی دی اور جلد ہی وہ اسے پالیں گے کہ اس چیز جھوٹی گواہی کا سرانجام کیا ہے کہ انہوں نے ان کے سامنے ہی ان کے پاؤں کاٹے جو انہوں نے کیا ہے اور اگر (دیکھ لیں) کہ انہیں مہلت لمبی دی گئی ہے اور عمر مقدر ہے اور زمانہ کی وسعت وہ ملے گی اور غرور تدریجی طور پر اور ان کے آرام کا حال اور ان کا اپنی آرزوؤں تک پہنچنا ہے (عجب نہیں ہے اور) انہیں چاہیے کہ وہ اسے جان لیں کہ خدا نے شداد بن عاد و ثمود بن عبود و بلعم بن باعور کو بھی اس طرح مہلت دی تھی اور اپنی واضح اور پوشیدہ نعمتیں ان کو دی تھیں تو ان کے لئے ان نعمتوں کو ان مالوں کے ذریعہ سے حاصل کیا اور ان کی طبعی عمروں سے ان کی کمک کی اور زمین نے اپنی برکات کو ان کے لئے زیادہ کر دیا تا کہ

یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کریں اور انہیں اس کے خوف اور اس کی طرف بازگشت اور اللہ کی بارگاہ کو پہچان لیں اور گردن کو بلند کرنے سے روکے رہیں اور جب ان کا زمانہ اپنے اختتام کو پہنچا اور ان کے مقدر کا لقمہ ختم ہوا تو خدا نے ان کو پکڑ لیا اور بیخ و بن سے ہٹایا اور اس گروہ کو سنگریزہ سے دوچار کیا اور بعض صیحہ آسمانی نے ان کو آلیا اور بعض کو آگ والے بادل نے جلا دیا اور بعض کو زلزلہ نے نابود کر دیا اور بعض کو زمین میں دھنسا دیا گیا؛ اور یہ اس طرح سمجھا گیا کہ خدا نے ان پر ستم کیا لیکن یہ خود وہ تھے جو خود ستم کرتے تھے۔

جان لو کہ ہر زمانہ کے لئے ایک تحریر ہے اور یہ تحریر آخر کار اختتام پذیر ہوتی ہے اور اس وقت اگر پردہ ایک طرف کیوں ہٹا ہوا ہوگا تو دیکھو گے اس جگہ کو کہ جہاں پر یہ ستم کرنے والے سرنگوں ہو گئے اور نقصان دینے والے اس جگہ سے ہٹا دیئے گئے ہیں بے شک خدا کی بارگاہ میں یہ منہ کے بل گریں گے اس کے بدلے میں وہ جس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں جان لو کہ وہ واپس پلٹ گئے مگر اے لوگو میں تمہارے درمیان ہارونؑ کی مانند ہوں جیسا کہ وہ فرعونیوں کے درمیان تھا اور اس دروازے کی طرح ہوں کہ جو بنی اسرائیل والے باب حطہ تھا اور وہ (اس کے لئے مامور ہوئے تھے کہ اس سے گزریں تاکہ ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے) جو بنی اسرائیل کے درمیان تھا میں نوحؑ کی کشتی کی طرح ہوں جیسا کہ نوحؑ اپنی قوم کے درمیان تھے میں نباء عظیم ایک بڑی خبر ہوں میں صدیق اکبر (سب سے بڑا سچا) اور جلد ہی وہ وعدہ کہ جو تم سے کیا گیا ہے اسے جان لو گے اور کہا اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہے کہ یہ دنیا صرف ایک انگلی سیدھی کنندہ کھانے والے کے لئے ہے کہ اس کا مزہ لیتا ہے اور پینے کا چسکا اس کے کھانے والا شخص لیتا ہے اور خواب آلودہ ہے اور اس کے بعد گناہ ہلاک کرنے والے ان کی گردن کو پکڑے ہوں گے اور دنیا کی رسوائی اور تمہارے آخرت کی رسوائی کا سبب ہو جائیں گے اور یوں سخت ترین عذاب ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور خدا ان کاموں سے جو تم کرتے ہو غافل نہیں ہے پس کیسی ہے ان کے لئے سزا کہ جو روشنی سے منحرف ہوا اور وہ واضح دلیل اور روشن حجت کا منکر ہوا ہے اور اپنی ہدایت کی اس نے مخالفت کی اور اپنے نور سے ہی الگ ہو گیا ہے اور تاریکی میں چلا گیا ہے اور اپنی جگہ کو پانی والی سراب بنایا ہے اور اپنی نعمت کو عذاب میں تبدیل کیا ہے نجات کی جگہ پر بدبختی کو لایا ہے اور خوشی کو دشواری کے ساتھ رکھا ہے اور فراخی کو تنگی کے بدلے میں کیا سوائے سزا ان گناہوں کے کہ جو اس نے کیئے ہیں اور بدی کے کام جو اس نے کیے ہیں پس اسے چاہیے کہ وہ یقین کر لے کہ خدا کا وعدہ حقیقت ہے اور جو اس نے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرتا ہے خدا فرماتا ہے يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ

مَنْ يَخَافُ وَعِيْدِ سورۃ ق جس دن وہ سب واقعی چنگھاڑ سنیں گے یہی تو نکلنے کا دن ہے بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف بازگشت ہے جس دن زمین ان کی لاشوں سے پھٹ جائے گی اور باہر نکلیں آخر سورہ تک

علیؑ کا خطبہ طالوتیہ !...... وجہ تسمیہ اس کی طالوتیہ ہونے کی یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے مناسبت اپنے اصحاب سے کہ ان سے ایک کا نام طالوت تھا اس کا ذکر اس خطبہ میں کیا

(5) ابوہیثم بن تیہان نے روایت کیا ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے لوگوں کو مدینہ میں خطبہ دیا اور وہ خطبہ اس طرح تھا کہ ہے نہیں ہے وہ بلاوجہ کے موجود تھا اور ہمیشہ بغیر کسی وجہ سے موجود رہے گا وہ کبھی مادی وجود نہیں رکھتا تھا اور نہ اس کی کوئی وجہ ہے اس ذات کے متعلق یہ سوال ہی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کہاں ہے اس کے لئے کوئی کیفیت نہیں اور نہ ہی اس کے لئے کوئی جگہ ومکان ہے نہ وہ کسی چیز میں ہے اور نہ کسی چیز پر ہے اور نہ اس نے اپنے وجود کے لئے کوئی جگہ بنائی اور نہ وہ کسی چیز کے وجود کے بعد زیادہ قوت والا ہو گیا اور نہ وہ کسی چیز کے وجود سے پہلے ضعیف وکمزور تھا وہ ایجاد مخلوق سے پہلے وحشت نہ کھاتا تھا وہ کسی چیز سے بھی مشابہ نہیں وہ نہ دنیا کی تخلیق سے پہلے تہی دست تھا اور نہ اس کے فنا سے اس ہو جائے گا وہ اللہ تھا زندہ تھا مگر بغیر کسی زندگی کے (کہ زندگی کے حالات اس پر عارض ہو جائیں) وہ مالک کی صفت سے اس وقت بھی متصف تھا جب کہ اس نے کوئی شے پیدا ہی نہ کی تھی اور اس وقت بھی مالک تھا جب اشیاء خلق کیں نہ اللہ کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کیسا ہے اور نہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں ہے نہ وہ کسی حد کے ذریعہ سے وہ پہچانا جاسکتا ہے اور نہ کسی شے سے اس کی تشبیہ دی جاسکتی ہے نہ اس کے وجود کی انتہا اور زیادتی کا اندازہ ہوسکتا ہے اور نہ اس طرح ڈر سکتا ہے جس طرح اس کی مخلوق ڈرتی ہے لیکن وہ بغیر کانوں کے سنتا ہے بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے اور قوت رکھتا ہے بغیر کسی آلہ کے دیکھنے والے انتہائی غور کے بعد بھی اسکا ادراک نہیں کر سکتے اور نہ ہی لوگوں کے کان اپنی قوت سماعت کے ذریعے سے اسے سن سکتے ہیں جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کسی سے مشورہ نہیں کرتا نہ وہ اس کو کسی پر ظاہر کرتا ہے اور نہ اس کی کسی کو خبر کرتا ہے وہ اپنے سے کسی چیز کے متعلق کچھ نہیں پوچھتا آنکھیں اس کا ادارک نہیں کر سکتیں حالانکہ وہ ان کا ادراک کرتا ہے وہ لطیف ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں اس نے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور دین حق کی اشاعت پر مامور فرمایا تا کہ لوگوں پر دین کے احکامات کی وضاحت ہو جائے اگر چہ مشرک اس سے اجتناب ہی کرتے رہیں گے پس انہوں نے رسالت کو پہنچایا اور حجتیں پوری کردی اللہ ان پر اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل کرے یہ سب انہوں نے اس لئے کیا کہ امت

راہ راست پر آ جائے۔اگر چہ اس نے دھوکا دیا اور خود ہی فریب میں مبتلا ہوئی اس نے خواہشات کی پیروی کی اور گمراہی کی تاریکی میں جا پڑی لیکن جب حق ظاہر ہوا تو وہ ان گمراہیوں سے نکل آئے اور کھلے اور واضح راستے پر آ لگے اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور (حیوان) دم زن کو پیدا کیا اور روح کو خلق کیا اگر تم لوگ علم کو اس کے صحیح معدن سے حاصل کرو اور اس کا پانی اس کی شیرینی کے ساتھ پیو نیکی کو اس کی اصل جگہ سے حاصل کرو سیدھے راستوں کو اختیار کرو اور حق کی راہ پر گامزن ہو جاؤ تو راستے تمہارے لیے کھل جائیں گے اور بلندیاں واضح ہو جائیں گی اور اسلام تمہارے دلوں میں روشن ہوگا اور تم آسودگی سے زندگی بسر کرنے لگو گے اور آپس میں جو شخص کہ تمہارے درمیان مصیبت میں نہ تھا اور ہرگز مسلمان وغیرہ مسلمان کہ جن سے تم عہد و پیان کیا ہوا ہے ایک دوسرے کو نہ دبائے اور ظلم نہ کرے لیکن تم نے گمراہی کے راستے اختیار کر لیے اور اس وجہ سے تمہاری دنیا تم پر تاریک ہوگئی اور تم پر علوم کے دروازے بند ہو گئے تم اپنی خواہشات کے مطابق جو چاہا کہہ گزرے اور اپنے دین میں اختلافات پیدا کر لیے بغیر علم کے اللہ کے دین میں تم نے دین میں اختلافات پیدا کیے اور اپنی گمراہیوں کے راستوں کو اطمینان سے اختیار کیا تم نے اماموں کو چھوڑ دیا یہ جانتے ہوئے دین خدا میں فتوے دیئے اور گمراہوں کی پیروی کی۔

اور انہوں نے تمہیں گمراہ کر دیا اور اماموں نے بھی تمہیں چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات کے مطابق خود ہی حکومت کرنے لگے جس وقت کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو تم نے اہل ذکر سے اسے پوچھا جب انہوں نے اس کے متعلق بتایا تو تم عاجزی سے کہہ اٹھے کہ ہاں علم یہی ہے پس کیا ہو گیا کہ (اس اقرار و اعتراف کے باوجود) تم نے ان کو چھوڑ دیا ہے پس تم نے اسے ترک کر دیا اور اس سے کیوں انحراف کیا اور اسے پشت سر کی طرف پھینک دیا اور ان کی مخالفت کرنے لگے انتظار کرو کہ جلد ہی تمام جو کچھ تم نے قتل کیا دور کرے گا اور عواقب وخیم جرم و تمہارے عملوں کو پالے گا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا تم خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہارا حاکم ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو اس امر پر مامور کیا کہ میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جس کے علم میں سب کی نجات ہے اللہ تم سے تمہارے پیشواؤں کے بارے میں سوال کرے گا اور انہیں کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا اور تمہارا وصی پیغمبر اور تمہارے پروردگار کا برگزیدہ اور زبان نور یعنی رسولؐ خدا یا قرآن تمہارا تم سے زیادہ جانتا ہے اور جلد ہی تم اس جگہ پر پہنچو گے جان لو کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے جیسا کہ پہلی امتوں نے کیا تھا خدا کے دربار میں تم سے تمہارے اماموں کے بارے میں پوچھا جائے گا ان کے ساتھ ہی اٹھو گے کل قیامت کے دن اللہ کی طرف ہی بازگشت ہوگی اور اس کے دربار میں حاضر ہونا ہوگا۔

خدا کی قسم اگر میرے پاس طالوت کے اصحاب کے برابر یا اہل بدر کی تعداد کے برابر مددگار ہوتے وہ تمہاری طرح کے ہم طرز ہوتے تو میں تمہیں ہر حالت میں تلوار سے اس وقت تک مارتا جب تک کہ تم حق کی طرف پلٹ کر نہ آ جاتے اور سچائی کو

اختیار نہ کر لیتے اور یہ کام شگاف کے بند کرنے کے لیے (کہ جو دین میں نمودار ہوا) بہتر واقف نے ساتھ [illegible]
کے زیادہ موافق تھا خدایا تمہارے درمیان حق کا فیصلہ فرمایا کہ تو ہی سب حاکموں سے بہتر ہے راوی لکھتا ہے [illegible] آنحضرت
مسجد سے باہر چلے گئے اور ایک چار دیواری تک پہنچے کہ اس حدود میں تیس سر گوسفندوں کے تھے فرمایا خدا کی قسم اگر میرے
ساتھ ان گوسفندوں کی تعداد کے برابر بھی لوگ ہوتے کہ جو خدا اور اس کے رسول کی خیر خواہی چاہتے ہو تو ہر حالت میں ابن
زن مگس خوار کو حاکم بننے اور ریاست سے اسے ہٹا دیتا جب شام ہوئی تو تین سو ساٹھ آدمیوں نے آپؑ کی بیعت لی کہ ہم
مر جائیں پرواہ نہیں (یعنی جب تک پاؤں میں کھڑے ہونے کی طاقت ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں) تو امیر المومنینؑ نے
ان سے فرمایا کہ کل صبح تم تمام اپنے سر منڈوا کر احجار زیت (نام ایک جگہ کا جو اطراف مدینہ میں ہے) میں حاضر ہو جائیں
(اور حکم سر منڈوانے کا اس کے ذریعے سے ان کی وفاداری کی علامت معین کی) خود امیر المومنینؑ نے اپنے سر کو تراشا لیکن
اگلے دن ان تین سو ساٹھ آدمیوں میں سے سوائے ابوذرؓ و مقدادؓ حذیفہؓ بن یمان و عمارؓ بن یاسر و سلمانؓ کہ وہ بھی آخر یہاں
آ گئے اور کوئی شخص بھی سر منڈوا کر اپنی وعدہ گاہ کے مقام پر حاضر نہ ہوا علیؑ (نے جب اس طرح دیکھا) تو اپنے ہاتھوں کو
آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا خدایا یہ لوگ مجھے خوار شمار کرتے ہیں جیسا کہ بنی اسرائیل والوں نے ہارون کو خوار کیا تھا
خدایا تو بہتر جانتا ہے کہ جو کچھ ہم سے پنہان ہے اور کچھ ظاہر کیا ہے اور کوئی چیز بھی زمین و آسمان میں ایسی نہیں ہے جو تم
سے پوشیدہ ہو مجھے مسلمان ہی مارنا اور صالحین سے ملحق فرما مگر یہ کہ خانہ کعبہ کی قسم ہے اور اس کی کہ جو کعبہ کی طرف آئے (یا
ہاتھ خانہ کعبہ کی طرف کرے) اور ایک نسخہ میں ہے کہ فرمایا اور مزدلفہ میں اور جلدی جمرہ کے کے لیے جانے والے اگر وہ
وصیت کہ جو رسولؐ خدا امی نے مجھ سے کی ہے نہ کی ہوتی تو میں ہر حالت میں اپنے مخالفین کو موت کے دریا میں گرا دیتا اور
برق کی طرح تیز بارش کی طرح موت کو ان کے سروں سے گرا دیتا کہ وہ جلد ہی اس بات سے واقف ہو جاتے۔

فضائل شیعہ و معنی رافضی!.......(6)

محمد بن سلمان نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ اس نے کہا کہ ایک
دن میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو بصیر نفس زنان حاضر ہوا اور جب اپنی جگہ بیٹھ گیا تو امام جعفر صادقؑ
نے اس کی طرف منہ کیا فرمایا اے ابو محمد یہ نفس زدن تیرا کس لیے ہے ابو بصیر نے کہا میں آپؑ پر قربان اے فرزند رسول خدا
میں بوڑھا ہو چکا ہوں جسم کی ہڈیاں کمزور ہو گئیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب ہے تو اس صورت میں
دنیا میں تو جو حال ہے وہ ظاہر ہے لیکن نہ جانے آخرت میں کیا ہو گا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، اے ابو محمد تم اس طرح کی
بات کیوں کہتے ہو تعجب ہے ابو بصیر نے کہا، کیوں اس طرح کی بات نہ کہوں میں آپؑ پر قربان امامؑ نے فرمایا اے ابو محمد مگر کیا
تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تمہارے جوانوں کی جوانی پر رحم فرمائے گا اور تمہارے بوڑھوں کو دیکھ کر اسے حیا آئے گی ابو بصیر نے

کہا میں آپؑ پر قربان کیسے اللہ ہمارے جوانوں پر رحم و کرم فرمائے گا اور بوڑھوں سے حیا کرے گا اس کی سمجھ نہیں آئی۔
امامؑ نے فرمایا، خدا تمہارے جوانوں پر کرم فرمائے گا اور ان پر عذاب نہ کرے گا اور تمہارے بوڑھوں سے حساب لیتے ہوئے اسے حیا آئے گی اب تو خوش ہو۔ابو بصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان کیا یہ مقام و خوشخبری ہم (شیعوں) کے لیے ہے یا عام اہل توحید اور واحد خدا کی پرستش کرنے والوں کے لیے ہے۔امامؑ نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم یہ تم سے ہی مخصوص ہے نہ کہ تمام عام لوگوں کے لیے ابو بصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان انہوں نے ہمیں ایسا لقب دیا اور ایسا نام دیا کہ جس کی وجہ سے ہماری کمر ٹوٹ جاتی ہے اور ہمارا دل مردہ ہو جاتا ہے اور حاکم اور والیان حکومت اسی لقب کی وجہ سے ہمارے خون کو حلال جانتے ہیں۔
امامؑ نے فرمایا، تیری مراد اس لقب سے رافضی ہے (رافضی بمعنی ترک کرنے والا اور چھوڑنے والا) ابو بصیر نے کہا، ہاں یہی ہے۔تو امامؑ نے فرمایا، خدا کی قسم ان لوگوں نے تمہارا نام رافضی نہیں رکھا ہے بلکہ خدا نے تمہیں یہ نام دیا ہے اور اس نے رکھا اے ابو محمد کیا تم نہیں جانتے کہ ستر (70) افراد بنی اسرائیل سے تھے جو فرعون کے دین پر تھے جب انہوں نے فرعون کی گمراہی اور اس کی قوم کی گمراہی کو دیکھا تو ان کو چھوڑ دیا اور موسیٰؑ کو ہدایت کی حالت میں دیکھا تو ان کے ساتھ مل گئے اور ان کو موسیٰؑ کے لشکر والوں نے رافضی کے نام سے پکارا کیونکہ انہوں نے فرعون کو چھوڑ دیا تھا اور موسیٰؑ کی فوج میں سب سے زیادہ جہاد کرنے والے اور سب سے زیادہ عبادت کرنے والے بن گئے اور نسبتاً محبت موسیٰؑ و ہارونؑ اور ان کی اولاد کے تمام سے زیادہ مضبوط ہو گئے تھے پس خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ ان کا یہ نام (رافضی) تورات میں ان کے لیے ثبت کر لو کیونکہ میں نے ان کو اس نام سے پکارا ہے اور اس نام کو انہیں عطا کیا ہے موسیٰؑ نے اس نام کو ان کے لیے ثبت کر دیا اور ان کے بعد خدا نے اس نام کو تمہارے لیے ذخیرہ کر دیا یہاں تک کہ اس کو تمہیں عطا کر دیا اے ابو محمد انہوں نے اچھائی کو چھوڑ دیا ہے اور تم نے برائی کو چھوڑ دیا ہے لوگ مختلف گروہوں میں پھیل گئے اور زیادہ گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور تم اپنے پیغمبرؐ کے خاندان کی شام میں آ گئے اور جان لو کہ وہ راستہ چلتے ہیں تو تم بھی راستہ چلتے ہو اور اسی چیز کو خدا نے تمہارے لیے منتخب کیا اور تمہیں برگزیدہ کیا اور اسی کو خدا نے چاہا جو چاہا تمہیں خوشخبری ہو اور پھر تمہیں خوش خبری ہو کہ خدا کی قسم تم ہی ہو کہ خدا کی رحمت کے مورد ہو ہر کام تمہارے نیک کاروں کا قبول ہو گیا اور تمہارے بدکار کو چھوڑ دیا گیا اور جو کوئی شخص بھی بغیر اس عقیدہ کے کہ جو تم رکھتے ہو خدا کی بارگاہ میں آئے گا تو نہ تو اس کے نیک عمل قبول ہوں گے اور نہ ہی اس کے برے کاموں سے اسے معاف کیا جائے گا اے ابو محمد کیا اب تم خوش ہو ابو بصیر نے کہا میں آپ پر قربان مزید بیان کریں امامؑ نے فرمایا اے ابو محمد خدا کے کچھ فرشتے ہیں کہ جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو جھاڑتے رہتے ہیں جس طرح موسم خزاں میں درختوں کے پتے

اس میں جھڑتے ہیں اور یہ ہے معنی خدا کے اس کلام کے اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وہ جو کہ حامل عرش ہیں اور جو اس کے گرداگرد ہیں وہ برابر اپنے رب کی حمد و تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ ان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں (سورہ مومن آیت 7) خدا کی قسم ان کا مغفرت طلب کرنا تمہارے لیے ہے نہ کہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے اے ابو محمد کیا اب تم خوش حال ہو گئے ہو ابو بصیر نے کہا میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں امام نے فرمایا اے ابو محمد ہے بے شک خدا نے اپنے قرآن میں تمہارا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ وَّمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا اور مومنین سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے عہد و پیاں کو پورا کر دیکھایا جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا اور ان سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ وہ اپنی مدت میں سر بردہ ہوئے (اور اس دنیا سے چلے گئے) اور بعض ان سے (موت) کے آنے کے منتظر ہیں اور ان میں ذرا بھر بھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے (سورۃ احزاب آیت 23) خدا کی قسم اس آیت میں ان مؤمنین سے تم ہی مراد ہو کہ جنہوں نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے کہ خدا نے تم سے ہماری ولایت کا عہد و پیان لیا تھا اور تم ہی ہو کہ جنہوں نے ہماری جگہ پر کسی اور کو نہیں لیا ہے اور اگر تم اس طرح نہ کرتے تو خدا تمہاری سرزنش کرتا اور اس مقام پر خدا فرماتا ہے مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور ہم نے ان سے اکثر کو عہد کا پابند نہ پایا اور ہم نے ان سے اکثر کو فاسق و بدکار (بدعہد) پایا (سورۃ اعراف آیت 103) اے ابو محمد اب تو تم خوش ہو گئے ہو ابو بصیر نے کہا، میں آپ پر قربان کچھ مزید میرے لیے بیان کریں امام نے فرمایا، کہ اے ابو محمد خدا نے تمہیں اپنے قرآن میں یاد کیا ہے فرماتا ہے وَاِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ وہ برادران ہیں جو ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر ہیں (سورۃ حجر آیت 47) خدا کی قسم تمہارے سوا اس بات کا کسی کے لیے ارادہ نہ کیا گیا ہے کیا اب خوش ہوا اے ابو محمد ابو بصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں۔ امامؑ نے فرمایا، خدا فرماتا ہے اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ اور اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے (سورہ زخرف آیت 67) خدا کی قسم کسی دوسرے کے لیے اس بات کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ ابو بصیر نے کہا، میں آپ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں امامؑ نے فرمایا اے محمد بے شک خدا نے ہمیں اور ہمارے شیعوں اور ان کے دشمنوں کا ذکر ایک آیت میں کیا ہے جو اس نے اپنے قرآن میں ذکر کیا خدا فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا

الْأَلْبَابِ کیا علم والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہیں اور بے شک صاحبان عقل ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں (سورۃ زمر آیت 9) اور ہم ہیں وہ کہ جاننے والے ہیں اور ہمارے دشمن وہ ہیں کہ جو نہیں جانتے اور صاحبان عقل ہی ہمارے شیعہ ہیں اے ابو محمد اب تو تم خوش ہوا ابو بصیر نے کہا، میں آپ پر قربان مزید بیان کریں۔

امام نے فرمایا اے ابو محمد خدا کی قسم خدا نے اس آیت میں ہرگز کسی ایک اوصیاء پیغمبر اور اس کے پیروں کاروں کو جدا نہیں کیا ہے سوائے امیر المومنینؑ اور اس کے شیعوں کے کہ وہ اپنے قرآن میں فرماتا ہے اور اس کا کلام حقؑ ہے **يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ○ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ** جس دن کوئی دوست کسی کے ذرا بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی اس کی مدد کی جائے گی سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے (سورہ دخان آیت 42,41) اور خدا کی مراد اس آیت سے علیؑ اور اس کے شیعہ ہیں اے ابو محمد اب تو خوش ہو۔

ابو بصیر نے کہا؛ میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں فرمایا اے ابو محمد بے شک خدا نے تمہارا ذکر قرآن میں کیا ہے کہ وہ فرماتا ہے **يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ** اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم و زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا بے شک اللہ تمہارے سارے کے سارے گناہ معاف کر دے گا اور بے شک وہ غفور و رحیم ہے معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے (سورہ زمر آیت 53) خدا کی قسم تمہارے سوا اس کلام کی کوئی دوسری مراد نہیں ہے اب تم خوش ہوا ے ابو محمد، ابو بصیر نے کہا؛ میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں امامؑ نے فرمایا؛ اے ابو محمد بے شک اللہ نے تمہارا ذکر اپنے قرآن میں کیا ہے فرماتا ہے **إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ** (اے شیطان) بے شک میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں چلے گی (سورۃ حجر آیت 42) خدا کی قسم اس کلام سے سوائے اماموں اور ان کے شیعوں کے کسی اور کا ارادہ نہیں کیا گیا اب خوش ہوا ے ابو محمد ابو بصیر نے کہا؛ میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں امامؑ نے فرمایا اے ابو محمد بے شک خدا نے تمہارا ذکر اپنے قرآن میں کیا ہے وہ فرماتا ہے **فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا**، وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو اللہ نے اپنی نعمتیں عطا کی ہیں نبیوں میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہدا میں سے اور صالحین میں اور وہ کیسے ہی عمدہ و بہترین رفیق ہیں (سورہ نساء آیت 69) اس آیت میں مراد پیغمبروں سے رسولؐ خدا ہیں اور صدیقوں اور شہدا سے مراد ہم ہیں اور صالحین سے مراد تم ہو پس جس طرح اللہ نے تم لوگوں

کا نام صالحین رکھا ہے تو تمہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو حقیقی معنی میں صالحین بنالو اس سے مراد تم لوگ ہی ہو جن کا نام خدا نے یہ رکھا ہے اے ابومحمد آیا اب تم خوش رہو ابوبصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان مزید میرے لیے بیان کریں۔ امامؑ نے فرمایا اے ابومحمد بے شک خدا نے تمہیں یاد کیا ہے کہ اس جگہ تمہارے دشمن کی زبان سے دوزخ کے اندر اس طرح حکایت کریں گے کہ خدا فرماتا ہے وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ (کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ جنہیں ہم شریروں میں شمار کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے یا شاید ہماری آنکھیں (ان کے دیکھنے سے) خیرہ ہو گئی ہیں (سورۃ ص آیت 62) خدا کی قسم مقصد و مراد اس آیت میں تمہارے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے کہ تم ان لوگوں کے درمیان اس دنیا میں اشرار میں شمار کیئے جاتے تھے اور خدا کی قسم تم لوگ تو اس وقت عیش و آرام سے جنت میں زندگی گزار رہے ہو گے جبکہ یہ لوگ تمہیں جہنم میں تلاش کریں گے اے ابومحمد کیا اب تم خوش ہو۔ ابوبصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان میرے لیے مزید بیان کریں۔ امامؑ نے فرمایا، اے ابومحمد (اس قدر جان لو کہ) کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جو بہشت کا راستہ دیکھائے اور بہشتیوں کو خیر کے ساتھ یاد کرے سوائے اس کے کہ وہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے اور کوئی ایسی آیت نہیں کہ جو دوزخ کی طرف لے جائے اور اس کے اہل کو بدی کے ساتھ یاد کرے مگر یہ کہ وہ ہمارے دشمنوں اور مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیا اب خوش ہو۔ ابومحمد ابوبصیر نے کہا، میں آپؑ پر قربان مزید بیان کریں۔ امامؑ نے فرمایا، کوئی شخص بھی ملت ابراہیم پر نہیں ہے مگر ہم اور ہمارے شیعہ ہیں اور دیگر تمام لوگ اس سے الگ ہیں اے ابومحمد کیا اب خوش ہو اور روایت میں ہے کہ ابوبصیر نے کہا کہ میرے لیے کافی ہے۔

امام جعفر صادقؑ اور ابوجعفر منصور دوانیقی

(حالات ظہور امام زمانہؑ کے متعلق)!

.......(7)۔۔۔۔حمران کہتے ہیں کہ ایک دفعہ امام صادقؑ کے سامنے شیعوں کی حالت زار کا ذکر آیا کہ جو خلفائے ناحق نے بدی کے طور پر وضع کیا اور وہ جو ان کے نزدیک شیعوں کے بارے تھا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجعفر منصور دوانیقی اپنے لشکر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اس کے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر سوار تھا اسی دوران وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اے ابوعبداللہ اللہ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے (خلافت ہماری طرف آئی اور ہمیں پہنچ گئی) تمہیں تو یہ لائق ہے کہ تم بھی اس قوت پر کہ جو خدا نے ہمیں دی ہے اور اس عزت کو ہمارے لیے کھول دیا اس پر

آپؑ کو خوش ہونا چاہیے نہ کہ آپ کہیں کہ تم اور تمہارے اہلبیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے حقدار ہیں اس سے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بدی پر مجبور ہوتے ہیں حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، میں نے اس سے کہا کہ جو کوئی اس بات کو میری طرف سے تمہارے پاس بیان کرتا ہے تو اس نے جھوٹ کہا ہے۔ اس نے کہا کیا اس بات پر کہ جو تم نے کہی ہے قسم کھاتے ہو میں نے لوگ بہت شعبدہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈال دیں تم ان سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے منصور نے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے تو آپؑ نے کہا تھا کہ ہاں بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس نے لیے اللہ کی طرف سے مہلت ملے گی اور تمہاری دنیا میں تمہیں کشادگی ملے گی یہاں تک کہ تم لوگ شہر محترم (مدینہ) کے اندر ماہ محرم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے امامؑ نے فرمایا پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمہارے لیے کافی ہے میں نے کہا شاید خدا تمہیں اس کام میں ہاتھ ڈالنے سے حفاظت میں رکھے اور یہ بات صرف تم سے متعلق نہیں ہے (کہ تم اس طرح کا کام کرو گے) بلکہ میں نے ایک حدیث روایت کی تھی ہوسکتا تھا کہ تمہارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی تو وہ اس کام کا مرتکب ہوتا جب اس نے اس بات کو سنا تو وہ خاموش ہو گیا اور کوئی بات نہ کہی اب جب میں اپنے گھر واپس آیا تو میرا ایک دوست میرے پاس آیا اور اس نے کہا میں آپؑ پر قربان خدا کی قسم میں نے آپؑ کو (ابو جعفر منصور دوانقی) کے ساتھ اس گھوڑے کے سواروں کے درمیان اور اس کی ہم رکابی میں دیکھا اور آپؑ اس وقت ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر سوار ہے اور وہ گھوڑے پر سوار ہونے کے ناطے بات کرتا تھا کہ جیسے یہ کہ آپؑ اس کے زیردست ہو۔ (فخر و تکبر کے انداز میں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے حجت ہیں اور ایسے صاحب امر ہیں جن کی اقتدا کی جائے اور یہ (کم بخت بد بخت) ظلم پرور انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہے اس حالت میں وہ اپنے گھوڑے پر سوار سلطنت میں شوکت سے ہے اور یہ (امامؑ) گدھے پر سوار ہے اور یہ منظر دیکھ کر میرے دل میں شک سا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بے دین نہ ہو جاؤں پس امامؑ نے کہا کاش کہ تم میرے اور میرے پیچھے اور میرے دائیں اور بائیں ملائکہ کی فوج دیکھ لیتے تو تمہاری نظر میں ابو جعفر (منصور دوانقی) اور اس کا وہ سارا لاؤ لشکر حقیر اور انتہائی چھوٹا نظر آتا اس مرد نے جب اس بات کو سنا تو کہا اب میرے دل کو سکون آ گیا ہے پھر کہا کہ یہ بھی بتائیں کہ یہ سب لوگ کب تک حکومت کریں گے یا کس وقت تک یہ اس راحت و آسائش سے رہیں گے اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا ملے گا امامؑ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدت مقرر ہے تو اس نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے امامؑ نے فرمایا: پھر اگر تمہیں مزید معلوم ہو جائے تو اس سے تم کو کیا فائدہ ہوگا

اور سنو جب وقت آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم برہم ہو جائے گا) کاش تمہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ کی نظر میں یہ لوگ کتنے برے اور بد بخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہل زمین مل کر ان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہو سکے گی (اس لیے کہ ان کے لیے مدت مقرر ہے) لہٰذا دیکھو کہ کہیں شیطان تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسولؐ اور مؤمنین کے لیے ہے منافقین اس کو نہیں سمجھتے کیا تمہیں نہیں معلوم جو شخص ہمارے صاحب امر کا انتظار کرے اور وہ خوف اور اذیتیں ہیں جو وہ دیکھ رہا ہے ان پر صبر کرے تو وہ کل قیامت کے دن ہمارے گروہ کے ساتھ محشور میں ہوگا (اب یہ سوال کہ ہمارا صاحب امر کب آئے گا) تو سنو جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہو گیا ہے اور اہل حق دنیا سے چلے گئے ہیں اور یہ دیکھو کہ ظلم و جور تمام شہروں پر چھا گیا ہے جب دیکھو کہ قرآن کو پرانی کہنہ کتاب سمجھا جانے لگا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جارہی ہیں جو اس میں نہیں ہیں اور اپنی ذاتی رائے و خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جارہی ہیں اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پانی کو الٹ پٹ دیا جاتا ہے (یعنی اس کے آئین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہوں) اور جب یہ دیکھو کہ برائیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور برائی کرنے والا معذرت بھی نہیں چاہتا اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہو رہا ہے اور مرد پر مرد اور عورت پر عورت اکتفا کر رہی ہے اور دیکھو کہ مومن بے چارہ اور خاموش ہو کر رہ گیا ہے اس کی بات کوئی نہیں مانتا اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کی تردید نہیں کی جاتی اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کر رہے ہیں اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جارہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف و مدح کی جارہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔ اور جب دیکھو کہ لڑکوں کو بھی اسی طرح مہر دیا جارہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے اور عورتیں عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں اور جب دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہوگئی ہے اور جب دیکھو کہ ایک فاسق شخص جھوٹ کہہ رہا ہے اور کوئی شخص اسے جھوٹ اور افترا کرنے سے روکنے والا نہیں اور جب دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعت خدا میں صرف کر رہے ہیں مگر انہیں منع نہیں کیا جاتا ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے اور جب دیکھو کہ مومن کا حال زار دیکھ کر کافر خوش ہو رہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شیخی سے اترا رہا ہے اور جب دیکھو کہ شراب اعلانیہ پی جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوف خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر اکٹھا کیے ہیں اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا ہے اور جب فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اس کی تعریف کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ صاحبان آیات اور ان سے محبت رکھنے والوں کی توہین کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ خیر و نیکی کے راستے بند ہیں اور شر کے راستے کھلے ہیں اور جب دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جب دیکھو کہ

لوگ جو کہتے ہیں اس پر خود عمل نہیں کرتے اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کیئے جانے لگے ہیں بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے اور جب دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دبر میں) بدفعلی کے لیے مال خرچ کرتے ہیں اور عورتوں نے بے حیائی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے اور جب دیکھو کہ عورتیں مردوں کی طرح محفلوں میں جاتی ہیں اور جب دیکھو کہ اولاد عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اس طرح کنگھی کرتے ہیں جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے لیے کرتی ہیں اور لوگوں کو خود سے بدفعلی کرانے کے لیے پیسے دیتے ہیں (یعنی اس لیے کہ مردان سے فعل شنیع کریں یا پیسے دیں تاکہ مردان کی عورتوں کے ساتھ جمع ہوں) اور ان لوگوں میں آپس میں نفسانفسی کا عالم ہے اور جب دیکھو کہ مرد سے استفادہ کو اپنی رقابت سمجھیں اور مرد اس کام پر غیرت کرنے لگیں اور مومن سے زیادہ دولت مندوں کی عزت کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ سود خوری عام بن گئی ہے اور اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا اور زناکاری عورتوں کے لیئے قابل تعریف (فیشن) بن گئی ہے اور جب دیکھو کہ عورت اپنے شوہر کو مرد سے بدفعلی کی طرف رغبت دلاتی ہے ور جب دیکھو کہ بہترین خاندان (ہائی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کو فسق و فجور کے لیے ہمت افزائی کرے اور جب دیکھو کہ مومن غم زدہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور جب دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہوں کے عادی ہو چکے ہیں اور جب دیکھو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے قرآن کے احکام معطل کر دیے گئے ہیں اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محمول کر دیا ہے اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو برائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں گوھ رہا ہے اور جب دیکھو کہ مال کا ایک بڑا حصہ اللہ کی ناراضگی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہو اور جب دیکھو کہ حکام وقت اہل کفر کو اپنے قریب اور اہل خیر (نیکوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں ور جب دیکھو کہ ملازمت اسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے اور جب دیکھو کہ قریبی رشتہ داروں محرموں سے نکاح کیا جانے لگا ہے اور جب دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شبہ کی بنا پر قتل کیئے جاتے ہوں اور لوگ اپنے ساتھ بدفعلی کے لیے رقم دیتے ہیں اور جب دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کراتا ہے اس کی کمائی پر گزارہ کرتا ہے اور باوجود اس کے علم کے اس پر راضی رہتا ہے اور جب دیکھو کہ عورت اپنے شوہر کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں (اور اس دن کی اصطلاح سے ہم جنس سے بدفعلی کرے) اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کنیز کو کرائے پر چلاتا ہے اور لقمہ حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے اور اللہ پر ایمان کا اکثر دارومدار جھوٹ اور مکاری پر ہے اور کھلے بندوں جوا کھیلا جاتا ہے کھلم کھلا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں اور جب دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے

حوالے کر رہی ہیں اور لہو ولعب (کھیل کود راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے۔ اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے والا روکنے کی جرات نہیں رکھتا اور جب قوت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے اور جب دیکھو کہ والیان سلطنت کا سب سے زیادہ مقرب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہلبیتؑ کو برا کہے اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور مکار سمجھا جانے لگے اور جب انکی گواہی قبول نہ کی جاتی ہو اور جب دیکھو کہ جھوٹ بولنے اور مکاری کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی جارہی ہو اور جب دیکھو کہ قرآن کی تلاوت کا سننا لوگوں پر بار ہے اور جب دیکھو کہ باطل باتوں کا سننا کا بہت پسند ہے ظالم وجابر کا اکرام اس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے اور جب دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو جھوٹ اور افترا سے کام لیتا ہو شر وغیبت وچغل خوری کھلے عام ہوگئی ہے بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہو اور غیبت بطور خوش خبری سنائی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ حج وجہاد غیر خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے اور جب دیکھو سلطان وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے اور جب دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے اور جب دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور کھوٹ اور اشیاء میں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پیشہ بنایا گیا ہے اور جب دیکھو کہ کسی کا خون بہانا معمولی سی بات ہے اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لیے سرداری حاصل کرتے ہیں وہ اپنی بدزبانی سے خود کو مشتہر کرتے ہیں تاکہ ان سے ڈرا جائے اور تمام امور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اڑایا جانے لگا ہے اور جب دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر زکوٰۃ کبھی ادا نہیں کی جاتی اور جب دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے اور جب دیکھو کہ ہرج مرج (فتنہ وفساد) میں اضافہ ہو رہا ہے اور جب دیکھو کہ لوگ صبح وشام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انہیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اسے دیکھیں گے اور جب دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح وبیاہ رچایا جانے لگا ہے اور جب دیکھو کہ ایک جانور دوسرے جانور کو پھاڑ کھاتا ہے اور جب دیکھو کہ آدمی اپنے مصلے پر جاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں اور جب دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے آنکھیں پتھرا گئیں اور ذکر خدا ان کی طبیعت پر بار ہے اور جب دیکھو کہ حرام کاری کھل کر کی جارہی ہے بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے (کہ کون حرام کاری میں پہلا اور کون دوسرا ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور جب دیکھو نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے اور جب دیکھو کہ فقیہ حصول دنیا اور طلب ریاست اور فائدہ کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں اور جب دیکھو کہ لوگ اسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے حرام کمانے والوں کی تعریف اور مدح کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ حرمین شریفین (مکہ ومدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا اور ناپسندیدہ کام کا ارتکاب کرنے والے کو کوئی منع کرنے والا بھی

نہیں ہے ان کے اور ان اعمال قبیح کے درمیان کوئی حائل ہونے والا نہیں ہے اور جب دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے برائی سے روک رہا ہے اور اس کے مقابلے پر دوسرا شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے اپنے دل سے کہہ رہے ہو (یہ حکم خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں اور اہل شر کی پیروی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ لیا ہے اور جب تم دیکھو کہ خیر اور بھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے اور جب دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں بلکہ اس کا استہزا و مذاق اڑایا جا رہا ہے اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شرارتوں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہو اور جب دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں مگر ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اللہ کی خوشنودی یا اس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور ان پر رحم کرم کیا جا رہا ہے اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان سے کوئی خوف زدہ نہیں ہے اور جب دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی ان کو منع کرنے والا نہیں ہے اور جب دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال خرچ کر رہے ہیں اور خدا کی اطاعت میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں در جب دیکھو کہ نافرمانی اعلانیہ ہونے لگی ہے اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور ان پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں ہر کام ان ہی کی مرضی سے ہوتا ہے اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر الزام لگاتا ہے اور اپنے والدین کے کے لیے بددعا کرتا ہے اور ان کی موت پر خوش ہوتا ہے اور جب دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گزر گیا کہ جس میں وہ کوئی گناہ عظیم نہ کر سکا ہے جیسے فجور و بدکاری ناپ تول میں کمی شراب نوشی وغیرہ تو اس کو بڑا دکھ اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بے کار گزر گیا ہے اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے اور جب دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور اپنے قرابت داروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اس مال سے قمار بازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا ہے اور مریض کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں اور جب دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیانتداری کو ترک کیئے ہوئے ہیں اور جب دیکھو کہ نفاق کی ہوائیں مسلسل چل رہی ہیں اور اہل حق کی ہوائیں ساکن ہو چکی ہیں (یعنی اہل باطل کی آوازیں بلند ہوں اور اہل حق کی آوازیں خاموش کر دی گئیں ہوں) اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے اور مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوف خدا نہیں رکھتے۔ اور مسجد میں ان کا مجمع صرف اس لیے ہے کہ وہ غیبت کریں اور اہل حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں اور جب دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے اور اس کو برا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت کی جاتی ہے اور اس سے ڈرا جاتا ہے لوگ اس سے خوف زدہ ہیں اور اس کی شراب نوشی اور نشے کے بارے میں

طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا نا قابل تعریف کام سمجھا جا رہا ہے اور جب دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیئے جانے لگے ہیں اور جب دیکھو کہ والئ سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے ہیں بادشاہ اہل فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف جرأت کی جانے لگی ہے اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں ہے اور جب دیکھو کہ منبروں سے زہد و تقویٰ کی گفتگو ہو رہی ہے لیکن خود حکم دینے والا عمل سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے) اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا نہیں جاتا اوقات نماز کی بے قدری کی جاتی ہے اور جب دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے ہے اور جب دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ اور خواہشات شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھا رہے ہیں اور کس سے نکاح کر رہے ہیں اور جب دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولت دنیا خوب آ رہی ہے اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔ پس تم چاہتے ہو کہ اس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ یہ سب لوگ غضب الٰہی کی لپیٹ میں ہیں مگر اس نے ان لوگوں کو اپنی مصلحت کی بنا پر مہلت دے رکھی ہے پھر تم انتظار کرو کہ اللہ تمہیں وہ دکھائے گا جو ان سب کے برخلاف ہے اب اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان موجود ہو تو فوراً وہاں سے بھاگ نکلو تو اللہ تم پر رحم کرے گا ورنہ وہاں یہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے اور یاد رکھو کہ اللہ نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے بالکل قریب ہے۔

خدا کی موسیٰؑ کے ساتھ مناجات !......(8)

...علی بن عیسیٰ نے مرفوع بیان کیا ہے کہ (جس کی سند معصومؑ تک پہنچی ہے) کہ موسیٰ سے خدا نے جو مناجات کی تھیں اور خدا نے اس مناجات میں ان سے فرمایا، اے موسیٰ دنیا میں آرزوؤں کو دراز نہ کرو کیونکہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل مجھ سے دور رہتا ہے۔ اے موسیٰ ایسے ہو جاؤ جیسا کہ میں چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میری اطاعت کریں اور معصیت نہ کریں اور دنیا کی خواہشوں سے اپنے دل کو میرے خوف کی وجہ سے مردہ کر لو اور پرانے لباس سے دل خوش رکھو تا کہ اہل زمین پر تمہارا حال پوشیدہ رہے اور اہل آسمان میں نیکی کے ساتھ مشہور رہو اندھیری راتوں کو نور عبادت سے روشن کرتے رہو اور صابروں کی مانند قنوت پڑھ پڑھ کر میرے نزدیک خضوع اختیار کرو اور میری بارگاہ میں گناہوں سے نالہ و فریاد کرو اس شخص کی طرح جو اپنے دشمن سے بھاگ کر قدرت رکھنے والے خدا کی جانب پناہ لے گیا ہو اور بندگی میں مجھ سے مدد طلب کرو کیونکہ میں بہتر معین و مددگار ہوں اے موسیٰ، میں وہ خدا ہوں کہ جو اپنے بندوں پر مسلط ہوں سب بندے میری قدرت کے اندر ہیں اور سب مجھ سے عاجز ہیں لہٰذا اپنے نفس کو اپنے اوپر متہم رکھو اور اپنے نفس کے فریب میں نہ آؤ اور اپنے فرزندوں کو اپنے دین میں بے خوف

نہ کرو مگر جبکہ تمہارا فرزند تمہاری طرح صالحین کو دوست رکھتا ہو۔ اے موسیٰ! اپنے کپڑوں کو دھوؤ اور غسل کرو اور میرے شائستہ بندوں کی صحبت میں رہو اے موسیٰ، ان کی نماز میں ان کے پیشوا ہوا کرو اور جس معاملہ میں وہ لوگ نزاع کریں اس میں ان کے درمیان حکم کرو ظاہری حکم روشن دلیل اور اس کے نور کے ساتھ جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے وہ نور جو کچھ گزر گیا اور جو آخر زمانہ میں ہونے والا ہے بتلانے والا ہے۔ اے موسیٰ، میں تم کو وصیت کرتا ہوں مہربان دوست کی سی وصیت ایک بزرگ فرزند یعنی عیسیٰ بن مریم بتول کے بارے میں جو دراز گوش پر سوار بندوں کی سی ٹوپی سر پر رکھے گا (وہ ٹوپی جو عبادت کرنے والوں کے لیے مخصوص ہے) صاحب زیست (روغن زیتون یا وہ روغن کہ جو بنی اسرائیل میں نبوت کی علامت ہے) اور زیتون (اور یہ کہ یہ دونوں چیزیں عیسیٰ کی خوراک ہوں گی) اور صاحب محراب ہوگا اس کے بعد تم کو وصیت کرتا ہوں صاحب شتر سرخ کے بارے میں وہ پاکیزہ طینت، پاکیزہ اخلاق، گناہوں اور برائیوں سے طاہر پاک ہوگا اور اس کے اوصاف تمہاری کتاب میں یہ ہیں وہ مومن ہے وہ تمام خدا کی کتابوں پر ایمان لانے والا، گواہی دینے والا، حفاظت کرنے والا، رکوع اور سجود کرنے والا ہے ثواب کی طرف رغبت کرنے والا اور عذاب سے ڈرانے والا ہوگا مساکین اور محتاج لوگ اس کے بھائی ہوں گے اس کے انصار (انصار مدینہ) اور مصاحب غیر قبیلہ کے ہوں گے اور اس کے زمانہ میں تنگیاں، شدتیں، فتنے، فسادات اور مال کی کمی ہوگی اس کا نام احمد اور محمد و امین ہوگا اور وہی گذشتہ پیغمبروں کا خلاصہ ہوگا وہ خدا کی تمام کتابوں پر ایمان لائے گا اور جمیع پیغمبروں کی تصدیق کرے گا اور ان تمام پیغمبروں کی خلوص کے ساتھ شہادت و گواہی دے گا اور اس کی امت ایسی امت ہے جس پر رحم کیا گیا ہے اور بابرکت ہے تاکہ اس کے دین حق پر باقی رہے اور اس کے دین کو ضائع نہ کرے ان لوگوں کی چند ایسی ساعتیں معلوم ہیں جن میں اس غلام کی طرح نمازیں ادا کریں گے جو اپنے زیادہ وقت کو اپنے آقا کی خدمت میں صرف کرتا ہے لہٰذا اس پیغمبر کی تصدیق کرو اور اس کے طریقوں کی پیروی کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ اے موسیٰ، وہ امی ہے (یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے) کسی سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھے گا وہ ایک نیک بندہ ہے سچ کہنے والا ہے وہ جس چیز میں ہاتھ ڈال دے گا میں اس میں برکت دوں گا اور اس کے علم میں بھی برکت و زیادتی عطا کروں گا اس کو میں نے خود بابرکت خلق کیا ہے اسی کے زمانہ میں قیامت قائم ہوگی (یعنی وہ پہلا آدمی ہوگا کہ جو سب سے پہلے قبر سے باہر آئے گا) اور اسی کی امت پر دنیا کا خاتمہ کروں گا لہٰذا بنی اسرائیل کے ظالم لوگوں کو حکم دو کہ اس کے نام کو میری کتابوں سے محو نہ کریں (اور دنیا کو لپیٹ دیا جائے گا یعنی اس کی امت آخری امت ہے اور اس کے بعد روزگار زمانہ ختم ہو جائے گا) حالانکہ میں جانتا ہوں کہ وہ مٹا دیں گے اس کی محبت میرے نزدیک ایک بہت بڑی نیکی ہے میں اس کے ساتھ ہوں اس کے مددگاروں میں سے ہوں وہ میرے لشکر میں سے ہے اور میرا لشکر تمام لشکروں پر غالب ہے غرض میرا کلمہ اور میری تقدیر پوری ہو چکی ہے کہ یقیناً اس کے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دوں گا تاکہ ہر مکان میں لوگ میری

یکتائی کے ساتھ پرستش کریں اور میں اس پر ایسا قرآن نازل کروں گا جو علوم کا مجموعہ اور باطل سے حق کو جدا کرنے والا ہوگا اور شیطان کے وسوسوں سے دلوں کو شفا بخشنے والا ہوگا لہٰذا اے پسر (ابن) عمران تم اس پر صلوات بھیجو کیونکہ میں اور میرے فرشتے اس پر صلوات بھیجتے ہیں۔ اے موسیٰ تم تو میرے بندے ہو اور میں تمہارا خدا ہوں کسی فقیر اور پریشان کو ذلیل نہ سمجھو امیروں کے حال کی ان چند چیزوں میں آرزو نہ کرو جو مال دنیا سے میں نے ان کو عطا کیا ہے اور مجھے یاد کرنے کے وقت خشوع اختیار کرو توریت کی تلاوت کے وقت میری رحمت کے امیدوار رہو اور خوفزدہ اور محزون آواز سے مجھ کو توریت سنایا کرو اپنا دل مجھ سے مطمئن رکھو جس کا دل میری طرف مائل ہوتا ہے مجھ کو بھی اس کی یاد آتی ہے میری ہی عبادت کرو کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کرو اور میری خوشنودی کے لیے کوشش کرتے رہو یقیناً میں تمہارا بزرگ آقا ہوں میں نے تم کو ایک نے مقدار گندے پانی سے خلق کیا ہے جو نطفہ ہے اور تمہاری بنیاد اس مٹی سے قائم کی ہے جس کو کئی طرح کی مخلوط ایک ذلیل زمین سے لیا تھا پھر میں نے اس میں روح پھونکی اور اس کو ایک بشر بنا دیا لہٰذا میں ہی خلائق کا پیدا کرنے والا ہوں اور میری ذات بابرکت ہے اور میری صنعت پاک ہے اور کسی چیز کو مجھ سے مشابہت نہیں ہے اور میں ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں کیونکہ زوال مجھ پر محال ہے۔ اے موسیٰ، جس وقت مجھ سے دعا کرو خائف وحراساں ہو اور میرے سامنے اپنے منہ کو خاک پر رکھو اور میرے لیے اپنے بہترین اعضاء سے سجدہ کرو اور جس وقت میرے سامنے کھڑے ہو تو عاجزی وفروتنی کرو اور توریت کے ذریعہ سے اپنی ساری عمر میں اپنے آپ کو زندہ رکھو میری حمد نادانوں کو تعلیم کرو اور ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور کہو کہ اس قدر گمراہی اور نافرمانی میں نہ رہیں کیونکہ جس وقت میں گرفت کروں گا تو سخت گرفت کروں گا اور میرا عذاب درد ناک ہے۔ اے موسیٰ، مجھ سے تمہارا وسیلہ ٹوٹ جائے گا تو دوسروں کا وسیلہ تم کو کوئی فائدہ نہ بخشے گا لہٰذا میری عبادت کرو اور میرے سامنے بندہ حقیر کی مانند کھڑے ہو اور اپنے نفس کی مذمت کرو کیونکہ وہ مذمت کا زیادہ حق دار ہے اور اس کتاب کی وجہ سے جو میں نے تم کو دی ہے طبنی اسرائیل پر فخر وتکبر نہ کرو کیونکہ وہی کتاب تم کو نصیحت حاصل کرنے اور تمہارے دل کو روشن کرنے کے لیے کافی ہے اور وہ جہانوں کے پروردگار کا کلام ہے۔ اے موسیٰ، جب مجھ سے دعا کرو تو میری رحمت کے امیدوار ہو تو میں تم کو بخش دوں گا ہر چند کہ گناہ گار ہو گے آسمان میرے خوف سے میری تسبیح کرتا ہے اور فرشتے میرے خوف سے کانپتے رہتے ہیں زمین میری رحمت کی طمع سے میری تسبیح کرتی ہے تمام مخلوق میری پاکی بیان کرتی ہے اور میرے سامنے ذلیل ہے تم کو نماز خوشگواری میں ادا کرنی چاہیے کیونکہ وہ میرے نزدیک عظیم منزلت رکھتی ہے اس کا ایک مضبوط عہد میرے نزدیک ہے کیونکہ وہ ہر شخص کو جیسا کہ چاہیے میرے دربار میں پیش کرتی ہے اور میں بخش دیتا ہوں اور نماز سے کام ملحق کرو جو نماز کی مقبولیت کی شرطوں میں سے ہے اور وہ زکوٰۃ قربانی ہے جو موجب تقرب ہے اور میری راہ میں پاک و حلال، ترین مال وطعام میں سے دو کیونکہ میں سب قبول نہیں کرتا مگر جو حلال وپاک ہو اور جس کو محض رضا کے لیے دیا گیا ہو

اپنے قرابت داروں سے زکوٰۃ کے ساتھ احسان، نیکی بھی کرو اس لیے کہ میں خدائے رحمان ورحیم ہوں اور قرابت کو میں نے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے مقدر کیا ہے تا کہ اس کے سبب سے ایک دوسرے کے ساتھ میرے بندے مہربانی کریں اور رحم کرنے والے کو قیامت میں ایک سلطنت عطا کروں گا (کہ اس کی شفاعت قبول کروں گا) اور جو قطع رحم کرے گا اس سے اپنی رحمت منقطع کردوں گا اور جو شخص رحم کے ساتھ پیش آیا ہو گا اور اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کیئے ہو گا میں بھی اپنی رحمت کے ساتھ اس سے پیش آؤں گا اسی طرح اس شخص کے ساتھ عمل کروں گا جس نے میرے حکم کو ضائع کر دیا ہو گا۔ اے موسیٰ سوال کرنے والے کو گرامی رکھو جب وہ تمہارے پاس آئے تو نرمی سے جواب دے دو یا کچھ عطا کرو کیونکہ تمہارے پاس جن وانس میں کوئی نہیں آتا بلکہ خدائے رحمٰن کی جانب سے چند فرشتے ہیں وہ تمہارا امتحان کرتے ہیں کہ کس طرح صرف کرتے ہو اس کو جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اور کس طرح اس کا شکر ادا کرتے ہو اور کس طرح اس میں برادران مومن کے ساتھ مساوات کرتے ہو اور توریت پڑھنے اور رونے میں آواز بلند کرو اور سمجھو کہ میں تم کو اپنی بارگاہ میں بلاتا ہوں جس طرح آقا اپنے غلام کو بلاتا ہے تا کہ اس کو شریف ترین منازل پر پہنچائے اور اس کو اپنے نزدیک بلند مرتبہ قرار دے یہ تم پر تمہارے گذشتہ باپ داداؤں پر میرا فضل واحسان ہے۔ اے موسیٰ، مجھے کسی بھی حال میں فراموش نہ کرو اور مال کی زیادتی سے خوش نہ ہو کیونکہ مجھے فراموش کرنا دل کو سخت کرتا ہے اور مال کی زیادتی سے گناہوں کی زیادتی ہوتی ہے زمین اور آسمان اور دریا سب میرے مطیع وفرمانبردار ہیں اور میری نافرمانی انس وجن کی شقاوت وبدبختی کا سبب ہو گی اور میں خدائے رحیم و رحمان ہر زمانہ کے لوگوں پر رحم کرنے والا ہوں راحت کے بعد سختی لاتا ہوں اور تکلیف کے بعد نعمت عطا کرتا ہوں بادشاہوں کو بادشاہوں کے بعد لاتا ہوں اور میری بادشاہی ہمیشہ قائم ودائم ہے اور کبھی زائل نہیں ہوتی مجھ پر کوئی چیز آسمان و زمین میں مخفی نہیں ہے اور کس لیے پوشیدہ رہ سکتی ہے جبکہ میں نے ہی سب کو پیدا کیا ہے اور کس لیے تمہارا دل میری رضا وثواب حاصل کرنے کی جانب متوجہ نہ ہو گا حالانکہ تمہاری بازگشت میری جانب ہے۔ اے موسیٰ، اس پر رحم کرو جو میری مخلوق میں تم سے پست تر ہے اور ان پر حسد نہ کرو جو تم سے بلند تر ہے کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اے موسیٰ، آدمؑ کے دو بیٹوں (ھابیل وقابیل) نے میرے نزدیک تواضع کی اور میری بارگاہ میں قربانی لائے تا کہ میرا فضل وکرم ان کے شامل حال ہو اور میں تو پرہیزگاروں کی قربانی قبول کرتا ہوں اس سبب سے ایک کی قربانی مقبول ہو گئی اور دوسرے کی نامقبول پھر آخر ان کا معاملہ جس حد تک پہنچا اسے تم جانتے ہو لہذا اپنے وزیر (وزیر سے مراد یوشع وصی موسیٰ نہیں ہے) بلکہ یہ عام موعظہ ہے کہ جب بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا تو دوسروں پر کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جیسے مجلسیؒ نے اس جملہ کے کیئے ہیں اور ظاہر میں بھی یہی معنی ہیں کہ جملہ وزیر عطف صاحب پر ہو گا لیکن فیضؒ نے اس جملے بعد الاخ الوزیر کے یہ معنی حاصل کیئے ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے جیسا کہ اس جملہ سے ظاہر ہوتے ہیں

اور یہ آپ کے بھائی ھارونؑ کو بھی شامل ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ھارونؑ بھی تو تمہارا بھائی اور [illegible]
اعتماد نہ کرو اس وجہ سے خدا نے اس کا ذکر کیا فرمایا کہ ہارونؑ جو کہ تمہارا بھائی اور تمہارا وزیر ہے تو تمہارے بعد [illegible]
ہے جب کہ وہ پیغمبر مرسل بھی ہے) اور مصاحب پر تم کس طرح اعتماد کرتے ہو اس کے بعد جبکہ بھائی نے بھائی سے [illegible]
ایسا کیا اے موسیٰؑ تکبر کو چھوڑ دو اور فخر نہ کرو اور یاد رکھو کہ قبر میں تم کو ساکن ہونا ہوگا یہ خیال تم کو خواہشات دنیا سے [illegible]
اے موسیٰؑ توبہ کرنے میں جلدی کرو اور گناہ کو تاخیر میں ڈالو میرے سامنے نماز میں دیر تک ٹھہرو میرے علاوہ کسی دو [illegible]
امید نہ رکھو سختیوں کے وضع کرنے میں مجھ کو اپنی سپر قرار دو اور بلاؤں کے دفع کے لیے اپنا قلعہ سمجھو اے موسیٰ وہ بندہ مجھ
سے کس طرح ڈرتا ہے جو میرے فضل و نعمت کو اپنے لیے سمجھتا ہے حالانکہ اس پر غور نہیں کرتا اور ایمان نہیں لاتا اور کس طرح
اسے اپنی جائے پناہ بنائے ہوئے ہیں اور دنیا کی جانب ظالموں کی طرح رجوع کرنے میں ہے اے موسیٰ اہل خیر کے
ساتھ نیکی و خیر کرنے میں سبقت کرو (جو نیک کام کرتے ہیں) کیونکہ نیکی اس کے نام کی طرح خوش آئند ہے اور بدی کو اس
لیے چھوڑ دو کہ وہ دنیا پر فریفتہ ہے اے موسیٰ اپنی زبان کو اپنے دل کے پیچھے قرار دو تا کہ زبان کے شر سے محفوظ رہو یعنی جو
کچھ کہو پہلے اس میں غور و فکر کرو اور جب سمجھ لو کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے تو تب زبان پر لاؤ اور رات دن میں مجھ کو بہت
زیادہ یاد کرو جب تک کہ موقع پاؤ اور گناہوں کی پیروی نہ کرو تا کہ پشیمان نہ ہو بے شک گناہوں کی وعدہ گاہ جہنم کی آگ
ہے اے موسیٰ اپنی گفتگو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے گناہوں کو ترک کر دیا ہے نرم کرو اور اس کے ہم نشین رہو ان کو اپنا
بھائی قرار دو اور ان کے ساتھ عبادت میں کوشش کرو تا کہ وہ لوگ بھی تمہارے ساتھ کوشش کریں، اے موسیٰ بے شک تمہیں
موت آئے گی لہذا بہتر توشہ آخرت کے لیے بھیجو اس شخص کے بھیجنے کی طرح جو کہ جانتا ہے کہ وہ اپنے توشہ تک پہنچے گا اے
موسیٰ جو کچھ میری خوشنودی کے لیے کیا جاتا ہے اس کا تھوڑا حصہ بہت ہے اور جو میرے غیر کے لیے کیا جاتا ہے اس کا زیادہ
حصہ کم ہے اور بے شک تمہارا سب سے بہتر وہ دن ہے جو آنے والا ہے (یعنی روز قیامت) لہذا غور و فکر کرو کیونکہ وہ دن
تمہارے لیے کیسا ہوگا اور اس دن کے جواب کے لیے تیار رہو کیونکہ بے شک اس دن تم کو کھڑا رکھیں گے اور تمہارے عمل کا
سوال کریں گے اور اپنے زمانہ و اہل زمانہ سے نصیحت حاصل کرو جس کا راز اہل غفلت پر کوتاہ ہے اور اہل اطاعت کے لیے
دراز ہے تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں لہذا ایسے کام کرو کہ گویا اپنے عمل کا ثواب دیکھتے ہو تا کہ آخرت کی طرف تمہاری طمع
زیادہ ہو اس لیے کہ دنیا کی جو چیزیں باقی ہیں اس کی طرح ہے جو گزر گئی ہیں اسی طرح گزری ہوئی چیزوں میں عبادت کے
سوا کوئی چیز تمہارے ساتھ باقی نہیں ہے آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا اور ہر عمل کرنے والا غرض کے لیے عمل کرتا ہے تم اپنے لیے
ہر وہ مقصود جو بہتر ہو اختیار کرو اے ابن عمران شاید خدا کے ثواب پر فائز ہو جاؤ جس دن کہ اہل باطل نقصان میں رہیں گے
اے موسیٰؑ ! میرے سامنے اس غلام کی طرح مذلت کا خیال نہ کرو جو اپنے آقا کے پاس فریاد لے کر اسی کے پاس حاضر ہوتا

ہے جب ایسا کرو گے تو میری رحمت تمہارے شامل حال ہوگی اور میں قدرت رکھنے والوں میں سب سے زیادہ کریم ہوں اے موسیٰ؛ میرا فضل ورحمت مجھ سے طلب کرو کیونکہ یہ دونوں میرے اختیار میں ہیں اور میرے سوا کوئی فضل و رحمت پر وفادار نہیں ہے اور جس وقت مجھ سے سوال کرو تو غور کرو کہ تمہاری رغبت اس چیز میں کس قدر ہے جو میرے پاس ہے اور ہر عمل کرنے والے کے لیے میرے پاس ایک جزا ہے اور میں انکار کرنے والوں کو بھی عمل خیر کی جزا دیتا ہوں

اے موسیٰ خوشی کے ساتھ اپنے دل سے دنیا کو ترک کردو اور دنیا سے پہلوتہی کرو کیونکہ تم دنیا کے لیے پیدا نہیں ہوئے اور نہ دنیا تمہارے لیے ہے ظالموں کے مکان سے تم کو کیا غرض ہے مگر اس شخص کو ہے جو دنیا میں رہ کر آخرت کے کاموں میں مشغول ہو اس کے لیے دنیا بہتر جگہ ہے۔ اے موسیٰ؛ جو کچھ میں تم کو حکم دوں اس کو سنو اور جو کچھ میں تمہارے لیے مصلحت سمجھوں اس کو اور توریت کے حقائق کو اپنے سینہ میں جگہ دو اور خواب غفلت سے اس کے ساتھ شب وروز کے اوقات میں بیدار رہو اور دنیا والوں یا ان کی محبت کو اپنے سینہ میں جگہ نہ دو۔ کیونکہ وہ مرغ کے آشیانہ کی طرح اپنا آشیانہ بنالیتی ہیں (جس وقت بھی تم جو بھی کام کرو تو یہ سمجھو کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں ممکن ہے کہ حکم عمل کے ادا کرنے سے یہ ہو کہ ہمیشہ عمل کرتے ہو کیونکہ ہمیشہ خدا کا بندہ خدا کی بارگاہ میں ہی ہے)

اے موسیٰ فرزندان دنیا و اہل دنیا ایک دوسرے کے فتنہ و فساد کا باعث ہیں اور دنیا ان ہر ایک کے لیے زینت یافتہ ہے جو اس میں ہے اور مومن کے لیے آخرت کی زینت ہے اس لیے وہ ہمیشہ آخرت کا طالب رہتا ہے اور اس کے علاوہ کسی پر نظر نہیں رکھتا اور آخرت کی خواہش اس کے اور دنیا کی لذتوں کے درمیان حائل ہوگئی یہی وہ محبت ہے جس کی وجہ سے وہ جنگلوں کو عبادت اور قربت الٰہی کے درجات کے لیئے طے کرتا ہے اور اس سوار کی مانند ہے جو میدان میں گھوڑا دوڑاتا ہے تاکہ دوسروں پر سبقت حاصل کرے اور نیکی کو پالے اور جلد اپنے مقصد کو پہنچے دنوں کو اپنی آخرت کے غم میں اندوہناک رہو (مقصد کو پہنچنے کے لیے) اور راتوں کو محزون بسر کرو پھر کیا کہنا ہے اس کا اگر اس کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اٹھ جائے تو پھر وہ کس قدر زیادہ چیزیں دیکھے گا جو اس کی مسرت کا سبب ہوں گی (اس دنیا میں زندگی وحیات کی)

اے موسیٰ دنیا تھوڑی ہے اور ناچیز جس کو وفا نہیں ہے اور نہ اس میں مومنوں کے ثواب کی گنجائش ہے اور نہ فاجروں کے عذاب کی لہذا ابدی حسرت اس کے لیے ہے جو اپنی آخرت کا ثواب دنیا کی لذتوں کے عوض فروخت کرے جو باقی نہ رہے گی اور زبان کے ذائقہ کے لیے بیچ دے جو جلد زائل ہو جاتا ہے لہذا اس طرح رہو جیسے کہ میں تم کو حکم دوں اور جو کچھ میں حکم دوں گا وہ اشد و اصلاح کا باعث ہوگا اے موسیٰ، جب تم دیکھو کہ امیری کا رخ تمہاری طرف ہے تو سمجھ لو کہ تم نے کوئی گناہ کیا ہے جس کی سزا تم کو دنیا میں ملی ہے اور جب دیکھو کہ پریشانی نے تمہاری طرف رخ کیا ہے تو کہو مرحبا صالحوں کے طریقے مرحبا اور ظالموں کے ساتھ نہ رہو اور نہ ان کے پاس جاؤ اور نہ بیٹھو، اے موسیٰ عمر کتنی ہی لمبی ہو آخر فانی ہے اور

جو چیز کہ دنیا میں تم سے لے لی جاتی ہے درآنحالیکہ اس کا انجام آخرت کی باقی رہنے والی نعمت ہوتی ہے [illegible]
پہنچاتی۔ اے موسیٰ میری کتاب (توریت یا نامہ اعمال) تم کو بلند آواز سے پکارتی ہے کہ تمہاری [illegible]
طرح ایسی حالت میں آنکھوں کو نیند آتی ہے اور کس طرح کوئی جماعت زندگانی دنیا سے لذت حاصل کرتی ہے [illegible]
کہ وہ مدتوں سے غفلت میں پڑے ہیں اور اپنی شقاوت کی پیروی میں گرفتار ہیں اور طرح [illegible]
ہیں تو سچے لوگ اس سے بہت کم مواعظ میں فریاد کرنے لگتے جو میں نے اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں۔ اے موسیٰ [illegible]
بندوں کو حکم دو کہ میرے متعلق اقرار کریں کہ میں تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ اور مضطرب [illegible]
لوگوں کی دعا کا قبول کرنے والا ہوں اور بلاؤں کو دفع کرنے والا ہوں اور انسانوں کو بدل دیتا ہوں اور بلاؤں کے بعد
نعمتیں عطا کرتا ہوں اور تھوڑے عمل پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور بہت جزا دیتا ہوں اور فقیر کو غنی کر دیتا ہوں اور ہمیشہ رہنے والا
غالب اور قادر خدا ہوں اس کے بعد مجھ کو پکاریں پس اگر کوئی ایک خطا کار تم سے پناہ طلب کرے تو تم اس کو مرحبا کہو (اور
اس کی بات قبول کرو) مرحبا کشادہ ترین فضا میں تم نے منزل کی ہے اور پروردگار عالم کی عزت و کرم کی کشادگی میں سوار
ہوئے خوش ہو کہ خدا تمہاری توبہ قبول کرے گا اور میں معاف کرنے والا ہوں، اے موسیٰ! مجھ سے ان کے لیے مغفرت
طلب کرو اور ان کے ساتھ مثل ان کے رہو اور فخر و غرور اس نعمت پر نہ کرو جو میں نے تم کو دی۔ ہے، اور ان سے کہو کہ میرے
احسان و کرم کا مجھ سے سوال کریں کیونکہ کوئی میرے سوا فضل و رحمت کا مالک نہیں ہے اور میں فضل عظیم کا مالک ہوں کیا کہنا
ہے تمہارا، اے موسیٰ! کہ گمراہوں کے لیے پناہ اور گناہ گاروں کے لیے بھائی اور پریشانیوں کے ہم نشین، اور گناہ گاروں کے
استغفار کرنے والے ہو اور میرے نزدیک پسندیدہ منزلت رکھتے ہو لہذا پاک دل اور راست گو زبان سے مجھ سے دعا کرو
اور اس طرح رہو جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ہے میرے حکم کی اطاعت کرو اور میرے بندوں پر تکبر اور زیادتی نہ کرو ان چند
نعمتوں کے سبب سے جو میں نے تم کو عطا کی ہیں حالانکہ ان کی ابتدا تمہاری طرف سے نہیں ہوئی اور میری قربت حاصل کرو
کیونکہ میں تمہارے قریب ہوں بے شک میں نے تم سے ایسی چیز کا سوال نہیں کیا ہے جس کا تحمل تم پر گراں ہو تم سے اتنا ہی
چاہتا ہوں کہ دعا کرو تو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا پھر عطا کروں گا اور مجھ سے میرے پیغامات پہنچا دے جو میں نے تم پر
نازل کیے ہیں اور جن کی تاویل تم سے بیان کر دی ہے تقرب حاصل کرو۔

اے موسیٰ! زمین کی طرف نظر کرو جو عنقریب تمہاری قبر ہو گی اور اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھاؤ کہ تمہارے
پروردگار کا ملک عظیم تر ہے اور جب تک دنیا میں رہو اپنے نفس پر گریہ کرو اور مہلکوں سے خائف رہو اور تم کو دنیا کی زینت
فریب نہ دے ظلم پر راضی نہ ہو اور ستم گار نہ بنو کیونکہ میں ستم گاروں کی تاک میں رہتا ہوں اور مظلوموں کو ان پر غالب کروں
گا، اے موسیٰ! نیکی کا دس گناہ ثواب ہے اور گناہ کا عوض اس کے برابر دیتا ہوں پھر وہ لوگ گناہ کرتے ہیں تو ایک ہی ہے اور

وہ ایک ہی سے ہلاک ہوتے ہیں اور کسی کو میرے ساتھ عبادت میں شریک نہ کرو اور تمام امور میں میانہ روی اختیار کرو اور ایسے امیدواروں کی طرح دعا کرو جو میرے ثواب کی رغبت رکھتا ہے اور اپنے اعمال سے پشیماں ہو اس لیے کہ شب کی تاریکی کو دن زائل کر دیتا ہے اسی طرح نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور جس طرح شب کی تاریکی دن کی روشنی کو زائل کر دیتی ہے اسی طرح گناہ نیکیوں کو سیاہ کر دیتے ہیں۔

اللہ سے ڈرو!..... (9) ایک شخص نے جو احمد بن حسنؒ میثمی کے رفقا میں سے تھا کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کے اس جواب کو پڑا ہے جو انہوں نے اپنے اصحاب کو تحریر فرمایا اور اس کا متن یہ تھا اما بعد، میں تمہیں خدا سے خوف رکھنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ خدا نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو شخص بھی اس سے خوف رکھے گا تو خدا اس چیز کو جو وہ پسند نہیں کرتا اسے اس چیز میں تبدیل کر کے پیش کرے گا جسے وہ پسند کرتا ہے اور اس کے لیے رزق کو اس جگہ سے عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو خدا کے بندوں پر ان سے ہونے والے گناہوں سے وہ ڈرتے ہیں لیکن وہ گناہ جو وہ خود کرتے ہیں اس کی پروا نہیں کرتے اور آرام سے پھرتے ہیں کیونکہ خدا بہشت کے متعلق کسی کا فریب نہیں اٹھائے گا (کہ کوئی شخص اپنی طاقت سے اور نہ زبردستی سے جنت میں داخل ہو گا) اور کوئی بھی شخص اس کی اطاعت کے علاوہ وہ ثواب جو اس کے پاس ہے نہیں پہنچ سکے گا۔

خدا نے بنی ہاشم سے سات اشخاص کو چنا!.......(10) ... معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دن رسولؐ خدا بڑے خوش ہو کر اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اس خوشی سے مسکراتے تھے تو لوگوں نے عرض کیا خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسکرا رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں اضافہ ہو رہا ہے (تو یہ بات اس سے کنایہ ہے کہ وہ اس خوشی کا سبب پوچھ رہے ہیں) تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن یا رات نہیں گزری جس میں اللہ کی طرف سے مجھے کوئی تحفہ نہ پہنچا ہو بے شک میرے پروردگار نے آج بھی مجھے ایک تحفہ دیا ہے جبکہ اس کی مثل اب تک مجھے نہیں دیا تھا جبرائیلؑ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پروردگار کی طرف سے مجھے سلام پہنچایا اور کہا اے محمدؐ خدا نے قبیلہ بنی ہاشم میں سے سات افراد کو برگزیدہ کیا ہے اور نہ تو ان کی مثل کسی پہلے والوں میں پیدا کیا ہے اور نہ ہی آئندہ آنے والوں میں کوئی ان جیسا ہو گا کہ کوئی پیدا کرے اے رسولؐ خدا تم انبیاء کے سردار ہو اور علیؑ بن ابی طالب تیرا وصی ہے اور اوصیاء کا سردار ہے اور حسنؑ و حسینؑ ہیں جو شہیدوں کے سردار ہیں اور جعفر جو کہ تمہارے چچا کا بیٹا ہے جو بہشت میں دو پروں کے ساتھ فرشتوں کے ہمراہ پرواز کرتا ہے اور جہاں چاہتا ہے جاتا ہے اور تمہارے ہی خاندان سے حضرت قائمؑ ہیں کہ ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریمؑ نماز ادا کریں گے اور یہ وہ وقت ہو گا جب خدا عیسیٰؑ کو زمین پر اتار دے گا اور وہ علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے فرزند حسینؑ کی

نسل سے ہوں گے۔

چند آیتوں کی تفسیر !......(11) ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا خدا کی مراد اس آیت میں کیا ہے کہ خدا فرماتا ہے هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (سورہ جاثیہ آیت 28) "یہ ہمارا نوشتہ تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے جو عمل تم کیا کرتے تھے" فرمایا کہ نوشتہ (کتاب) نہ تو کبھی بولا ہے اور نہ ہی بولے گا ہاں رسولؐ خدا نوشتے کو دیکھ کر نطق فرمائیں گے جیسے کہ خدا فرماتا یہ ہمارا نوشتہ تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے جو عمل تم کیا کرتے تھے (یعنی ینطق کو صیغہ مجہول یا علیکم کو یا کی تشدید کے ساتھ قرأت فرمایا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ ہمارے نوشتہ سے تمہارے برخلاف ٹھیک ٹھیک کہلوادیا جائے گا) میں نے عرض کیا کہ ہم تو اس طرح قرأت نہیں کرتے ہیں فرمایا جبرائیل امینؑ نے تو حکم خدا سے رسولؐ خدا پر اسی طرح نازل کیا تھا مگر یہ کتاب خدا کے ان مقامات میں سے ہے جن میں تحریف کردی گئی ہے (یعنی یہ آیت جن کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس کی وہ تاویل بیان نہیں کی گئی)

(12)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس کے بارے میں پوچھا کہ خدا فرماتا ہے ،وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی چڑھتی ہوئی دھوپ کی (سورۃ شمس آیت 1) فرمایا سورج سے مراد رسولؐ خدا ہیں کہ ان کے ذریعے سے خدا نے لوگوں کے لیے ان کے دین کو واضح و روشن کردیا میں نے عرض کیا

وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے ظاہر ہو (آیت 2) اس کے کیا معنی ہیں تو فرمایا اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں جو رسولؐ خدا کے بعد آئے اور ان کا سینہ رسولؐ خدا نے علم سے مملو کردیا (جیسا کہ چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے علیؑ نے اسی طرح رسولؐ خدا سے علم کو حاصل کیا) میں نے عرض کیا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا۔ اور قسم ہے رات کی جبکہ وہ اس کو ڈھانپ دیتی ہے (آیت 3) اس کی تفسیر کیا ہے فرمایا، اس رات سے مراد آئمہ ظلم وجور ہیں جنہوں نے ظلم وغضب سے امر خلافت کو آلِ رسولؐ سے لے لیا اور اس مقام پر بیٹھ گئے جس کے مستحق آل محمدؐ سب سے زیادہ تھے پس ان لوگوں نے دین خدا کو ظلم وجور سے اسی طرح ڈھانپ لیا جس طرح رات کی اندھیری چھا جاتی ہے اور اللہ نے ان کے فعل کو اس طرح بیان فرمایا اور قسم ہے رات کی جبکہ وہ اس کی ڈھانپ دیتی ہے اور میں نے عرض کیا، وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا قسم ہے دن کی جبکہ (خدا) اس (آفتاب) کو روشن کردے (آیت 4) اس کے معنی کیا ہیں تو فرمایا، دن سے مراد وہ

اور تم میں جو [illegible] ہوں گے کہ دین خدا کی کوئی بات ان سے دریافت کی جائے تو وہ اس کو سائل کے لیے صاف صاف بیان کریں گے، جو دین رسول خداؐ ہے اسی لیے خدا نے اسے اس طرح بیان کیا ہے، قسم ہے دن کی جبکہ (خدا) اس (آفتاب) کو روشن کرے۔

(13) محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے **هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ** "کیا تمہارے پاس ڈھانپنے والی (مصیبت) کا ذکر بھی پہنچا ہے (سورہ غاشیہ آیت 1) فرمایا، حضرت قائم آل محمدؐ ان کا تلوار سے احاطہ کرلیں گے میں عرض کیا کیا **وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ** اس دن کتنے ہی چہرے رسوا ہوں گے (آیت 2) اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا، کہ وہ زبوں حال ہوں گے اور تلوار کو ہٹانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے میں نے عرض کیا عاملہ (عمل کرنے والا) اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا، خدا نے جو احکام نازل فرمائے ہیں وہ لوگ ان کے برخلاف عمل کرنے والے ہیں میں نے عرض کیا **نَاصِبَةٌ** نصب کرنے والا اس کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا، حقیقی اولوالامر کو چھوڑ کر اوروں کو والی ملک بنالیا ہے۔ میں نے عرض کیا **تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً** جلا دینے والی آگ میں داخل ہوں گے اس کے معنی کیا ہیں۔ فرمایا، کہ دنیا میں قائم آل محمدؐ سے لڑنے کی آگ میں داخل ہوں گے اور آخرت میں آتش جہنم میں داخل ہوں گے۔

(14) ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ اس کلام خدا کے کیا معنی ہیں خدا فرماتا ہے **وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ** انہوں نے اللہ کی سخت سے سخت قسمیں کھا کر کہا کہ جو مر جائے گا اس کو اللہ ہرگز مبعوث نہ کرے گا ضرور (مبعوث کرے گا) اس کے بارے میں پختہ وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے (سورۃ نحل آیت 38) فرمایا اے ابوبصیر تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو (اور لوگوں سے کیا سنتے ہو) میں نے عرض کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ مشرکین کا یہ خیال تھا اور وہ رسولؐ خدا سے قسمیں کھا کھا کر یہی کہا کرتے تھے کہ جو مر چکے ہیں ان کو اللہ مبعوث نہیں کرے گا فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو اس کے قائل ہوئے وہ ہلاک ہوئے ان سے یہ تو پوچھے کہ مشرک اللہ کی قسم کھایا کرتے تھے یا لات و عزیٰ کی (اور اس آیت میں خدا فرماتا ہے کہ وہ خدا کی قسم کھاتے تھے پس معلوم ہوا کہ مراد مشرکین قریش نہیں ہیں) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان آپؑ مجھے اس کے معنی بیان کردیں فرمایا اے ابوبصیر جس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا۔ تو خدا ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ اس طرح آکر آنحضرتؑ کی بیعت کریں گے کہ ان کی

تلواریں ان کے کندھوں پر ہوں گی یہ خبر ہمارے ان شیعوں کو جو اس وقت تک زندہ ہوں گے اور انہوں نے وفات نہیں پائی ہوگی یہ پہنچے گی اور وہ یہ ذکر کرنے لگیں گے اور پوچھنے لگیں گے کہ فلاں وفلاں وفلاں زندہ ہو گئے قبروں سے اور قائم آل محمد کی خدمت میں ہیں تب یہ خبر ہمارے دشمنوں کے ایک گروہ کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہوسکتا ہے اب یہ تو تمہاری سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو خدا کی قسم نہ وہ لوگ زندہ ہوئے (جیسے تم لوگ کہتے ہو کہ وہ زندہ ہو گئے) اور نہ قیامت تک زندہ ہوں گے پس انہی کے قول کی اس آیت میں حکایت بیان کی ہے۔

(15)...... بدر بن خلیل اسدی کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے قرآن کی اس آیت کی تفسیر کو سنا خدا فرماتا ہے فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ○ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو وہاں سے تیز تیز بھاگنے لگے (ہم نے ان سے کہا) اب تیز نہ بھاگو اور جہاں تم کو آسائش ملا کرتی تھی اس مقام کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف لوٹ کر جاؤ تا کہ تم سے پوچھ گچھ کی جائے (سورہ انبیاء آیت 13،14) فرمایا جس وقت ہمارا قائمؑ قیام کرے گا تو وہ بنی امیہ کی گرفتاری کے لیے ملک شام کی طرف بھیجیں گے تو بنی امیہ بھاگ کے روم کی طرف چلے جائیں گے روم والے یہاں آنے سے انکار کریں گے جب تک کہ وہ سب عیسائی (نصرانی) نہ ہو جائیں چنانچہ وہ سب اپنے اپنے گلوں میں صلیبیں لگا کر داخل ہوں گے اور حضرت قائمؑ کے اصحاب کہیں گے کہ ہم ہرگز صلح نہ کریں گے جب تک کہ بنی امیہ کو ہمارے حوالے نہ کردو چنانچہ وہ حوالے کردیں گے خدا فرماتا ہے اب تیز نہ بھاگو اور جہاں تم کو آسائش ملا کرتی تھی اس مقام کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف لوٹ کر جاؤ تا کہ تم سے پوچھ گچھ کی جائے (آیت 14) باوجود علم خدا و قائمؑ آل محمدؑ ان سے ان کے خزانوں کے متعلق پوچھیں گے (طلب کریں گے) (اور لیکن یہ سوال طلب کرنا ان پر بڑا سخت ہوگا)

یہ وہ وقت ہوگا کہ وہ اس وقت کہیں گے يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ۔ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ۔ وہ بولے کہ ہائے خرابی ہماری ہم تو نافرمان تھے پس وہ برابر یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو مار کر کٹی ہوئی کھیتی کا سا ڈھیر لگا دیا (سورہ انبیاء آیت 14،15) یعنی تلوار کے ذریعے سے یہ ہوگا۔

امام باقرؑ کا خط سعد الخیر کے نام!......

(16)...... محمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے اپنے چچا حمزہ بن بزیع اور حسین بن محمد اشعری سے، اس نے احمد بن محمد ابو عبد اللہ سے اس

نے یزید بن عبد اللہ سے اس نے بیان کیا کہ ابو جعفر باقرؑ نے سعد الخیر ولکھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا مہربان ہے، امابعد۔

میں تمہیں خدا سے خوف رکھنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ نابودی سے سلامتی اسی میں ہے اور خدا کی بارگاہ میں باز گشت سے لیے غنیمت یہی چیز ہے بے شک خداوند متعال اسے جانتا اور نگاہ رکھتا ہے تقوی و پرہیزگاری جو بندہ رکھتا اسی کی وجہ سے جو کچھ وہ اپنی عقل سے جانتے ہیں وہ اس تک نہیں پہنچ سکتے اور اس بندہ کو جو تقوای رکھے ہو اس بندہ کو اندھے پن اور جہالت سے الگ رکھتا ہے اور یہ تقوی ہی تو تھا کہ جس نے نوحؑ اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعہ نجات دی اور انہوں نے نجات پائی اور اسی طرح صالحؑ (پیغمبر) اور ان کے ساتھیوں نے صاعقہ سے نجات پائی تھی تقوی کے ذریعہ سے ہی صابر کامیاب ہوتے ہیں اور یہ گروہ (یعنی شیعہ) ھلکو سے نجات پاتے ہیں ان کے وہ بھائی ہیں جو اسی طریقہ پر گامزن ہیں اور اسی سے فضیلت پاتے ہیں انہوں نے شہوات کی طغیانی و غلبہ کو الگ کر دیا ہے ایسے وقت میں قرآن میں عقوبت کے واقعات ان تک پہنچ گئے اور اپنے پروردگار کے لیے کہ جس نے ان کو رزق عطا کیا ہے حمد کرتے ہیں کیونکہ وہی حمد و ستائش کے لائق ہے اور خود اپنے نفس سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں (احکام خدا کے انجام دینے میں) اس کی مذمت کرو کیونکہ یہ مذمت کے قابل ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک خداوند تعالیٰ بردبار اور علم رکھنے والا ہے اور تنہا اس کا غصہ اس شخص کے لیے ہے کہ جو اس کی رضامندی کو طلب نہیں کرتا اور فقط اپنی عطا کو اس سے روکے رکھتا ہے جو اس کی عطا کو قبول کرتا ہے اور تنہا گمراہ کرتا ہے اس شخص کو کہ جو اس کی طرف سے آنے والی ہدایت و راہنمائی کو قبول نہیں کرتا۔

پھر برے کردار والوں کو اس امکان واختیار میں کیا ہے کہ وہ توبہ کے ذریعے اپنی برائیوں کو نیکی میں تبدیل کریں اور اپنے بندوں کو قرآن میں بلند آواز سے کہتا ہے مجھ سے منقطع نہ ہو اور توبہ کی دعوت دی ہے اور اپنے بندوں کی دعا کو رد نہیں کرتا پس خدا لعنت کرے اس شخص کو جس نے اس چیز کو پوشیدہ کر لیا ہے کہ جسے خدا نے نازل کیا ہے (وہ شخص جو اپنی بات کے ذریعے جو باطل ہے لوگوں کو دعا کرنے سے روکتا ہے) خدا نے اپنی مہر و محبت کو اپنے اوپر لازم کر رکھا اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غلبہ پائے ہے۔

جو صحیح عدل و صدق کے انجام کو پہنچی ہے پس اس طرح نہیں ہے کہ خدا اپنے بندوں کی نسبت غصہ سے آغاز کرتا ہے اور پہلے ہی سے ان پر غصہ کرے اس سے پہلے یہ خود ہی خدا کی غضبناک کر دیں یہ مطلب یقینی علم سے ہے اور نیز یہ ان علوم سے ہے جو تقوی و پرہیزگاری کے چشمہ سے نکلتا ہے اور اسی ذریعے سے ہاتھ آتا ہے اور ہم وہ ملت ہیں کہ جس نے قرآن کو پشت کی طرف پھینک دیا ہے خدا نے بھی اس کتاب کے علم کو ان سے اٹھا لیا ہے اور دشمن کو ان کے سروں پر مسلط کر دیا ہے اس حالت میں کہ وہ دشمن ان سے دوستی کے طریقہ کے ساتھ کتاب اور کتاب کو پشت کی طرف پھینکنے میں سے ایک ہے

کہ اس کے حروف کو قائم رکھتے ہیں (اور پڑھتے ہیں) لیکن اس کی حدود اور اس کے مقررات کی تحریف کرتے ہیں (اور تبدیل کرتے ہیں) یہ لوگ کتاب کی آیات کو بیان کرتے ہیں لیکن اس کی رعایت نہیں کرتے نادان ظاہری صورت میں اسی ظاہری آیات قرآن کو حفظ کرتے ہیں اور اسی پر خوش ہوتے ہیں لیکن صاحبان علم و دانش حقیقت رکھنے والے جو لوگ اس کی رعایت اور اس کی حدود کی پرواہ نہیں کرتے محزون ہیں دوسرے راستے سے دور پھینکنا ان کا کتاب خدا کو اس طرح سے ہے کہ انہوں نے اسے اس شخص کے سپرد کیا کہ جو اس کا علم رکھنے سے جاہل ہے (اور ان کو اس کے احکام پر مسلط کر دیا ہے) اور یہ لوگ بھی اپنی خواہشات کے مطابق اس میں حکم کرتے ہیں (یا ہوائے نفس میں ان کو کھینچتے ہیں) اور جو اس کی بنیاد تھی اس سے ان کو روک دیا اور دین کا رشتہ (اور اس کے احکام) کو تبدیل کر دیا اور پھر اس کو سفیہ اور بچوں کے لیے چھوڑ دیا پس اس طرح ہو گیا کہ ملت اسلامیہ خدا کے احکام کے بجائے ان لوگوں سے احکام حاصل کرنے لگے اور ان کے احکام بھی کھل کر سامنے آ گئے (ان کے دلوں کی بات ان سے نکلی اور وہ ان احکامات میں داخل ہو گئے) پس کس قدر برا ہے ان ستم گاروں کے لیے کہ جو خود لوگوں کی خدا کی سرپرستی پر فوقیت دے کر سرپرستی کرنے لگے ہیں لوگوں کے ثواب کے لیے خدا کے ثواب کی جگہ پر اور لوگوں کی رضا و خوشنودی کے لیے خدا کی رضا و خوشنودی کے بدلے میں ہو گئے پس امت ایسے دنوں میں چلی گئی ہے اور ان کے درمیان کوشش کرتی ہے عبادت میں اسی طرح ہو گئے ہیں پھر بھی ان کی گمراہی کی بنیاد ہے اور یہ لوگ خود اپنے خیال میں خوش بین اور اپنے کردار کو پسند کرتے ہیں اور ان کی عبادت خود ان کی گمراہی کا سبب ہے اور ان کے پیروکار بھی ایسے ہی ہوئے ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر پیغمبروں اور رسولوں کے درمیان بھی ایسے واقعات ہوئے تھے جو عبادت کرنے والوں کے لیے تذکرہ اور یاد کرنے کے لیے (بہتر) ہیں

بے شک ان پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر تھے کہ جو خدا کی اطاعت میں حد کمال کو پہنچے ہوئے تھے لیکن جب ان سے کسی وجہ سے ایک نافرمانی خدا ہو گئی تو وہ بہشت سے نکل گئے اور مچھلی کے پیٹ میں جا گرے تھے اور ان کے لیے نجات کا کوئی راستہ نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ نافرمانی کا اعتراف کریں اور توبہ کریں اور اسی ترتیب سے تو ہم شکل و شبیہوں احبار دانشمند، یہود و رہبان (جو نصاریٰ کے دیر میں ہوتے ہیں) کو (مسلمانوں کے درمیان) سے پہچان لو یہ وہ ہیں کہ انہوں نے اپنے طریقے سے کتاب خدا کا کتمان کیا اور اس میں انہوں نے تحریف کی اور وہ یہ ہیں کہ جو نہ تو اس تجارت سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی سیدھا راستہ پائے ہیں پھر ان سے ملتے جلتے لوگوں کو اس امت میں سے پہچان لو کہ یہ بھی ایسے ہی لوگ ہیں کہ جو کتاب کے حروف والفاظ کو تو قائم رکھتے ہیں لیکن اس کی حدود اور اس مقررات کی تحریف کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو رہبروں اور بزرگوں (دنیا اور حکمران) کے ساتھ ہم کاری کرتے ہیں اور جب اختلاف رہبروں ہوا پرستوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو یہی گروہ اس کی معاونت کرتا ہے تاکہ دنیا میں زیادہ مال حاصل کریں اور یہ ہے اندازہ

اوران کے علم ودانش کی قیمت جوطمع شیطان کی گرفتاری سے پیوستہ اور (آلودہ) اپنے طمع سے ہوئے ہیں اوران سے ملی ہوئی شیطان کی آوازان کی زبانوں سے سنی جاتی ہے کہ جو بہت زیادہ باطل کہتے ہیں اور علماء ودانشمند (حقیقی) بھی ان کے سامنے ان کی تکلیف دینے اوران کی زور گوئی پر صبر اختیار کرتے ہیں یہ ان علمائے بزرگ پر اس وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں اور باطل کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں اور عیب نکالتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ علماء اپنے سامنے ہی خیانت کاروں میں شمار ہو جائیں اگر نصیحت نہ کریں تو اس وجہ سے سرگردان وگمراہی کو دیکھتے ہیں اور اگران کی راہنمائی نہ کی جائے یا مردہ کو دیکھیں اور اگران کو زندہ نہ کیا جائے اور بے شک (اس صورت میں) کیسے برے کام انجام دیتے ہیں کیونکہ خدا نے ان سے اپنی کتاب میں عہد محکم لیا ہے کہ ہر اچھے کام کا کہ جس پر وہ مامور ہیں حکم دیں اور جس چیز کی اس میں نہی کی گئی اس سے منع کریں اور نیکی و پرہیز گاری کے کاموں میں ان کی مدد کریں اور گناہ کرنے اور زور گوئی والے کی مدد نہ کریں۔

پس یہ علماء ہمیشہ جہلوں کے ساتھ اس کوشش ومبارزہ میں مصروف ہیں اگر علماء مزبور جہلوں کو نصیحت کریں تو کہتے ہیں کہ انہوں نے سرکشی کی ہے اور اگر وہ اس حق کو چھوڑ دیتے ہیں تو ان کو یاد کرتے ہیں اور ان کو علم عطا کرتے ہیں مخالفت (لوگوں) کی کریں اور اگران سے کنارہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کی جماعت سے خود کو الگ کر لیا ہے اور اگران سے کہا جائے کہ اپنی اس بات پر دلیل پیش کرو (یہ تہمت جو تم نے علماء پر لگائی ہے) تو کہتے ہیں کہ تم منافق ہو گئے اور اگران کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ تم نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔

(یہ ہے وضع علماء کی جہلوں کے ساتھ) پس یہ جاہل ہلاک ہو گیا اس معاملے میں کہ وہ جسے نہیں جانتے ہیں اور اس سے ناواقف ہیں جسے وہ پڑھتے ہیں اپنی تعریف کے وقت قرآن سے اس کی تصدیق کرتے ہیں اور تحریف کے وقت اس کی تکذیب کرتے ہیں (اور ان کی تحریف کو قبول کرتے ہیں) اور انکار نہیں کرتے یہ وہی احبار ہیں (یہود) اور رہبان (نصاریٰ) ہیں جو کہ رہبران ہوا پرست اور آقاؤں کے ساتھ ہلاک اور نابود ہوں گے اور دوسرا گروہ ان کا وہ ہے جو ہدایت وگمراہی کے درمیان بیٹھا ہے اور کہتا ہے لوگ اس کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں یعنی امامت کے متعلق کہ اسے سمجھ سکیں کہ نہیں جانتے کہ یہ کیا ہے اس وجہ سے کہ وہ تصدیق کرنے والے ہیں کہ رسولؐ خدا نے ان کو روشن راستہ پر ہی چھوڑا ہے کہ اس کی راتیں دنوں کی طرح روشن ہیں اور اس زمانے میں کوئی بدعت ان کے لیے ظاہر نہ ہوئی۔

اور سنت بھی اس وقت تبدیل نہ ہوئی اور خلاف واختلاف ان میں پیدا نہ ہوا لیکن جس وقت تاریکی خطا ان لوگوں کو آ کر گھیر لیتی ہے دو (گروہ، دو) امام سامنے آ گیا ہے کہ ایک ان میں سے وہ جوان کو خدا کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے اور دوسرا ان کو دوزخ کی طرف بلاتا ہے اور یہ وہ وقت تھا کہ جب شیطان زبان پر آ گیا اور اپنی آواز کو زبان سے اپنے دوستوں مددگاروں کے لیے بلند کرنے لگا تو اس کے طرف دار اس کی طرف آنے والے سوار اور پیدل آنے والے بہت

زیادہ ہو گئے اور اس نے شرکت کی ان کے مال اولاد میں کہ اس نے اس کے ساتھ شرکت کی ہے پس بدعت کا آغاز شروع ہو گیا اور کتاب وسنت کو چھوڑ دیا گیا اور اولیائے خدا نے جب اس طرح دیکھا تو حجت و برہان کے ذریعے بولنے لگے اور کتاب وحکمت کو پکڑ لیا اور اس دن اہل حق و باطل ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اہل حق کی مدد کرنے لگ گئے۔

یہاں تک کہ اکثریت فلاں کے ساتھ اور اس کی مثل ہو گئے پس اس قسم کے لوگوں کو پہچان لو اور دوسروں کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ جو برگزیدہ خدا ہیں اور ان کے ساتھ رہو تا کہ اپنے اہل تک پہنچ جاؤ (مجلسیؒ کہتے ہیں یعنی پیغمبر و آئمہ، مؤمنین تک آخرت میں پہنچو) کیونکہ نقصان کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں اور اپنے خاندان کو قیامت کے دن کے لیے نقصان اٹھانے والوں میں کر دیا ہے اور بے شک یہ وہ نقصان ہے جو واضح ہے یہاں تک کہ اس جگہ پر روایت حسین بن محمد اشعری کی ہے کہ جو اس روایت میں سند سے بیان ہوئی ختم ہو گئی اور روایت محمد بن یحییٰ میں ہے کہ یہ اس میں زیادہ ہے یہ لوگ (یعنی اہل حق) راستے کو جانتے ہیں اور اگر ان کو کسی مصیبت میں مبتلا و گرفتار دیکھو تو ان کی طرف مت دیکھو زیادہ بولنے والے طاقت ور ان سے طاقت سے بولتے ہیں اور اپنی نظر میں ان کو خوار کرتے ہیں۔

اور مصیبت و بلا میں گرفتار ہیں (ان کا حساب ناحق ہونے میں ان کو چھوڑ دو اور جان لو کہ) یہ جلد ہی گزر جائے گی اور روزگار وسیع اور خوشی ان کے لیے پیش آئے گی پھر جان لو کہ برادران اعتماد کے لیے ذخیرہ ہیں (اس دن کے لیے جس میں تم بے چارے اور ضرورت مند ہو) یہ ساتھی ہیں اور اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم ناروا گمان کو مجھ پر کرو گے اور مجھے برتر کہ جس چیز سے ہوں جان لو) بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ پردہ جسے میں نے پہن رکھا کہ اسے ہٹا دوں تو حق کی چیز تیرے لیے بیان کرتا کہ جنہیں میں نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے لیکن میں تم میں دیکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اسی راستہ پر قائم رہو جس پر چل رہے ہو اور وہ شخص برباد نہیں ہے جو کسی دوسرے کی پرواہ نہیں کرتا ایسے مقام پر جہاں پرواہ کرنا ہوتا ہے اور بردباری دانا اور عالم شخص کا لباس ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تم خود کو اس سے برہنہ کر دو، والسلام۔

امام باقرؑ کا دوسرا خط سعد الخیر کے نام!...... (17)......حمزہ بن بزیع کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے یہ خط بھی سعد الخیر کو لکھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا مہربان ہے، امابعد، تیرا خط پہنچ گیا اور اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس چیز کی پہچان کیا کہ اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے اور اطاعت اس شخص کہ جس کی خوشنودی و رضا خدا کی خوشنودی و رضا ہے اور اس مطلب کو اس قدر تم نے خود ہی قبول کیا ہے جس قدر قبول کرنا ہے کہ تم خود اس کی اطاعت میں ہو اگر اس کو چھوڑ دو گے اور تعجب کرو گے اس سے کہ خدا کی رضا اور اس کی اطاعت اور اس کی خیر خواہی

قبول شدہ نہیں ہے اور پائی نہیں جاتی اور پہچانا نہیں جاتا سوائے اس کے کہ لوگوں کے درمیان آوارہ (وبے مدد) ہو گئے اجتماع سے دور ہو گئے کہ لوگ ان سے حاصل کرتے ہیں اور اس وجہ سے یہ لوگوں کے کاموں کو منکر جانتے ہیں اور یہ ان برے کاموں پر چشم پوشی کرتے ہیں اور گویا کہ کہا گیا ہے کہ مومن حقیقت ایمان تک نہیں پہنچا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظر میں مبغوض نہ ہو جائے جیسا کہ مردہ گدھے کا گندہ لاشہ ہوتا ہے (فیضؒ کہتے ہیں اس کلام میں غور کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ اس میں تحریر ہوا کہ جو سعد الخیر نے خود اپنے خط میں لکھا ہے اور یہاں پر اس کے بعد امام کے جواب سے حاصل ہوتا ہے اور اس میں یہ جملہ متحمل ہے کہ اور تم تعجب کرتے ہو جو بعد کے کلام امام میں ہے) اور اگر اس طرح نہ ہوتا کہ تم بھی ہماری طرح کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہو

اور اس وقت لوگوں کی مصیبت و تکلیف تم نے خدا کے عذاب میں شمار کر لی ہے (اور ان کے آزار و تکلیف دینے کو خدا کا عذاب سمجھ لیا ہے) میں تمہیں اور خود اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں قرار دیتا ہوں اس طرح کے کام سے اور تمہیں کہ تم دور کا مقام رکھتے ہو تمہیں حق کے نزدیک کرتا ہوں (اور مطالب کو تیرے لیے بیان کرتا ہوں) اور جان لو کہ خدا تم پر رحم کرے کوئی شخص بھی خدا کی دوستی و محبت تک نہیں پہنچ سکتا سوائے اس کے کہ اکثر لوگ اس سے بغض رکھیں اور ولایت اور خدا کی پیروی کرنے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا سوائے اس کے کہ یہ لوگ ان سے دشمنی کریں اور ہاتھ میں ہاتھ دینا لوگوں کو دوستی کے لیے اور دوستی ولایت خدا کے لیے بہت زیادہ ناچیز اور آسان ہے ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں بے شک خدا ہمارے درمیان موجود ہے پیغمبر کو باقی رکھنے کے لیے اس نے اہل علم کو قرار دیا ہے کہ جو کوئی بھی گمراہ ہو تو وہ اس کو راہنمائی کی طرف بلائیں اور لوگوں کی دی جانے والی تکلیف پر صبر کریں حق کی طرف بلانے والے کو قبول کرو اور جو خود لوگوں کی خدا کی طرف بلاتے ہیں تم ان کو پہچان لو خدا تم پر رحم کرے کیونکہ یہ ایک بلند مقام رکھتے ہیں اگر چہ ان کو دنیا میں زبوں حال اور پست ہی کیوں نہ جانا گیا ہو یہ وہ ہیں کہ جو مردہ دل والوں کو کتاب خدا سے زندہ کرتے ہیں اور نور خدا کے ذریعے سے ان کے اندھوں کو بینا کرتے ہیں چاہے انہوں نے کتنے ہی شیطانوں کو قتل کیا کہ ان کو زندہ کیا ہو اور چاہے بعض ان سے سرگردان گم شدہ ہوں اس کی راہنمائی کرتے ہیں اور اپنے خون کو خدا کے بندوں کی رہائی کے لیے (ہلاک ہونے سے) نثار کرتے ہیں اور کتنا بہتر اثر ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو ان بندوں کے لیے جان دے دیتے ہیں اور کتنے برے آثار ہیں برائی کے کہ جو اس کے بندوں پر باقی رہ جاتے ہیں۔

امیر المؤمنینؑ کی فضیلت !...... (18)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک دن رسولؐ خدا تشریف رکھتے تھے کہ یکا یک امیر المؤمنینؑ داخل ہوئے تو رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اے علیؑ تمہیں عیسٰیؑ بن مریمؑ سے ایک قسم کی مشابہت

ہے اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میری امت میں سے بعض گروہ تمہارے بارے میں ویسا ہی [illegible]
جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں کہتے ہیں تو آج میں تمہاری شان میں ایک ایسی بات کہتا کہ اس کے بعد [illegible]
گروہ کی طرف سے تمہارا گزر ہوتا وہ لوگ تمہارے پاؤں کی خاک کو متبرک سمجھ کر اٹھا لیا کرتے علیؑ کے متعلق رسول خدا کا یہ
کلام دو جنگلی بدوؤں عرب اور مغیرہ بن شعبہ اور ایک جماعت قریش کو ناگوار معلوم ہوا اور آپس میں کہنے لگے کہ ان کا دل کسی
بات سے سیر ہی نہیں ہوتا۔

اب تو انہوں نے اپنے ابن عم کو عیسیٰ بن مریمؑ سے تشبیہ دے دی ہے پس خدا نے اپنے رسولؐ کے پاس آیت کو بھیج

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ۔ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ۔ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ۔

اور جس وقت مریمؑ کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی تو یکایک تمہاری قوم اس پر غل مچانے لگی اور وہ کہنے لگے کہ آیا
ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ انہوں نے تمہارے سامنے یہ (مثل) صرف جھگڑنے کے لیے بیان کی ہے بلکہ وہ لوگ ہی
ہیں جھگڑالو وہ مسیح نہیں ہے مگر ایک بندہ جس کو ہم نے نعمت دی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لیے نمونہ قدرت قرار دیا تھا اور
اگر ہم چاہتے تو تم ہی میں فرشتے بنا دیتا اور جو زمین میں تمہارے جانشین ہوتے (سورہ زخرف آیت 57، تا 60) اس
آیت میں جو اللہ نے فرمایا **لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ** اس سے مراد بنی ہاشم ہیں ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ حارث بن عمرو فہری کو یہ
سن کر غصہ آیا اور اس نے کہا کہ (کیونکہ وہ اس محفل میں موجود تھا) یا اللہ اگر یہ بات تیری ہی طرف سے ہے اور برحق ہے
کہ بنی ہاشم اس طرح ایک دوسرے کے وارث ہوتے رہیں جیسا کہ قسطنطیہ کے بادشاہ روم ایک ہرقل کے بعد دوسرا ہرقل
وارث ہوتا رہتا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم کو کوئی دردناک عذاب دے تو خدا نے حارث کا یہ مقولہ بھی نازل فرمایا
اور اس کے ساتھ ہی یہ آیت نازل فرمادی، **وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ۔** اور اللہ کا یہ کام نہیں ہے کہ جس حال میں تم ان میں موجود ہو وہ ان کو عذاب دے اور
نہ اللہ ان کو اس حال میں عذاب دے گا کہ وہ استغفار کرتے رہیں (سورہ انفال آیت 33) ور حارث نے جو کہا وہ یوں
نازل ہو۔ **اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ**

أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ (سورہ انفال آیت 32) پھر اس کے بعد رسولؐ خدا نے کہا کہ اے ابن عمرو یا تو توبہ کرلو یا یہاں سے چلے جاؤ، اس نے کہا اے محمدؐ ہر چیز کہ جو آپؐ اپنے پاس رکھے ہو وہ تمام آپؐ نے قریش کے لیے ہی قرار دے دی ہیں کہ اس سے بنی ہاشم منصوب و مکرم عرب و عجم کو کر دیا ہے پیغمبرؐ نے اس سے فرمایا یہ وہ کام نہیں ہے کہ جو میرے اختیار میں ہو بلکہ یہ کام خداوند متعال کے دست قدرت میں ہے اس نے کہا کہ اے محمدؐ میرا دل توبہ کرنے پر راضی نہیں ہوتا لیکن تمہاری اس بات کو اختیار کرتا ہوں کہ یہاں سے چلا جاؤں اور تمہارے سامنے یہاں سے جاتا ہوں پس اس نے اپنی سواری منگوائی سوار ہوا اور راستہ پر چل پڑا جیسے ہی وہ شہر مدینہ سے باہر نکلا تو ایک پتھر آسمان سے اس کے سر پر آلگا جس نے اس کی کھوپڑی کے پرخچے اڑا دیے پس اس وقت رسولؐ خدا کو وحی پہنچی، سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۔ ایک سوال کرنے والے نے بڑی درجوں والے سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لیے واقع ہوتا رہتا ہے اور اس کو دفع کرنے والا کوئی نہیں ہوسکتا (سورہ معارج آیت 1 تا 3)

ولایت علیؑ کی وجہ سے راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہم اس آیت کو اس طرح نہیں پڑھتے فرمایا خدا کی قسم جبرائیلؑ اسی طرح لے کر نازل ہوئے محمدؐ پر یعنی اس سے مراد ولایت علیؑ ہے منکر پر عذاب اترا اور خدا کی قسم اسی طرح مصحف فاطمہؑ میں ثبت ہے اس وقت رسولؐ خدا نے ان منافقین سے جو آنحضرتؐ کے آس پاس موجود تھے فرمایا کہ جاؤ اپنے ساتھی کی حالت دیکھ آؤ اس نے خدا سے جس عذاب کی دعا کی تھی وہ اس پر آپڑا خدا فرماتا ہے ،وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۔ اور وہ پیغمبرؐ طالب فتح ہوئے اور ہر کینہ ور جو ظالم تھا ناامید ہوا (سورہ ابراہیم آیت 15)

(19)۔۔۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے بیان کیا کہ خدا کے اس کلام میں وہ فرماتا ہے، ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ۔ لوگوں کے ہاتھوں جو کچھ ہوا اس کے سبب سے خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا (سورہ روم آیت 41) اس کے معنی میں فرمایا، کہ خدا کی قسم یہ اس وقت ظاہر ہوا جس وقت انصار مدینہ نے (مہاجرین کے جواب میں جو مدینہ میں غصب خلافت علیؑ کے لیے جمع ہوئے تھے) دیا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو (اور ہر ایک اپنے لیے ایک امیر کا انتخاب کرے یعنی اس غلط طریقہ کار اور ناحق سے اپنی غرض کے لیے اور خدا کے احکام اور اس نے رسولؐ کی مخالفت میں ظاہر ہوا اور اس کے نتیجہ میں فساد و تباہی لوگوں میں ظاہر ہو گئی)

(20)۔۔۔ میسر کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ اس کلام خدا کے معنی کیا ہیں کہ وہ فرماتا ہے، وَلَا

تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔ اورزمین میں بعد اس کی اصلاح کے فساد مت کرو (سورہ اعراف آیت 56) فرمایا اے میسر زمین حالت فساد میں تھی تو خدا نے اپنے پیغمبر محمدؐ کے ذریعہ سے اس کی اصلاح کی اور پھر یہ حکم دیا کہ اب اصلاح ہو جانے کے بعد زمین میں فساد مت کرو۔

امیرالمومنینؑ کا ایک خطبہ !......اس میں بہت سے مسائل کا ذکر ہے۔(21) سلیم بن قیس

ھلالی کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے ایک خطبہ دیا اور وہ اس طرح بیان کیا حمد وثناء خدا اور درود محمدؐ پر بھیجا اور فرمایا، آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہیں زیادہ تر اس چیز سے تمہیں خوف دلاتا ہوں کہ وہ دو چیزیں ہیں۔ خواہش کی پیروی اور لمبی آرزو۔ خواہش کی پیروی حق سے روکتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے بے شک دنیا جانے والی سواری ہے ان دونوں کو چاہنے والے ہیں اگر ہو سکے تو آخرت کے چاہنے والے بنو دنیا کے چاہنے والے نہ ہو بے شک آج کا دن عمل کا دن ہے حساب کا دن نہیں ہے حساب کا دن کل قیامت کا دن ہوگا جب عمل کی ضرورت نہ ہوگی خواہشات کی پیروی اور احکام کی اختراع سے فتنے پیدا ہوتے ہیں ان فتنوں کی وجہ سے اللہ کے حکم کی مخالفت کی جاتی ہے انسان انسان کو دوست رکھتا ہے انسان انسان سے دشمنی رکھتا ہے اور لوگ ان کو دوسروں کی جگہ پر لائے ہیں کہ وہ احکام میں ان کی سرپرستی سے حاصل کریں۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اگر حق خالص و پاک (لوگوں کے درمیان باطل سے) میں غور و فکر کیا جائے تو وہ مخفی نہیں ہوتا اور باطل خالص (حق سے) صاف کیا جائے تو وہ عقلمندوں سے پوشیدہ نہیں رہتا لیکن ان دونوں میں سے تھوڑا تھوڑا اس سے لے لیا جاتا ہے پھر ان دونوں (یعنی حق و باطل) کو ملا دیا جاتا ہے (باطل پرست ان دونوں سے) نتیجہ مرتب کرتے ہیں اس مقام پر شیطان اپنے دوستوں پر مسلط ہو جاتا ہے اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن کو ہماری طرف سے ہدایت پہنچ جاتی ہے میں نے خود رسولؐ خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا، (اس وقت) تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر فتنہ سوار ہوگا اور یا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب فتنے تم پر سوار ہوں گے اور اس کی گمراہی کے وقت ان فتنوں میں بچے پرورش پائیں گے اور بڑے اپنی عمریں گزاریں گے یا بڑے ان میں بوڑھے ہوں گے لوگ ان فتنوں پر عمل پیرا ہوں اور وہ طرح طرح کے طریقے کو سنت قرار دیں گے اور لوگ ان فتنوں کو سعادت تصور کریں گے۔

جب ان فتنوں کی کوئی چیز تبدیل کر دی جائے گی تو کہا جائے گا کہ لوگ مخالف (شریعت) احکام پر کام کر رہے ہیں اور کہا جائے گا کہ سنت متغیر ہو گئی ہے اور برے کام لوگوں کی نظروں میں اچھے ہوں گے پھر امتحان سخت ہو جائے گا اور مصیبت سخت ہو جائے گی اور تکلیف بڑھ جائے گی اور یہ فتنے مسلمانوں اور ان کی ذریت و اولاد کو ایسے ختم کریں گے جیسے آگ لکڑیوں کو ختم کرتی ہے جیسے اپنے بوجھ کی وجہ سے چکی اناج کو پیستی ہے بغیر دین کے فقیہہ ہوں گے عمل کے بغیر تعیم

حاصل کریں گے پھر آخرت کے بدلے دنیا طلب کریں گے اور دنیا کو دین کے بدلے حاصل کریں گے پھر حضرت علیؑ نے اپنے اہلبیت اور اپنے طرف داروں اور اپنے شیعوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھ سے پہلے جو حکمران تھے انہوں نے بہت بڑے امر کو نافذ کیا جس میں انہوں نے جان بوجھ کر رسولؐ خدا کی مخالفت کی ہے اور ان کے خلاف دوسرا طریقہ ایجاد کیا اور رسولؐ سے کیئے گئے عہد کو توڑ دیا اور ان کی سنت اور ان کے طریقہ کو تبدیل کر دیا۔

اگر میں ان لوگوں کو ان کے امور ترک کرنے پر مجبور کروں اور ان کو اس جگہ لایا جائے جہاں رسولؐ خدا کے زمانہ میں تھے تو میرا لشکر مجھے چھوڑ دے گا اور وہ اِدھر اُدھر چلے جائیں گے تو میرے سوا لشکر میں کوئی بھی باقی نہ رہے گا یا میرے تھوڑے سے شیعہ جنہوں نے میری بزرگی اور امامت کو کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا سے معلوم کیا ہے اور میری اطاعت کو واجب جانا ہے وہی باقی رہ جائیں گے (کتاب خدا اور سنت رسولؐ اللہ کے علاوہ کسی چیز سے معلوم نہیں کیا) (اس مقام پر امیر المؤمنینؑ نے نمونہ کے طور پر چند موضوع بیان کیے جو رسولؐ خدا نے ان کے لیے مقرر کیے تھے اور ابو بکر و عمر اور دوسروں نے اور خاص طور پر حضرت عمر نے ان کو تبدیل کیا تھا اس طرف اشارہ فرماتے ہیں) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر میں مقام ابراہیم کے متعلق حکم دیتا اور اس کو اس جگہ رکھ دیتا جہاں رسولؐ خدا نے رکھا تھا (اور عمر اس کو کسی اور جگہ لے گئے) اور فدک (جو کہ ابو بکر نے فاطمہ زہراؑ سے غصب کر لیا) فاطمہؑ کے ورثا کو واپس کر دیتا اور صاع اور مد (یہ دونوں پیمانے ہیں) کو اس حالت میں کر دیتا جس حالت میں رسولؐ خدا کے زمانے میں تھے (صاع وہ مقدار پانی کا برتن تھا کہ رسولؐ خدا اس میں غسل کرتے تھے اور اس کی مقدار چھ رطل تھی اور آنحضرتؐ کے بعد اس مقدار کو کم جاننے لگ گئے اور گھٹا دیا اور رسولؐ خدا نے بھی فرمایا تھا کہ بعد میں وہ لوگ آئیں گے جو اس کو کم جانیں گے) وہ زمین جو لوگوں کو رسولؐ خدا نے عنایت فرمائی تھی ان کے مالکان کو واگزار کر دیا رسولؐ خدا نے لوگوں کو زمین دی تھی لیکن وہ قابض نہ ہوئے تھے اور میں اس کے مالکوں کو ادا کرتا اور آنحضرتؐ کے حکم کو جاری کرتا (اس دوران میں رسولؐ خدا کا انتقال ہو گیا تھا) اور جعفر بن ابی طالبؑ کا گھر (جو مسجد حرام میں داخل کر دیا گیا تھا) اس کے ورثا کو واپس کر دیتا اور اس تقسیم سے اس کو مسجد سے ہٹا دیتا اور ان احکام کو جو مجھ سے پہلے ناجائز ہوئے تھے کالعدم قرار دے دیتا (مانند تحریم متعہ حج متعہ نساء قانون عول وغیرہ اور وہ بدعتیں جو عمر کی مشہور ہیں اور جو از تین طلاق دینا ایک ہی دفعہ) اور وہ عورتیں کہ جو ناحق کسی شخص کے زیر اختیار میں ہیں ان کو ان کے (حقیقی) شوہروں کی طرف پلٹا دیتا (اسی طرح کہ جو بغیر عدالت کرنے یا غیر حالت طہر میں طلاق دینے کے اور انقضاء عدت کے بعد ایک عورت سے شادی کرتے ہیں) اور ان کے بارے میں حکم خدا سے فروج و احکام کے بارے میں ان کے سامنے کر دیتا اور بنی ثعلب کی اولاد پر زبردست ظلم کیا اور ان کو قید کیا اور عمر نے جزیہ کے بغیر ہی ان سے اٹھایا اور اس جگہ پر دو کے برابر زکوٰۃ کو مقرر کیا جیسا کہ تاریخ میں ہے) اور جس طرح خیبر کی زمین متقدین زمانہ عمر میں) تقسیم ہوئی تھی ویسے ہی واپس کر دیتا

(تقسیم اراضی خیبر جس طرف علیؑ نے اشارہ فرمایا ہے اس طرح تھا کہ زمانہ عمر میں عبداللہ بن عمر جو اس کے بیٹے تھے ...
میں ان کا حصہ تھا جس وقت سرکشی کرتے ہوئے اپنے مال کے لیے خیبر میں گئے اور رات کو وہاں قیام کیا اور ادھر ...
نکلے تو رات کو یہودیوں نے ان پر حملہ کر دیا جبکہ رسولؐ خدا کا حکم ان کو یہاں سکونت کرنے کا تھا جب حملہ ہوا تو یہ مسئلہ عمر بن
خطاب تک پہنچا کہ یہودیوں نے اس طرح کیا جبکہ رسولؐ خدا نے ان یہودیوں کو یہاں رہنے کی اجازت دی تھی اور خیبر کی
زمین ان کے ہاں ہی چھوڑ دی تھیں اس بدلے میں کہ وہ ان سے ایک مجھولات دیں گے وہی ان سے لیتے تھے پس ان کو
خیبر سے نکال دیا اور یہاں کی تمام املاک و جائیداد کو اپنے خاص لوگوں میں تقسیم کر دیں اور جملہ ان میں سے اس کا اپنا بیٹا
عبداللہ بن عمر و عثمان و عبدالرحمٰن وغیرہ تھے اور اس واقعہ کی تفصیل سیرت ابن ھشام ج 2 ص 356 کے بعد صفحات میں
دیکھی جا سکتی ہے) اور دفتر عطیات کو (کہ جو حکم عمر سے سوابق اشخاص و نفوذ تمام وجوہات اختلاف کے ہوتے ہوئے تعین
کیے گئے تھے) بند کر دیتا اور اس طرح دیتا جیسے رسولؐ خدا دیا کرتے تھے مگر دفتر عطیات کو امیر لوگوں کی وراثت قرار نہ دیتا
اور مساحت کو خراج لینے سے منع کرتا (جیسا کہ عمر نے یہ کام کیا اور رسولؐ خدا کے حکم کے خلاف مثل اس سرزمین شام و عراق
کے مالیات کو جو زراعت سے آنے والی آمدنی سے تھے معین کیا تھا اس نے مساحت زمین کو قرار دیا) اور ازواج کے نکاح
کے متعلق برابری اور مساوات کرنے کے طریقہ کا حکم ہے (جبکہ عمر نے رسولؐ خدا کے حکم کے خلاف کیا رسولؐ خدا نے فرمایا
تھا ہر مسلمان مرد مسلمان عورت کا کفو ہے اور کالا و گورا اور عرب و عجم و قریشی و غیر قریشی کو کیا تھا تو اس نے حکم دیا کہ غیر قریش
کو نہ چاہیے کہ وہ قریش کی کسی عورت سے شادی کرے اور غیر عرب کو نہ چاہیے کہ وہ عرب کی کسی عورت سے نکاح کرے
) اور خمس پیغمبر اکرمؐ کو اس طریقہ سے جیسا کہ خدا نے نازل فرمایا اور واجب کیا مقرر کیا ہے (اشارہ اس کے خلاف کرنے کا
ہے کہ عمر خمس کے متعلق مرتکب ہوئے اور اس کو خاندان رسولؐ خدا سے منع کر دیا اور عام مسلمانوں میں اسے تقسیم کیا جیسا کہ
اس خطبہ کے آخر میں بیان ہوا ہے) اور مسجد رسولؐ خدا کو اسی حالت میں کر دیتا جیسے ان کے زمانہ میں تھی اور وہ دروازے جو
اس میں کھول دیئے گئے ہیں بند کر دیتا اور وہ دروازے جو بند کر دیئے گئے کھول دیتا اور مسح کرنا جوتوں کے اوپر کا جسے عمر نے
اس موقع کے متعلق اجازت دی تھی) حرام کر دیتا۔

اور شراب پینے پر (کہ وہ شراب خرما جسے رسولؐ خدا کے بعد اس نے حلال کر دیا) حد جاری کرتا اور حکم حلال ہونے
متعہ حج و متعہ نساء کا دیتا (کہ جس کے متعلق شیعہ و سنی کے درمیان مشہور و معروف ہے کہ عمر نے کہا کہ یہ دونوں رسولؐ خدا
کے زمانے میں حلال تھے اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں) اور نماز میت کے لیے پانچ تکبیر کے کہنے کا حکم دیا (جسے عمر
نے اپنے ہی سلیقہ سے ایک ان پانچ تکبیر میں گھٹا دی اور چار تکبیروں کو مقرر کیا) اور لوگوں کو مجبور کیا تا کہ وہ بِسۡمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ کو جو نماز میں بلند آواز سے کہتے ہیں (ان کی مخالفت میں یا اس کو نہ پڑھیں یا نماز میں آہستہ پڑھیں جاری کیا) اور میں ان لوگوں کو باہر نکال دیتا اور جو رسولؐ خدا کے ساتھ مسجد میں آتے تھے ان کو داخل کر دیتا کیونکہ رسولؐ خدا نے ان لوگوں کو باہر نکال دیا اور میں ان کو اس مسجد رسولؐ خدا میں داخل کر دیتا کہ جن کو رسولؐ خدا نے اس میں داخل کیا (یہاں سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مراد پہلے جملے سے ابوبکر و عمر ہوں کہ بغیر اجازت ان دونوں کو مسجد رسولؐ خدا میں دفن کیا گیا۔

اس وجہ سے کہ رسولؐ خدا نے ہرگز اجازت نہ دی کہ ان دونوں کے دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوں اور مراد جملہ دوم سے خود آنحضرتؐ ہیں کہ رسولؐ خدا نے حکم دیا کہ تمام دروازے جو اصحاب کے مسجد کی طرف کھلے تھے بند کر دیئے جائیں مگر علیؑ کے گھر کا دروازہ کھلا رہے اور انہوں نے رسولؐ خدا کی وفات کے بعد اس کے خلاف عمل کیا) اور لوگوں کو حکم قرآن سے روک دیا اور طلاق کو سنت کی رو سے قرار دیا تو میں قرآن سے قرار دیتا (کیونکہ قرآن حکم دیتا ہے طلاق کے بارے میں کہ تمہیں چاہیے کہ اس کے سامنے دو عادل گواہ ہوں اور نکاح کے وقت گواہ کی شرط لازمی نہیں ہے اور انہوں نے اس کے بر خلاف طریقہ اختیار کیا) اور زکوٰۃ کو (فقط نو) قسم پر جو اس میں شامل ہیں مقرر کی اور جو اس کی حدود سے لی جاتی ہے (نہ کہ اس طرح کہ ہر چیز جو بھی دوسری ہو اس پر بھی زکوٰۃ لی جائے) اور میں اسے واپس اسی جگہ پر لے آتا وضو و غسل و نماز کو ان کے اوقات میں اور قوانین و مقام پر جو ان کے اصل ہیں (جیسا کہ انہوں نے اس میں بھی دست اندازی کی بدعت یا بد عتیں چھوڑی ہیں جیسا کہ کانوں پر مسح کرنا اور پاؤں کا دھونا اور اس جیسی مثالیں وضو میں اور وجوب وضو دھونے سے اور غسل کا اسقاط موارالتقاء ختانین بغیر انزال کے دور ہٹا دینا جملہ، حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلْ ۔ کو اذان میں سے اس کی جگہ پر جملہ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْم کو رکھ دینا اور تکتف و آمین میں اور نماز نافلہ کو با جماعت پڑھنا اور ان کی مثالیں کتب تواریخ وغیرہ میں ہیں جیسا کہ شافی سید مرتضیٰ" میں ہے) اور اہل نجران کو میں ان کے اپنے اصلی مقام و جگہ پر پلٹا دیتا (کیونکہ عمر نے ان کو یمن کی سرزمین جو ان کی اپنی تھی سے سرزمین عراق کی طرف نکال دیا اس کی تفصیل فتوح البلدان بلاذری ص 72-73 طبع مصر میں مذکور ہے) اور فارس کے اسیروں اور دوسری قوموں کو روئے کتاب خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے میں ان کو واپس کر دیتا اس صورت میں (ان کاموں کے اجراء اور واپس کرنے ان کو میسر منحرف سے کہ جو ابھی ان میں ہے (میسر حقیقی ان کا ہے) لوگ مجھ سے دور پھیل چکے ہیں خدا کی قسم اگر میں لوگوں کو یہ حکم دوں کہ ماہ رمضان میں نماز فریضہ کے علاوہ با جماعت نماز نہ پڑھیں (اور پڑھنا نوافل شب ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ اس کا حکم عمر نے دیا اور وہ آگے بڑھ گیا) اور انہیں یہ حکم دیتا کہ نوافل کو با جماعت پڑھنا بدعت ہے۔

تو بعض اسی لشکر میں سے ہیں جو کہ ابھی میرے ساتھ جنگ کرتے ہیں فریاد کرنے لگیں کہ اے مسلمانوں سنت عمر دگرگوں ہوگئی ہے (تبدیل ہوگئی ہے) اور علیؑ ہم کو نماز نافلہ جو ماہ رمضان میں پڑھتے ہیں روک رہا ہے اور میں اس کا خوف رکھتا ہوں کہ ایک طرف سے یہ لشکر مجھ پر شورش کردے رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد میں نے اس امت سے کیا کیا تکالیف برداشت کی ہیں ان کے بعد یہ لوگ تفرقہ میں پڑھ گئے اور اختلاف کرنے لگے اور ان کی پیروی کرنے لگے اور گمراہوں کو اپنا پیشوا بنالیا اور جو آگ دوزخ کی طرف بلانے والوں کے پیچھے لگ گئے (اس مقام پر امامؑ کا کلام پھر بیان ہوا جس کا ذکر کیا اور فرماتے ہیں) اور اگر خمس کا حصہ رسولؐ کے رشتہ داروں کو ادا کر دیتا اور رسولؐ خدا نے ذوالقربیٰ کا حصہ اللہ کے حکم سے مقرر کیا تھا خدا فرماتا ہے، اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ۔ بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس (مدد) پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن نازل کی تھی جس دن دوگروہوں کی مڈھ بھیڑ ہوگئی تھی (سورہ انفال آیت 41) (اور اس تقسیم سے کہ جس سے امام نے استشہادہ فرمایا ہے یہ آیت خمس کی آیت کے بعد ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تقسیم کا ذکر آخر میں اس لیے ہے کہ عقیدہ خمس آل محمدؐ کے ساتھ رکھنا خدا پر ایمان اور قرآن پر ایمان رکھنے کی شرط ہے) پس ہم ہی ہیں خدا کی قسم وہ ذوالقربیٰ کہ جن کو خدا نے اپنے رسولؐ کے لیے مخصوص کیا ہے اور فرماتا ہے ،فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔ اور اللہ کے لیے حصہ ہے اور اس کے رسولؐ کے لیے اور (رسولؐ) کے قرابت داروں کے لیے ہے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے (سورہ انفال آیت 41) (یہ ہمارے لیے مخصوص ہے تاکہ تمہارے کمزور جو تم میں ہی ہیں جب تک تونگر نہ ہو جائیں خدا فرماتا ہے وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جو چیز رسولؐ خدا تمہارے لیے لے آئیں تو اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا سخت سزا دینے والا ہے (خاندان محمدؐ پر ستم کرنے سے ڈرو اس بندے کی نسبت سے جو تم پر اس طرح ظلم کرے) اور اس کلام میں خدا نے مہر و محبت کی وجہ سے کہ جو وہ ہم سے رکھتا ہے ذکر فرمایا ہے اور یہ وہ ثروت ہے کہ جس سے خدا نے ہم کو بے نیاز کر دیا ہے اور اپنے پیغمبر کو وصیت فرمائی اور صدقات کے حصے میں ہمارے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں فرمایا اور خدا نے اپنے نبیؐ اور ہمیں اور ہمارے خاندان کو لوگوں کے میل کچیل (صدقہ) کھانے سے بچایا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں خدا کی تکذیب کی اور اس کے رسولؐ کی تکذیب کی ہے اور کتاب خدا کی جو ہمارے حق میں بولتی ہے انکار کیا ہے اور یہ فرض جس کو اللہ نے ہمارے لیے فرض کیا تھا اسے ہم سے روک لیا گیا کسی بھی

پیغمبرؐ کے خاندان اوراس کے اہلبیت نے اس نبی کی امت میں ایسا نہیں دیکھا جس طرح ہم نے اپنے پیغمبرؐ کے بعد دیکھتے ہیں اور خدا ہمارا مددگار ہے ہراس شخص کے مقابلے میں جو ہم پر ظلم وستم کرتا ہے اور کوئی خوف وطاقت سوائے خدائے بزرگ بالا کے نہیں ہے۔

امیرالمؤمنینؑ کا ایک اور خطبہ !...... (22).....مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امیرالمؤمنینؑ نے لوگوں کو مدینہ میں خطبہ دیا پس آپؑ نے حمد وثنا اور پیغمبرؐ اور آلِ پیغمبرؐ پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا امابعد، بے شک اللہ تعالیٰ نے زمانہ جبار بادشاہوں کی کبھی کمر نہیں توڑی مگر مہلت آسائش وآرام کے بعد، اے لوگو ؛اور بدنوں کے ٹکڑوں کی طرح کسی بھی قوم وملت کو ہرگز ایک دوسرے سے نہیں ملایا مگر اس کے بعد فشار وسختی وبلاؤں کے ذریعے سے، اے لوگو جن مصائب کا تمہیں سامنا ہے اور جس زمانہ سے تم پشت پھیر چکے ہو ان مشکلات ومصیبتوں سے تمہیں عبرت حاصل کرنی چاہیے اور تمہارے لیے نصیحت حاصل کرنے کا مقام ہے اور ہر صاحب دل عقل مند نہیں ہوتا۔

اور ہر کان رکھنے والا بات سننے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر آنکھ رکھنے والا بصیرت والا ہوتا ہے اے اللہ کے بندو، اس چیز کو جو تمہاری منزل اور مقصود ہے اور اہمیت رکھتی ہے اس میں خوب غور وفکر سے کام لو اور پھر ان میدانوں اور گھروں کے صحنوں کی طرف دیکھو جن لوگوں کو خدا نے اپنے علم کی بنا پر ہلاک کر دیا ہے جو فرعونیوں کے طریقہ کار پر چلتے تھے اور زندگی گزارتے تھے وہ لوگ باغات وچشمے زراعتیں اور عزت دار مقام ومنزلت والے تھے پھر اس میں غور وفکر کرو کہ خدا نے ان کو ختم کر دیا اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے جو اس کا ارادہ کرے اسے یہ ہلاکت سے ڈرتا ہے مہلت وسرور اور امن وخوشی کی نیند سو لینے کے بعد اور جو کوئی تم میں سے صبر کرے گا تو اس کا سرانجام بہشت ہے اور خدا کی قسم وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور سرانجام ان کاموں کا خدا کے دست قدرت میں ہے۔

پس افسوس اور کیوں افسوس میں نہ ہوں کہ ان کی خطا کاری ان کے دلوں سے مختلف اور نادرست ہے کہ ہر مقام پر مذہب باطل والے اپنے پر کوئی نہ کوئی چیز گھڑ کر پیش کرتے ہیں نہ تو یہ پیغمبرؐ کے آثار کی پیروی کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے وصی کے کردار کی اقتدا کرتے ہیں (افسوس ہے اہل عقل کے لیے کس طرح وہ قیام کرتے ہیں سیلاب کے راستہ پر اور اس کے مہمان بنے ہوئے ہیں جو مامون نہیں۔ افسوس ہے اس امت کے لوگوں پر جو میانہ روی کے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور ہدایت ورشد سے روگرداں ہیں نبیؐ ووصی کے راستہ سے) نہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ غیب سے باز آتے ہیں نیک کام ان کی نظر میں یہی ہیں جن کو وہ خود نیک جانتے ہیں (حالانکہ مبہم چیزوں میں ان کی پناہ گاہ ان کے اپنے دل ہیں) اور برے کام ان کی نظروں میں وہی ہیں جو یہ خود برے جانتے ہیں ہر شخص خود ہی اپنے نفس کا امام ورہبر ہے اسی سے حاصل

کرتا ہے جو اس کے خیال و وہم میں آتا ہے یہی ان کے لیے محکم وسیلہ و اسباب ہیں کسی چیز کے قائم کرنے کے لیے اور برے ہی راستہ پر ہیں اور منحرف ہو کر چلتے ہیں قابل وثوق عروہ میں سے حالانکہ وہ میانہ روی کی استطاعت ہی نہیں رکھتے اور سوائے خطا کرنے کے اور کوئی چیز ان میں اضافے کا سبب نہیں ہے اور حق کے قریب بھی نہیں جا سکتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ خدا سے دور ہی رہنے والے ہیں نزدیک ہونے کا اضافہ نہیں کر سکتے اور ان میں ہرگز کوئی اضافہ نہیں ہوا مگر شدت کے بعد بعض سے بعض مانوس ہوتے لگے ہیں اور دوسروں کی تصدیق کرنے لگے ہیں اور انہوں نے پہلو تہی کی اس سے کہ جو قوانین یادگار پیغمبرؐ (کلی) کے ہیں جو وارث رسولؐ ہیں ان سے نفرت کرتے ہیں اس باخبر ذات تک پس وہ اہل ظلمت و تاریکی و وحشت زدہ ہیں شبہات کی غاریں ہیں حیرت و شک و ریب کے قائد ہیں اور جسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا گیا ہو وہ گمراہیوں میں غرق ہوتا ہے حالانکہ اللہ درمیانے راستہ کا ضامن ہوا ہے۔

یہ (قیامت میں یا اس جہاں میں) بہت افسوس رکھتے ہیں اور شیعہ کے امور میں کوئی پناہ گاہ نہیں رکھتے اور اہل غضب و گمراہی و کو کھلا دیکھتے ہیں جب کسی شخص کو خدا اس حالت میں کہ جو وہ اپنے دل کی بات پسند کرتا ہے چھوڑ دیتا ہے اور اس کی کسی شخص کو اطلاع جو اس سے ظاہر ہونے والی ہو کو نہ جانتا ہو تو اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور جو کوئی شخص اسے نہیں پہچانتا تو وہ متہم نہ ہوگا یہ کس قدر چار پایوں کے شبیہ ہیں کہ وہ صبح ہوتے ہی ان کے پاس سے چلے جاتے ہیں ہائے افسوس ہمارے شیعوں کے کردار سے میرا دل زخمی ہے اور دائمی درد ہے اس کے باوجود کہ جو وہ اس وقت دوستی رکھتے ہیں آج ایک دوسرے کے ساتھ ہیں کس قدر ایک دوسرے کو خوار اور زبوں حال کریں گے میری وفات کے بعد اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور کس قدر ان کی محبت بعض کی طرف پلٹ جائے گی (اللہ ہی سمجھے اس قبیلہ و گروہ کو) جو کل اصل سے دور ہو جائے گا اور پراگندہ ہو جائے گا اور شاخوں کی طرف جانے کی کوشش کرے گا اور بے راہ انتظار کرنے سے فتح کی امید رکھتا ہے (جو آرام و سکون کا طلب کرنے والا ہے) بغیر اس کے طلوع کی جگہ کے ان میں سے ہر گروہ ایک ٹہنی کی پناہ لیے ہوگا اور اس کو پکڑے ہوئے ہوگا جدھر وہ ٹہنی مڑے گی وہ بھی اس کے ساتھ ہی مڑے گا باوجود اس کے کہ ستائش و حمد جو خدا کے لیے مخصوص ہے اور جلد ہی خدا ان کو جو بدترین روز ذلت بنی امیہ کے لیے ہے دور سے ہی ایک جگہ جمع کر دے گا اور خریف کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح ان میں محبت پیدا کر دے اور انہیں تہہ بہ تہہ کر دے گا بادلوں کی تہہ کی طرح اور ان کو آپس میں ملا دے گا اور اس بعد ان کے سامنے سے دروازے کھول دے گا اور وہ ہیجان و انتشار کی جگہ سے ادھر کو بہہ آئیں گے اور اس اپنی جگہ سے باہر آ جائیں گے (یہ اشارہ جنگ ابو مسلم خراسانی کو طرف ہے جو اسی بنی امیہ سے ہوگا) سیل عرم کی طرح کہ اس سیلاب کے چھوٹے چھوٹے پہاڑ سالم نہ رہیں گے (اور اس دیوار کو ویران) کر دے گا اور نہ ہی ٹیلے اس سے محفوظ رہیں گے، اور اس کے راستے کے پہاڑ کی کوئی چیز اسے روک نہ سکے گی چاہے وہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو اور خدا ان وادیوں کے

عین درمیان سے منتشر کردے گا اور پھر ان کو چشموں کی طرح زمین میں چلائے گا اور بوسیلہ ایک ایسی قوم کے کہ جس کے انہوں نے حقوق پائمال کیئے ہوں اور ان کے لوگوں کو ستایا ہو گا تو وہ ان کے ہاتھوں سے جو ہوا ہے اور وہ گروہ جلا وطن ہو گا اور دوسری قوم کے شہروں میں انہیں تمکین دے گا تا کہ وہ واپس لے سکیں بنی امیہ کو آوارہ کرنے کے لیے تا کہ وہ مسلط نہ ہو سکیں اس چیز پر جو انہوں نے غصب کر کے حاصل کی تھی خدا ان کے ذریعہ ایک رکن (جو بڑا مضبوط) ہے کو ہلا کر رکھ دے گا (اس سے مراد انہی بنی امیہ کی حکومت ہے) اور ان کے ذریعہ شام سے سنگ میل کو توڑ دے گا اور پتھر اور ان سے زیتوں کی وادیوں کی پُر کردے گا (یعنی مخالفین بنی امیہ) وسط مسجد، دمشق (یا وسط کوہ شام) کو قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جانداروں کو پیدا کیا البتہ پگھل جائے گا جو ان کے ہاتھوں سے جو ان کے ہاتھوں میں ہو گا اور میں گویا گھوڑے سواروں اور سر وصدا کو جو یہ بلند کریں گے سن رہا ہوں اور قسم ہے اس خدا کی جو حق ہے یہ پگھل جائے گا جو ان کے ہاتھوں نیں ہو گا شہروں پر حکومت وقطرات اور بندوں پر بلندی حاصل کرنے کے بعد جس طرح آگ میں تارکول (لُک) اور سیسہ پگھل جاتا ہے اور جو شخص بھی ان سے مرے گا وہ گمراہ ہو کر مرے گا اور جو کام بھی انہوں نے کیئے ہوں گے (یا زمین میں ہوں گے) جو خدا کے لیئے کیئے ہوں وہ قبول ہوں گے اور خدا اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کے سامنے توبہ کرے اور امید ہے کہ خدا میرے شیعوں کو منتشر ہونے کے بعد اس قوم کے برے دن کے لیے جمع کرے گا اور کسی کو اس چیز پر اختیار نہیں کہ وہ خدا کے لیے اختیار کرے بلکہ تمام اختیارات وحکم کرنا دونوں اللہ کے لیے ہیں۔

اے لوگوں یہ لوگ کہ جنہوں نے ناحق منصب امامت کو اپنے لیے قائم کیا ہے اور وہ اس کے لائق نہیں کہ جن کے حوالے تم نے یہ منصب کیا ہے اگر تم نے بھی خالص حق کے بارے ایک دوسرے کی مدد کرنے سے گریز نہ کیا ہوتا اور توہین و پست کرنے باطل میں سستی نہ کرتے اور دلیر نہ ہوتے کہ تم پر وہ شخص جو (ایمان وعقیدہ) میں تمہاری طرح نہیں ہے قوی نہ ہوتا تم پر جو تم پر طاقت ور بن بیٹھا ہے اطاعت کے غصب کرنے پر اور تم میں سے جو اطاعت کے اہل ہیں ان سے اطاعت کو دور کرنے پر قوی وطاقتور نہ ہوتا لیکن تم حیران و پریشان ہو۔ جس طرح بنی اسرائیل والے موسیٰؑ بن عمران کے زمانے میں حیران وسرگردان تھے مجھے اپنی جان کی قسم پریشان وسرگردان تم بھی میرے بعد ہو گے جس طرح بنی اسرائیل والے ہوئے تھے تمہاری یہ حالت کئی گنا ہو گی تم نے پہلا پانی پینا مکمل کر لیا اور دوسری سیرابی پر ہو چکے ہو اور مجھے اپنی جان کی قسم اگر تم نے میرے بعد بنی امیہ کو سلطنت کو بھی اختتام تک پہنچایا تو پھر بھی دوسرا ان سے سلطان ہو گیا جو تمہیں گمراہی کو دعوت دیتا ہے اور تم نے اسے قبول کر لیا اور باطل کی آواز پر جلدی تم نے لبیک کہی ہے پھر تم نے حق کی طرف بلانے والے سے غداری اور خیانت کی اور تم نے اس سے رشتہ توڑ لیا اس سے جو زیادہ قریبی تھا اہل بدر میں سے اور رشتہ جوڑ لیا ہے زیادہ دور والوں سے جو حرب کے بیٹے ہیں کہ انہوں نے رسولِ خدا سے جنگ کی (یعنی عباس کی اولاد کہ جو جنگ بدر میں مشرکین کے لشکر

کے ساتھ رسولِ خدا سے جنگ کرنے کے لیے آئے تھے) اس سے جڑ گئے۔

اور مجھے اپنی جان کی قسم اور اگر پگھل گیا وہ جو ان کے ہاتھوں میں ہے (یعنی بنی عباس اور قدرت ان کی درمیان سے چلی گئی) اور بدلے کے لیے ابتلاء و آزمائش کا اور پردہ ہٹنے کا وقت قریب ہے (وعدہ خروج آلِ محمدؐ) یہ مدت ختم ہو رہی ہے اور وعدہ قریب آ گیا ہے (ظلم و ستم اور اہل باطل کی حکومت ختم ہو جائے گی اور مشرق کی طرف سے تمہارے لیے ایک ستارہ طلوع ہونے والا ہے اور تمہارا چاند ماہ کامل کی طرح چمک رہا ہے (ممکن ہے مراد حقیقت و خصوصیات چاند کی ہوں جیسا کہ آج بھی مسافرت آخر میں اس اثر ہوتا ہے جو چاند میں دیکھا جاتا ہے اور ان تمام خصوصیات کو نزدیک سے مشاہدہ کیا گیا اور خاک ان کو زمین پر لے آئی اور آزمائش کے تحت دقیق علم قرار دیا گیا اور تمام خواص و آثار ان کے پے در پے ہیں) پس جب یہ واضح ہو جائے تو توبہ کی طرف پلٹو اور گناہ چھوڑ دو اور جان لو کہ اگر تم نے مشرق سے طلوع کرنے والے کی اطاعت (کہ شاید مراد حضرت مہدیؑ ہیں جو کہ مشرق کی طرف سے یعنی مکہ سے یا کوفہ سے ظہور کریں گے) تو وہ تمہیں رسولِ خدا کے راستہ پر چلائے گا پس تمہارے بہرہ پن کا علاج ہو جائے گا اور گنگ ہونے سے نجات پا لو گے اور رغبت و طلب سے بوجھ کی ذمہ داری ہٹ جائے گی اور سخت بوجھ اپنی گردنوں سے پھینک دو گے (اطاعت طاقتور کی اور حکومت ظلم کرنے والوں کی) پس خدا دور نہ کرے گا مگر اس کو جو رحمت کا انکار کرے گا اور عصمت سے جدائی اور دوری اختیار کرے اور عنقریب ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ بازگشت کدھر ہے۔

امیر المؤمنینؑ کا ایک اور خطبہ !...... (23)......علی بن رباب اور یعقوب سراج کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس وقت عثمان قتل ہو گئے اور لوگوں نے امیر المؤمنینؑ کی بیعت کر لی تو آنحضرتؑ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا؛ حمد ہے اس خدا کی جو برتر و بلند ہے اور بلندی رکھے ہے (مخلوقین سے تشبیہ سے اور ان کی صفات سے) اور وہ نزدیک ہے اور برتر ہے (مکان و جگہ) کو رکھنے سے اور بلند تر ہے آنکھ رکھنے کے دیکھنے سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں اور نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور عالمین پر خدا کی حجت ہیں اور ان تمام پیغمبروں کی تصدیق کرنے والے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اور مومنین سے محبت کرنے والے ہیں اور مہربان تھے اور خدا اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس کی آلؑ پر اما بعد۔ اے لوگو، بے شک ظلم و ستم وہ چیز ہے جو اپنے صاحب کو دوزخ کی طرف کھینچ لیتی ہے اور پہلا شخص جس نے خدا کے احکام کی نسبت تجاوز کرنے کو جائز رکھا تھا وہ آدمؑ کی بیٹی عناق تھے اور پہلا شخص جسے خدا نے اس کے گناہوں کی وجہ سے قتل کیا وہ یہی عناق تھی زمین پر بیٹھنے کی جگہ روئے زمین میں ایک جریب ایک جریب میں تھی (ایک

جریب 55 فٹ کی ہوتی ہے یا اٹھارہ گز ایک فٹ کی جو زمین کے ناپنے کا ایک پیمانہ رہا ہے جواب بھی علاقے کے ہر تحصیل آفس میں موجود ہے) اور اس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو ناخن تھے اور خدا نے شیر کو اسی طرح ہاتھی کو اور بھیڑیا کو شیر کی طرح اور لاش کے کھانے کو قاطر کی طرح اس پر مسلط کیا اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور خدا نے ان تکبر کرنے والوں کو بہترین حالت و آسودہ ترین وضع میں جو یہ رکھتے تھے مار دیا اور ھامان کی جان لے لی اور فرعون کو ہلاک کر دیا اور عثمان کو بھی قتل کر دیا (شاید مراد ھامان، فرعون سے اول و دوم ہوں) آگاہ ہو جاؤ کہ بلا و مصیبت تمہاری دوبارہ بازگشت اسی دن کی طرح ہوگی کہ جب خدا اپنے رسولؐ خدا کو مبعوث کرے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرتؐ کو حق و سچائی کے ساتھ بھیجا لازمی (غربال آزمائش میں) باہم ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور لازمی غربال ہوگا (اور اچھے اور برے تم سے الگ الگ ہو جائیں گے) اور تہہ دست ہو جائیں گے اور اس طرح کہ جس طرح اس کی گردن جھکتی ہے اور منہ نیچے ہو جاتا ہے اور اس وقت ان کا سر آتش جہنم میں ہوگا جہنم کی تہہ میں یہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ہوگا یہاں تک کہ یہ تم سے پست ترین جگہ میں ہوں گے اور تم بلند ترین جگہ پر ہو گے اور بلند ترین تمہاری جگہ ہے اور وہ پست ترین جگہ میں چلیں گے اور پیشی کریں گے یہ وہ ہیں کہ انہوں نے ان کے حق میں کوتاہی کی تھی (اور ستم کی وجہ سے وہ عقب میں چلے گئے یا یہ کہ وہ عقب میں چلتے ہیں) اور وہ پیچھے گرتے ہیں تازیانے سے پہلے کہ (ناحق) آگے گرے ہیں خدا کی قسم اس بات کو میں نے (جو کچھ اس بارے میں رسولؐ خدا سے میں نے سنا ہے) اس کو میں نہیں چھپاتا اور ایک جھوٹ بھی نہیں کہتا ہوں اور بے شک مجھے اس مقام کی اور اس دن کی اطلاع دی تھی آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک ان کی خطائیں یہی ہیں کہ ایک گھوڑا سرکش و چموشی ہے اور خطا کاروں کو ان پر سوار کیا گیا ہے اور ان کے دہنوں کو چھوڑ دیا گیا ہے (اور اسی طرح چلیں گے یہاں تک کہ) وہ اپنے سواروں کو آگ دوزخ میں گرا دیں گے اور بے شک تقوئیٰ و پرہیز گاری (اس آدمی کے لیے ہے) جس کا گھوڑا آرام شدہ ہے۔

اور پرہیز گاروں کو اس پر سوار کیا گیا ہے اور اس کی لگام کو ان کے ہاتھ میں دیا گیا ہے تاکہ وہ ان کو بہشت میں لے جائیں وہ بہشت میں لے جائیں گے اور بہشت کے دروازوں کو ان کے لیے کھول دیا جائے گا اور نفس کو سکون دینے والی خوشبو ان تک پہنچے گی اور ان سے کہا جائے گا، آرام اور سکون سے اس میں داخل ہو جاؤ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنُوْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ انہوں نے مجھ پر فوقیت کی ہے اس امر خلافت میں اس شخص نے کہ جسے میں نے اس میں شریک ہونا نہیں بنایا اور اس منصب کو اسے نہیں عطا ہے اور وہ شخص کہ جس کی نوبت و حصہ اس کا مقام پر نہیں تھا مگر یہ کہ فرض محال پیغمبرؐ مبعوث ہو جائیں (اور اس سے بات کریں کہ اس کا خلافت میں حصہ ہے)

اور آگاہ ہو جاؤ کہ محمدؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا یہ (غصب خلافت) پرتگاہ کے کنارے ست ہو کہ آ ے ں ہو یہ پرتگاہ اس کو دوزخ کی آگ میں گرادے گا حق و باطل اور ہر ایک کے اہل ہیں اور اگر باطل کی حکومت ہوگئی ہے تو ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اور اگر حق کم ہے تو وہ کبھی کبھار اور شاید ہوتا ہے اور کم ہے کہ کوئی چیز پشت پھیرنے کے بعد پھر آگے بڑھے اور تمہارے نفس تمہاری طرف پلٹ آئیں اور حق کے طرف دار عزیز ہو جائیں اور خدا ان کی مدد کرے اور یہ اتفاق ہو جائے کہ ایک چیز جب چلی جائے تو پھر دوبارہ پلٹ آئے اور اگر بے شک (اس زمانہ میں بھی کہ اب اس کے کام میرے ہاتھ میں آچکے ہیں اور حق پلٹ آیا) اور تمہارے کاموں کو تم پر میں چھوڑ دیتا ہوں اور تم سعادت مند و خوش بخت ہوں گے (لیکن مگر دنیا کے پرستاروں خود غرض والوں کو کہ نقشہ غصب حکومت کو سر میں پرو دیا ہے اس سے دست بردار ہیں) اور مجھ پر اس کے سوائے کچھ نہیں کہ اس کی کوشش کروں (یعنی میں اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں) اور میں بے شک اس کا خوف رکھتا ہوں کہ تم پر غفلت طاری ہو جیسے دو انبیاء کے درمیان کا زمانہ ہوتا ہے جسے فترت کہتے ہیں کہ تم پر فترت کا زمانہ گزرے گا (اس زمانہ میں ان کے کام ان پر مشتبہ ہو گئے تھے اور بد بخت سے دو چار ہو گئے اور ممکن ہے مراد فترت سے اس جگہ میں لغوی معنی ہوں کہ فتور و سستی میں گرفتار ہوئے یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تم بھی سستی نہ کرنے لگ جاؤ) تم نے زمانہ گزشتہ میں اور (ابوبکر کی بیعت کے وقت) مجھ سے منہ پھیر لیا اور انحرف پیدا کر دیا کہ اس میں تمہارے کام میرے نزدیک پسندیدہ رائے نہ ہوئے تھے۔

اگر چاہو (کہ وضع ناہنجار گذشتہ کی تشریح کردوں) میں چاہتا ہوں کہ کہوں خدا تمہارے گزرے سے درگزر کرے یہ دو آدمی جنہوں نے خلافت میں اولیت حاصل کی اور تیسرا کوے کی طرح کھڑا ہو گیا جس کا مقصد اپنا پیٹ بھرنا ہوتا ہے تو اس طرح اس نے اس مقصد کے لیے قیام کیا وہ ہلاک ہوا اگر اس کے پر نوچ لیے جائیں اور اس کا سر کاٹ دیا جائے (تو وہ اس طرح خلافت تک نہ پہنچے گا) تو اس کے لیے بہتر ہے کہ غور و فکر کرے پس اگر اجنبی لگے تو انکار کر دو اور اگر پہچان لو تو جدی کر وہ بہشت سے روک دیا گیا اور یہ کہ دوزخ اس کے سامنے موجود ہے تین اور دو اس طرح یہ پانچ ہوتے ہیں اور اس کا چھٹا نہیں ہے (یعنی مخلوق خدا ان پانچ گروہوں سے باہر نہیں ہے) اول فرشتہ ہے کہ جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے (درجات کمال ظاہری و معنوی میں پرواز کرتا ہے) دوسرا پیغمبر ہے کہ جس کا خدا ہاتھ پکڑتا ہے (اور اس کو مخلوق پر برگزیدہ کرتا ہے اور اس کی گناہوں سے حفاظت کرتا ہے) سوم کوشش کرنے والا اور جدوجہد کرنے والا (درہ کسب و کمال میں اور یا حق کے قائم کرنے میں اور درمیان سے باطل کو ہٹانے اور لوگوں کو حق کی عبادت کرنے کے لیے چھوڑ نا مراد اس گروہ سے امام معصومؑ ہیں اور یہ تین گروہ اہل عصمت و مقرب درگاہ حق ہیں۔

چہارم جو امید کا طلب گار رہتا ہے (لطف خدا کا) پنجم کو تاہی کرنے والا (گمراہ) جو جہنم میں جا گرے گا دائیں اور

بائیں سے گمراہ کرنے والا ہے اور اس کے درمیان والا راستہ ہے کہ جو کتاب خدا و آثار نبوت اس پر قرار کیے گئے ہیں ہلاکت کو وہ پہنچا کہ جس شخص نے (بے جا) دعویٰ کیا ہے اور نا امید ہو گیا ہے جو کوئی جھوٹ بولے گا تو خدا اس مت کو تلوار اور تازیانہ سے ادب سکھائے گا دونوں کے لیے امام کے پاس کوئی نرمی نہیں ہے کہ وہ کسی شخص سے نرمی کرے (یعنی امام ہر حالت میں حد جاری کرنے کو جو خدا نے مقرر کی ہے لازمی جانتا ہے کسی کو تلوار کے ذریعے اور کسی کو تازیانے کے ذریعے ادب سکھائے گا کوئی ناطاقت ہونے کی وجہ سے مسامحہ کرے گا اور کندھا خالی کرے گا۔

اور مسامحہ و سازش کسی سے نہ ہو گی) پس اپنے گھروں میں چھپ جاؤ (اور اعمال سے تعصب اور مذاق کرنے سے خوف کھاتے رہو) اور آپس میں ایک دوسرے سے صلح وصفائی سے رہو اور توبہ تمہارے پیچھے ہے (اور تمہیں گناہ کی آلودگی سے پیچھے ہٹاتی ہے اس طناب کے مانند جو حیوان کی گردن میں ڈالی جاتی ہے اور کوئی شخص اسے پیچھے سے کھینچتا ہے کہ وہ لوگوں کے مال کی طرف نہ جائے) جو حق کے سامنے اپنا خسارہ ظاہر کرے اور مذاق کرے اور اس سے الگ ہو جائے تو وہ ہلاک ہوگا۔

حدیث علیؑ بن حسینؑ !...... (24)......ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام علی بن حسینؑ نے فرمایا، کہ بے شک تم میں سے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا کردار اچھا ہوگا اور بے شک تم میں سے عظمت والا خدا کی بارگاہ میں عمل کی وجہ سے وہ شخص ہے کہ جو رغبت اور اشتیاق رکھے ہو وہی خدا کے نزدیک زیادہ عظمت والا ہے (یعنی علامت زیادہ شوق حق کے ساتھ عمل و کردار ہے) اور وہ شخص کہ جو بہتر عذاب خدا سے نجات پائے گا کہ وہ خدا سے بہتر و برتر طریقہ سے خوف رکھے گا اور بے شک خدا کے زیادہ نزدیک تم سے وہ شخص ہے کہ جس کا خلق زیادہ بہتر ہوگا اور تم میں سے زیادہ مکرم خدا کے نزدیک وہ ہے جو اپنے اہل عیال کو (کھانا دینے میں زیادہ فراخ ہوگا (اور بہتر ان کی زندگی کے لیے اسے وسیع کرے) اور گرامی ترین تم میں سے خدا کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

امیر المومنینؑ کا اپنے زمانے کی خبر دینا !...... (25)......عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا؛ بے شک ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ گناہ کرنے والے اور بدکار شخص ظریف زیرک شمار ہوں گے اور بے شرم و بے حیا آدمی کو اپنے نزدیک کریں گے اور لوگوں کی نظر میں مقرب واقع ہوگا اور انصاف کرنے والے شخص کو کمزور کریں گے تو ان سے کہا گیا کہ اے امیر المومنینؑ کس زمانہ میں اس طرح کے واقعات پیش آئیں گے تو فرمایا جس وقت امانت کو وہ غنیمت سمجھیں گے (اور اس کے مالک کو واپس نہ کریں گے) اور زکوٰۃ کو غرامت (تاوان اور نقصان) جانیں گے اور عبادت کو اپنی گردنوں کو بلند کرنے اور لوگوں پر برتری حاصل کرنے کا ذریعہ

جائیں گے اور صلہ رحم (یا کمزوروں کی دست گیری) کو اپنی طرف سے احسان کا ذریعہ قرار دیں گے اور اس عمل کے ذریعہ سے لوگوں پر یا رشتہ داروں اور ضرورت مندوں پر احسان جتلائیں گے انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنینؑ یہ حالات کس زمانے میں پیدا ہوں گے تو فرمایا اس وقت جس وقت عورتیں مردوں پر مسلط ہو جائیں گی اور کنیزوں کو (ان کا موں پر) مسلط کریں گی اور بچوں کو اس کا حکم دیں گی۔

علیؑ کا ایک چھوٹا سا خطبہ!......(26) محمد بن جعفر عقبی نے ایک حدیث مرفوع میں بیان کیا کہ

امیر المؤمنینؑ نے ایک خطبہ بیان کیا اور اس میں حمد وثناء وستائش خدا کو بیان کیا پھر فرمایا: اے لوگو آدمؑ (ابوالبشر) نے کوئی ایسا فرزند یا غلام نہیں جنا ہے اور لوگ تمام کے تمام آزاد (خلق ہوئے ہیں) لیکن خدا نے تم سے بعض کو بعض دوسروں کے زیردست قرار کیا ہے جس وقت بھی کوئی مصیبت وبلا (اور سابقہ اسلام میں جہاد) آجائے اور اس کار خیر میں صبر نہ کیا جائے اور خدا پر اس چیز کو رکھ دیتا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ایک یہ کہ کوئی چیز (اموال سے) ہمارے لیے آگئی ہے اور ہم (تقسیم) کے معاملے میں اس کو برابر تقسیم کرتے ہیں اور سیاہ چمڑے والے (کالے) اور سرخ چمڑے والے (گورے) کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے مروان نے طلحہ وزبیر کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اس بات سے مراد سوائے تم دونوں کے اور کوئی نہیں ہے (پس امیر المؤمنینؑ کے ہاتھ یہ مال تقسیم ہو گیا)

اور ہر ایک شخص کو تین دینار دیئے (یہاں تک کہ) ایک انصار کے شخص کو بھی تین دینار دیئے اور اس کے بعد ایک سیاہ رنگ کا غلام آیا تو حضرتؑ نے اس کو بھی تین دینار دیئے اس انصاری شخص نے کہا اے امیر المؤمنینؑ یہ غلام ہے کہ میں نے اسے کل ہی تو آزاد کیا ہے اور مجھے اور اسے برابر دیا ہے فرمایا میں نے کتاب خدا میں دیکھا ہے اور اس کو نہیں دیکھا کہ اسماعیلؑ کی اولاد اسحاقؑ کی اولاد پر برتری اور فضیلت رکھے ہو (مجلسیؒ کہتے ہیں شاید غلام بنی اسرائیل کی طرح ہو جیسا کہ اغلب اسی طرح ہی تھا)

حدیث پیغمبرؐ ایک گھوڑے کے متعلق!......(27) ... جابر کہتے ہیں امام باقرؑ نے بیان کیا

ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا سان دیکھنے کے لیے گھوڑے پر سوار باہر تشریف لے گئے پس جب ابو حیحۃ کی قبر کے پاس سے گزرنے لگے تو گر گئے ابوبکر (جو کہ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے) اس نے کہا خدا اس صاحب قبر پر لعنت کرے خدا کی قسم اس کا طریقہ کار خدا کے راستے میں آگے ہوتا تھا اور یہ رسولؐ خدا کی تکذیب تھی خالد بن ابو حیحۃ نے کہا بلکہ خدا ابوقحافہ پر لعنت کرے کہ خدا کی قسم نہ تو مہمان نواز اور نہ ہی اس نے اسلام کے دشمنوں سے جنگ کی خدا کی طرف سے ان دو کہ جو غلبہ وتبار اپنے میں پست تر ہیں اور اسی مقدار سے پشت تر تھے لعنت کرے رسولؐ خدا نے جب ان دونوں کی بات کو سنا تو

مہار وا ونٹ کی گردن میں ڈال دیا اور فرمایا جب بھی تم مشرکین کے بارے میں بری بات کرتے ہو تو عام لوگوں سے بھی یہی کہتے ہیں اور کسی مخصوص شخص کا نام نہیں لیا تو اس شخص کا بیٹا غضب ناک ہو گیا پھر کھڑے ہو گئے اور گھوڑوں کو وہاں سے گزار دیا عیینہ بن حصن نے کہا یہ گھوڑا ایسا اور ویسا ہے (اور اس گھوڑے کی تعریف شروع کر دی) رسولؐ خدا نے فرمایا مجھ سے بیان مت کرو کہ میں گھوڑوں کی خصوصیات کے متعلق تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں عیینہ نے کہا میں بھی لوگوں کے حالات اور انساب کو آپؐ سے زیادہ بہتر جانتا ہوں رسولؐ خدا غضب ناک ہو گئے اور اس وجہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس سے فرمایا (کہو) کہ کون سے لوگ بہتر ہیں عیینہ نے کہا وہ لوگ جو نجد میں رہتے ہیں انہوں نے اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر رکھا ہوا ہے اور نیزوں کو انہوں نے گھوڑوں کی گردنوں میں ڈالا ہوا ہے اور میدان جنگ میں ان سے لڑتے ہیں۔

اور اسی طرح آگے بڑھتے جاتے ہیں رسولؐ خدا نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے بلکہ اہل یمن کے لوگ بہتر ہیں ایمان یمنی کا ہے (اور یمن سے آیا ہے) (ابن اثیر نے کہا ہے کہ جیسا ایمان مکہ سے طلوع ہوا ہے اور مکہ بھی سوائے سرزمین تھامہ کے نہیں ہے اور تھامہ بھی یمن کی زمینوں کے علاقے میں شمار کیا جاتا ہے) اور حکمت وفرزانگی بھی یمن والوں کی ہے اور اگر مجھے ہجرت کا حکم (مکہ سے مدینہ) کا نہ دیا گیا ہوتا تو میں بھی یمن کے علاقے کا ایک شخص ہوتا جفا اور سنگ دلی شر اور صدا کرنے والوں میں (دیا اونٹوں کو رکھنے والے اور گائے بیل رکھنے والے) چادر نشین ہیں کہ وہ یہی قبائل ربیعہ ومضر ہوئے ہیں اور اطراف سے ظاہر ہونے میں سورج کی طرح ہیں اور قبیلہ مذحج (کہ جو اہل یمن سے ہے) کہ زیادہ لوگ اسی قبیلے کے ہیں جو بہشت میں جائیں گے اور قبیلہ حضرت موت عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

اور بجیلہ قبائل رعل وذکوان میں سے بہتر ہے اور قبیلہ لحیان ہلاک ہو جائے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، پھر فرمایا؛ خدا ان پر لعنت کرے ان چار قسم کے حکمرانوں کو، جمد۔ فخوس۔ مشرح (اور یہ دونوں منبر کے وزن پر ہیں) اور در بضعہ اور ان کی بہن عمردہ کو یہ پانچ آدمی معلہ ی کرب کی اولاد ہیں جیسا کہ مورخین کہتے ہیں کہ ان کے مرد اشعت بن قیس کے ساتھ مدینہ میں آئے اور اسلام لائے لیکن جب واپس ہوئے تو حالت کفر کی طرف واپس پلٹ گئے اور جنگ حنین میں لشکر اسلام کے ہاتھوں قتل ہو گئے) اور خدا لعنت کرے محلل اور محلل لہ کو (شرح اس کی حدیث کے آخر پر آئے گی) اور جو کوئی (یعنی ہر ایک شخص نے کہ) بغیر موالیاں (اور اپنے آقاؤں کے) خود ہی ان کو منتسب کیا اور ہر ایک شخص اپنے لیے مدعی نسبی ہو گیا حالانکہ وہ ان کو نہیں پہچانتا (اور اپنے ہی جھوٹ سے فامیل یا اس شخص کو منتسب کرتا ہے) اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عورتوں کی شبیہ بناتے ہیں اور ان کی عورتیں اپنے آپ کو مردوں کی شبیہ بناتی ہیں اور جو کوئی اسلام میں کوئی نئی چیز لاتا ہے (اور بدعت چھوڑنے والا ہے) اور جو کوئی بھی بدعت گزار کو پناہ دے اور ہر ایک سوائے قاتل اپنے کے دوسروں سے

(عنوان قصاص سے) لے لیتا ہے اسے خود ضرب لگانے کو اور جو کوئی اس طرح کا ہے اس کے ماں باپ کو بھی خدا لعنت کرے اس شخص نے عرض کیا اے رسولؐ خدا اگر کوئی ایسا شخص پیدا ہوا کہ جو اپنے ماں باپ کو لعنت کرے فرمایا ہاں ماں و باپ لوگوں کو لعنت کرتے ہیں اور وہ بھی ان کے ماں باپ کو لعنت کرتے ہیں اور خدا لعنت کرے قبائل رعل و ذکوان ولحیان کو اور جذیمہ کو جو اسد سے ہے۔

اور غطفان وابوسفیان بن حرب وشھل ذوالاسنان کو اور دو بیٹوں، ملکیہ بن جزیم ومروان وھوذہ، وھونہ کو (مجلسیؒ نے محلل اور محلل لہ کے چند معنی ذکر کیے ہیں اور ایک یہی معنی اس کا متبادر اس کا ہے کہ مراد محلل سے وہ شخص ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوں اور پھر کوئی شخص اس عورت کو لے لے اور اس کے ساتھ نزدیکی کرے تا کہ اس کا پہلا شوہر اس پر حلال ہو جائے اور نزدیکی کرنے کے بعد اس کو طلاق دے دے اور مراد محلل لہ سے یہی اس عورت کا شوہر ہے اور طیبی سے نقل ہوا ہے کہ کہا گیا ہے اس عورت کا شوہر ملعون ہے جیسا کہ حاضر ہوئی ہے تو اس نے تین دفعہ اپنی عورت کو طلاق دے دی اور راضی ہو گیا دوبارہ اس حیلہ شرعی سے کہ اس عورت کو لے لے اور محلل ملعون ہے جیسا کہ مانند بزر کہ وہ اپنے کو اس کا اجیر کر دیا ہو تا کہ دوسرے کام کی اصلاح کرے اور ایک اور وجہ یہ ہے کہ مراد عمل جاہلیت کے زمانوں کی طرح ہوگا جو کہ حرام مچھلیوں کو حلال اور حلال مچھلیوں کو حرام کرتا ہے اور قرآن میں نسی سے تعبیر ہوا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ مراد حلال کرنے ہر حرام خدا سے ہوا ہے)

(28)۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک موالی (آزاد شدہ) نے امیر المؤمنینؑ سے درخواست کی کہ وہ مجھے کچھ مال دیں تو حضرتؑ نے فرمایا؛ (صبر کرو تا کہ) میں وہ حصہ جو میرے لیے بیت المال سے مقرر ہے آجائے اور اسے تم پر تقسیم کردوں گا اس شخص نے کہا میں جانتا ہوں کہ اس قدر مقدار میرے لیے کافی نہیں ہے (اور میرے کاموں کے لیے کفایت نہیں کر سکتا) اور (زیادہ مال کے حاصل کرنے کے لیے) معاویہ کے پاس کیا معاویہ نے اسے بہت سا مال دیا (اور جس قدر اس نے مانگا اسے دے دیا) تو اس نے امیر المؤمنینؑ کو خط لکھا کہ جو مال اسے (معاویہ کے پاس) سے ملا تھا امیر المؤمنین کو اس کی اطلاع دی امیر المؤمنینؑ نے اس کے جواب میں تحریر کیا، امابعد؛ جان لو کہ جو مال اس وقت تیرے پاس ہے تم سے پہلے یہ دوسروں کے ہاتھ میں تھا اور تیرے بعد کسی اور کو پہنچے گا اور فقط یہ مقدار تیرے مال سے ہی تیرا حصہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے اپنے انجام کے لیے تیار کر لو پس اپنے آپ کو اپنے فرزند پر کہ جس قدر اس کام سے یہ کھاتے ہیں۔

مقدم رکھو کیونکہ (اگر تیرے فرزند تجھے اپنی نظر میں رکھیں اور ان کے ذریعے سے اپنے کاموں کے لیے صورت نہ دیں اس صورت میں تو) ان دو میں سے ایک کے لیے تم نے مال جمع کیا ہے وہ شخص (جو تیرے بعد) اس مال کو اطاعت خدا

کے راستہ میں خرچ کرے گا اور وہ سعادت مند ہوگا لیکن تم بدبخت ہو گئے ہو اور وہ شخص کہ جو اس کو گناہ و نافرمانی خدا ے لیے خرچ کرے گا اور اس مال کے ذریعہ سے کہ جو تم نے اس کے لیے جمع کیا ہے بدبخت ہوگا اور ہرگز ایک دوگروہ میں سے کسی کے لیے لائق نہیں ہے کہ تم ان کو اپنے اوپر مقدم کرو اور اس مال کی خاطر اپنے بار کو وزنی مت کرو پس اس کی نسبت گزر گئی (یعنی اپنے فرزندوں) کے لیے خدا کی رحمت کے امیدوار رہو اور اس کے لیے کہ جو اس جگہ پر ہے خدا کی روزی پر اکتفا کرو۔

علیؑ بن حسینؑ کا کلام موعظہ اور زھد کے بارے !.....(29)

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ علی بن حسینؑ کا طریقہ یہ تھا کہ ہر روز جمعہ سے اس طرح گزرتا کہ مسجد رسول خداؐ میں لوگوں کو نصیحت کرتے اور دنیا کی نسبت ان کو اس سے بے رغبت ہونے کے لیے کہتے تھے اور آخرت کے کاموں کی ترغیب فرماتے تھے اور آپ ے اس کلام کو اس طرح یاد رکھا گیا کہ جو لکھا گیا ہے یہ تھا کہ انہوں نے فرمایا، اے لوگو خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہاری اسی کی طرف بازگشت ہوگی اور جو شخص بھی اس دنیا میں عمل نیک انجام دیتا ہے تو وہ خود انہیں خود اپنے سامنے دیکھے گا اور جو کام وہ برے انجام دیتے ہے اور ان کو ہی محبوب رکھتا ہے تو اس کے اور ان برے کاموں کے درمیان دور کا فاصلہ ہو جائے گا اور خدا تمہیں تیرے اپنے نفس سے ہی ڈرائے گا وائے ہو تم پر ایک ابن آدم کہ تم غافل ہو لیکن تم سے غفلت نہ برتی جائے گی۔

اے ابن آدم، تیری موت ہر چیز سے پہلے تم تک پہنچ سکتی ہے اور جلدی سے اس نے تمہاری طرف رُخ کیا ہوا ہے اور تمہیں تلاش کرتی ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تمہیں پالے اور تم فکر کرو کہ ابھی اجل تمہاری تمہارے سر پر کھڑی ہے اور ملک الموت تمہاری جان کو قبض کیئے ہے اور تاریک وتنہائی کے گھر قبر میں داخل ہو گئے اور تیری روح کو تیرے بدن میں واپس کیا جائے گا اور دو فرشتے (سوال کرنے) والے جن کا نام ناکر ونکیر ہے تجھ سے سوال کرنے کے لیے اور تیری سخت آزمائش کے لیے بغیر اجازت کے تیری قبر میں آجائیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ پہلا سوال جس چیز کے بارے میں تم سے کیا جائے گا وہ تیرا پروردگار ہے کہ تم اس کی پرستش کرتے ہو اور اس کے بعد تیرے پیغمبرؐ کے بارے سوال ہوگا کہ جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔

اور اس کے بعد تیرے دین کا سوال ہوگا کہ تم جان لو اسی سے متدین ہوئے ہو اور اس کتاب کے بارے سوال ہوگا جس کو تم پڑھتے ہو پھر امام کا تجھ سے سوال ہوگا کہ اس کی ولایت کو قبول کیا ہے اور پھر تیری عمر کے بارے سوال ہوگا کہ اس کو کس راستے پر گزارا ہے پھر مال ومتاع کے بارے سوال ہوگا کہ اسے کہاں سے حاصل کیا ہے اور کس راستے میں اسے خرچ کیا ہے پس تم خود احتیاط سے کام لو اور اپنے نفس میں نگاہ کرو امتحان وسوال کرنے و آزمائش کے آنے سے پہلے اس کے

جواب دینے کے لیے تیار رہو [illegible] اور [illegible]

(سچے راہنما) اور خدا کے دوستوں کے دوست بن کر رہو (اس صورت میں) [illegible]

تمہارے دھیان میں رکھ دے گا اور تیری زبان کو صواب وصحیح پر گویا کردے گا اور بہتر جواب دوگے اور خوشخبری رضوان وبہشت خدا سے پاؤ گے اور اس طرح نہ ہوگے تو تمہاری زبان لکنت ہو جائے گی اور تمہاری دلیل باطل اور نادرست ہوگی اور جواب نہ دے سکو گے اور تمہیں دوزخ کی خوشخبری سنائی جائے گی اور عذاب کے فرشتے دوزخ میں داخل کرنے کے لیے اور میزبانی کرتے ہوئے گرم پانی سے تیرے استقبال کے لیے آئیں گے۔

اے ابن آدم اس دنیا کے بعد قیامت کے دن وضع بزرگتر وجان گزار تر اور دل خراش تر ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس میں تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہاں پیش ہونا سب کے لیے ہے خدا اولین اور آخرین کو ایک جگہ جمع کردے گا جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہر ایک اپنی قبر سے باہر نکل آئے گا وہ دن نزدیک ہے کہ جس وقت دلوں کو کھینچ کر دیا جائے گا اور غصہ گلے تک پہنچ جائے گا اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن کسی کی لغزش وغلطی کو معاف نہیں کیا جائے گا اور کوئی شخص بھی کسی کے لیے قربان نہ ہوگا (کہ مال ادا کیا جائے گا یا کوئی چیز کسی شخص کو معاف کرالے) اور کسی شخص کی بھی معذرت قبول نہ ہوگی اور توبہ اس مقام پر کسی شخص کی بھی قبول نہ ہوگی اعمال نیک کے سوائے کسی کی جزا نہیں ہے اور ناپسندیدہ وبرے کاموں کی سزا ہی ہے پس کسی بھی حال میں مومنین نے دنیا میں رائی کے دانے کے برابر بھی نیک کام کیا ہوگا تو وہ اسے پالے گا اور مومنین سے کسی ایک نے بھی رائی کے دانہ کے برابر بھی برا کام کیا ہوگا تو وہ اسے پالے گا۔

پس اے لوگو گناہوں اور نافرمانیوں سے ڈرتے رہو ان سے کہ جس کا ذکر خدا نے اپنی صادق کتاب و بیان میں اس کا ذکر کیا اور تمہیں اس سے خوف دلایا اور تہدید کی ہے اور خدا کے خوف وترس وتہدید سے تم سکون نہ پاسکو گے جب شیطان راندہ (بارگاہ خدا) تم کو اس چیز کی طرف جو لذت شہوات سے ہوں جو جلدی جانے والی ہیں اس دنیا میں یاد کرائے تو تم اللہ کو یاد کرو کیونکہ خدا فرماتا ہے، إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ۔ بے شک وہ ڈرتے رہتے ہیں جس وقت شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ ان کو محسوس ہوتا ہے تو وہ (احکام خدا) کو یاد کرلیا کرتے ہیں اور یکا یک ان کی آنکھ کھل جاتی ہے (سورہ اعراف آیت 201) اپنے دلوں کو خدا کے خوف سے ڈراؤ اور اسی پر رہو اس کو یاد کرتے رہو اور اس نیکی کی جزاء جو تم سے اس خدا کی طرف پلٹ کر جائیں گے اس کا تم سے وعدہ کیا۔ چنانچہ سخت ترین سزا سے تمہیں خوف دلاتا اور ڈراتا ہے کیونکہ جو کوئی بھی اس سے ڈرے اس کو چھوڑ دیتا ہے اور بے خبروں کے ساتھ دنیا کی خوشی کی طرف مائل نہیں ہوتے اور وہ لوگ جو برے کاموں کو انجام دیتے ہیں اور چال کی

کرتے ہیں (چالاکی سے برا کرتے ہیں) اور بری بری چالیں چلتے تھے کیونکہ خدا اپنے قرآن محکم میں فرماتا ہے، أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ۔ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ۔ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ۔ جو بری چال چلتے ہیں کہ وہ اس سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے یا عذاب ان پر اس طرح آئے کہ وہ کچھ نہ سمجھیں یا ان کی آمد و رفت میں ان کو گرفتار کرے کہ وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے یا ان کو ڈر کی حالت میں دھر پکڑے (سورہ نحل 44 تا 46) پس خدا نے ظالموں کو جو بدلہ دیا ہے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کر کے جو تم کو ڈرایا ہے اس طریقہ اور اس سے مطمئن نہ ہو جاؤ۔

ظالموں سے جو وعید کی گئی ہے اس کا کوئی حصہ تم پر نازل نہ ہوگا خدا کی قسم خدا نے دوسروں کے حال بیان کر کے تم کو نصیحت کی ہے اور سعید و خوش بخت وہی ہے جو دوسروں کے حالات سے خود نصیحت حاصل کرے اور خدا نے ان بستیوں کے رہنے والے جو تم سے پہلے گزرے ہیں ظالموں کی جو گت بنائی اس کا ذکر تمہیں اپنی کتاب میں سنا دیا ہے جیسا وہ فرماتا ہے، وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً ۔ اور ہم نے کتنی ہی بستیاں جو نافرمان تھیں اجاڑ دیں اور ان کے اجاڑنے کے بعد اور مراد خدا کے اس اجاڑنے سے اس جگہ پر ہے جو اس کے اہل تھے فرماتا ہے، وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۔ اور ان کے بعد اور لوگ پیدا کر دیئے اور اس کے بعد خدا فرماتا ہے، فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ پھر جس وقت انہوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو لگے وہاں سے تیز تیز بھاگنے (یعنی فرار کرنے لگے اور رونے لگے) پھر خدا فرماتا ہے، لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ۔ (ہم نے ان سے کہا) اب تیز نہ بھاگو اور جہاں تم کو آسائش ملا کرتی تھی اس مقام کی طرف اور اپنے مکانوں کی طرف لوٹ کر جاؤ تاکہ تم سے پوچھ گوچھ کی جائے (اور جب عذاب ان کے سر پر آ گیا) قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۔ تو وہ بولے ہائے خرابی ہماری ہم تو یقیناً نافرمان تھے (سورہ انبیاء آیت 11 تا 14) اور خدا کی قسم کہ یہ خود ہی نصیحت و تہدید ہے تمہارے لیے اگر تم نصیحت حاصل کرو اور خوف رکھو پھر خدا کے کلام قرآن میں ہے کہ نافرمان لوگ اور گناہ گار پلٹ گئے اور خدا فرماتا ہے، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۔ پس وہ برابر یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو مارا کہ کٹی ہوئی کھیتی کا سا ڈھیر لگا دیا (سورہ انبیاء آیت 15) اور فرماتا

ہے، وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۔اور تمہارے پروردگار کا عذاب ذرا سا بھی ان کو چھوئے گا تو ضرور یہ کہنے لگیں گے ہائے خرابی ہماری ہم ہی تو نافرمان تھے (سورہ انبیاء آیت 46)

پس اے لوگو اگر تم یہ کہو کہ یہاں خدا نے مشرک مراد لیے ہیں تو ایسا ہو نہیں سکتا اس لیے کہ آگے اس آیت کے بعد خدا فرماتا ہے، وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ۔

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانین قائم کریں گے پس کسی نفس پر ذرا سا ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کوئی عمل) عمل کیا ہوگا تو ہم اسے حاضر کریں گے اور حساب لینے کو ہی کافی ہیں (سورہ انبیا آیت 47) جان لو اے خدا کے بندو کہ مشرکین کے لیے نہ میزانین قائم کی جائیں گی اور نہ ہی حساب کے دفتر کھولے جائیں گے ان کی تو ٹولیاں کی ٹولیاں جہنم میں بھیج دی جائیں گی میزانوں کا قائم ہونا اور دفتر کا کھولا جانا تو محض اہل اسلام کے لیے ہے پس اے خدا کے بندو خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بے شک خدا رونق زندگی دنیا اور اس کا جلدی گزر جانا کسی بھی اپنے دوست دار کے لیے اچھا نہیں سمجھتا اور اس کو مورد دنیا و رونق جلد گزارنے والی اور اس کی خوشی کی ترغیب کی تشویق ان کو نہ کی گئی ہے اور تنہا دنیا اور اس کے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ ان کی آزمائش کرے کہ کون ان سے اپنی آخرت کے لیے اچھے کام کرتا ہے اور خدا کی قسم اسی کے بارے میں تمہارے لیے اس نے مثالیں دی ہیں اور آیات کو بیان کیا ہے اس شخص کے لیے جو اس میں عقل سے کام لیتا ہے اور کوئی قوت و طاقت خدا کے سوا نہیں ہے پس زھد اختیار کرو اس طرح کہ جس طرح خدا نے تمہیں زھد کرنے کا حکم دیا ہے یہ دنیا کی زندگی جلد ہی ختم ہونے والی ہے بے شک خدا نے فرمایا اور اس کا کلام حق اور مسلم ہے فرماتا ہے، إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۔ سوائے اس کے نہیں ہے کہ زندگانی دنیا کی مثال اس پانی کی سی ہے جو ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ وہ نباتات جس کو آدمی اور جانور کھاتے پیتے ہیں مخلوط ہو گئی یہاں تک کہ زمین کی اس سے زینت ہوئی اور وہ بن سنور گئی اور اہل زمین نے یہ خیال بھی کر لیا کہ اب ہم اس پر قابو پانے والے ہیں تو یکایک ہمارا عذاب رات

یا دن کو آپہنچا اور اس کا ایسا ڈھیر کر دیا گویا کل وہ کوئی چیز ہی نہ تھی اس طرح سے ہم ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کریں مفصل طور پر آیات بیان کرتے ہیں (سورہ یونس آیت 24) پس اے خدا کے بندو ان لوگوں سے ہو جاؤ جو غور وفکر کرتے ہیں اور دنیا سے دل نہیں لگاتے بے شک خدا نے اپنے پیغمبر محمدؐ سے فرمایا ہے، وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہو ورنہ آگ تم کو چھوئے گی (سورہ ھود آیت 113) اور اپنے دل کو اس دنیا کی رونق سے مربوط مت کرو اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اور اس کی طرف مربوط وہ شخص ہوتا ہے کہ جو اس کو ہمیشہ رہنے والا گھر سمجھتا ہے اور اپنے لیے یہی سمجھے ہوئے ہے کیونکہ یہ سرائے دنیا عارضی رہنے کی جگہ اور کوچ کرنے کا مقام ہے اور عمل و کام کرنے کا گھر ہے۔

پس توشہ حاصل کرو اعمال صالحہ کے ذریعے سے بکھر جانے سے پہلے اس دن کے لیے کہ اس کے آجانے سے پہلے اس کی ویرانی کا حکم خدا کی طرف سے آجائے کیونکہ یہ اسی طرح ہے کہ ایک شخص اسے ابتدا سے ہی کاموں میں لگاتا ہے اور اسے شروع سے ہی آباد کرتا ہے یہ اس کو ویران کردے گا اور وہ وہ ہے جو زمین کا مالک و سرپرست ہے پس خدا سے ہی مدد طلب کرو اور تم اپنے لیے تقویٰ اور بردباری و حلم کا اس دنیا سے توشہ حاصل کرو اور خدا ہمیں اور تمہیں زاھدوں سے اور ان کی رونق سے جلد اس دنیا سے گزار دے اور وہ جو اس کی جزا و پاداش کے مشتاق ہیں جلد ہی آخرت تک پہنچیں گے اور وہ ہماری جگہ ہمارے ساتھ ہونے کا کیونکہ بے شک ہم اسی لیے پیدا کیے گئے ہیں اور اسی کے مکلف ہوئے ہیں اور خدا کا درود وسلام محمد پیغمبر خدا پر اور اس کی آلؑ پر ہو، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امام باقرؑ کے ساتھ ایک بوڑھے شخص کی داستان !...... (30)

......حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام باقرؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور کمرہ بھی لوگوں سے بھرا ہوا تھا کہ اچانک ایک بوڑھا شخص عصا کے سہارے چلتا ہوا وارد ہوا اور آکر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام کیا اور کہا خدا کی رحمت اور اس کی برکات تم پر ہوں اے فرزند رسولؐ خدا اور پھر اس کے بعد خاموش ہو گیا امام باقرؑ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ، اس بوڑھے شخص نے پھر حاضرین کی طرف منہ کیا اور ان کو بھی سلام کیا اور اسی طرح کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ تمام نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر اس نے امام باقرؑ کی طرف منہ کیا اور کہا اے فرزند رسولؐ خدا مجھے اپنے نزدیک بیٹھنے کی جگہ دیں خدا کی قسم میں آپؑ کو دوست رکھتا ہوں اور جو آپؑ کا دوست ہے۔

اس کو بھی دوست رکھتا ہوں اور خدا کی قسم میرا آپؑ کو دوست رکھنا اور آپؑ کے دوستوں کو دوست رکھنا دنیا کے لالچ

کے لیے نہیں ہے اور خدا کی قسم میں دشمن رکھتا ہوں جو آپؑ کو دشمن رکھتا ہے اور میں اس سے بے زار ہوں اور یہ دشمنی رکھنا اور بے زار ہونا ان سے اس لیے نہیں ہے کہ انہوں نے (میرے باپ) کا خون کیا جو میرے اور ان کے درمیان قائم ہوا ہو خدا کی قسم میں آپؑ کے حلال کو حلال جانتا ہوں اور آپؑ کے حرام کو حرام جانتا ہوں اور یہ سب کے لیے آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔

میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا (اس طریقہ سے) میرے بارے میں (سعادت ونجات) ہو سکتی ہے۔ امام باقرؑ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ یہاں تک کہ اسے اپنے پہلو میں بٹھایا اور پھر اس سے فرمایا اے پیر مرد بے شک ایک شخص میرے باپ علیؑ بن حسینؑ کے پاس تشریف لایا اور یہی سوال جو تم نے مجھ سے کیا ہے اس نے میرے باپ سے کیا اور میرے باپ نے اس سے فرمایا اگر (تم اس حالت میں) وفات پا جاؤں رسولؐ وعلیؑ وحسنؑ وحسینؑ وعلی بن حسینؑ کے ساتھ داخل ہوگے تیرا دل ٹھنڈا ہو اور تیرا دل سکون پائے گا اور تیری آنکھیں روشن ہوں گی اور لکھنے والے گرامی فرشتے روح وریحان کے ساتھ تیرا استقبال کریں گے اور یہ اس وقت ہو گا جب تمہاری جان اس مقام پر پہنچے گی اور ہاتھ سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور اگر زندہ رہو اور جو کچھ بھی تیری آنکھوں کے لیے روشن ہے وہ دیکھو گے اور بلند ترین درجات بہشت میں ہمارے ساتھ ہو گے بوڑھے شخص نے کہا کیا فرماتے ہیں اے ابو جعفرؑ تو امام نے اسی بات کو دوبارہ اس کے سامنے بیان کیا۔

بوڑھے شخص نے کہا **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** اے ابو جعفرؑ اگر میں مر جاؤں تو رسولؐ خدا وعلیؑ وحسنؑ وحسینؑ وعلی بن حسینؑ کے ساتھ ہوں گا اور میری آنکھیں روشن ہوں گی اور میرا دل ٹھنڈا ہو گا اور میرا دل سکون پائے گا اور لکھنے والے گرامی فرشتے روح وریحان کے ساتھ میرا استقبال کریں گے جس وقت کہ میری جان اس جگہ تک پہنچے گی یعنی گلے تک اور اگر زندہ رہوں گا تو اس کو آنکھوں سے دیکھے گا کہ وہ اس سے روشن ہو گیا اور آپؑ کے ساتھ ہوں گا بلند ترین درجات بہشت میں تو اس ان جملوں کو بیان کیا اور گریہ کی آواز اس کی بلند ہوگئی اور ہائے ہائے شروع کر دیا گریہ کرنے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ زمین پر جا گرا اور جو اس کمرے میں موجود تھے انہوں نے جب اس بوڑھے مرد کے اس حال کو دیکھا تو انہوں نے بھی گریہ وزاری شروع کر دی امام باقرؑ (نے جب اس طرح دیکھا) تو آپؑ نے اپنی انگلیوں سے اس کے اشک کے پانی کو صاف کرنا شروع کر دیا جو اس بوڑھے کی آنکھوں سے جاری تھے اس بوڑھے شخص نے سر کو بلند کیا اور آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں حضرتؑ نے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ میں دیا اور اس نے آنحضرتؑ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور اسے چہرے اور آنکھوں پر لگایا پھر اس نے اپنے سینہ کو کھول دیا اور آپؑ کے ہاتھ کو شکم اور

سینہ پر رکھا اور اکھڑ ہو گیا اور خدا حافظ کیا اور راستہ پر ہی گر گیا امام باقرؑ نے اس پیر مرد کی پشت کی طرف دیکھا اور پھر اپنے منہ کو جو لوگ موجود تھے ان کی طرف کیا فرمایا جو کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس شخص کو دیکھے جو اہل بہشت سے ہے وہ اس شخص کی طرف دیکھے حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے مجلس ماتم و عزاداری اس دن کی طرح کبھی نہ دیکھی۔

ایک زیتون فروش کی داستان!....... (31)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، کہ ایک ایسا شخص تھا

جس کا کام زیتون کا تیل بیچنا تھا اور رسولؐ خدا سے شدید محبت رکھتا تھا اس مرد کا طریقہ کار یہ تھا کہ جس وقت وہ اپنے کام کے لیے جاتا تھا تو اس وقت نہیں جاتا تھا جب تک رسولؐ خدا کو دیکھ نہ لیتا تھا تو اپنے اس کام کے لیے ہر گز نہیں جاتا تھا اور اس کا یہ طریقہ کار مشہور و معروف ہو چکا تھا (اور تمام لوگ اس وجہ سے اسے جانتے تھے) اور جب بھی (دور سے) آتا تو رسولؐ خدا اپنے سر کو بلند کر دیتے تھے تا کہ یہ شخص ان کو دیکھ لے (اور اپنے کام کے لیے چلا جائے) ایک دن وہ اپنے طریقہ کے مطابق رسولؐ خدا کے پاس آیا اور آنحضرتؐ نے بھی اپنے سر کو بلند کیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا اور چلا گیا لیکن تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ واپس آ گیا تو رسولؐ خدا نے دیکھا اس مرد نے اس طرح کیا یعنی واپس آ گیا تو اسے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ مرد آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا پھر رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ آج تم نے وہ کام کیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں کیا ہے تو اس نے عرض کیا اے رسولؐ خدا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ نبی بنا کہ مبعوث کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد نے میرے دل کو اس طرح گھیر لیا (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کی خواہش اتنی شدت اختیار کر گئی) کہ میں ناطاقت ہو گیا کہ میں اپنے کام کی طرف جاؤں اور مجبور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آ گیا ہوں تو آنحضرتؐ نے اس مرد کے حق میں دعا کی اور خوش اخلاقی سے اس سے بات کی اور یہ واقعہ گزرا اور چند دن گزرے تھے کہ رسولؐ خدا نے اس شخص کو نہ دیکھا تو اس شخص کا احوال پوچھا تو اصحاب نے عرض کیا کہ چند دن ہو گئے ہیں کہ ہم نے اسے نہیں دیکھا پس حضرتؐ وہاں سے اٹھے اور نعلین کو پہنا اور اصحاب نے بھی اپنے جوتے پہن لیئے اور آنحضرتؐ کے پیچھے زیتون کا تیل بیچنے والوں کے بازار آ گئے اور وہاں دیکھا کہ اس شخص کی دوکان پر کوئی بھی موجود نہیں ہے اس کے متعلق اس کے ہمسایوں سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا وہ وفات پا گیا ہے۔

اے اللہ کے رسولؐ اور وہ شخص امانت دار اور سچا تھا لیکن ایک عادت اس کی تھی فرمایا، کون سی عادت تو انہوں نے کہا کہ ناجائز کام کرتا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ عورتوں کے پیچھے جاتا تھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا خدا اس کو معاف کرے خدا کی قسم مجھ سے اس قدر محبت رکھتا تھا کہ اگر چہ بردہ فروش تھا تو خدا اس کو معاف کرے (مجلسیؒ کہتے ہیں شاید مراد یہ ہو کہ آزاد آدمیوں کو جان بوجھ کر قید کرتا تھا اور ان کو بیچ دیتا تھا)

(32) میسر کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا تمہارے ساتھیوں اور ہم مسلکوں (یعنی شیعوں) کا حال کیسا ہے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہم لوگوں کے سامنے (یعنی اہل سنت وجماعت) یہود ونصاریٰ ومجوس ومشرکین سے بھی بدتر ہیں تو آنحضرتؐ نے اس وقت (کہ جب میں نے یہ بات بیان کی) تکیہ کیئے ہوئے تھے پس اٹھے اور بیٹھ گئے اور فرمایا کیا کہتے ہو میں نے کہا خدا کی قسم ہم ان لوگوں کے نزدیک یہود ونصاریٰ ومجوس ومشرکین سے بدتر ہیں تو فرمایا خدا کی قسم تم میں سے دو شخص بھی دوزخ نہ جائیں گے اور نہ ہی خدا کی قسم بلکہ ایک شخص بھی دوزخ نہ جائے گا خدا کی قسم تم وہ لوگ ہو کہ جن کے بارے خدا فرماتا ہے، **وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ۔ اَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ۔** پھر کہیں گے کہ کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم بدوں میں سے شمار کیا کرتے تھے آیا ان کو ہم نے مسخرہ بنالیا تھا یا نگاہیں ان سے پھر گئی ہیں بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں لڑنا برحق ہے (سورہ ص آیت 63,62,61) پھر فرمایا وہ تم کو جہنم میں ڈھونڈیں گے مگر وہ تم میں ایک کو بھی نہ پاسکیں گے۔

رسولؐ خدا کی علیؑ کو وصیت!......(33) معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کو جو وصیت کی تھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے فرمایا، میں تمہیں تمہارے نفس کے بارے میں چند وصیتیں کرتا ہوں تم ان کو مجھ سے حاصل کرلو اور اس کے بعد فرمایا خدایا (ان کے یاد وحفظ کرنے میں) ان کی مدد فرمایا

اوّل: سچائی، اور ہرگز آپؑ کے دھن سے جھوٹ نہ نکلے

دوم: ورع پارسائی، خیانت کرنے میں دلیری نہ کرنا (اور خیانت تم سے سرزد نہ ہو)

سوم: خوف خدا اور یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے

چہارم: خوف خدا سے بہت زیادہ گریہ کرنا کیونکہ ہر ایک آنسو کے بدلے میں بہشت میں تیرے لیے ہزار گھر تعمیر کیا جائے گا۔

پنجم: مال نثار کرنا اور اپنی جان کو قربان کرنا اپنے دین ومذہب کی خاطر

ششم: پیروی کرنا میرے طریقہ وسنت کی نماز وروزہ وصدقہ میں پھر نماز پچاس رکعت (شاید دو رکعت وتر جو کہ نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے اس باب سے کہ وہ نماز شب اس شخص کے لیے جو اس کے موفق نہ ہوگی اور اس کے

حساب میں نہ ہوگی)

اور پھر ہر مہینے کے تین روزے ہیں جمعرات مہینے کی پہلی اور مہینے کے درمیان کا، بدھ اور مہینے کے آخر کی جمعرات اور پھر ہر ماہ کے اور پھر صدقہ تمہیں چاہیے کہ اسے ادا کرو جس حد تک تمہیں بتایا گیا ہے۔ اسراف اور زیادہ سے اور اس میں اسراف نہ کرو (یعنی عام طور پر جس قدر بھی صدقہ دو درست ہے اور اس میں اسراف نہیں ہے) اور تم نماز شب کو ادا کرو (اور چند دیگر نسخوں میں جملہ، وَعَلَيْكَ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ۔ ایک دفعہ ذکر ہوا ہے لیکن وسائل میں کہ اس میں کافی سے حدیث نقل کی گئی تین بار ذکر ہوا ہے) اور تم نماز زوال (ظہر) ادا کرو اور تم نماز زوال ادا کرو اور تم نماز زوال ادا کرو (مجلسی اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد نافلہ ظہر ہے) اور تم قرآن پڑھا کرو جس حال میں بھی ہو اور تم اپنی نماز میں دونوں ہاتھوں کو بلند کیا کرو اور پھر نیچے کیا کرو (یعنی تکبیر کہنے کے وقت ہاتھوں کو بلند کیا کرو پھر نیچے کیا کرو) تم جب بھی وضو کرو تو مسواک کیا کرو اور تم بہتر اخلاق کے ساتھ لوگوں سے پیش آیا کرو اور برے اخلاق سے دوری اختیار کرو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو سوائے اپنے نفس کے کچھ نہ پاؤ گے تو اسی کی ملامت و سرزنش کرو۔

(34)...... جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر طیار کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد محترم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا حسب (شرف خاندان) مرد کا اس کا دین اور اس کی مردانگی و مروت اس کی عقل و خرد ہے اور اس کا شرف اس کی خوبصورتی ہے (یعنی خوبصورتی اس کا شرف ہے) اور اس کی بزرگی اس کی پرہیزگاری و تقویٰ ہے۔

فضیلت آئمہؑ وشیعہ!......(35)...... برید بن معاویہ کہتے ہیں کہ میں منیٰ میں خدمت امام باقرؑ میں تھا اور چادر آنحضرتؑ کے لیے بچھائی گئی تھی پس آنحضرتؑ نے اس وقت زیاد بن اسود (جو آپؑ کے اصحاب میں سے ایک تھے) اس کی طرف نظر کی اور دیکھا کہ اس کے پاؤں سخت زخمی و مجروح ہوئے ہوئے ہیں امام باقر علیہ السلام رقت کرتے ہوئے بہت اس سے متاثر ہوئے اور اس سے فرمایا کس وجہ سے تمہارے پاؤں اس طرح ہوگئے ہیں اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اونٹ جوان اور لاغر ہے اس وجہ سے میں زیادہ راستہ پیدل چل کر آیا ہوں امام باقر علیہ السلام متاثر ہوئے زیاد نے عرض کیا میں جب بھی گناہوں سے آلودہ ہوتا ہوں تو یہاں تک کہ میں اپنے گمان میں کہتا ہوں کہ میں ہلاکت و نابودی میں جا پڑا ہوں تو اس حالت میں میں آپؑ کی محبت کو یاد کر کے اسی میں چلا جاتا ہوں اور مجھے نجات کی امید پیدا ہو جاتی ہے اور میرا غم و اندوہ دور ہو جاتا ہے خدا فرماتا ہے

حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔ امام باقرؑ نے فرمایا، مگر کیا دین چیز سوائے محبت اور دوستی کے

ہے۔ خدا فرماتا ہے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت دے دی ہے (سورہ حجرات آیت 7) اور فرماتا ہے إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا (سورہ آل عمران آیت 31) اور نیز (انصار مدینہ کے بارے میں) فرماتا ہے يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ۔ جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ان سے محبت رکھتے ہیں (سورہ حشر آیت 9) اور فرمایا کہ ایک شخص پیغمبرؐ اکرم کی خدمت میں آیا تھا اور اس نے عرض کیا اے رسولؐ خدا میں نماز ادا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہوں اور خود نماز ادا نہیں کرتا اور روزہ رکھنے والوں کی دوست رکھتا ہوں اور میں خود روزہ نہیں رکھتا (بعید نہیں ہے کہ اس کی مراد نماز نافلہ اور مستحب روزہ ہو) رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ تم وہ شخص ہو کہ جو ان کو دوست رکھتا ہے اور تمہارے لیے وہی کچھ ہے جو تم اپنے ہاتھ لاتے ہو (یعنی تمہارا نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کے ثواب سے کوئی تعلق نہیں اس کا ثواب ان کو ہی ملے گا جو ایسا کرتے ہیں تم جو کرتے ہو وہی تمہارے لیے ہے) اس کے بعد فرمایا کیا طلب کرتے ہو اور کیا چاہتے ہو آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک اگر ایک ہراس کرنے والی چیز آسمان سے آجائے تو (تمام لوگ ہلاک ہو جائیں) اور ہر گروہ اپنی پناہ کی طرف جائے گا اور ہم بھی اپنے پیغمبر کی پناہ طلب کریں گے اور تم بھی ہماری طرف بھاگو گے۔

(36). سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا خاص حمد خدا کے لیے ہے ایک گروہ مرجئہ ہو گیا اور ایک گروہ حروریہ (وخوارج) ہو گیا اور ایک گروہ وہ قدریہ ہو گیا اور تمہیں ترابیہ کہا گیا (منسوب ابو تراب کی طرف جو علیؑ کی کنیت ہے) اور علیؑ کے شیعہ کو یہ نام دیا گیا ہے خدا کی قسم کہ یہ (یعنی حق وحقیقت) نہیں مگر یہ کہ سوائے خدائے یگانہ کے کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس رسولؐ اور رسولؐ خدا کی آلؑ اور رسولؐ خدا کے شیعہ ہیں اور تمام لوگ نہیں ہیں سوائے اس کے (جو ہیں) علیؑ برتر تمام لوگوں سے تھے رسولؐ خدا کے بعد اور زیادہ حق دار لوگوں سے تھے ان لوگوں کی نسبت اور تین دفعہ اس جملہ کا تکرار فرمایا۔

(مرجئہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو علیؑ کو چوتھا خلیفہ جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو معتقد ہیں باوجود ایمان رکھنے کے کہ ہرگز گناہ کا نقصان نہ پہنچے گا اور باوجود کفر کے ہرگز ان کو اطاعت فائدہ نہ دے گی اور حروریہ سے ایک گروہ خوارج پر اس کا اطلاق ہوتا قدریہ کے لوگ کہتے ہیں کہ وہ لوگ تفویض کے قائل ہو گئے اور کبھی جبریہ کو بھی قدریہ ہی کہا جاتا ہے)

(37). عبدالحمید واسطی کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا خدا آپؑ کے کاموں کی اصلاح کرے بے شک ہم انتظار ظہور حکومت حق کے ہاتھوں کو کسب سے ہٹائے ہوئے ہوں یہاں تک کہ یہاں کوئی چیز بھی باقی نہ رہے گی

بعض ہم سے گدائی کرتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا اے عبدالحمید کیا کوئی اپنے نفس کو خدا کے راستے سے روکتا ہے کہ خدا اس کے کاموں میں وسعت نہ دے کیوں کہ خدا کی قسم ہر حالت میں اس کے لیے وسعت پیدا کردے خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمارے امر امامت کو زندہ کرتا ہے عرض کیا خدا آپ کے کاموں کی اصلاح کرے بے شک یہ مرجئہ (معنی ان کے گزشتہ میں گزرے) کہتے ہیں کہ ہمیں نقصان نہ پہنچے گا اس حال وعقیدہ پر جس پر ہیں اور یہاں تک کہ جب وہ وقت آئے گا جیسا کہ تم کہتے ہو (حق کی حکومت ظاہر ہوگی) اس وقت ہم اور تم ایک ہی عقیدے میں ہوں گے۔

اور برابر و یکساں ہوں فرمایا اے عبدالحمید سچ کہتے ہیں جو کوئی بھی توبہ کرے (یعنی اس زمانہ میں) تو خدا ان کی توبہ قبول کرے گا اور جو کوئی اپنے دل میں نفاق رکھے ہوگا اور اسے پوشیدہ رکھے گا تو خدا سوائے حرکت کے خاک پر نہ چھوڑے گا اور جو کوئی (ابھی) امر امامت ہمارے کو ظاہر کرتا ہے تو خدا اس کے خون کو برا دیتا ہے اور خدا راہ اسلام سے ہی اس کے سر کو لے لیتا ہے جیسا کہ قصاب اس گوسفند کے سر کو کاٹ دیتا ہے عرض کیا پس جب اس دن (کہ جب حق کا ظہور ہوگا) تو ہم لوگوں کے ساتھ اس بارہ میں ایک جیسے ہوں گے فرمایا نہیں تم اس دن بزرگ اور حکام اس زمین پر ہوگے ہمارے دین میں سوائے اس کے جائز نہ ہوگا (کہ تم کو اس ایمان کی وجہ سے جو تم رکھتے ہو آقا و سرداری تک پہنچائے گا) عرض کیا اگر میں اس سے پہلے کہ حضرت قائمؑ کو پالوں وفات پا جاؤں تو کیا ہوگا فرمایا جو کوئی بھی تم سے کہے۔

اگر میں قائمؑ آل محمدؑ کو پالوں تو اس کی مدد کروں گا اس شخص کی طرح ہے کہ جس نے (ان کے رکاب میں) شمشیر سے جہاد کیا اور اس کی شہادت آنحضرتؐ کے ساتھ دو شہادتوں کے برابر ہوگی (شاید مراد یہ ہو کہ آرزو شہادت آنحضرتؐ کے ساتھ مانند شہادت آنحضرتؐ کی رکابت میں ہے اور شہادت آنحضرتؐ کے ساتھ بھی دو شہادتیں شمار ہوں گی پس آرزو شہادت بھی آنحضرتؐ کے ساتھ دو شہادتوں میں شامل ہوگی۔

(38)..... عبداللہ بن ولید کندی کہتے ہیں زمانہ مروان میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؐ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا میں اہل کوفہ ہوں فرمایا ہرگز میں کسی شہر میں شہر کوفہ سے زیادہ جس میں ہمارے طرف دار ہیں اور کسی کو دوست نہیں رکھتا اور خاص یہ گروہ (یعنی گروہ شیعہ یا مراد قبیلہ کندہ ہے کہ راوی بھی ان ہی سے تھا) بے شک خدا نے تمہاری راہنمائی کی اس چیز کی طرف کہ لوگ اس کو نہیں جانتے اور تم ہمیں دوست رکھتے ہو اور لوگ ہمیں دشمن رکھتے ہیں تم ہماری پیروی کرتے ہو اور لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں تم ہماری تصدیق کرتے ہو اور لوگ ہماری تکذیب کرتے ہیں پس خدا تمہیں ہماری زندگی کی وجہ سے زندہ رکھے ہے اور ہماری موت کی طرح ہی موت دے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد محترم نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک کے درمیان فاصلہ نہیں ہے اور اس کے درمیان کہ اس کے دیکھنے سے خدا اس کی آنکھوں کو روشن کرے گا اور سستی دوسروں میں واقع ہوگی سوائے اس کے کہ جان یہاں تک پہنچے اور اشارہ

اپنے گلے کی طرف کیا اور خدا اپنے قرآن میں فرماتا ہے، وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجاً وَذُرِّيَّةً۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بھی کچھ رسول بھیجے تھے اور ان کے لیے ازواج بھی مقرر کی تھیں اور اولاد بھی (سورہ رعد آیت 38) اور ہم اولادِ رسولؐ خدا ہیں

شقی ماں کے پیٹ میں شقی ہے!......

(39)... ابو صباح کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کے کلام کو سنا کہ اس نے رسولؐ خدا و امیر المومنینؑ سے نقل کیا پس میں امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور اس کلام کو آنحضرتؑ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا (ہاں) یہ رسولؐ خدا کا کلام ہے اور اس کو پہچانتا ہوں (اور وہ یہ تھا کہ) فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا بد بخت شخص اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہے اور سعادت مند وہ شخص ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور عقل مند وہ ہے جو تقویٰ و پرہیز گاری کرتا ہے اور سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے جو شرارتی اور فاجر ہے اور بدترین نقل، نقل کرنا جھوٹ کا ہے اور بدترین کام بدعت ہے اور سب سے زیادہ اندھا اندھوں سے دل کا اندھا ہے اور بدترین پشیمانیوں سے قیامت کے دن کی پشیمانی ہے اور سب سے بڑی خطا خدا کے ہاں جھوٹ بولنے والی زبان ہے بدترین کسب سود کا کاروبار ہے (اور مال حاصل کرنا سود کے ذریعہ سے) اور سب سے بری خوراک یتیم کا مال کھانا ہے اور بہترین زیوروں سے مرد زیور کا یہ ہے راہ راست پر ایمان کے ساتھ چلتا ہے۔

(نیز سیدھے راستے پر چلنا) وہ بہترین چیز ہے جو اس کے اختیار میں ہے (کہ اس کو بردگی شہوت سے باہر لاتا ہے) اور موجب اقوام وقوم کی اصلاح کے لیے کاموں کو سرانجام دینا جوان کا کام ہو (یہ معنی اس وجہ سے ہیں کہ واو جملہ میں و قوام خواتیمہ میں جزء کے طور روایت ہوئے ہیں اور متحمل ہے جیسا کہ مجلسیؒ نے کہا ہے واو کو نساخ پر اضافہ کیا گیا) اور جو کوئی (اپنے کاموں میں) شہوت طلبی کا پیروکار ہو گا خدا اس کے جھوٹ کو سننے والا ہے سنتا ہے (مجلسیؒ نے اس جملہ میں چند معنی بیان کیے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی عمل صالح کو پوشیدہ انجام دے اور پھر اس میں خودنمائی کرے اور لوگوں پر اس کے ظاہر کرنے کی اطلاع دے تو خدا اس کی غرض کو لوگوں تک پہنچاتا ہے اور لوگوں کے لیے ظاہر کرتا ہے کہ اس شخص کی غرض اپنے کام سے یہ تھی اور یہ عمل اس کا خدا کے لیے نہ تھا) اور جو کوئی دنیا کے کام میں مصروف ہو جائے اور اسی میں رہے (اور اپنے مقصد کو اس سے نہ پوچھے) اور جو کوئی بلا (اور فوائد و نفع اور اس کا بدلہ) جانتا ہو صبر کرے اور جو کوئی اس کو (اور نفع اور اس کی جزا کو) نہیں جانتا اس سے ڈرے اور بدن کو اس کے حوالے نہ کرے شک و تردید اصول دین میں) کرنا کفر ہے اور جو کوئی بھی گردن بلند اور تکبر کرے خدا اس کو پست کرے گا اور جو کوئی شیطان کی فرمانبرداری کرے تو اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے اور جو کوئی خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو خدا اسے عذاب دے گا اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا اس میں اضافہ کرتا

ہے اور جو کوئی سخت مصیبت کے وقت صبر کرے گا تو خدا اس کی مدد کرے گا اور جو کوئی خدا پر توکل کرے گا تو خدا اس کے لیے کافی ہے۔

خدا کو کسی شخص کے لیے جو اس کی مخلوق ہے اس کی خوشنودی اور رضا کے ذریعہ سے طلب تقرب نہ کرو کیونکہ وہ بھی اس کی مخلوق ہے (خدا کی نافرمانی کے ذریعہ) سے تقرب طلب نہ کرو تم اس وجہ سے اس سے دور ہو گئے یوں کہ خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی خصوصیت وجود نہیں رکھتی کہ اس کے ذریعہ سے اسے اچھائی پہنچے یا شر کو اس سے ہٹا دے سوائے اس کے کہ اس کی اطاعت اور اس کی پیروی کے ذریعہ جو اس کی خوشنودی کا سبب ہے اور بے شک خدا کی اطاعت اور اس کی پیروی کرنا کامیاب ہونا اور ہر اس خیر کے لیے ہے جس کی جستجو کی جائے اور ہر شر سے نجات و رہائی کا سبب ہے اور وہ اس سے دور ہو جائے گی اور بے شک خدا اس پر نگاہ رکھتا ہے جو اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کی حفاظت نہیں کرتا جو شخص اس کی نافرمانی کرتا ہے اور جو کوئی خدا سے گریز کرتا ہے اس سے بھی گریز نہ کیا جائے گا اور بے شک خدا کا حکم نازل ہوگا اگرچہ اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق اسے اچھا سمجھے جو چیز آنے والی ہے وہ نزدیک ہے (جیسے موت و برزخ و قیامت) جو کچھ خدا چاہے وہی ہوگا جو کچھ نہ چاہے گا نہ ہوگا پس مدد کرو نیکی و پرہیزگاری سے بدکاری اور تجاوز کرنے پر مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

(40) یعقوب بن شعیب کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے خدا کے اس قول کے بارے میں سوال کیا، **كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً** تمام لوگ ایک ہی امت تھے (سورہ بقرہ آیت 213) فرمایا لوگ حضرت نوحؑ سے پہلے تمام ایک امت گمراہ تھے اور خدا نے بعثت کا آغاز کیا اور (قانون بدا کی رو سے) مرسل پیغمبروں کو مبعوث کیا اور یہ کہ جو لوگ کہتے ہیں ہمیشہ تھا اور ہوگا (یعنی ہر وہ کچھ جو ازل سے تعین ہوا ہے اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی) اس طرح نہیں اور جھوٹ کہتے ہیں خدا شب قدر میں جدا کرتا ہے اس سے جو سختی یا خوشی سے یا بارش سے ہے اس مقدار سے کہ خدا آئندہ سال تک جو چاہے اس کی مقدار متعین فرماتا ہے۔

کسوف وخسوف سورج و چاند!...... (41) حکم بن مستورد کہتے ہیں کہ علی بن حسینؑ نے فرمایا: کہ لوگوں کے اسباب زندگی میں کہ لوگ جس قدر اس کی احتیاج رکھتے ہیں خدا اس کو (ان کی احتیاج پوری کرنے کے لیے) خلق فرمایا ہے اور ایک یہی دریا ہے کہ خدا نے اسے زمین و آسمان کے درمیان خلق کیا بے شک خدا نے اس دریا میں جاری کیا سورج و چاند و ستاروں و کواکب کو ایک اندازہ سے مقرر کیا اور ان تمام کو فلک پر تقدیر کیا اور اس فلک پر ایک فرشتہ کو نگران کیا اور اس کے ساتھ ستر (70) ہزار فرشتے ہیں اور یہ فلک کو چکر دیتے ہیں اور اس چکر کے ساتھ یہ سورج و چاند و ستارے و

اختر و کواکب بھی چکر کھاتے ہیں اور وہ منزلیں جو اللہ نے رات و دن میں ان کے لیے مقرر کی ہیں داخل ہوتے ہیں اور جب بندوں کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور خدا ارادہ فرماتا ہے کہ لوگوں (گنہ گاروں) کو ان علامتوں میں سے یک اپنی علامت سے ان کو مورد عتاب و مذمت کیا جائے تو اس نگران فرشتہ کہ جو فلک پر ہے حکم دیتا ہے کہ اس فلک کو جس میں سورج و چاند و نجوم و کواکب ہیں اس کو اپنی جگہ سے حرکت دے تو یہ فرشتہ بھی اپنے ساتھ موجود ستر ہزار فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے اپنی جگہ سے حرکت دیں تو یہ اسی طرح کرتے ہیں تو سورج اس دریا میں گر جاتا ہے جو اس فلک پر چلتا ہے بس اس کی روشنی پکڑ لی جاتی ہے اور اس کا رنگ دگرگوں ہو جاتا ہے پس جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی نشانی بڑی موجب ہو تو سورج اس دریا میں نیچے چلا جاتا ہے۔

اس مقدار کے حساب سے کہ اس کی مخلوق اسے دیکھ کر خوف کھائے اور یہ وہ وقت ہے کہ جب سورج کو پکڑ لیا جاتا ہے اور اسی طرح چاند کے بارے میں بھی ہوتا ہے اور جب خدا چاہے کہ اس کو روشن کرے اور پہلی طرح اسے جاری کرے تو فلک پر نگران فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ فلک کو اپنی جاری جگہ پر واپس کر دو اور وہ بھی اسی طرح کرتا ہے پس سورج اپنے جاری اصل مقام پر آ جاتا ہے اور جب پانی سے باہر آتا ہے تو اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے اور اسی طرح چاند ہوتا ہے راوی کہتا ہے پھر علی بن حسینؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ان دو نشانیوں سے نہیں ڈرتا اور ان سے خوف زدہ نہیں ہے تو وہ سوائے اس آدمی کے نہیں ہے کہ وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے اور جب بھی اسی طرح ہوتا ہے تو وہ خدا کی پناہ میں ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف پلٹتا ہے (اور توبہ کرتا ہے) (اس حدیث میں اس نظر سے کہ امامؑ نے فلک کو مفرد کے طور پر ذکر کیا۔

اور سورج و چاند و ستاروں کا اس میں چلنا فرض ہوا ہے ایک علمی معجزہ ہے اور صدیوں کے گزرنے کے بعد لوگ گرفتار ھیئت بطلموسی ہوئے تھے اور خرق والتیام کو افلاک میں محال جانتے تھے تحقیقات جدید سے ان کا نظریہ مردود واشتباہ و پہچ ہو گیا اور یہ حدیث بھی نظریہ جدید کو بطور وضع تائید کرتی ہے جیسا کہ علامہ شہرستانی نے کتاب الہیۃ والاسلام ص 63 میں اس حدیث کے معنی کا ذکر کیا ہے کسوف و خسوف کی نظر سے گفتار شیخ صدوق سے ممکن ہے مراد اس کسوف و خسوف سے غیر کسوف و خسوف کے معمول سے ہو کہ اثر کا حائل ہونا چاند پر اور زمین پر اتفاق ہو جانا اور یہ نشانی عذاب الٰہی کی ہے جیسے کہ روز عاشورا بغیر ان مقدمات کے سورج پکڑا گیا (گہن) یا اخبار میں ہے کہ ایک علامت ظہور قائم آلؑ سے ہے کہ آفتاب و قمر پکڑا جائے گا (گہن لگے گا)

(42)۔۔۔ فضل بن اسماعیل ہاشمی نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے شکایت کی اس چیز کی کہ جو میرا خاندان مجھ پر کرتا ہے استخفاف کی کہ جو وہ دین سے متعلق رکھتا ہے (اور ان کو حقیر جانتے ہیں) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے اسماعیل اس جریاں کو اپنے خاندان پر نیا نہ سمجھو کیونکہ خدا نے ہر خاندان پر ایک

حجت مقرر کی ہے اوراس شخص کے وسیلہ سے روز قیامت میں تمام افراد خاندان اس پر احتجاج کریں گے اور ان سے فرمایا جائے گا کہ تم نے فلاں کو اپنے درمیان نہیں دیکھا کیا اس کے طریقہ وکردار کونہیں دیکھا تھا آیا اس کی نماز کو اپنے درمیان نہیں دیکھا تھا آیا دین (اوراس کے مواظبت کو دین پر) نہیں دیکھا تھا پس کیوں اس کی اقتدا نہ کی اور یہی سبب ہوگا کہ یہ شخص ان پر قیامت کے دن حجت ہوگا۔

(43) معاویہ بن عمار کہتے ہیں میں امام صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا (ممکن ہے) کہ ایک شخص تم میں سے ایک محلہ کا ہو اور خدا روز قیامت اس کے ذریعہ سے اپنے ہمسائیوں پر احتجاج کرے تو اس سے کہا جائے گا مگر فلاں تمہارے درمیان نہ آیا تھا آیا اس کی بات کو سنتے تھے آیا اس کی گریہ کی آواز رات کو نہیں سنتے تھے اور یہی ایک شخص ان پر حجت خدا ہوگا۔

ابابیل پرندوں کا ذکر!...... (44) ابو مریم کہتے ہیں امام باقرؑ سے خدا اس کلام سے متعلق پوچھا وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ۔ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ۔ اوران پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان کے اوپر پتھریلی مٹی کی کنکریاں پھینکتے تھے (سورہ فیل آیت 3،4) تو فرمایا وہ پرندے تھے جو زمین کے قریب سے دریا کی طرف سے آئے تھے اور ان کے سر درندہ پرندوں اور چنگال کی طرح تھے اور یہی چنگال یہ رکھتے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین پتھر تھے دو پتھر اس کے پاؤں میں اور ایک پتھر اس کی چونچ میں تھا اور اسی طرح وہ ان پتھر کو انہیں مارتا یہاں تک کہ وہ اس بزرگی مقام سے نکلتا اور اس دن (اس سرزمین میں) اس طرح کی ابابیل دیکھی نہ گئی تھی اور نہ ہی اس قسم کا پرندہ ان سے پہلے دیکھا گیا تھا اور نہ ہی ان کے بعد دیکھا گیا ہے فرمایا انہوں نے اس جماعت کو اس دن گرادیا (اوراس معرکہ جانی سے ڈرا کاٹنے کے لیے) آئے تھے یہاں تک کہ حضرموت جو علاقہ یمن کے نزدیک ہے وہاں پہنچے تھے اس مقام پر خدانے ان پر سیلاب بھیج دیا اور تمام کو غرق کردیا فرمایا اوراس درہ میں پندرہ سال پہلے سے ہرگز پانی نہیں دیکھا گیا تھا اور اس طرح سے اوراسی وقت یہ لوگ اس جگہ پر مرگئے تو اس کو حضرموت (موت کو پہنچا) کا نام دیا گیا۔

(45) عبدالملک کہتے ہیں امام باقرؑ اور امام حسنؑ کی اولاد کے درمیان کچھ ایسی بات ہوئی (اوراختلاف وکدورت قائم ہوگئی) اور یہ بات مجھ تک بھی پہنچ گئی پس میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے چاہا (اس بارے میں) بات کروں تو حضرتؑ نے فرمایا خاموش رہو اور ہمارے درمیان داخل مت ہو اور قصہ ہمارے اور میرے چچازادوں کا اس مرد کی طرح کا ہے کہ جو بنی اسرائیل میں تھا اوراس کی دو بیٹیاں تھیں ان دو میں سے ایک بیٹی کی اس نے شادی کی ایک کسان زراعت کرنے والے سے کردی اور دوسری کی مٹی کے برتن بنانے والے (کمہار) سے کردی

کچھ دن گزرے تو وہ اپنی بیٹیوں کے حالات دیکھنے کے لیے گیا اور پہلے کسان والی عورت کو دیکھنے گیا اور اس سے پوچھا۔ تمہارا حال کیسا ہے تو اس نے کہا میرا شوہر بہت زیادہ زراعت کرتا ہے اگر خدا بارش آسمان سے بھیج دے تو تم بنی اسرائیل والوں سے ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے پھر یہاں سے دوسری بیٹی کو دیکھنے کے لیے گیا۔

جو برتن بنانے والے سے بیاہی گئی تھی اور اس سے پوچھا کہ تمہارے حالات کیسے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میرا شوہر مٹی کے برتن بناتا ہے اگر خدا آسمان سے بارش نہ برسائے (کہ جو برتن ہمارے ہیں وہ خشک ہو جائیں) تو کوئی شخص بھی بنی اسرائیل کے درمیان ہمارے حالات سے بہتر نہ ہوگا پھر یہ مرد اس بیٹی کے پاس سے واپس آیا اور اس نے کہا خدایا تو ہی خدا ہے اور ان دونوں کے بارے جو کچھ ہیں (خود ہی جانتا ہے اور ان کی خواہشیں مختلف ہیں) ہم بھی اسی طرح ہیں؛ (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ یعنی اسی طرح ہیں کہ اس مرد نے خود فیصلہ نہ کیا اور ہر دو اپنی بیٹیوں کے کام کو خدا پر چھوڑ دیا ہم بھی دونوں پیغمبرؐ اکرم کی اولاد سے ہیں اور تمہیں یہ چیز نہیں دی گئی کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کرو اور طرف داری کرنے کے عنوان سے نفع ایک کی طرف کے بارے میں بات کرو)

صبر کے فوائد!...... (46) ......زریح کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا، تعوید اپنے بیٹے کے لیے (تعوید یعنی پناہ دینا اور دعا کرنا جن وشیاطین کے دفع کے لیے اور نظر بد کے لیے) ان جملات کو بیان کیا تمہیں قسم دیتا ہوں تکلیف درد ہونے سے جو کچھ بھی ہے) جان لو کہ قسم کھانے، قسم دینے کی اور سمجھ لو کہ علی بن ابی طالب کو رسولؐ خدا نے وادی صبرت کے جنوں کی طرف بھیجا اور انہوں نے فرمانبرداری کی اور آپؐ کے حکم کو قبول کیا تم بھی قبول کرو اور میرا حکم مانو اور ابھی اور اسی وقت میرے بیٹے فلاں کے بدن سے کہ وہ میری بیٹی کا بیٹا ہے باہر چلے جاؤ (مجلسیؒ کہتے ہیں شاید اشارہ ہو جیسا کہ شیخ مفید نے ارشاد میں علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں نقل کیا ہے اور پھر حدیث کو تفصیل سے بیان کیا لہذا اس کتاب کی طرف رجوع کر کے دیکھ لیں)

(47) ......ابو جارود کہتے ہیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی تفحص کرے نہیں پائے گا (ابن اثیر کہتے ہیں یعنی جو کوئی تفحص کرے دوستی پیدا کرنے کے مضبوط ارادہ سے جو وہ چاہے نہ پائے گا کیونکہ لوگوں میں تیرے لیے خیر ہوگا) اور جو کوئی اپنے آپ کو کسی ناگوار حادثہ روزگار کے آنے پر صبر (شکیبا) کے لیے تیار کا نہ ہوگا تو یوں ہی رہے گا اور جو کوئی لوگوں کو برا کہے گا تو اس کو بھی برا کہا جائے گا اور جس کسی کو یہ چھوڑ دے گا وہ اس کو چھوڑ دیں گے کسی نے عرض کیا اے رسولؐ خدا پس میں کیا کروں تو فرمایا کہ تم اپنی آبرو ان کو قرض دے دو اس دن کے لیے جس دن تجھے ان کی ضرورت پڑے (ابن اثیر کہتے ہیں یعنی اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے تو تم اس کے مقابلے میں برا نہ کہو اور صبر کرو اور اس کا

قرض اس کے ذمہ ہو گیا ہے یہاں تک کہ اس دن جس دن تمہیں اس کی ضرورت ہو گی یعنی روز قیامت تو اس کو اس سے لیا جائے گا)

(48) حماد بن عثمان کہتے ہیں جس وقت موسیٰ بن عیسیٰ (متقفذین دست گاہ بنی عباس) اپنے گھر سے کہ شرف محل سعی وصفا ومروہ پر بیٹھا تھا کہ اچانک حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کو دیکھا کہ وہ ایک خچر پر سوار ہیں اور مروہ کی طرف سے آرہے ہیں۔

موسیٰ بن عیسیٰ نے فوراً ایک شخص کو جو قبیلہ ہمدان سے تھا اس کا نام ابن ہیاج تھا اور اس کے نزدیکیوں سے تھا حکم دیا کہ جاؤ اور لجام خچر کو پکڑ لو اور اس خچر کے اپنے ہونے کا دعویٰ کرو (اور کہو کہ یہ خچر میرا ہے) وہ مرد (پست) نزدیک آیا اور لجام خچر آنحضرتؑ کو پکڑا اور مدعی خچر ہو گیا حضرت موسیٰ بن جعفرؑ نے جب اس طرح دیکھا تو اپنے پاؤں کو رکاب سے نکال لیا اور خچر سے نیچے اتر آئے اور اپنے غلاموں سے فرمایا کہ اس سے زین کو اتار لو اور خچر اس شخص کے حوالے کر دو اس مرد (پست) نے کہا کہ زین بھی میری ہے حضرتؑ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو ہم گواہ وحجت شرعی رکھتے ہیں کہ یہ زین محمدؐ بن علیؑ (حضرت باقرؑ) کی ہے اور پھر خچر کو بھی ہم نے ان ہی کے نزدیکیوں سے خریدا ہے تم خود بہتر جانتے ہو جو کچھ کہتے ہو (بہتر جانتے ہو کہ تیرا مقصد اس دعویٰ سے کیا ہے اور اسی ترتیب سے امام ہفتم اس مرد پست فطرت کے شر اور احیاناً نقشہ کو کہ موسیٰ بن عیسیٰ نے آنحضرتؑ کے لیے تشکیل دیا تھا اپنے سر سے دور کیا)

(49)..... مرازم کہتے ہیں جس وقت کہ امام جعفر صادقؑ حیرت سے ابوجعفر منصور کے پاس سے باہر آئے اور آزاد ہوئے تو اسی وقت حیرت سے چل پڑے اور ابھی رات ہی کا وقت تھا کہ بقر اولان مسلح شب ہوا انہوں نے آپؑ کو پکڑ لیا (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ صواب یہ ہے کہ سالحین دو مقام کا نام ہے جو گاؤں ہیں نہ کہ شب گردان مسلح) اور ایک شخص گرلچی کہ جو قراولان کے درمیان مزبور تھا اس نے آنحضرتؑ کو آگے سے پکڑ لیا۔

اور کہا کہ میں آپؑ کو نہ چھوڑوں گا تم بھی اس جگہ سے گزرے ہو آنحضرتؑ نے اصرار کیا کہ مجھے جانے دو لیکن اس نے سختی سے آگے سے روکا اور گزرنے کا مانع ہوا اور میں اور مصادف (ایک اصحاب آنحضرتؑ سے) جو آپؑ کی خدمت میں تھے مصادف نے کہا میں آپؑ پر قربان یہ شخص کتا ہے کہ آپؑ کو تکلیف دیتا ہے اور میں اس کا خوف رکھتا ہوں کہ آپؑ کو واپس بھیج دے اور نہیں جانتا ہوں کہ اس وقت میں وضع آپؑ کی ابوجعفر منصور کے ساتھ کس طرح ہوئی تھی (اور دوبارہ آپؑ سے کیا سلوک کرے گا) اور میں اور مرازم اس جگہ پر آپؑ کے ساتھ ہیں آپؑ ہمیں اجازت دیں تا کہ ہم اس شخص کی گردن اڑا دیں اور اس کے لاشہ کو نہر کے پانی میں ڈال دیں حضرتؑ نے فرمایا، اے مصادف خودداری کرو اور آرام سے رہو حضرتؑ نے اسی طرح اس مرد سے چاہا کہ مجھے آزاد جانے دو اور پے در پے اس سے یہی کہا یہاں تک کہ اکثر رات کا حصہ

گزر گیا تو اس وقت اس نے اجازت دی اور ہم گزر گئے (جب اس جگہ سے گزر گئے) تو آنحضرت نے فرمایا اے مرازم یہ بہتر تھا یا وہ جو تم کہتے تھے عرض کیا میں آپ پر قربان یہ تو فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص معمولی [illegible] بات سے [illegible] آیا ہے اور یہ خواری اسے بزرگی میں لے جاتی ہے۔

(50) حفص بن ابو عائشہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک غلام کو [illegible] بھیجا اس نے دیر کر دی (اور نہ آیا) تو امام نے دیکھا کہ غلام نے دیر کر دی ہے تو اس کے پیچھے چلے [illegible] دیکھا کہ وہ سویا ہوا ہے پس اس کے سر کی طرف بیٹھ گئے اور اسے ہوا دینے لگ گئے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو گیا جیسے ہی وہ بیدار ہوا تو امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا اے فلاں خدا کی قسم تم حق نہیں رکھتے کہ تم رات کو بھی سوؤ اور دن کو بھی سوؤ رات تیرے مال کے لیے اور تیرا دن ہمارے مال کے لیے ہے۔

(51) ابو علی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا ہمارے باطن کو لوگوں کے سامنے اس کے خلاف جو ہمارا ظاہر ہے ذکر نہ کرو اور نہ ہمارے ظاہر کو جو ہمارے باطن کے خلاف ہے بیان کرو (مجلسیؒ نے اس کلام میں دو احتمال دیئے ہیں ایک یہ کہ مراد یہ ہے کہ جو ہم تقیہ کی بنا پر لوگوں سے پوشیدہ کرتے ہیں تم اسے بیان نہ کرو اور دوسرا یہ کہ ہمیں اس کے برجو خلاف جس پر ہم ہیں لوگوں کو معرفت نہ کراؤ) یہی آپ کے لیے کافی ہے کہ تم کہو جو کچھ بھی ہم بیان کرتے ہیں اور جو دھان سے بند ہوتا ہے اس سے جو کچھ ان کے دھان میں بند ہے تم اچھی طرح دیکھتے ہو کہ خدا اس شخص کے لیے جو ہماری مخالفت کرتا ہے خیر کو قرار نہیں دیتا بے شک خدا فرماتا ہے، فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۔پس ان لوگوں کو جو پھر رسولؐ سے مخالفت کرتے ہیں اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ ان پر کوئی مصیبت آ پڑے یا ان کو دردناک عذاب پہنچے (سورۃ نور آیت 63)

طبیب کے متعلق!......

(52) زیاد کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، کہ موسیٰؑ نے خدا سے عرض کیا خدایا درد کہاں سے آتا ہے فرمایا مجھ سے عرض کیا دوا اور شفاء اس کے لیے (کہاں سے ہوگی) فرمایا مجھ سے ہے عرض کیا پس اپنے بندوں کا علاج کریں کہ کس قدر درد رکھتے ہیں (اور کس قدر ان کو اپنے علاج کرانے کی ضرورت ہے) فرمایا، ان کی خاطر دوا ہے اور اس سے وہ آرام پائیں گے (اور جان لو کہ وہ خوش ہوں گے) اور اسی دن سے معالج کا نام طبیب ہو گیا۔

(53)..... ابو ایوب کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ کوئی ایسا درد نہیں ہے سوائے اس کہ وہ بدن میں راستہ رکھتا ہے اور انتظار میں ہے کہ کس وقت اس کو حکم پہنچتا ہے اور وہ بدن کو گھیر لیتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا، مگر تپ ایک ہی

دفعہ بدن میں داخل ہوتا ہے۔

(54) داؤد بن زربی کہتے ہیں میں مدینہ میں سخت بیماری سے دوچار ہوگیا تو یہ خبر امام جعفر صادقؑ کو پہنچی تو حضرت نے مجھے لکھا تیری بیماری کی اطلاع مجھے پہنچی ہے تم ایک صاع (تین کلو کے قریب) گندم خریدو پھر اپنے پیچھے اور اپنے سینہ پر جس طرح بھی ہو سکے گراؤ اور کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا سَاَلَکَ بِہٖ الْمُضْطَرُّ کَشَفْتَ مَابِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَمَکَّنْتَ لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَہٗ خَلِیْفَتَکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ۔ خدایا تم سے چاہتا ہوں تم سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی سوال کرتا ہوں جبکہ تم سے ہی سوال کیا جاتا ہے تم ہی اس بیماری کو ہٹادو اور زمین میں یہ ۔۔ لیے جگہ قرار دو اور اس کو روئے زمین میں اپنی خلق پر اپنا جانشین قرار دیا میں درود بھیجتا ہوں محمدؐ اور اس کی آل پر اور اس بیماری سے مجھے عافیت وتندرستی ونجات عطا کر پھر اٹھو اور بیٹھو اور گندم کو اپنے دور ونزدیک سے اکٹھ کرو اور دوبارہ اسی دعا کو پڑھو اور چار مد (تقریباً ایک چارک) تقسیم کرو اور تقسیم میں ایک مسکین کو دو اور اسی دعا کو (دیتے وقت) پڑھو داؤد کہتے ہیں میں نے اس عمل کو کیا اور گویا اس مصیبت سے رہائی پائی (اور فوراً میری بیماری دور ہوگئی) اور بہت زیادہ لوگوں نے اس عمل کو سرانجام دیا اور انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

مچھلی کس چیز پر قائم ہے!......

(55) ابان بن تغلب کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ زمین کس چیز پر قائم ہے فرمایا، مچھلی پر میں کہا مچھلی کس چیز ہے فرمایا سمندر کے پانی پر میں نے پوچھا پانی کس چیز پر ہے فرمایا ایک سخت پتھر (صخرہ) پر ہے میں نے پوچھا صخرہ کس چیز پر ہے فرمایا وہ گیلی مٹی پر قائم ہے فرمایا، یہ وہ مقام ہے جہاں پر ہے علمِ ودانش مندگم ہوگئے اور اس تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے (اور سوائے خدا کے کسی کو اس کا علم نہیں علامہ شہرستانی نے اس حدیث کو کتاب ھیت الاسلام میں ھیت جدید کے معنی میں ذکر کیا اور معنی بیان کیے ہیں اس کی مزید شرح کے لیے اس کتاب کے ص 75 تا 116 میں ملاحظہ کریں)

(56) .. زرارہ نے دونوں میں سے ایک امام باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا، بے شک خدانے زمین کو پیدا کیا پھر چالیس دن تک اس شور (کڑوے) پانی کو جاری کیا پھر چالیس دن تک میٹھے پانی کو جاری کیا یہاں تک کہ یہ دونوں پانی ایک دوسرے سے مل گئے اور ایک دوسرے میں حل ہوگئے تو خدانے اپنے دست قدرت سے اس سے ایک مٹھی مٹی لی اور سختی کے ساتھ اس کو رگڑا اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا اور ایک حصہ چیونٹیوں کی طرح باہر نکل

آیا اور دوسرا بھی اسی طرح نکل آیا پس ایک گروہ بہشت کے راستہ پر چل پڑا اور دوسرا گروہ دوزخ کی طرف چل پڑا۔

خواب کی پیدائش کا سبب اور اس کا ہر زمانے والے پر حجت ہونا!

(57)..... حسن بن عبدالرحمان کہتے ہیں حضرت ابوالحسن (موسیٰ بن جعفرؑ) نے فرمایا کہ خواب خلقت کے وقت نہ تھ (اور لوگ خواب نہیں دیکھتے تھے) اور یہ بعد میں پیدا ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس کے پیدا کرنے کی وجہ کیا تھی۔ فرمایا خدا نے ایک پیغمبرؑ کو اس کے زمانے کے لوگوں کی طرف بھیجا اور اس نے ان کو خدا کی عبادت اور اس کی فرمانبرداری کی دعوت دی تو ان لوگوں نے کہا کہ اگر ہم اس طرح کریں اور اس کی جزا کیا ہوگی کیونکہ خدا کی قسم نہ تمہارا مال ہم سے زیادہ ہے اور نہ ہی تیرا نام عزیز تر ہے جو ہمارے نام ہیں اس پیغمبرؑ نے فرمایا اگر تم میری اطاعت کرو گے تو خدا تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور اگر میری نافرمانی کرو گے تو خدا تمہیں دوزخ میں لے جائے گا انہوں نے کہا جنت و دوزخ کیا ہے تو اس پیغمبرؑ نے ان دونوں کو ان کے سامنے بیان کیا کہ اس طرح ہیں انہوں نے کہا کہ ہم کس وقت اس جگہ پہنچیں گے تو فرمایا، جب بھی تم مر جاؤ گے انہوں نے کہا ہم نے ان کو مردہ دیکھا ہے ان کے بدن کے ٹکڑے بوسیدہ ہو گئے اور خاک میں مل کر خاک ہو گئے اس کے بعد انہوں نے اس بات کی تکذیب کی اور اس پیغمبر کو خوار کیا تو پیغمبر بزرگوار غمگین واپس آ گئے پس خدا نے خوابوں کو ان کے اندر پیدا کر دیا پس وہ اس پیغمبر کے پاس آئے اور جو کچھ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا ان سے بیان کیا تو اس پیغمبرؑ نے ان سے فرمایا کہ بے شک اللہ نے چاہا کہ اس کے ذریعے سے تمہارے لیے حجت کو پیش کرے تمہاری ارواح بھی اسی طرح ہیں جب مر جائیں اگر تمہارے بدن بوسیدہ ہو جائیں گے تمہاری جانیں عقاب میں سر رہیں گی تا کہ دوبارہ ان کو زندہ کیا جائے (یعنی اسی طرح ہے کہ اس جہاں میں خواب کے دیکھنے کے وقت بدن فعالیت سے گر گیا ہے اور جیسا کہ جسم بے روح رخت خواب میں ہوتا ہے لیکن روح مشغول اس کام میں ہوتی ہے یہاں تک کہ دوبارہ بیدار ہوتا ہے اور یہ اس حدیث کے مطابق ہے کہ فرمایا، **كَمَا تَنَامُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَسْتَيْقِظُونَ تُبْعَثُونَ**۔ اسی طرح ہے خواب میں جانا اور مر جانا اور اسی طرح بیدار ہونا اور قیامت کے دن زندہ ہو گے)

(58)...... ہشام بن سالم کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا مومن کی رائے اور خواب دیکھنا آخری زمان میں سترواں جز نبوت کے حصے میں سے ہے (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ جیسا کہ آخری زمانہ میں خدا اپنی حجت کو لوگوں سے پوشیدہ کرے گا تو اس کے بدلے میں قوی رائے اور قوت مندی موردِ استنباط احکام میں ان کو تفصیل سے بیان کرے گا اور عطا فرمائے گا اور جیسا کہ وحی و گنجینہ دار وحی (آئمہ اطہارؑ) کو ان سے لیا جاتا ہے سچے خواب ان کو عطا کرے گا یہاں تک کہ ہر حادثہ کے آنے سے پہلے ان کے لیے اسے واضح و آشکار کر دے اور بعض کہتے ہیں یہ ہونا زمانہ قائم آلِ محمدؑ

سے ہے)

(59) عمر بن خالد کہتے ہیں امام رضاؑ نے فرمایا، کہ رسولؐ خدا کا طریقہ یہ تھا کہ جب صبح ہوتی تو اپنے اصحاب سے فرماتے کیا نوید بخشی ہے اور اس سے مراد خواب تھا (یعنی آیا کسی نے اچھا خواب دیکھا ہے)

(60) جابر کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسولؐ خدا سے اس قول خدا کے بارے پوچھ، لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ ان کے لیے زندگانی دنیا میں (بھی) خوشخبری ہے (سورہ یونس آیت 65) رسولؐ خدا نے فرمایا یہ خوشخبری اچھا خواب ہے جن کو مومن دیکھتا ہے ان کے ذریعہ سے ان کو دنیا میں بھی بشارت دی جاتی ہے۔

(61) سعد بن خلف کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، خواب کی تین قسمیں ہیں ایک خوشخبری خدا کی طرف سے مومن کے لیے دوم خوف دلانا شیطان کی طرف سے اور تیرے بے ہودہ خواب ہیں۔

(62) ...ابو بصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں سچے خواب اور جھوٹے خواب کہاں سے آتے ہیں (اور ایک قسم سے ہیں) فرمایا، ہاں پھر جھوٹے خواب اور ان کی پریشانی ہے کہ وہ ایک شخص رات کے پہلے حصے میں دیکھتا ہے اس وقت کا خواب سخت تسلط شہوات اور سرکشوں، بدکار (شیطان سے) ہے اور یہ خواب کوئی چیز نہیں ہے سوائے اس کے کہ انسان کے خیال ہی مجسم ہو کر آتے ہیں اور یہ جھوٹ اور برخلاف آتا ہے اور پھر سچا خواب وہ ہے کہ انسان دو ثلث رات کے گزرنے کے بعد فرشتوں کے آنے کے وقت دیکھتا ہے اوہ یہ سحر سے پہلے کا خواب ہے اور یہ رویا صادقہ (اور سچا خواب) ہے کہ انشاء اللہ تخلف نہیں رکھتا مگر وہ جو کہ جنب ہوگا یا بغیر طہارت (وضو یا تیمم) کے سویا ہوگا اور خدا کو اس طرح یاد نہ کیا ہوگا جس طرح کرنا چاہیے تو یہ خواب تخلف ہوگا اور دیر سے تعبیر ہوگا (اطلاع کافی حقیقت خواب کے لیے یہ ہے کہ کیوں کہ کبھی سچا اور کبھی جھوٹا ہے تو چاہیے کہ تمام روایات جو خواب کے بارے میں درج ہیں اور بزرگان وحکماء وفلاسفہ اور دوسرے لوگوں کو سامنے رکھا جائے اور استقصاء ونقل کرنا ان کا اس جگہ پر ہمارے ترجمہ سے خارج ہے تمہیں کتاب دار السلام حاجی نوری کی طرف راہنمائی کرتا ہوں کہ جملہ احادیث سے یہ حدیث ابو بصیر بھی اس میں نقل ہوئی ہے اور پھر حکماء وفلاسفہ اور دوسروں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور عمیق اس بارے میں نے بحث وتحقیق کی گئی ہے اور اس کے علاوہ میں نے کسی اور کتاب کو نہیں دیکھا جس میں اس کے متعلق تحقیقی بحث کی گئی ہو)

ہوا کہاں سے آتی ہے!......

(63) ...ابو بصیر کہتے ہیں امام باقرؑ سے (حقیقت وکیفیت) چار قسم کی ہوا شمال وجنوب، مشرق ومغرب کے متعلق پوچھا اور عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں شمال کی طرف ہوا بہشت سے آتی ہے اور جنوب کے طرف کی ہوا دوزخ سے آتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بے شک خدا کے لشکر ہواؤں کے بھی ہیں جن کے ذریعے

سے وہ ان لوگوں کی جو اس کی نافرمانی کرتے ہیں عذاب پہنچاتا ہے اور ان میں سے ہر ہوا پر ایک فرشتہ مقرر ہے پس [illegible] قوم کو عذاب دینا چاہتا ہے تو خدا اس فرشتے کو جو اس خاص ہوا پر مقرر ہے تو وحی کرتا ہے اور وہ فرشتہ بھی اس ہوا کو حکم دیتا ہے پس وہ اس طرح ھیجان میں آتی ہے جس طرح شیر غضب ناک ہو کر آئے فرمایا کہ اور ہر ایک ان ہواؤں میں سے ہوا کا ایک نام ہے کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے، كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ۔ قوم عاد نے (بھی) جھٹلایا تھا تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا بے شک ہم نے ان پر دائمی منحوس دن میں ٹھنڈا جھکڑ بھیجا (سورہ قمر آیت 18-19) انہوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی تھی اور خدا (دوسری جگہ پر) فرمایا، الرِّيحَ الْعَقِيمَ۔ ان پر ایک منحوس آندھی بھیجی (سورہ ذاریات آیت 41) (ایک اور مقام پر فرماتا ہے) رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ ایک ہوا ہے جس میں دردناک [illegible] آیت 24) (ایک اور مقام پر فرماتا ہے) فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ۔ پھر اس باغ میں ایک بگولہ [illegible] آگ بھی ہو جس سے وہ (باغ) جل جائے (سورہ بقرہ آیت 266) اور [illegible] ہوائیں کا خدا نے ذکر کیا ہے کہ جو بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے اس پر عذاب نازل کرتا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا اور خدا کی رحمت [illegible] اور دوسری ہوائیں بھی ہیں کہ ان کو اپنی رحمت کے سامنے بچھایا ہوا ہے اور پھیلایا ہوا ہے ایک قسم ان سے اس ہوا کی ہے جو بادلوں کو بارش کے لیے حرکت دیتی ہے قسم دوم وہ ہوا ہے کہ جو بادلوں کو آسمان [illegible]

قسم سوم اس ہوا کی یہ ہے کہ جو بادلوں کو نچوڑتی ہے کہ خدا کے اذن سے بارش برسائے اور چوتھی [illegible] یہ ہے جس کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے اور پھر چار ہواؤں شمال جنوب، صبا و دبور مشرق و مغرب یہ چار نام فرشتوں کے نام ہیں جو ان ہواؤں پر مقرر ہیں پھر جب بھی خدا ارادہ فرماتا ہے کہ شمال کی ہوا کو چلائے تو اس فرشتہ کو جس کا نام شمال ہے حکم دیتا ہے اور یہ فرشتہ خانہ کعبہ کے نیچے آجاتا ہے اور رکن شامی پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے پروں کو ہلاتا ہے اس وقت شمال کی ہوا ہر طرف جس کا خدا نے ارادہ کیا ہے خشکی و دریا کی طرف پھیل جاتی ہے اور جب خدا ارادہ فرماتا ہے کہ جنوب کی ہوا کو بھیجے تو اس فرشتہ کو جس کا نام جنوب ہے حکم دیتا ہے اور وہ خانہ کعبہ کے نیچے آجاتا ہے اور رکن شامی پر کھڑا ہو کر اپنے دونوں پروں کو ہلاتا ہے تو یہ ہوا پھیل جاتی ہے خشکی وتری دریا میں جہاں تک خدا نے اس کا ارادہ فرمایا ہے اور جب خدا ارادہ فرماتا ہے کہ صبا کی ہوا کو بھیجے تو اس فرشتے کو جس کا نام صبا ہے حکم دیتا ہے تو وہ بھی خانہ کعبہ کے مقام پر اتر آتا ہے اور رکن شامی پر کھڑا ہو کر اپنے دونوں پروں کو ہلاتا ہے تو یہ ہوا پھیل جاتی ہے اور خشکی وتری و دریا میں جہاں تک خدا نے اس کا ارادہ کیا ہو پھیل

جاتی ہے اور جب خدا ارادہ فرماتا ہے کہ ہوا دبور کو بھیجے تو اس فرشتے کو جس کا نام دبور ہے حکم دیتا ہے اور یہ فرشتہ خانہ کعبہ پر نیچے آجاتا ہے اور رکن شامی پر کھڑے ہو کر اپنے دونوں پروں کو ہلاتا ہے پس دبور کی ہوا جہاں تک خدا چاہتا ہے خشکی وتری دریا میں پھیل جاتی ہے پھر امام باقرؑ نے فرمایا مگر تم نے نہیں سنا کہ کہتے ہیں ہوا شمال وہوا جنوب اور ہوائے صبا اور ہوائے دبور اور اس سب ہواؤں میں ان ہی کے نام کا فرشتہ مامور ہے جس کی طرف نسبت دی گئی ہے

(64) معروف بن خربوذ کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا، بے شک خدا کی رحمت کی ہوائیں اور عذاب کی ہوائیں ہیں پس اگر خدا چاہے تو عذاب کی ہواؤں کو رحمت کردے لیکن ہرگز رحمت کی ہواوں کو عذاب کی ہوائیں نہ کرے گا اور فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تا حال ایسا نہیں ہوا ہے کہ خدا نے کسی اپنے فرمانبردار کو اپنی رحمت کا مامور قرار دیا ہو اور یہ فرمانبرداری موجب وبال وبدبختی ان کے لیے ہوئی ہو مگر اس کے بعد کہ اس کی فرمانبرداری ایک طرف چلی گئی ہو فرمایا اور یہ اس طرح ہوا جو یونس کی قوم نے کیا جب وہ ایمان لائے تو خدا نے اپنی محبت ومہران کو قرار دیا پس ان سے عذاب کو جو ان پر مقرر ہوا تھا اور جو حکم دیا تھا پھر اپنی رحمت کے ذریعہ سے ان کی وضع کا جبران کیا اور عذاب کو جو ان کے لیے مقرر ہوا تھا اسے رحمت میں تبدیل کردیا اور وہ بھی پٹ آئے اس صورت میں کہ اس عذاب کو ان کی طرف بھیج دیا گیا تھا اور اس نے ان کو گھیر لیا تھا اور یہ اس کے بعد تھا کہ وہ ایمان لائے تھے اور اس کی بارگاہ میں آہ وزاری کی تھی فرمایا اور پھر ہوائے عقیم جو ہوائے عذاب ہے کہ جب وہ آتی ہے تو ہرگز رحم اس بچے کے واسطے بھی جو اپنی حفاظت کے قابل نہیں ہوتا نہیں کرتی اور گیاہ بھی باردار نہیں ہوتی اور زمین کے سات طبق سے بھی باہر نکال لاتی ہے اور یہاں تک کہ ابھی اس جگہ پر ہوا خارج نہیں ہوئی ہے سوائے قوم عاد کے کہ جب خدا ان پر غضب ناک ہوا اور اس ہوا پر مقرر شدہ فرشتوں کو حکم دیا کہ باانداز ایک انگوٹھی کے سوراخ کے کھول دے اس سے ہوا نکلی اور یہ ہوا غصہ قوم عاد پر تھی اور حکم مقرر شدہ کا کہ انہوں نے اسے موجہ دیا بااندازہ اس قدر ہوا سوراخ سے باہر آئی کہ مقرر شدہ گان نے اس وقت خدا کی بارگاہ میں شیون وفریاد وآہ وزاری کی اور کہنے لگے پروردگارا ہوا تمہارے حکم سے چکر میں آئی ہے (اور اس اندازہ سے ہی خارج ہوئی) اور ہم اس سے خوف رکھتے ہیں اس شخص کے بارے جو تیری نافرمانی کرتا ہے اور تیرے شہروں کو آباد کرتا ہے نابود ہو گئے پس خدا نے جبرائیلؑ کو اس ہوا کی طرف بھیجا اور جبرائیل نے اپنے دونوں پروں سے اس کو آگے سے روک دیا اور اسے اس کی اصل جگہ پر واپس پلٹ دیا اور اسے حکم دیا کہ اسی قدر کہ جس قدر اس کا حکم دیا گیا ہے اسی مقدار سے باہر آؤ اور وہ بھی اسی مقدار سے باہر آئی اور قوم عاد اور جو کوئی بھی ان کے ساتھ تھا اسے نابود کردیا۔

(65) سکونی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا، جب کسی پر کوئی نعمت ظاہر ہو جائے (اور وہ متنعم ہو ...) تو اسے چاہیے وہ، الحمد للہ۔ کا ذکر زیادہ کرے اور کہے اور جو کوئی اندوہ وغم میں زیادہ

مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ استغفار کرے (اور مغفرت طلب کرے) اور جو کوئی فقر و پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو بہت زیادہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھو کہ فقر کو اس سے دور کر دیا جائے گا اور فرمایا کہ رسولؐ خدا نے (چند روز) ایک شخص جو انصار مدینہ سے تھا اسے نہ دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھ سے پوشیدہ کر دیا تھا اس نے عرض کیا ناداری اور سستی و کسالت میں مبتلا تھا رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ ایک کلام تمہیں تعلیم نہ دوں کہ جب بھی اس کو پڑھو گے ناداری و بیماری تم سے دور ہو جائے گی عرض کیا کیوں نہیں، اے رسولؐ خدا فرمایا کہ جب بھی صبح ہو اور شام ہو تو اسے کہو، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا۔ اس مرد نے تین دن تک زیادہ تر اسی کا ذکر کیا اور بیماری و ناداری اس سے دور ہوگئی۔

(66)......اسماعیل بن عبدالخالق کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے جب بصرہ میں تھے ابو جعفر کے احوال کو پوچھا عرض کیا کہ ہاں فرمایا کیسے تم لوگ اس مذہب (شیعہ) میں ان کے داخل ہونے کو دیکھتے ہو عرض کیا خدا کی قسم یہ کم ہیں اور عمل بھی (اپنے مذہب کے لیے) کرتے ہیں لیکن وہ بھی کم ہیں فرمایا، تیرے لیے ضروری ہے ان کو جواب دینا اور زیادہ تر ان کی طرف توجہ کیا کرو کیونکہ وہ ہر کام کی طرف جانے میں جلدی کرتے ہیں (دوسروں کی نسبت) پھر فرمایا اہل بصرہ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں، قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی تم یہ کہہ دو کہ میں تو اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت (سورہ شوریٰ آیت 23) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت رسولؐ خدا کے عام خاندان کے بارے میں نازل ہوئی فرمایا، وہ جھوٹ کہتے ہیں اور بے شک یہ آیت تو خاص ہم اہل بیتؑ خاندان علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اصحاب کسا ہیں۔

اوّل کون سی چیز خلق ہوئی!......

(67)......محمد بن عطیہ کہتے ہیں ایک شخص جو اہل شام کے علماء میں سے تھا امام باقرؑ کے پاس آیا عرض کیا اے ابوجعفرؑ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھوں کہ مجھے اس نے پریشان کر رکھا ہے اور اس کے لیے کسی کو پاتا کہ وہ میرے لیے اس کے معنی اور تفسیر کو بیان کرتا میں نے اسے تین گروہوں سے پوچھا ہے اور ہر ایک نے الگ الگ ہی مجھے جواب دیا اس کے علاوہ آپؑ جواب دیں تو فرمایا، کہ تیرا مسئلہ کیا ہے عرض

کیا میرا سوال یہ ہے کہ سب سے پہلی چیز جسے خدا نے پیدا کیا ہے وہ کیا تھی؟

جب میں نے ایک سے پوچھا اور اس نے بیان کیا تو وہ قدر تھا اور دوسرے نے جو بیان کیا وہ قلم تھا اور تیسرے نے جواب دیا کہ وہ روح تھی امام باقرؑ نے فرمایا، انہوں نے (کوئی چیز بھی درست) بیان نہ کی اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بے شک خدا موجود تھا مگر اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی اور کوئی وجود نہ تھا اور کسی کی بھی اس سے قبل عزت نہ تھی (کہ عزت خدا مستند اسی کے لیے ہے) اور یہ ہے معنی اس کے کلام کے **سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ** (تمہارا رب صاحب عزت وغلبہ) ان سب باتوں سے منزہ ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں (سورہ صافات آیت 180) اور پیدا کرنے والا پیدا کرنے سے پہلے تھا اور اگر پہلے کوئی چیز اپنے سے پہلے پیدا کی جاتی تو دوسری چیز اس سے پہلے ہوتی ہرگز ایسا نہ ہوتا کہ خدا اس پر مقدم ہوتا لیکن خدا تھا اس وقت بھی جب کوئی اور چیز نہ تھی اور پہلے اس چیز کو پیدا کیا کہ تمام چیزوں کا تعلق اسی سے ہے اور وہ پانی ہے کہ تمام چیزیں اسی سے ہیں اور ہر چیز کو اسی پانی سے منسوب بنایا لیکن پانی کو کسی چیز سے نسبت نہ دی کہ وہ اس طرف منسوب ہو اور ہوا کو بھی پانی سے پیدا کیا پھر ہوا کو پانی پر مسلط کیا اور ہوا نے پانی کے شکم کو شگافتہ کیا یہاں تک کہ کف کا پانی قائم ہوا اس اندازہ سے کہ جس قدر چاہا قائم ہوا اس کف سے پھر سفید و پاک پیدا اور اس میں شگاف وسوراخ وبلندی وپستی و درخت نہ تھے اس کے بعد پھر ایک دوسرے سے ملا دیا اور پانی کو نیچے رکھ دیا پھر خدا نے آگ کو پانی سے پیدا کیا پس آگ نے پانی کے دل کو شگافتہ کیا یہاں تک کہ پانی سے دھواں اٹھا اور اس قدر کہ جتنا خدا نے چاہا تو خدا نے اس دھوئیں سے صاف و پاکیزہ آسمان کو خلق کیا اور نہ ہی اس میں شگاف تھا اور نہ ہی سوراخ اور یہ ہے اس کا کلام کہ وہ فرماتا ہے، **وَالسَّمَاءَ بَنَاهَا۔ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا۔ وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا** آسمان جس کو اس نے بنایا ہے اس کی بلندی کو بڑھایا پھر اس کو درست کیا اور اس کی رات اندھیری رکھی اور اس کی دھوپ نکالی (سورہ نازعات آیت 29,27) فرمایا اس وقت نہ سورج تھا نہ چاند اور نہ ستارے تھے نہ بادل پھر اس کو لپیٹ کر زمین کے نیچے رکھ دیا پھر ان دونوں کو پیدا کیا پھر خود ہی ان کو مرتب بنایا اور آسمانوں کو زمین سے پہلے پھیلا دیا اور یہ ہے خدا کا کلام کہ ان آیات کے بعد فرماتا ہے، **وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَالِكَ دَحَاهَا۔** (نازعات آیت 30) اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا یعنی اس کو پھیلا دیا اس شامی مرد نے عرض کیا اے ابوجعفرؑ (پس اس آیت کے معنی کیا ہیں) کہ خدا فرماتا ہے، **أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔** جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آسمان وزمین دونوں بند تھے پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا (سورہ انبیاء آیت 29) امام باقرؑ

نے اس سے فرمایا کہ شاید تو یہ گمان کرتا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے پھر الگ الگ ہو گئے اس نے عرض کیا ہاں تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا کہ تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو کیونکہ خدا فرماتا ہے، **كَانَتَا رَتْقًا** یعنی آسمان اس طرح بند تھا کہ اس سے پانی ہی نہیں برستا تھا اور زمین اس طرح بند تھی کہ اس سے دانہ نہیں اگتا تھا اور جب خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور زمین پر ہر طرح کا چلنے والا جاندار پھیلا دیا تو آسمان کو اس طرح کھول دیا کہ اس سے رحمت کی بارش نازل فرمائی اور زمین کو اس طرح کھول دیا کہ اس سے دانے اگنے لگے شامی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اولادِ انبیاء سے ہیں اور آپؑ کا علم انبیاء کا سا ہے۔

(68) .... محمد بن مسلم کہتے ہیں تمام چیزیں (ابتدائے خلقت میں) پانی تھیں اور خدا کا عرش بھی پانی پر تھا پس خدا نے پانی کو حکم دیا کہ وہ آگ کی صورت میں بھڑک اٹھے وہ بھڑک اٹھی پس اس آگ کو حکم دیا خاموش ہو جاؤ تو اس کے ٹھنڈا ہونے سے دھواں نکلا تو خدا نے اس دھویں سے آسمانوں کو پیدا کیا اور اس کی خاک سے زمین کو خلق فرمایا پھر پانی اور آگ کے درمیان ہوا نے آکر جدائی ڈال دی۔ پانی نے کہا میں بزرگ ترین خدا کا لشکر ہوں اور ہوا نے کہا میں بزرگ ترین خدا کا لشکر ہوں اور آگ نے کہا میں بزرگ ترین خدا کا لشکر ہوں پس خدا نے ہوا کو وحی کی کہ تم ہی میرے بزرگ ترین لشکر ہو۔

بہشت کے اونٹ اور حوریں!...... (69).... امام باقرؑ نے فرمایا کہ رسولِ خداؐ سے خدا کے اس کلام کے متعلق سوال کیا گیا وہ فرماتا ہے، **يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا** جس دن ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمان کے حضور میں بحیثیت مہمان کے بلائیں گے (سورہ مریم آیت 95) فرمایا اے علیؑ وفد کے لوگ ہمیشہ سوار ہی ہوا کرتے ہیں پس یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور خدا بھی ان سے محبت رکھتا ہے اور ان کو اپنا مخصوص بنایا اور چونکہ ان کے اعمال کو پسند فرما چکا ہے اسی لیے ان کا نام متقی رکھا پھر فرمایا اے علیؑ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور جان کو پیدا کیا جس وقت یہ لوگ قبروں سے نکلیں گے تو فرشتے ناقہائے بہشت لیے ہوئے ان کے استقبال کے لیے ظاہر ہوں گے جن پر موتی اور یاقوت کی جڑاؤ سونے کی کاٹھیاں (پالان) ہوں گے اور استبرق دسندس کی جھولیں اور ارغوانی نکیلیں اور زبرجد کی مہاریں ہوں گی یہ سانڈھیاں (اونٹ) ہر ہر شخص کو سوار کر کے میدان محشر سے اس شان سے گزرتی ہوئی کہ ہر ہر سوار کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ایک ایک ہزار فرشتوں کا جھمگٹھا ہوگا ان کو جنت کے بڑے دروازے تک پہنچا دیں گے جنت کے دروازہ پر ایک ایسا درخت ہے کہ اس کے ایک پتے کے نیچے ایک ایک ہزار آدمی پناہ لے سکتے ہیں اور اس درخت کے دائیں طرف پاک و پاکیزہ وصاف چشمہ ہے فرمایا پس وہ مومن جب اس چشمہ سے پیئیں

گے تو خدا اس کے ذریعہ سے ان کے دلوں کو حسد باطنی سے پاک وصاف کردے گا اور ظاہر چہرہ وجلد پر جو بال ہیں سب گر جائیں گے اور یہ ہے خدا کا کلام کہ وہ فرمایا ہے، وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۔ اور ان کا مالک ان کو پاک شراب پلائے گا (سورہ دھر آیت 21) (یعنی) اس پاکیزہ چشمہ سے فرمایا پھر ان کو دوسرے چشمہ کی طرف لے جائیں گے جو درخت کے بائیں طرف کھلا ہے اور اس میں غسل کریں گے اور یہ چشمہ حیات ہے اس کے بعد ان میں سے ہرگز کسی کو موت نہیں آئے گی فرمایا پھر ان کو عرش کے سامنے لایا جائے گا اور وہ اس حالت میں ہوں گے کہ کلی طور پر تمام آفات و بیماریوں و گرمی وسردی کی تکلیف سے محفوظ ہوں گے پس خدا ان فرشتوں کو جو ان کے ساتھ ہوں گے فرمائے گا کہ ان میرے دوستوں کو جنت میں لے جاؤ اور دوسری مخلوق کے ساتھ ان کو حساب کے لیے کھڑا نہ کرو کیونکہ میری خوشنودی ان پر مقدم ہو چکی ہے اور میری رحمت ان پر فرض ہوگئی ہے اور کیسے چاہوں کہ ان کو جو اچھے کردار و اعمال والے ہیں بدکرداروں کے ساتھ ہوں فرمایا پس فرشتے ان کو جنت کی طرف جائیں گے اور جب جنت کے بڑے دروازے پر پہنچیں گے اور فرشتے اس کے دروازے کے کنڈے کھٹکائیں گے تو اس کی صدا صریر کی صورت میں بلند ہوگی اور یہ آواز ہر حوریہ کے کان میں جسے اللہ نے اپنے دوستوں کے لیے بہشت میں آمادہ کر رکھا ہے پہنچے گی تو وہ اس آواز کے سننے کی خوشخبری دوسروں کو دیں گی اور ایک دوسرے سے کہیں گی خدا کے دوست ہمارے نزدیک آگئے ہیں اس وقت جنت کا دروازہ کھل جائے گا اور یہ سب کے سب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ازواج حور العین ہوں گی اور تمام اولاد آدم (جو اس جگہ ہوں گے) سر بلند کر کے ان سے کہیں گے خوش آمدید، مرحبا مرحبا بے شک ہمارا کس قدر اشتیاق تمہیں دیکھنے کا تھا یہ خدا کے دوست بھی اسی طرح کی بات ان کے جواب میں کہیں گے۔

علیؑ نے عرض کیا اے رسولؐ خدا اس متعلق بتائیں کہ خدا فرماتا ہے، غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۔ ان کے لیے بلند مکان ہوں گے اور ان کے اوپر اور نیچے مکان بنے ہوئے ہوں گے (سورہ زمر آیت 20) یہ مکان کس چیز کے بنے ہوں گے فرمایا اے علیؑ یہ مکان خدا نے اپنے دوستوں کے لیے موتی اور یاقوت اور زبرجد کے بنائے ہیں ان کی چھتیں سونے کی ہیں جن پر چاندی کے تاروں کا جال ہے ان میں سے ہر ہر مکان کے ہزار ہزار دروازے خالص سونے کے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ پاسبان ہے ان مکانوں میں موٹے موٹے گدے کئی کئی تہہ کے بچھے ہوئے ہوں گے بعض حریر کے ہیں اور بعض دیبا کے ہیں اور ان کے اندر مشک و عنبر کافور بھرا ہوا ہے ان فرشتوں کا ذکر خدا نے ان لفظوں میں کیا ہے وہ فرماتا ہے، وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۔ اور اونچے اونچے فرشوں پر ہوں گے (سورہ واقعہ آیت 34) اور جب مومن جنت میں اپنے مکانات میں پہنچے گا تو اس کے سر پر شاہانہ تاج کرامت رکھا جائے گا اور اس کو زرتار حلے پہنائے جائیں گے اس

کے تاج میں یاقوت، موتی، مروارید لگے ہوں گے یہ لباس سونے اور چاندی کا ہوگا اور فرمایا کہ وہ ریشمی حلے تعداد میں ستر ہوں گے اور رنگ میں مختلف ان کا تانا بانا سنہری اور روپہلی ہوگا اور موتی یاقوت، مروارید اور قرمز کے ہوں گے اس کا ذکر خدانے اس آیت میں کیا، إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ان میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان میں ان کا لباس (سورۃ حج آیت 22 سورہ فاطر آیت 33) اور جب مومن اس تخت پر بیٹھے گا تو یہ تخت خوشی سے حرکت میں آجائے گا اور خدا کے دوست اپنی جگہ جنت میں ٹھہر جائیں گے تو وہ فرشتہ جو ان جنتیوں پر مقرر ہے وہ ان سے اجازت طلب کرے گا تا کہ ان کو تہنیت کہے اس کرامت کی جو ان کو اللہ نے عطا کی ہے غلام اور کنیزیں خدمت کرنے والی اور دربان اس مومن کا فرشتہ اس سے کہے گا تم یہاں پر ہی رہو یہ خدا کا دوست تخت پر تکیہ کیے ہے اور اس کی ہمسر حوروں کو اس کے لیے پیش کرے گا اور تمہیں چاہیے خدا کے دوست کے لیے اسی جگہ قیام کرو پھر فرمایا پس اس کی ازواج جنت کی حوروں سے ہوں گی وہ اپنے خیمے سے نکل کر اپنی کنیزوں کے ساتھ اس کی طرف آئیں گی وہ مجسم حسن وخوبی ہوں گی وہ بھی ستر ایسے حلے جن کی بناوٹ یاقوت ومروارید وزبرجد کی ہوں گی جن کی اصل مشک وعنبر کی خوشبو سے ہوگی پہنے ہوں گی اس کے سر پر تاج کرامت بھی ہوگا اور اس کے پاؤں میں سنہری جوتیاں ہوں گی پس وہ اس دوست خدا کے قریب پہنچے گی اور یہ چاہے گا کہ اس کی خاطر کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ کہے گی اے خدا کے ولی و دوست آج کا دن رنج وتعب وزحمت اٹھانے کا نہیں ہے اور اپنی جگہ سے حرکت مت کرو میں تمہاری ہوں اور تم میرے ہو اس کے بعد دونوں متحد ہو جائیں گے اور فرمایا اور دنیا کی گنتی سے پانچ سو سال تک کی مسافت سے ہم آغوش ہوں گے نہ وہ اس مرد سے سیر ہوگی اور نہ وہ مرد اس سے سیر ہوگا۔

نہ خستہ حال وملول ہوگا کسی کو تکان نہ ہوگی جو کہ سستی اس وجہ سے مرد کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اس کے بغیر خستگی پیدا ہو جاتی ہے پھر اس مومن کی نظر اس حور کی گردن کی طرف جائے گی تو اس کے گلے میں ایک یاقوت یاقوت سرخ کی ھیکل دکھائی دے گی جس کے درمیان ایک لوح ہوگی اس پر لکھا ہوگا اور وہ لوح سفید در کی ہوگی اس میں لکھا ہوگا اے خدا کے ولی تم میرے محبوب ہو اور بھی حور یہ اور تیری محبوب ہوں میری آرزو کی انتہا تم ہو (میری جان تیرے لیے ہے) اور تمہاری آرزو کی انتہا میں ہوں (تیری جان میرے لیے ہے) پھر خدا ہزار فرشتوں کو اس کے پاس بھیجے گا کہ وہ اس کو جنت میں پہنچ جانے کی بشارت دیں اور اس حور یہ ہمسر کو ساتھ لے آئیں فرمایا یہ فرشتے اسے بہشت میں سب سے پہلے پہنچائیں گے اور وہ فرشتہ جو اس دروازے پر نگران ہے کہے گا خدا کے ولی کے ساتھ میری ملاقات کی اجازت لی جائے کیونکہ خدا نے ہمیں

بھیجا ہے تا کہ ہم اسے تہنیت (مبارک باد) وتبریک کہیں تو فرشتہ ان سے کہے گا کھڑے ہو جاؤ تا کہ دربان سے بیان کرو ں اور یہ دربان اس سے تیرے داخل ہونے اور ملنے کی اجازت دے (یہ کھڑے ہو جائیں گے) اور فرشتہ اس دربان تک کہ جس کا فاصلہ تین جنت کے باغوں کے برابر ہے آئے گا اور جب پہلے دروازے میں داخل ہوگا تو دربان سے کہے گا کہ اگلے دروازے پر ہزار فرشتے کھڑے ہیں ان کو عالمین کے پروردگار نے بھیجا ہے تا کہ خدا کے ولی کو مبارکباد دیں اور مجھ سے درخواست کی ہے تا کہ میں ان کے لیے داخل ہونے کی اجازت طلب کروں۔

دربان کہے گا بے شک میرے لیے یہ سخت وگراں ہے اس حالت میں کہ خدا کا ولی اپنی ہمسر حور کے ساتھ خلوت میں ہے اور ہرگز کسی ایک کے لیے بھی میں ملاقات کی اجازت نہیں لے سکتا اور اس دربان سے اس ولی خدا تک کا فاصلہ تین جنت باغوں کے برابر ہے فرمایا پس یہ دربان پہلا جو مخصوص ہے اس کے پاس جائے گا اور اس سے کہے گا کہ جنت کے دروازے پر ایک ہزار فرشتے موجود ہیں جن کو خدا نے آپ کی عزت کرنے کے لیے بھیجا ہے تا کہ ولی خدا کو مبارک باد دیں ان کے لیے داخل ہونے کی اجازت طلب کرو یہ مخصوص پیش کار خدمت گاروں کے پاس جائے گا اور ان سے کہے گا کہ خدائے جبار کے بھیجے ہوئے فرشتے باہر دروازے پر داخل ہونے کی اجازت کے ملنے کے انتظار میں ہیں وہاں کھڑے ہیں اور وہ ایک ہزار فرشتے ہیں خدا نے ان کو ولی خدا کو مبارک باد دینے کے لیے بھیجا ہے پس خدا کے ولی کو ان کے آنے سے آگاہ کرو یہ بھی اطلاع دیں گے اور فرشتوں کے داخل ہونے کی اجازت طلب کریں گے اور وہ خدا کے ولی کے پاس آئیں گے اور وہ اس محل میں کہ جس کے ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور جب ان فرشتوں کے لیے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی اور ہر ایک نگران جو ہر دروازے پر وہ ان کے لیے موکل ہے ان کے لیے کھول دے گا۔

فرمایا اس وقت پیش کار مخصوص ہر ایک فرشتہ کو اس دروازے سے داخل کرے گا اور یہ پیغام خدا جبار کا ولی خدا تک پہنچائیں گے اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آیا کریں گے (اور یہ کہا کریں گے) یہ عوض تمہارے صبر کرنے کے ہے تم پر سلامتی ہو دیکھو (تمہارا) انجام کار کیسا اچھا ہوا (سورہ رعد آیت 24،23) فرمایا اور یہ بھی خدا فرماتا ہے، وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا۔ اور جب تم وہاں نظر اٹھا کر دیکھو گے تو کثیر نعمتیں اور بڑی سلطنت پاؤ گے (سورۃ دھر آیت 23) اور مراد اس آیت سے یہ ہے کہ ولی خدا اور اس کی کرامت ونعمتیں وسلطنت بزرگ وغیرہ جو وہ رکھتا ہے اور بے شک وہ فرشتے جو خدا نے بھیجے ہوں گے وہ بھی اس کی

اجازت کے بغیر اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے اور اسی سلطنت کبیر کا ذکر کیا گیا ہے فرمایا، اور اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ اس خدا کے کلام کے معنی ہیں کہ خدا فرماتا ہے، تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ۔ جن کے نیچے ندیاں (نہریں) بہتی ہیں (سورہ کہف آیت 31) اور یہ بھی خدا فرماتا ہے، اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا اور میوے ان کے نزدیک ہیں اور ان (درختوں کے) سائے ان پر جھکے ہوں گے اور میووں کے خوشے ان کے اختیار میں کردیئے جائیں گے (سورت دھر آیت 14) اور کافی نزدیک کہ مومن اس طرح اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوگا اور اپنے منہ سے اپنی مرضی کا میوہ کھائے گا اور ہر ایک انواع کا میوہ اس سے کہے گا اے خدا کے ولی مجھے کھاؤ اس سے قبل کہ تم اس سے کھاؤ۔

فرمایا، اور بہشت میں کوئی ایسا مومن نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے لیے بہت سی جنتیں ہوں گی جس میں بہت درخت ہوں گے جو پھلوں سے پُر ہوں گے اور وہاں پانی جاری ہوں گی اور دودھ کی نہریں جاری ہوں گی اور شہد کی نہریں ہوں گی اور جب خدا کا ولی اپنے لیے کھانا طلب کرے گا بغیر اس کے اظہار کے کہ کس قسم کا کھانا چاہتے ہو تمام اس چیزوں کو وہ کہ ابھی اپنے دل میں رکھے ہو گا وہ اس کے لیے پیش کردیا جائے گا۔

فرمایا، پھر اپنے دوستوں اور بھائیوں سے خلوت کرے گا اور یہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور اپنی بہشتوں میں یہ متنعم ہوں گے اور سائے کے نیچے (کہ ہوا اس میں لطف والی ہوگی مانند ہوا (بین طلوعین) سفیدی کے ظاہر ہونے وقت کے درمیان یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور ہر مومن کے لیے ستر حوریہ عورتیں اور چار آدم نسل عورتیں ہوں گی اور مومن ایک گھنٹہ ان سے خلوت کرے گا اور مومن ایک گھنٹہ حور کے ساتھ اور ایک گھنٹہ نسل آدم کے ساتھ گزارے گا اور ایک گھنٹہ ان سے خلوت کرے گا اور اپنے تخت پر تکیہ کرے گا اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور بے شک مومن کو اسی طرح تخت پر بٹھا یا جائے گا اور وہ تکیہ کرے گا اور اس کا نور سب کو گھیر لے گا (جو عجائب میں لاتا ہے) اور اپنے خدمت گاروں کو کہے گا یہ تم پر تو روشن کیا ہے شاید خدا جبار نے مجھ میں توجہ کی خدمت گار کہیں گے منزہ ہے (خدا) اور فرزمند ہے خدا کا جلال نہیں ہے (توجہ خدا کی یہ نہیں ہے) بلکہ یہ حوریہ تیری ہمسروں میں سے ہے جس نے اب تک تمہیں نہیں دیکھا اس کا تجھ سے اشتیاق ہے یہی ہے کہ تجھے تخت پر بٹھا دیکھا ہے کہ تم تکیہ کیے ہو اس نے خود کو تیری طرف متوجہ کیا ہے اور تیرے دیکھنے کی شیفتہ ہے شوق کی وجہ سے وہ مسکرائی ہے اور اسی کو پرتو دیکھا اور اس نور نے تجھے گھیر لیا ہے اس کے دانتوں کی سفیدی نے اور صاف و پاکیزگی و لطافت اس کی یہ اس کے دانتوں سے ہے فرمایا، خدا کا ولی کہے گا اس کو اجازت دو کہ وہ میرے پاس

آجائے پس وہ ہزار غلاموں اور اپنی ہزار کنیزوں کے ساتھ جلد ہی اس کے پاس آجائیں گی اور اس کو اس بات کی خوشخبری دیں گی اور اس وقت جب یہ حوریہ اپنے خیمہ سے باہر آئے گی اس حالت میں کہ وہ اس وقت ستر حلے جن کی بناوٹ یاقوت ومروارید کی ہوگی پہنے ہوگی اور اس کی قمیص سیم وزر سے بنی ہوگی اور مشک عنبر کی خوشبو پھیلی ہوگی جو مختلف رنگ کے ہوں گے اور مغز ساق اسے کے پاؤں سے (ان کی پنڈلیوں کا گودا) ستر حلوں میں بھی نظر آئے گا ان کا قد ستر ذراع کا ہوگا اور اس کا پھیلاؤ مابین دو کندھوں کے دس ذراع ہوگا اور جب خدا کے ولی کے نزدیک ہوں گے تو خدمت گار سامنے آئیں گے اور ان کے سینے سونے اور چاندی سے پر ان کے ہاتھوں میں ، ہوگا اور مروارید و یاقوت وزبرجد سے پر ہوگا اور ان کو اس حوریہ کے سر پر گرایا جائے گا پھر ولی خدا کے ساتھ ایک دوسرے کو آغوش میں لیں گے اور ہرگز کوئی ایک بھی ان سے خستہ و دل تنگ نہ ہوگا، امام باقرؑ نے اس حدیث کے بعد فرمایا، اور پھر وہ جنتیں جن کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے وہ ان سے عبارت ہیں بہشت عدن، بہشت فردوس، بہشت نعیم، بہشت ماوی اور خدا ان جنتوں کے علاوہ بھی جنتیں رکھتا ہے ان بہشتوں کو اس کے علاوہ بھی رکھتا ہے اور ہر مومن اس اندازے کے مطابق جس قدر وہ بہشت کو چاہے گا اور جس قدر اس کی لمبائی چاہے گا زندگی کا بہترین وقت گزارنے کے لیے اور دعا اپنے چاہنے کے لیے کرے گا یہاں پر اس طرح کہے گا، سبحانک اللھم اے اللہ تو پاک ہے اور جب (ان سے ایک) اس جملے کو کہے گا تو خدمت گار اس کے بلائے بغیر ہی کہ وہ زبان سے ان کو بلاتا اور ان کی حکم دیتا یہی کچھ جو اس نے بیان کیا ہوگا اس کے لیے حاضر ہو جائیں گے اور اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ۔ ان کی دعا یہ ہوگی جنتوں میں کہ اے اللہ تو پاک ہے اور ان کا درود اس میں سلام ہوگا یعنی خدمت گاروں کا درود ہوگا اور خدا فرماتا ہے، وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ اور ان کی ختم دعا یہ ہوگی کہ ہر قسم کی تعریف تمام عالموں کے پروردگار کے لیے زیبا ہے (سورۃ یونس آیت 11,10) یعنی جس وقت اپنی لذتوں اور جماع و کھانے پینے کے بعد فارغ ہوں گے تو اس وقت وہ خدا کی حمد کریں گے اور پھر خدا فرماتا ہے، أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ ان کے واسطے رزق بھی معین ہے (سورۃ صافات آیت 41) فرمایا، یعنی خدمت گار ان کو جانتے ہیں اور ان سے پہلے کہ خدا کے ولی ان چاہتے وہ ان کے نزدیک آجائیں گے اور پھر اس کے بعد خدا نے فرمایا، اس آیت کے بعد، فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ (یعنی) میوے اور ان کی عزت (بھی) کی جائے گی (سورہ صافات آیت 42) یعنی یہ کوئی چیز جنت میں نہ چاہیں گے مگر یہ کہ وہ ان کی عزت کا سبب ہوگی۔

(70) .....ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ ایک شخص نے آنحضرتؑ سے

عرض کیا بے شک سالم بن حفصہ (جو کہ زیدی مذہب اور آئمہ اطہارؑ کا مخالف تھا) اور آپؑ کے اصحاب آپؑ سے روایت کرتے ہیں ہیں کہ آپؑ جب بات کرتے ہیں (تقیہ و مصلحت کی وجہ سے) تو اس طرح بات کرتے ہیں کہ یہ بات ستر توجیہات رکھتی ہے تاکہ طاقت کے ذریعے سوال کیئے گئے اس کے بوجھ سے باہر رہیں فرمایا سالم مجھ سے کیا چاہتا ہے کیا فرشتوں کو ان کے سامنے لے آؤں خدا کی قسم پیغمبروں نے بھی اس کام کو نہیں کیا ہے بے شک ابراہیمؑ کو بھی (جس وقت بت پرستوں نے ان کو دعوت دی تھی کہ وہ بھی ہمارے ساتھ عیدگاہ میں صحرا میں جائیں) تو فرمایا اِنِّی سَقِیْمٌ بے شک میں بیمار ہوں (سورۃ صافات آیت 188) اس صورت میں کہ وہ بیمار نہ تھے لیکن انہوں نے جھوٹ بھی نہیں کہا تھا اور نیز ابراہیمؑ نے (جس وقت کہ ان سے پوچھا گیا اور انہوں نے کہا کہ تم نے ہمارے خداؤں کو مارا اور توڑا ہے اور اس صورت میں کردیا تو ان کے جواب میں فرمایا، بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ۔ بلکہ اس بڑے بت نے یہ کام کیا ہے (سورہ انبیاء آیت 63) حالانکہ یہ بڑے بت نے نہیں کیا تھا لیکن ابراہیمؑ نے بھی جھوٹ نہیں کہا تھا۔ اور یوسفؑ نے بھی (بنیامین کو روکنے کے لیے) کارواں والوں سے فرمایا، اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ۔ اے قافلہ والو تم تو چور ہو (سورہ یوسف آیت 70) خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور یوسفؑ نے بھی جھوٹ نہیں کہا تھا (سالم بن ابو حفصہ آئمہ اطہارؑ کے دشمنوں سے ہوا ہے اور بعض نے اسے مانند ابن حجر اس کو غالی شیعہ کا نام دیا اور بعض صاحب تنقیح المقال اس کو زیدی مذہب کا اور بلکہ ناصبی جانا ہے اور ہر صورت سے اہل بیتؑ کے دشمنوں سے ہوا ہے اور بہت زیادہ روایات آئمہ میں اس کو لعنت اور اس کی تکفیر کی گئی ہے۔

اور اس کلام کو بھی کہ جس کا اس میں اظہار کیا گیا ہے امام باقرؑ سے چاہنے کو کہ وہ اپنے طرف داروں اور تمام لوگوں (نعوذ باللہ) کو جھوٹا شخص ہونے کی پہچان کروائیں اور مراد امام کی یہ ہے کہ دو طریقوں سے بات کرنا جھوٹ نہیں ہے اللہ کے پیغمبر مانند ابراہیمؑ و یوسفؑ نے بھی مصالح و تقیہ کی رو سے وہ بات جو ظاہر دشمن کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس کی مراد ظاہری یہ نہ تھی جیسا کہ ابراہیمؑ نے اس مقام پر فرمایا کہ میں بیمار ہوں اس صورت میں کہ وہ بیمار نہ تھے)۔

ابو بصیر اور ایک عورت!۔۔۔ (71) ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؑ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ام خالد عورت جس سے کہ یوسف بن عمر کٹ چکا تھا اور ان کے درمیان نظر جماع وغیرہ میں جدائی ہوگئی تھی) اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا تم اچھا جانتے ہو کہ اس عورت کی بات کو سنو عرض کیا ہاں آنحضرتؑ نے اس کو داخل ہونے کی اجازت دی اور وہ داخل ہوگئی امام جعفر صادقؑ نے مجھے اپنے ایک طرف کر کے بٹھایا

اور وہ عورت اس وقت دروازے سے داخل ہوئی اور بات کرنا شروع کردی میں نے دیکھا کہ یہ عورت بڑی باتیں کرنے والی ہے پس امامؑ سے ان دو کے بارے میں (ابوبکر و عمر) پوچھا آنحضرتؑ نے اس سے فرمایا تم ان کو دوست رکھو ام خالد نے کہا جب میں اپنے پروردگار کا دیدار کروں تو کہوں کہ آپؑ نے مجھے حکم دیا ان کو دوست رکھو فرمایا ہاں تو کہا پس یہ شخص کہ جو آپ تو شک پر تمہارے ساتھ بیٹھا ہے (یعنی ابوبصیر) اس نے حکم دیا ہے کہ تم ان سے بیزاری کرو اور کثیر النوا جو کہ ایک ملا عامہ اس زمانے میں تھا)

اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم ان دونوں کو دوست رکھو پس ان دونوں میں سے کون بہتر ہے اور آپؑ زیادہ تر ان کو دوست نہیں رکھتے حضرتؑ نے فرمایا خدا کی قسم یہ شخص میرے ہاں زیادہ محبوب ہے کثیر النوا کی نسبت اور اس کے ساتھیوں کی نسبت سے یہ مردود ہے کہ احتجاج و مبارزہ کرتا ہے اور کہتا ہے، وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ اور جو لوگ اس کے مطابق حکم نہ کریں جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے وہی کافر ہیں اور جو لوگ اس کے مطابق حکم نہ کریں جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے پس وہی لوگ ظالم ہیں اور جو اللہ کے نازل کیے ہوئے کے موجب فیصلہ نہ کریں پس وہی نافرمان فاسق ہیں (سورۃ مائدہ آیت 44، 45، 47) (مجلسیؒ کہتے ہیں حضرتؑ نے چاہا ان آیات کے ذکر سے کفر و فسق و ظلم کثیر النوا کو ثابت کریں اور اس ضمن میں حکم کفران دونوں کا ان سے بیزاری کرنے کا یہی بطور اشارہ بیان فرمادیا دو وجہ سے اول یہ کہ ابوبصیر کو اپنا محبوب بیان کرنا کہ اس کا حکم بیزاری کرنے کا ان دونوں سے درست ہے دوم یہ کہ علت کو کفر کثیر النوا کو ثابت کرنا ہے وہ مشترک اس میں اور ان دونوں کے درمیان ہے اور یہ قسم معارض کلام سے کہ جو اس خبر میں امام باقرؑ نے بیان کی اس کی طرف اشارہ کیا ہے)

احادیث شیعہ اور مخالفین کے بارے میں!۔۔۔ (72) عبدالحمید واسطی کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ میرا ایک ہمسایہ ہے جو تمام محرمات خدا کا مرتکب ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز کو بھی ترک کردیتا ہے وہ کہاں پہنچ گیا ہے اور دوسری چیزوں میں بھی فرمایا سبحان اللہ بے شک یہ کام بڑا ہے کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس شخص کی کہ وہ اس شخص سے بھی زیادہ بدترین ہے عرض کیا کیوں نہیں فرمایا ہمارا دشمن اس شخص سے بھی زیادہ بدترین ہے آگاہ ہو جاؤ کہ بے شک کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ ہمارے خاندان کا نام اس کے سامنے لیا جائے اور ہمارے نام کے ذکر سے رقت پیدا کرے سوائے اس کے کہ فرشتے اس کو نوازش کریں اور اس کے تمام گناہ معاف کردیں مگر یہ کہ وہ ایسے گناہ کیے ہوگا جس کی

وجہ سے اس کو ایمان سے الگ کردے گا اور بے شک شفاعت ضرور قبول ہوگی مگر ناصبی کے بارے میں نہیں اور ایک مومن اپنے پڑوسی کے بارے میں جس نے ایک نیکی بھی نہ کی ہوگی شفاعت کرے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار: یہ میرا پڑوسی ہے اور مجھے کوئی تکلیف نہ دیتا تھا اور میری شفاعت اس ہمسایہ کے بارے میں قبول کرلے تو خدا فرمائے گا میں تیرا رب ہوں اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ تیری طرف سے معاوضہ دوں گا پس خدا اس کے باوجود کہ اس کی ایک نیکی نہ ہونے کی وجہ سے بھی اسے جنت میں داخل کردے گا اور ادنیٰ سے ادنیٰ مومن کو یہ حق ہوگا کہ وہ تیس آدمیوں کی شفاعت کرسکے (انسان جو گناہ گار ہوں گے) اس موقع پر جہنمی کہیں گے فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ۔ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ۔ پس اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ ہی کوئی دل سوز دوست (سورۃ شعرا آیت 100، 101)

(73)......ابوھارون کہتے ہیں میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت چند آدمی آپؑ کے نزدیک موجود تھے تو انہوں نے فرمایا کیوں تم ہمیں سبک وحقیر جانتے ہو ایک شخص جو اہل خراسان سے تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے عرض کیا میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپؑ کو حقیر وسبک جانوں اور کسی چیز کے متعلق آپؑ کے حکم کو حقیر جانوں تو فرمایا کہ تم انہی میں سے ایک کیوں ہو جو مجھے حقیر جانتا ہے عرض کیا میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جو آپؑ کو سبک جانتے ہوں فرمایا تم پروائے ہو مگر تو نے فلاں شخص سے نہیں سنا کہ جس وقت میں جحفہ کے نزدیک تھا کہ اس نے تم سے کہا کہ مجھے ایک میل کے راستہ کی مقدار (چار کلومیٹر) سوار کرلو کیونکہ خدا کی قسم میں انتہائی کمزور اور خستہ حال ہوگیا ہوں اور تم نے اس کے لیے اپنے سر کو بلند نہ کیا اور اسے سبک شمار کیا اور حقیر جانا اور جو کوئی بھی مومن کو حقیر وسبک جانے گا اس نے ہمیں حقیر جانا اور خدا کے احترام کو ضائع کیا ہے

(74)......عبدالرحمان بن ابوعبداللہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا بے شک خدا نے ہم پر ضروری قرار دیا کہ ہم اس کی وحدانیت کی معرفت حاصل کریں پھر اس کے بعد ضروری قرار دیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کریں اور اس کے بعد ہمیں آپؐ کے خاندان سے محبت ودوستی کو مخصوص کیا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتے ہیں اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہیں اور اس کے سوا یہ نہیں ہے کہ مراد ہماری اس سے ان کی دوستی ہے کہ ہم خود کو جہنم سے بچالیں میں نے یہ بات بیان کی ہے اور میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔

(گریہ آگیا ہے) اور گریہ کرتا ہوں امام جعفر صادقؑ نے اس سے فرمایا جو کچھ چاہتے ہو وہ مجھ سے پوچھ لو خدا کی قسم جو بھی مجھ سے پوچھو گے تو میں اس کا جواب دوں گا (مجلسیؒ کہتے ہیں یعنی جواب تقیہ کی صورت میں تمہیں نہ دوں گا کیونکہ تیرے خلوص کو میں اچھی طرح جانتا ہوں) عبدالملک بن اعین (جو اس مجلس میں حاضر تھا اس نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ

) نے کہا میں نے سنا تھا کہ ابھی تک مخلوق سے جو تم سے پہلے تھے اس نے اس طرح بیان ہے عبدالرحمٰن نے کہا میں نے وضع ان دو مردوں کی (ابوبکر و عمر) مجھے خبریں دیں فرمایا، ان دو مردوں نے مورد کتاب خدا میں ہمارے حق کو بند کیا ہے اور انہوں نے لے لیا (یعنی خمس جو کہ خدا نے قرآن میں ہمارے لیے مقرر کیا تھا اسے بند کر دیا اور کھینچ لیا) اور اس وراثت کو جو فاطمہ زہراؑ نے اپنے باپ سے پائی تھی اسے بھی لے لیا اور اس پر ستم کیا اور اسی طرح آج تک یہ جاری شدہ ہے حضرتؑ نے اپنی پشت سر کی طرف اشارہ کیا اور کتاب خدا کو انہوں نے اپنی پشت میں گرا دیا ہے۔

(75).....کمیت بن زید اسدی (شاعر معروف اہلبیت) کہتے ہیں میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ نے فرمایا اے کمیت، خدا کی قسم اگر مال اس وقت میرے پاس موجود ہوتا تو میں تجھے ضرور دیتا لیکن تمہارے لیے وہی ہے کہ جو کچھ رسولؐ خدا نے حسان بن ثابت (شاعر) کے لیے فرمایا (اس سے فرمایا) روح القدس تیرے ساتھ ہمراہ ہے اس وقت تک جب تک تم ہمارا دفاع کرتے رہو گے عرض کیا ان دو مردوں کا حال (یعنی ابوبکر و عمر) کی مجھے خبر دیں حضرتؑ نے اپنے بالوں کو پکڑ کر چھوڑ دیا اور ان کو بتایا اور اپنے سینے کے نیچے سے پکڑا پھر فرمایا، خدا کی قسم اے کمیت، اس اندازہ سے جیسے بال کٹوانے سے خون نہیں گرایا جاتا اور نیز ہرگز ناحق نہیں لیا جاتا اور ہرگز ایک پتھر دوسرے پتھر سے نہیں ملتا سوائے اس کے کہ ان دونوں سے سوال کیا جائے گا

(76)......ابوالعباس مکی کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا، (جس وقت) عمر علیؑ سے ملے تو ان سے کہا کہ تم نے اس آیت کو پڑھا ہے، **بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ**۔ تم میں سے دیوانہ کون سے ہے (سورۃ قلم آیت 6) اور مجھ سے اور میرے رفیق (ابوبکر) سے تعریض کرتے ہو (ہم کو منظور اس آیت کا نہیں جانتے) حضرتؑ نے اس سے فرمایا (فقط یہ ہی نہیں) کیا میں تجھے ایسی آیت کی خبر نہ دوں جو بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے، **فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ**۔ پھر کیا یہ قریب ہے کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو (سورۃ محمد آیت 22) عمر (نے بڑے کمال کے ساتھ گستاخی کرتے ہوئے) کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں بنی امیہ تو قرابت کی رعایت تم سے زیادہ کرتے ہیں لیکن تم کو بنی تیم (قبیلہ ابوبکر) بنی عدی (قبیلہ عمر) اور بنی امیہ کی دشمنی کے سوا اور کچھ آتا ہی نہیں۔

(مجلسیؒ کہتے ہیں کہ یہ تعریض جو آنحضرتؐ نے اس آیت، **بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونَ**۔ سے ان دونوں کو [illegible] وجہ سے تھا کہ ان دونوں نے اس وقت جب رسولؐ خدا نے غدیر خم میں علیؑ بن ابی طالبؑ کو اپنی خلافت پر منصوب فرمایا اور

ان کے بارے میں فرمایا، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِي مَوْلَاهُ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے تو ان دونوں نے اور کئی دوسرے لوگوں نے آنحضرتؐ کی طرف دیوانگی و شیفتگی کی نسبت دی ان کے اپنے چچا زاد علیؑ کے بارے میں اسی وجہ سے سورت قلم کی یہ آیات نازل ہوئیں)۔

(77)......حارث نصری کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی، اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا۔ جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر (ناشکری) میں بدل دیا (سورۃ ابراہیم آیت 28) تو فرمایا، کہ لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں (یعنی عامہ و اہلسنت) اس کی تفسیر کیا بیان کرتے ہیں عرض کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ دو بدکار قبیلوں کے بارے میں ہے یعنی بنی امیہ اور بنی مغیرہ (اولاد مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم جو بنی مخزوم کے نام سے معروف تھے) آنحضرتؐ نے فرمایا، خدا کی قسم اس سے مراد تمام نافرمان قریش ہیں بے شک خدا نے اپنے نبی ﷺ کو خطاب کر کے یہ فرمایا تھا کہ میں نے تمام قریش کو تمام عرب پر فضیلت دی اور اپنی نعمت ان پر پوری کی اور ان پر اپنا رسولؐ بھیجا پس انہوں نے میری نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔

(78)......ابوبصیر نے دو میں ایک امام باقرؑ یا صادقؑ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا، جب لوگوں نے رسولؐ خدا کی تکذیب کی اور ان کو جھٹلایا تو خدا نے ارادہ کیا کہ سوائے علیؑ کے کل زمین کے اہلوں کو ہلاک کر دے اور اپنے قول سے اظہار ارادہ فرمایا، فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا اَنْتَ بِمَلُوْمٍ۔ اب تم منہ پھیر لو کہ تم پر کوئی ملامت نہیں (سورۃ ذرایات آیت 54) اس کے بعد بداؔ واقع ہوا اور مومنین پر رحم فرمایا پھر اپنے نبیؐ سے یہ ارشاد فرمایا، وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور نصیحت کیئے جاؤ کہ نصیحت مومنوں کو یقیناً نفع دے گی (سورۃ ذاریات آیت 55)

روز قیامت میں بعث خلائق!۔۔۔ (79) ثویر بن ابی فاختہ کہتے ہیں میں نے علیؑ بن حسینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا، مسجد رسولؐ خدا میں (جو مدینہ میں ہے) کہ میرے باپ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے باپ علیؑ بن ابی طالبؑ سے سنا تھا کہ انہوں نے لوگوں سے فرمایا، کہ جس وقت قیامت کا دن ہوگا تو اللہ لوگوں کو قبروں سے نکالے گا تو ان کے بدن صاف ہوں گے اور وہ تندرست حالت میں ہوں گے اور تنہا صاف بالوں سے جوان کی شکل میں ابھی اس کے چہرہ پر بال نہ آئے ہوں گے اور ایک ہموار زمین میں ہوں گے اور روشنی ان سے ہٹا دی جائے گی اور تاریکی ان کے گرد آجائے گی (ظاہر امراد یہ ہے کہ جب نور و روشنی ان کے لیے روشن ہوتی ہے تو وہ چل پڑتے ہیں اور جب تاریکی

ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ اکھٹے ہو جاتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں، كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا یہاں تک کہ میدان محشر میں کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کے شانے سے بلند ہو کر چلیں گے اور اس جگہ پر ایک اژدھا ہو گا اور ان کو آگے چلنے سے روکے ہو گا یہ وہ مقام ہے کہ جہاں ان کے نفس تند ہو جائیں گے اور پسینہ زیادہ ہو گا اور ان کے کام ان کے لیے سخت ہو جائیں گے اور شیون ان کا زیادہ ہو گا اور ان کی صدا بلند ہو گی فرمایا، یہ پہلا قیامت کے دن کا خوف ہے اس موقع پر خدائے جبار اپنے عرش کے اوپر ہو گا اور ملائکہ اس کی طرف توجہ کریں گے اور ایک فرشتہ ان فرشتوں میں سے حکم دے گا تا کہ وہ ان کے درمیان آواز بلند کرے وہ آواز بلند کرے گا اے مخلوق کے گروہ خاموش ہو جاؤ اور بات آواز دینے والے کی سنو اور اس موقع پر تمام لوگ اس کی آواز کو سنیں گے یہ وہ وقت ہو گا کہ تمام لوگوں کی آوازیں لڑکھڑا جائیں گی اور ان کی آنکھیں خوف زدہ ہو جائیں گی اور لرزہ ان کو گھیر لے گا اور ان کے دل تضرع کریں گے اور اپنے سروں کو ناحیہ کی طرف کریں گے اور یہ وہ وقت ہو گا کہ کافر کہیں گے کہ آج دشواری کا دن ہے فرمایا، اس وقت خدائے جبار و حکم انصاف کرنے والا ان پر توجہ کرے گا اور فرمائے گا میں ہی وہ خدا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے حاکم عدل کرنے والا کہ میں ستم نہ کروں گا آج وہ دن ہے کہ تمہارے درمیان میں عدل و انصاف سے حکم کروں گا اور کسی ایک پر بھی میری بارگاہ میں ستم و ظلم نہ ہو گا آج کا دن وہ دن ہے کہ حق ناتوان کو توی سے پہچانو اور کسی کا بھی ظلم کسی پر کیا گیا ہو گا تو اس کو اس کے صاحب کو واپس کر دے گا اور نیکیوں اور برائیوں کے ذریعے سے قصاص لوں گا اور وہ کہ جنہوں نے اپنے حق کو معاف کر دیا (اور ذمہ ستم کرنے والو کو چھوڑ دیا ہو) تو ان کو نیک جزا دوں گا آج کے دن کوئی ایک بھی ہرگز ستم گار تکبر کر کے میرے سامنے سے نہ گزرنے گا اور نہ ہی کوئی ایسا شخص کہ جس کی گردن پر کسی کا حق باقی ہو سوائے اس کے کہ اس نے اپنے حق کو چھوڑ دیا ہے اور اس کو اچھی جزا دوں گا اور اس وقت جب میں حساب اس کے حق کا لوں گا تو اس وقت خلائق نزدیک آ جائے گیا اور اس حق کو کہ جس کسی نے بھی دنیا میں تم پر ظلم و ستم کیا ہو گا لوں گا اور میں بھی تمہارا گواہ ہوں اس ستم کے بارے میں اور میری گواہی اس کے لیے کافی ہے۔

فرمایا، پس وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور ایک دوسرے کے پاس آئیں گے اور کوئی ایک جگہ باقی نہ رہے گا کہ اس کی طلبی یا حق اس کا کسی دوسرے پر باقی ہو سوائے اس کے کہ اس کو اس سے لیا جائے گا پس اس حالت میں ہوں گے یہاں تک کہ خدا چاہے گا اور نتیجہ میں ان کا حال سخت ہو جائے گا اور ان کا پسینہ بہت زیادہ گرے گا اور ان کا اندوہ شدید ہو گا اور اور شیون کی صدا ان کی سخت بلند ہو گی اور وہ آرزو کریں گے کہ وہ شخص اپنے حق کو ہمارے لیے چھوڑ دے جن کے حق کو ہم نے پائمال کیا تھا اور ہم یہاں سے نجات پا جائیں پس خدا ان کو اس حالت میں دیکھے گا تو ایک منادی خدا کی طرف سے ندا

کرے گا اور تمام یہ اول سے آخر تک سب سنیں گے کہ اے گروہ خلائق خدا کی طرف سے بات کرنے والے کی بات کی طرف متوجہ اور دلوں اور کانوں کو تیار کر لو بے شک خدا فرماتا ہے میں بخشنے والا ہوں اگر تم میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا حق بخش دے ورنہ تمہارا حق لے کر رہوں گا فرمایا کہ اس ندا سے سب لوگ خوش ہو جائیں گے کیونکہ اس وقت لوگ سخت تنگی وفشار کی حالت میں وہ لوگ لوگوں میں کھڑے ہوئے ہیں پس بعض ان سے اس امید میں آجائیں گے کہ ہم اس تنگی سے آسودہ ہو جائیں گے اور اپنے حق کو معاف کر دیں گے اور بعض اپنی جگہ پر ہی رہیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب اب وہ ستم وظلم جو ہم پر کیا گیا ہے وہ اس سے بڑا ہے کہ ہم ان کو معاف کر دیں فرمایا کہ اس وقت منادی عرش کے سامنے سے ندا کرے گا۔

رضوان نگہبان جنت فردوس جنتوں کے کہاں ہیں اور (جب رضوان آجائیں گے) تو خدا ان کو حکم دے گا وہ محل (جو محل) نقرہ کے ہیں اور تمام مکانات اور خدمت گار جو اس میں ہیں لوگوں کو دکھائیں گے اور وہ بھی اس محل کے اوصاف جن کے اطراف میں کنیزیں، ماہرو خدمت گار خوبصورت ہیں لوگوں کو دکھائیں گے پس خدا کی طرف سے اس وقت ایک منادی ندا کرے گا اے گروہ خلائق اپنے سروں کو بلند کرو اور اس قصر کو دیکھو فرمایا یہ سروں کو بلند کریں گے اور اس قصر کی آرزوں کو دل سے کرے گا فرمایا پس خدا کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا اے گروہ خلائق یہ محل اس شخص کے لیے ہے جو مومن کو معاف کرے گا فرمایا پس یہ تمام کے تمام اپنے حقوق کو چھوڑ دیں گے سوائے تھوڑوں کے فرمایا اس وقت خدا فرمائے گا آج کوئی ظلم کرنے والا ہرگز میری بہشت کی طرف نہیں جائے گا اور فرمائے گا آج ہرگز ستم کرنے والا کہ اس پر کسی مسلمان کا حق باقی ہوگا وہ دوزخ سے نہیں گزرے گا یہاں تک کہ حساب کے مقام پر اس سے حساب لیا جائے گا اے خلائق اپنے آپ کو حساب کے لیے تیار رکھو۔

فرمایا پھر ان کے لیے راستہ کھول دیا جائے گا اور یہ اس کی طرف چل پڑیں گے اور آگے جانے کے لیے ایک دوسرے کو پیچھے کریں گے یہاں تک کہ عرصہ محشر میں پہنچیں گے اور خدا عرش پر عظمت وجلال استقلال رکھتا ہے اور نامہ اعمال کھلا ہوگا اور پیغمبر اور گواہ اس مقام پر موجود ہوں گے اور گواہی دینے کے لیے یہی امام حق ہیں اور ہر امام اپنے زمانے کے لوگوں پر گواہی دے گا کہ اس مقام پر خدا کا حکم دیا گیا ہوگا ان کو خدا کے راستہ کی طرف بلایا گیا ہوگا پس ایک قریش کے آدمی نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ خدا اگر کوئی مومن اپنے حق کو کافر پر رکھے ہوگا تو یہ مرد اس کافر سے اسے لے سکے گا اس حالت میں کہ وہ کافر اہل دوزخ سے ہے۔

حضرت علیؑ بن حسینؑ نے فرمایا، اس حق کے اندازہ کے برابر جو مومن کافر کی گردن پر رکھتا ہے مومن کے گناہ کم کر دے گا اور وہ کافر جو کفر کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے اسی کے اندازہ کے مطابق اس پر عذاب کا اضافہ ہوگا اس قریشی مرد

نے عرض کیا اگر کوئی مسلمان اپنا حق رکھے ہوگا تو کس طرح اس کے حق کو اس سے لیا جائے گا۔

فرمایا، اس حق کے جو مظلوم ظالم پر رکھتا ہے اس کے نیک اعمال سے لیا جائے گا اور وہ مظلوم کی دیئے جائیں گے اس قریشی مرد نے کہا، اگر ایک شخص جو ظلم وستم کرنے والا ہو اور اس کے اعمال میں نیکی نہ ہوگی تو کیسے لے گا فرمایا اگر وہ شخص ظلم وستم کار نیکی نہ رکھے ہوگا اور جس پر ستم کیا گیا ہوگا اس کے گناہ کم کر دیئے جائیں گے اور ستم گر کے گناہوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

متفرق اخبار!۔۔۔(80) یوسف بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ کہ ہم آپؑ کو دوست رکھتے ہیں اور تنہا یہ آپؑ کے قرابت کی وجہ سے ہے جو رسولؐ خدا کے ساتھ آپؑ کی ہے اس حق کی وجہ سے ہم آپؑ سے محبت رکھتے ہیں اور آپؑ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا نے آپؑ کا یہ حق ہمارے اوپر فرض کیا ہے وگرنہ ہم اس کے لیے کہ وہ مال دنیا جو آپؑ سے ہم کو پہنچے اس وجہ سے آپؑ کو دوست نہیں رکھتے بلکہ خدا کی رضا کے لیے اور آخرت کے گھر پہنچنے کے لیے اور اس لیے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے دین کی اصلاح کرے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو کوئی بھی ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہمارے ساتھ ہے یا یہ فرمایا ہمارے ساتھ آتا ہے قیامت کے دن بھی اسی طرح ہوگا پھر دونوں ہاتھوں کی دونوں انگلیاں (مطلب کے سمجھانے کے لیے) جیسے آپس میں ملی ہیں (یعنی اس طرح) پھر فرمایا، خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنوں کو روزہ رکھے اور راتوں کو عبادت میں گزارے گا اور پھر خدا کو بغیر ہماری ولایت و دوستی اور ہمارے خاندان کی دوستی کے خدا کا دیدار کرے گا اس حالت میں وہ دیدار کرے گا کہ وہ اس سے خوش نہیں ہے اور اس پر غضبناک ہے پھر فرمایا اور یہ ہے خدا کا کلام وہ فرماتا ہے، **وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ (54) فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ۔** اور اس بات سے کہ ان کا خرچ کرنا قبول کیا جائے اور مانع کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا یقیناً انکار کیا اور نماز کے لیے نہیں آتے مگر اس طرح سے کہ وہ اکسائے ہوئے ہوتے ہیں اور خرچ نہیں کرتے مگر اس طرح سے کہ بے دل ہوئے ہیں پس تم کو نہ ان کے مال تعجب میں ڈالیں اور نہ ان کی اولاد اللہ تو چاہتا یہی ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے سے ان کو زندگانی دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حال میں نکل جائیں کہ وہ کافر ہی ہوں (سورہ توبہ آیت 54، 55) پھر فرمایا ان کا ایمان بھی اسی طرح ہے اور ان کو برے عمل (وگناہ)

نقصان نہ پہنچائیں گے (کہ موجب خلود دوزخ میں یا بے حصہ شفاعت ورحمت سے ہوجائیں) اور کفر بھی اسی طرح ہے۔ کہ ان کے نیک اعمال ان کو کوئی فائدہ نہ دیں گے پھر فرمایا اگر تم (لوگوں کے درمیان) تنہا ہو (اور عموماً وہ لوگ تمہارے ہم عقیدہ نہیں ہیں) تو رسولؐ خدا بھی تو تنہا تھے اور وہ خدا کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور کوئی بھی ان کی دعوت قبول نہیں کرتا تھا اور سب سے پہلے جس نے ان کی دعوت کو قبول کیا تھا وہ علیؑ بن ابی طالبؑ تھے کہ رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا، اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّه لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ "تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(81)......یونس (بن عبدالرحمان) کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے عباد بن کثیر بصری سے فرمایا اے عباد تم پروائے ہو کہ تم کو حرام خوری اور حرام کاری سے باز رہنے نے دھوکا دے دیا ہے بے شک خدا اپنے قرآن میں فرماتا ہے، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ٹھیک ٹھیک بات کیا کرو کہ تمہاری خاطر سے تمہارے کاموں کو سنوار دے (سورۃ احزاب آیت 70، 71) پس یہ جان لو کہ خدا کوئی عمل قبول نہ کرے گا جب تک تم قول عدل وولایت اہل بیتؑ کے قائل نہ ہوگے) اور سچی بات نہ کروگے (اور عقیدہ صحیح رکھوگے)

(82)......علی بن شجرہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا کے لیے اس کے مہینوں میں پانچ حرمتیں ہیں (کہ ان کا احترام لوگوں پر لازم ہے) رسولؐ خدا کی حرمت رسولؐ خدا کے خاندان کی اور حرمت خدا کی کتاب کی اور حرمت خانہ کعبہ اور مومن کی حرمت۔

(83)......علی بن مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جس مومن کی عمر چالیس سال ہوجاتی ہے تو خدا اسے تین قسم کے دردوں (بیماروں) سے محفوظ کردیتا ہے برص وجذام ودیوانگی اور جب اس کی عمر پچاس سال ہوجاتی ہے تو خدا اس کے حساب کو کم کردے گا اور جب اس کی عمر ساٹھ سال کی ہوگی تو خدا انابت (اور بازگشت حق کی طرف) اس دن کرے گا اور جب ستر سال کی عمر ہوجاتی ہے تو اہل آسمان اس کو دوست رکھتے ہیں اور جب اس کی عمر اسی (80) سال ہوجاتی ہے تو خدا حکم دیتا ہے کہ اس کے نیک اعمال کو یاد رکھو اور اس کے گناہوں کو ختم کردیتا ہے اور جب وہ نوے سال کا ہوجاتا ہے تو خدا اس کے گذشتہ وآئیندہ گناہ معاف کردیتا ہے اور اس کے بارے میں لکھ دیتا ہے کہ یہ زمین میں اللہ کا قیدی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا اور اگر سو سال کا ہوجاتا ہے تو یہ اس کی عمر کا سب سے پست ترین درجہ ہے۔

(84) ابوبصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک ایک بندہ آزاد اور مختار اپنے امر کے متعلق ہے یہاں تک کہ چالیس سال گزر جائیں اور جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو خدا دو فرشتوں کو جو اس پر موکل ہیں وحی کرتا ہے کہ میں نے اس بندے کو یہ عمر دی ہے اور اس پر یہ سخت ہوگئی اور مکمل اس کے ساتھ مراقب کرتے رہو اور اس کے ہر کام کو جو زیادہ کم و چھوٹے و بڑے ہیں اس کے لکھتے رہو۔

(85) حلبی کہتے ہیں میں امام جعفر صادقؑ سے پوچھا ایک شہر کی تقسیم کے بارے میں اور آنا ایک شخص کا اس تقسیم سے دوسرے شہر میں جو منتقل ہوتا ہے (یہ کیسا ہے) فرمایا اس میں کوئی عیب نہیں اور یہ کہ پیغمبرؐ نے اس کام کی نہی کی ہے وہ تنہا اس مقام پر تھے اور دیکھنے والے سب ان کے دشمن ہو گئے تھے اور ان میں وبا پیدا ہوگئی تھی رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی شخص اس جگہ سے گریز کرتا ہے وہ ایسا شخص ہے کہ دشمن سے جنگ کرنے میں گر گیا اور اس بات کو بیان کیا اس وجہ سے یہ نہ چاہا کہ یہ اپنے مرکز کو خالی کردیں (اور اس راستے کو دشمن کے آنے کے لیے کھول دیں)

(86) حمزہ بن حمران کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن سے پیغمبرؐ اور ان سے کمتر شخص رہائی نہیں پا سکتا، (1) تفکر کرنا وسوسہ میں خلقت اور اس کی پیدائش سے (کہ جو انسان کے لیے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اسے آتے ہیں) (2) فال بری لینا (3) حسد کرنا سوائے اس شخص کے جو ایمان کے ہوتے ہوئے اپنے حسد پر عمل نہ کرے (اور اس کے پیچھے فکر سلب نعمت ہوتی ہے اس میں نہیں جاتے اور ایسا کام انجام نہیں دیتے) مجلسیؒ تیسرے معنی تقسیم میں جو کہ حسد ہے کہتے ہیں ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ حسد انسان کے لیے ان خطرات کو پیدا کرتا ہے اس لیے کہ وہ اس کو لوگوں کے لیے ظاہر کرتا ہے گناہ نہیں ہے وگرنہ انصاف انبیاء وجان لو ممکن نہیں ہے اور امکان ہے کہ مراد حسد سے اس مقام پر عام معنی میں ہو جو غبطہ کو بھی شامل ہوگا)

بیماریاں اور بخار کا علاج!۔۔۔ (87) علی بن ابو حمزہ کہتے ہیں امام موسیٰؑ بن جعفرؑ نے فرمایا، کہ سات ماہ ہو گئے ہیں اور میں بخار میں مبتلا ہوں اور میرے بیٹے کو بارہ مہینے ہو گئے کہ اسے بخار ہے اور یہ بخار ہمارے بدن میں زیادہ ہی ہوتا جاتا ہے اور احساس کرتا ہوں کہ تمام بدن کو ہی نہ لے لے کبھی بدن کے اوپر ہی کے حصے میں ہوتا ہے اور کبھی بدن کے نیچے کے حصے میں اور کبھی جبکہ اس سے نیچے ہوتا ہے کہ تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان اگر اجازت دیں تو میں نے ایک حدیث ابوبصیر کی جو اور اس نے آپؑ کے جد سے سنی ہے آپؑ کے لیے بیان کرتا ہوں جب آنحضرتؐ کو بخار ہوتا تو ٹھنڈے پانی سے مدد لیتے اور دو لباس رکھتے ایک ٹھنڈے پانی کے لیے تھا اور دوسرا بدن پر پہنتے تھے اور اسی طرح ان دو کو باری باری پہنتے تھے اور جب کبھی بھی وہ لباس جو آپؐ کے بدن کا تھا خشک ہو جاتا تو اسے باہر لاتے اور اس جامہ (لباس) کو

جو پانی میں ہوتا پہن لیتے تھے اور اس دوسرے کو پانی میں ڈال دیتے تھے) پھر فریاد کرتے اس طرح کہ آپؐ کی آواز گھر کے دروازے پر آتی اور کہتے اے فاطمہؑ محمد ﷺ کی بیٹی فرمایا تم نے سچ کہا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان آپؑ کے پاس بخار کی دوائی نہیں ہے فرمایا دوائی اس کے لیے ہمارے پاس نہیں ہے سوائے اس کے کہ دعا کرتے ہیں اور ٹھنڈا پانی اور میں بیمار ہوا ہوں اور محمد بن ابراہیم نے میرے لیے طبیب کو بھیجا وہ طبیب میرے لیے دوائی وغیرہ لے آیا جو قے آور تھی اور میں نے اس کو نہ کھایا کیونکہ جس وقت بھی میں قے کروں گا تو لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں گے۔

(88) بکر بن محمد ازدی کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ خدا کو ایک دفعہ بخار ہوا اور جبرائیلؑ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لائے اور ان کو یہ کلمات تعویذ کیے اور (معالجہ کیا) اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِسْمِ اللّٰهِ اَشْفِيْكَ و بِسْمِ اللّٰهِ دا يَعِيْيكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَافِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ خُذْهَا فَلْتَهْنِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خود کو خدا کی پناہ میں دوائے محمدؐ اللہ کے نام سے شفاعت طلب کرتا ہوں اللہ کا نام ہی ہر بیماری کی دوا ہے اے خدا تو ہی شفا دینے والا ہے خدا کے نام سے ہی اسے حاصل کرتا ہوں وہی شفا دیتا ہے سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا مہربان ہے قسم کھاتا ہوں اس وقت کی جب ستارے ظاہر ہوتے ہیں خدا کے اذن کے ساتھ بکر کہتا ہے کہ آنحضرتؐ سے بخار سے خلاصی کے لیے ورد کو پوچھا تو انہوں نے مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

(89)۔۔۔ جابر کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی بھی تین بار یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تو خدا ننانوے (99) قسم کی بلاؤں سے اس کی حفاظت کرے گا اور سب سے چھوٹی ان سے خفہ ہونا ہے۔

جنگ احد میں علیؑ کی شجاعت!۔۔۔

(90) نعمان رازی کہتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جنگ احد میں لوگ رسولؐ خدا کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس وقت آنحضرتؐ کو سخت غصہ آیا اور یہ غصہ ایسا تھا کہ جب بھی آپؐ غصہ کرتے تو پسینہ مروارید کے دانے کی طرح آپؐ کی پیشانی مبارک سے جاری ہو جاتا تھا جب علیؑ کو دیکھا اور علیؑ کو اپنے ایک طرف پایا تو ان سے فرمایا تم بھی اپنے باپ کے بیٹوں کی طرح (یعنی تمام لوگوں کی طرح) کیوں نہ چلے گئے اور ان سے ملحق ہوئے عرض کیا اے رسولؐ خدا میں آپ کا پیروکار ہوں فرمایا ان دشمنوں کو مجھ سے دور ہٹاؤ علیؑ نے حملہ کیا اور پہلے جس شخص تک پہنچے اس کو شمشیر ماری جبرائیلؑ نے عرض کیا اے محمدؐ بے شک یہ مواسات (ہمدردی و برادری) ہے حضرتؐ نے فرمایا اِنَّهُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ بے شک وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

جبرائیلؑ نے عرض کیاوَاَنَا مِنْکُمَا میں بھی آپؐ سے ہوں۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، اس وقت رسولؐ نے جبرائیلؑ کو دیکھا جو چار پایہء پر ہیں جو سونے کا ہے اور زمین و آسمان پر (کھڑا) ہے اور کہتے ہیں لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ وَ لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ ذوالفقار کے علاوہ تلوار نہیں علیؑ کے علاوہ جوان مرد نہیں۔

(91) فضیل برجمی کہتے ہیں کہ میں مکہ تھا اس وقت کہ خالد بن عبداللہ (ایک بنی امیہ کا مکار) امیر تھا اور چاہ زمزم کے پاس مسجد الحرام میں بیٹھا تھا پس حکم دیا کہ قتادہ کو (جو ایک علماء و مفسرین اہل سنت سے ہوا ہے) میرے پاس لے آؤ پس قتادہ اس وقت بوڑھا ہو گیا تھا سر اور سرخ داڑھی کے ساتھ اس کے پاس آیا اور میں بھی ان کے نزدیک چلا گیا تا کہ بات ان دونوں کی سنو خالد نے کہا اے قتادہ گرامی ترین واقعہ عرب اور مضبوط ترین واقعہ عرب کا اور خوار ترین واقعہ جو عرب میں واقع ہوا اسے بیان کرو۔

قتادہ نے کہا، خدا امیر کے کاموں کی اصلاح کرے گرامی ترین واقعہ عرب کا اور مضبوط ترین خوار ترین ان کا یہ سارا ایک جیسا ہی واقعہ ہوا ہے (اور ایک واقعہ میں ہی ایسا ہوا ہے) خالد نے کہا تم پروائے ہو کیسے تمام یہ ایک ہی وقت ہوا ہے قتادہ نے کہا، ہاں خدا امیر کے کاموں کی اصلاح کرے (تمام ایک ہی دفعہ کا ہے) خالد نے کہا، بتاؤ وہ کون سا واقعہ ایک ہی جیسا واقعہ ہے قتادہ نے کہا، وہ واقعہ بدر کا تھا خالد نے کہا کس طرح تو اس نے کہا وہ اس طرح ہوا ہے

قتادہ نے کہا، یہ واقعہ گرامی ترین عرب کا تھا اس طرح سے کہ خدا نے اس واقعہ میں اسلام اور مسلمانوں کو گرامی و عزت والا کیا اور پھر یہ مضبوط ترین واقعہ تھا اس لیے کہ خدا نے اسلام اور مسلمانوں کو اس واقعہ میں فتح و طاقت عطا کی اور ان کو عزیز رکھا اور پھر یہ کہ خوار ترین واقعہ عرب کا یہ تھا کیونکہ قریش قتل ہوئے اس لیے قریش عرب خوار ہو گئے۔

خالد نے کہا، خدا کی قسم تم نے جھوٹ کہا کیونکہ عرب میں یہ دن عزیز تر ہے ان سے (یعنی ان افراد سے جو بدر میں قتل ہو گئے) یہ تھے تم پروائے ہوائے قتادہ بعض اشعار ان سے میرے لیے بیان کرو قتادہ نے کہا ابو جہل اس دن لشکر سے باہر آیا اور اپنے او پر ایک علامت لگائے ہوئے تھا جس سے وہ پہچانا جائے اور سرخ عمامہ سر پر رکھے اور سپر جو سونے کی بنی ہوئی تھی وہ ہاتھ میں لیے تھا اور کہتا تھا جنگ کی سرکش طاقت رکھتے ہیں کہ مجھ سے انتقام لیں کہ میں اشتر دو سالہ کی طاقت رکھتا ہوں اس دن کے لیے میری ماں نے مجھے جنا ہے۔

خالد نے کہا، خدا کے دشمن، تم نے جھوٹ کہا ہے جب اس کا برادر زیادہ اس پر دلیر تھا اور اس کی مراد خالد بن ولید تھی جبکہ خالد بن عبداللہ کی ماں امیر مکہ قشیری کی ہوئی ہے (اور خالد بھی اسی قبیلہ سے ہوئے ہیں) تم پروائے ہو وہ بیان کرو اپنے وعدہ کی وفا کرتا ہوں اور میں اپنے حسب کی حمایت کرتا ہوں قتادہ نے کہا۔

خدا امیر کے کاموں کی اصلاح کرے، یہ شعر اس دن کے ساتھ مربوط نہیں ہیں یہ شعر جنگ احد کے ساتھ مربوط ہیں جس وقت طلحہ بن ابو طلحہ جنگ کرنے کے لیے باہر آیا اور اس نے آواز دی اور مبارز کو طلب کیا تو کوئی شخص بھی ان سے جنگ کرنے کے لیے نہ آیا۔ طلحہ نے کہا تم اس طرح ڈرتے ہو کہ تمہاری تلواریں ہم کو دوزخ بھیجتی ہیں اور ہم اپنی تلواروں سے تمہیں بہشت بھیجتے ہیں پس ایک شخص تم سے میرے ساتھ جنگ کے لیے آئے تا کہ مجھے اپنی تلوار سے دوزخ بھیج دے اور یا میں اس کو اپنی تلوار سے بہشت کو روانہ کردوں پس علیؑ بن ابی طالبؑ اس سے جنگ کے لیے باہر آئے اور کہا میں اس کا فرزند ہوں جو دو حوض (زمزم کے پاس حاجیوں کی سقائی رکھتا ہوں یعنی عبد المطلب اور فرزند ہاشم ہوں جو قحط کے زمانے میں لوگوں کو کھانا دیتے تھے میں اپنے وعدہ کی وفا کرتا ہوں اور اپنے حسب کی حمایت کرتا ہوں۔

خالد نے کہا، لَعَنَهُ اللّٰهِ مجھے اپنی جان کی قسم میں نے جھوٹ کہا اور خدا کی قسم ابو تراب اس طرح نہ تھے قتادہ نے کہا، اے امیر مجھے اجازت دیں پس یہ بوڑھا شخص اٹھا اور لوگوں کو وہیں چھوڑا اور کہا رب کعبہ کی قسم یہ شخص بے دین ہے، رب کعبہ کی قسم یہ شخص بے دین ہے

قصہ آدمؑ و فرزندان کا وصیت کا منتقل ہونا بعد کے انبیاء کی طرف اور اوصیاء کی طرف تا قیامت تا کہ حجت قائم رہے!

۔۔۔(92) ابو حمزہ کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا، کہ اللہ نے حضرت آدمؑ سے عہد لیا تھا کہ اس درخت ممنوعہ کے نزدیک نہ جائیں لیکن وہ چلے گئے اور جو خدا کے علم میں تھا اور اس درخت سے کھایا اور اس کے کھانے سے منع والی بات بھول گئے اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے، وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا۔ اور ہم نے پہلے سے ہی آدمؑ سے عہد لیا تھا اور پھر وہ اسے بھول گیا اور ہم نے اس میں ہمت اور مضبوط ارادہ نہ پایا (سورۃ طٰہٰ آیت 115) اور جب آدمؑ نے اس درخت سے کھایا تو پھر زمین پر اتار دیئے گئے تو ھابیل اور اس کی بہن دو ایک ساتھ پیدا ہوئے وہ ان کے لیے دنیا میں آگئے اور قابیل اور اس کی بہن بھی دونوں ایک ساتھ پیدا ہوئے اور دنیا میں آگئے پھر آدمؑ نے ھابیل و قابیل کو حکم دیا کہ وہ دونوں خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کریں ھابیل مویشیوں کے مالک تھے اور قابیل زراعت کرتا تھا ھابیل گئے اور ایک بہترین قسم کا گوسفند اپنی گلہ سے لے کر آئے اور قربانی کے لیے پیش کیا اور قابیل تھوڑی سی زراعت سے اپنی نامرغوب چیز کو (قربان گاہ) میں حاضر کیا پس ہابیل کی قربانی قبول ہوگئی اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے، وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ

آدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

اور سناؤ ان کو وہ واقعہ جو آدمؑ کے دو بیٹوں کا ہے جس وقت دونوں نے قربانی پیش کی اور ان دونوں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (سورۃ مائدہ آیت 27)۔

اس زمانے میں قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ ایک آگ آتی تھی اور وہ اس کو جلا دیتی تھی پس قابیل آگ کی طرف پلٹ گیا اور اس کے لیے ایک آتش کدہ بنایا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے آگ کے لیے گھر بنایا اور کہا کہ میں اس آگ کی پرستش کروں گا یہاں تک کہ میری قربانی قبول ہو جائے پس شیطان اس کے پاس آیا اور شیطان کا انسان میں اثر اس طرح ہے کہ جیسے خون اس کی رگوں میں جاری ہے اور اس سے کہا اے قابیل ھابیل کی قربانی قبول ہوگئی اور تیری قربانی قبول نہیں ہوئی اور اگر تو نے اس کو اس کے حال پر (زندہ) چھوڑ دیا تو اس کے جو فرزند پیدا ہوں گے وہ تیرے فرزندوں پر فخر کریں گے اور کہیں گے ہم اس کے فرزند ہیں جس کی قربانی قبول ہوئی تھی۔

پس تم اس کو قتل کر دو تا کہ اس کا کوئی فرزند ہی پیدا نہ ہو جو تمہارے فرزندوں پر فخر کرے پس قابیل نے ھابیل کو قتل کر دیا اور جب (اپنے باپ) آدمؑ کے پاس واپس آیا تو آدمؑ نے اس سے پوچھا اور فرمایا اے قابیل ھابیل کہاں ہے اور کیا ہوا تو اس نے جواب میں کہا کہ اسے اسی جگہ سے جا کر طلب کرو جہاں دونوں نے قربانی پیش کی تھی آدمؑ اس جگہ پر گئے تو ھابیل کو قتل شدہ دیکھا پس فرمایا اے زمین تم پر لعنت ہو کہ تم نے ھابیل کے خون کو پی لیا ہے پھر چالیس رات دن تک آدمؑ ھابیل پر گریہ کرتے رہے پھر خدا سے درخواست کی کہ وہ اسے ایک فرزند عطا کرے پس اللہ نے ان کو ایک فرزند عطا کیا اور اس کا نام ھبۃ اللہ (خدا کی عطا) رکھا کیونکہ خدا نے اسے اور اس کی خواہر کو جو اس کے ساتھ پیدا ہوئے تھے ان کے بدلے میں آدمؑ کو عطا کیا تھا اور وہ انہیں چاہتے تھے اور جب آدمؑ کی نبوت کا زمانہ ختم ہوا اور روزگار اور ان کی زندگی کے دن آخر کو آ پہنچے تو خدا نے ان کو وحی کی کہ اے آدمؑ تیری نبوت کا زمانہ ختم ہو گیا اور تیری عمر اختتام کو پہنچی پس وہ علم جو تمہارے پاس ہے اور ایمان و اسم اکبر و میراث علم و آثار نبوت کو اپنے بیٹے ھبۃ اللہ کے حوالے کر دو کیونکہ میں تمہارے بعد علم و ایمان و اسم اکبر و آثار نبوت کو تیری نسل میں قیامت کے دن تک قطع نہ کروں گا۔

اور اپنی زمین کو بغیر حجت کے نہ چھوڑوں گا سوائے اس کے کہ اس میں ایک عالم ہوگا اس کے ذریعہ سے لوگ میرا دین قبول اور میری اطاعت وعبادت کریں گے اور وہ ہر شخص کے لئے نجات کا ذریعہ ہوگا جو تمہارے اور نوحؑ کے درمیانی زمانہ میں آئیں گے اور آدمؑ نے نوحؑ کے آنے کی بھی خوش خبری دی اور فرمایا بے شک خدا ایک شخص اپنا پیغمبر بنا کر بھیجے گا جس کا نام نوحؑ ہوگا اور وہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا اور اس کی قوم اس کی تکذیب کرے گی (اور اس کو جھوٹا کہے گی) اور

خدا ان کو طوفان کے ذریعہ سے غرق کرے گا اور آدمؑ و نوحؑ کے درمیان دس پشتوں کا فاصلہ تھا اور وہ سب کے سب پیغمبر اور اوصیاء پیغمبر تھے اور آدمؑ نے ھبتہ اللہ سے عہد لیا کہ جو بھی تم سے نوحؑ کا زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کرے اور ان کی تصدیق کرے تا کہ غرق ہونے سے نجات پا سکے اس کے بعد جب آدمؑ اس بیماری موت میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے جان لیا کہ میں اس دنیا سے جانے والا ہوں تو انہوں ھبتہ اللہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ اگر جبرائیل یا دوسرے فرشتوں کو دیکھو تو ان کو میرا اسلام پہنچا دینا اور کہنا اے جبرائیلؑ بے شک میرے باپ نے تم سے جنت کے میوے کو طلب کیا ہے لیکن (جس وقت پیغام کو پہنچایا)۔

تو جبرائیلؑ نے ھبتہ اللہ سے کہا تمہارے باپ اس دنیا سے چلے گئے ہیں اور میں آسمان سے آیا ہوں تا کہ اس پر نماز پڑھو اور واپس جائیں ھبتہ اللہ واپس آئے اور دیکھا کہ آدمؑ اس دنیا سے جا چکے ہیں پس جبرائیلؑ واپس آئے اور ان کو غسل کی تعلیم دی اور انہوں نے اپنے باپ کو غسل دیا یہاں تک کہ نماز پڑھنے کا وقت آیا کہ آدمؑ پر نماز جنازہ پڑھیں تو ھبتہ اللہ نے جبرائیلؑ سے کہا اے ھبتہ اللہ؛ خدا نے ہمیں حکم دیا تھا کہ تیرے باپ کے لیے اس وقت کہ جب وہ جنت میں تھے کہ ان کو سجدہ کرو اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (ہم پر لازم نہیں ہے) کہ کسی ایک پر بھی جو اس کے فرزند سے ہو اس کی امامت اور پیش نمازی کریں ھبتہ اللہ آگے کھڑے ہوئے۔

اور اپنے باپ پر نماز پڑھی اور جبرائیلؑ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور تیس تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور جبرائیلؑ نے ان سے پچیس تکبیریں (حکم خدا سے) کم کر دیں اور جو کچھ آج ہمارے درمیان سنت ہے وہ یہی پانچ تکبیریں ہیں اور البتہ شہدا بدر پر نو اور سات تکبیریں بھی کہی گئی ہیں اس کے بعد ھبتہ اللہ نے اپنے باپ کو زمین میں دفن کر دیا تو قابیل ان کے پاس آیا اور کہا اے ھبتہ اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے باپ آدمؑ نے تمہیں مخصوص علم عطا کیا ہے اور مجھے اس علم کے لیے مخصوص نہیں کیا یہ وہی علم تھا جس کی وجہ سے ھابیل تیرے بھائی نے یہ دعا کی تھی اور اس کی قربانی قبول ہو گئی تھی اور میں نے اس کو قتل کر دیا تا کہ اس کی نسل آگے نہ بڑھ سکے۔

اور میری اولاد پر فخر نہ کرے اور کہے کہ ہم اس کی اولاد ہیں کہ جس کی قربانی ہوئی ہے اور تم اس کی اولاد ہو جس کی قربانی قبول نہ ہوئی اور ابھی اگر تم نے اس علم سے کسی چیز کو ظاہر کیا جو تیرے باپ نے تم سے مخصوص کیا ہے تو تمہیں بھی قتل کر دوں گا جیسا کہ تیرے بھائی ھابیل کو قتل کیا ہے پس اس وجہ سے ھبتہ اللہ اور اس لیے اس کی اولاد نے علم و ایمان و اسم اکبر و میراث نبوت و علم نبوت کو پوشیدہ کر لیا یہاں تک کہ خدا نے نوحؑ کو مبعوث فرمایا اور اس وصیت کا عہد ھبتہ اللہ کو معلوم ہوا اس وقت اس وصیت نامہ کو جو آدمؑ کا تھا اس میں دیکھا اور اس کو دیکھا کہ نوحؑ پیغمبر ہے جس کے آنے کی آدمؑ نے بشارت دی تھی پس ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی اور ان کی تصدیق کی اور آدمؑ نے ھبتہ اللہ کو وصیت کی تھی کہ اس

وصیت نامہ کو ہر سال کی ابتدا میں ایک بار دیکھنا اور یہ دن ان کے لیے عید کا دن ہوگا اور نوحؑ کے آنے کی اطلاع اور اس کے خروج کے زمانہ کو یاد کرتے رہیں اور اسی ترتیب سے وصیت میں ہر پیغمبر کے آنے کا ذکر تھا یہاں تک کہ خدا نے محمد ﷺ کو مبعوث لیا اور بے شک نوحؑ کو لوگوں نے علم کے ذریعہ سے پہچانا جو ان کے پاس موجود تھا اس بارے میں خدا فرماتا ہے،

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۔ اور بے شک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (سورۃ اعراف آیت 58، سورۃ ھود آیت 25، سورۃ عنکبوت آیت 14، سورۃ مومنون آیت 23) اور ہر پیغمبر جو آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان آئے ان تمام نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا اور اس وجہ سے قرآن میں بھی ان کے نام مخفی ہوئے اور تمام پیغمبروں کی طرح کہ جنہوں نے خود کو ظاہر کیا اور ان کے ناموں کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور وہ جن کے نام نہ لیے گئے اور یہ اس کلام خدا کے معنی ہیں کہ وہ فرماتا ہے، وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۔ اور وہ پیغمبر کہ جن کی حکایت کو تم سے بیان کیا ہے اور وہ پیغمبر کہ جن کے قصہ تو تم سے بیان نہیں کیا (سورۃ نساء آیت 163) یعنی وہ جو پوشیدہ رہے ان کا نام ذکر نہیں کیا اور جو ظاہر ہوئے ان کا نام لیا گیا حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے درمیان ساڑھے نو سو سال (950) تبلیغ کی اور اس مدت میں کوئی بھی دوسرا ان کے ساتھ نبوت میں شریک نہ تھا لیکن وہ لوگوں کے روبرو مبعوث ہوئے تھے اور ان لوگوں نے ان پیغمبروں کی جو آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان گزرے تھے ان کی تکذیب کی اور ان کو جھٹلایا اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے، كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۔ قوم نوحؑ نے پیغمبروں کی تکذیب کی (ان کو جھٹلایا) (سورۃ شعرا آیت 105) یعنی وہ پیغمبر جو ان کے اور آدمؑ کے درمیان گزرے تھے یہاں پر خدا فرماتا ہے، وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۔ اور بے شک تمہارا پروردگار وہی تو بڑا زبردست (اور) رحم کرنے والا ہے (سورۃ شعرا آیت 122) پھر جس وقت نوحؑ کی نبوت کا زمانہ ختم ہوا اور اس کی زندگی کے ایام ختم ہوئے تو خدا نے ان کو وحی کی کہ اے نوحؑ تیری نبوت کا زمانہ ختم ہوگیا اور تیری عمر اختتام پذیر ہوگئی ہے پس وہ علم جو تیرے پاس ہے اور ایمان واسم اکبر و میراث علم وآثار نبوت کو اپنے فرزند کے حوالے کرو جو تمہارے بعد ہوگا کیونکہ میں تمہارے بعد اس کو منقطع نہ کروں گا جیسا کہ میں نے پیغمبر کی نسل کو جو تمہارے اور آدمؑ کے درمیان گزرے ہیں ان کو قطع نہیں کیا اور زمین کو خالی نہ چھوڑوں گا مگر یہ کہ اس میں ایک عالم باقی ہوگا۔

جس کے ذریعہ سے میرا دین قائم رہے گا اور میری اطاعت وعبادت کی جائے گی اور یہی ان لوگوں کے لیے نجات کا

ذریعہ ہوگا ان لوگوں کے لیے ان کے درمیان پیغمبر ہوں گے یہاں تک کہ ان کے بعد دوسرا پیغمبر دنیا میں آجائے گا حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے سام کو ھودؑ کی بشارت دی اور نوحؑ اور ھودؑ کے درمیان بھی پیغمبر ہو گزرے ہیں اور نوحؑ نے اس طرح فرمایا کہ بے شک خدا ایک پیغمبر کو مبعوث کرے گا اور اس کا نام ھود ہوگا اور وہ اپنی قوم کو خدا کی طرف سے بلائے گا لیکن اس کی تکذیب کی جائے گی (جھٹلایا جائے گا) اور خدا ان کی قوم کو ہوا کے ذریعے سے نابود کرے گا پس تم میں سے جو بھی ان کو پائے تو وہ اس پر ایمان لے آئے اور اس کی پیروی کرے تا کہ خدا اس کو ہوا کے عذاب سے نجات دے۔

اور نوحؑ نے (ضمناً) اپنے بیٹے سام کو حکم دیا کہ وہ اس وصیت کو ہر سال کے آغاز کے وقت دیکھے اور اس دن کو اپنے لیے عید قرار دے اور جو کچھ علم و ایمان و اسم اکبر و میراث علم و آثار علم نبوت ہے ان تمام کو پڑھیں اور اس پر قائم رہیں اور انہوں نے دیکھا ھودؑ پیغمبر ہے اور نوحؑ نے بھی ان کے آنے کی بشارت دی ہے پس اس پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی اور ان کی تصدیق کی اور ان کے ذریعہ سے انہوں نے ہوا کے عذاب سے نجات پائی اور اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے، وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً۔ اور قوم عاد کی طرف ہم نے بھیجا ان کے بھائی ھود کو (سورۃ اعراف آیت 64) اور خدا فرماتا ہے، كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ۔ اور قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا (سورۃ شعرا آیت 123) إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ۔ جس وقت ان کے بھائی ھود نے ان سے کہا تم ڈرتے نہیں ہو (سورۃ شعرا آیت 124) اور فرماتا ہے، وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ۔ اور یہی وصیت کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ کو (سورۃ بقرہ آیت 132) اور وہ یہ بھی فرماتا ہے، وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۔اور اسی لیے ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق اور یعقوبؑ جیسے بیٹے دیئے اور ان سب کو ہدایت کی اور بعض کو پہلے ہدایت کی تھی (تا کہ اسے خاندان میں قرار دوں) اور نوحؑ کو ان سے پہلے ہدایت کی تھی (سورۃ انعام آیت 84) تا کہ ان کو ان کی اہلبیتؑ میں قرار دوں اسی طرح کہ جو ابراہیم سے پہلے پیدا ہوئے تھے ان کو ابراہیمؑ کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ۔ اور قوم لوط تم سے زیادہ دور نہیں ہے (سورۃ ھود آیت 89) اور دوسری جگہ فرماتا ہے، فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي ۔(ابراہیمؑ) پر ایمان لائے اور کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جارہا ہوں (سورۃ عنکبوت آیت 26) اور اس کا کلام ہے خدا فرماتا ہے، وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ

ذکم ۔ اور ابراہیمؑ نے اس وقت اپنی قوم سے کہا تم خدا کی عبادت کیا کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے (سورت عنکبوت آیت 16) پس ہر دو پیغمبروں کے درمیان دس پیغمبر ہو گزرے ہیں ۔

یا نو پیغمبر یا آٹھ پیغمبر آئے ان کے درمیان فاصلہ تھا اور یہ سب کے سب نبوت کے مقام کو رکھتے تھے یعنی نبی تھے اور ہر ایک کے لیے (اس وصیت کو یاد کرنا ذبح کرنا ہر سال کے آغاز میں ہوتا رہا) یہی طریقہ جاری رہا جو نوحؑ کے لیے تھا اور اسی طرح آدمؑ وھودؑ وصالحؑ وشعیبؑ وابراہیمؑ کے لیے تھا یہاں تک کہ یوسفؑ بن یعقوبؑ کو پہنچا اور یوسفؑ کے بعد اسباط جو ان کے برادروں سے تھے اسی طرح مقرر تھا یہاں تک کہ موسیٰ کو پہنچا اور یوسفؑ وموسیٰؑ کے درمیان بھی پیغمبر ہو گزرے ہیں پس خدا نے موسیٰؑ وہارونؑ کو فرعون وہامان وقارون کی طرف بھیجا پھر اللہ نے پے در پے پیغمبروں کو بھیجا **كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهُمْ كَذَّبُوا فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ** اور جب کسی امت کے لیے ہمارا پیغمبر آیا اور انہوں نے اس کو جھٹلایا اور ہم نے بھی بعض کو ان ہی کے پیچھے بعض کو قرار دیا اور اسے قصہ وکہانی اور ان کی داستان بنا دیا (سورۃ مومنون آیت 44)

اور بنی اسرائیل (پیغمبر کشی میں) اس طرح ہو گئے کہ انہوں نے ایک دن میں دو پیغمبر قتل کیے (دوسرے ان کے قتل کے انتظار میں ہو گئے) اور کھڑے ہو گئے پھر دو قتل اور پھر چار کیے یہاں تک کہ بعض دفعہ انہوں نے ایک دن میں ستر نبیوں کو قتل کر دیا اور بازار قتل صبح سے شام تک کھلے رہتے تھے اور جب موسیٰؑ پر توریت نازل ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوش خبری دی اور یوسفؑ وموسیٰؑ کے درمیان بھی پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی تعداد دس تھی اور موسیٰؑ کے وصی یوشع بن نون تھے اور یہ وہ جوان تھے جن کے ذکر اور داستان کو خدا نے قرآن میں بیان کیا پس اس طرح پیغمبر آتے رہتے ہیں اور وہ محمدؐ کے آنے کی خوش خبری دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے حضرت مسیح عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور انہوں نے بھی محمدؐ کی آمد کی خوشخبری دی اور خدا فرماتا ہے، **يَجِدُونَهُ** پاتے ہیں یعنی (یہود ونصاریٰ) مکتوبا لکھا ہوا (یعنی صفت اور نام محمدؐ)، ان کے پاس تورات وانجیل میں ہے جو ان کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتے ہیں (سورۃ اعراف آیت 115) اور یہ ہے اس کا کلام خدا نے عیسیٰؑ کے ذریعے جو خبر دی ہے، **عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ**۔ اور اس رسول کی انہوں نے بشارت دی جو ان کے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہوگا (سورۃ صف آیت 6) اور موسیٰؑ وعیسیٰؑ دونوں نے ہی محمدؐ کے آنے کی بشارت دی جیسا کہ دوسرے پیغمبر ایک دوسرے کی بشارت دیتے آئے یہاں تک کہ یہ سلسلہ خود محمد تک پہنچا اور

جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ ختم ہوا اور ان کی زندگی کے دن مکمل ہو گئے تو خدا نے ان کو وحی کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری نبوت کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور تمہاری عمر اختتام کو پہنچی ہے پس تم جو علم جو تیرے پاس موجود ہے اور ایمان واسم اکبر ومیراث علم وآثار نبوت کو اپنے خاندان میں علیؑ بن ابی طالبؑ کے حوالے کر دو کیونکہ میں ان کے بعد اس علم وایمان واسم اکبر ومیراث وعلم وآثار نبوت کو پشت در پشت تیری نسل سے منقطع نہ کروں گا جیسا کہ نسل پیغمبر میں کیا ہے جو تیرے اور تیرے باپ آدمؑ کے درمیان ہو گزرے ہیں اور اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاھِیْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعَالَمِیْنَ اور بے شک اللہ نے برگزیدہ کیا ہے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو عالمین پر (سورۃ آل عمران آیت 33) ذُرِّیَّةً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ ان کی نسل بعض کی بعض سے ہوئی ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے (سورۃ آل عمران آیت 34) اور بے شک اللہ نے علم ودانش کی بنیاد کو جہالت پر نہیں رکھا ہے (کہ لوگ امامت کے متعلق جہل ونادانی سے اسے انجام دیں) اور میں نے اپنے دین کے معاملے کو کسی مقرب فرشتہ اور کسی پیغمبر مرسل پر نہیں چھوڑا بلکہ ملائکہ میں سے ایک رسولؐ کو ان باتوں کا حکم دے کر جن کو وہ پسند کرتا ہے اور اس سے فرمایا اس طرح اور اس طرح بیان کرو اور جو کچھ بھی چاہا اسی کا حکم دیا اور ہر وہ چیز جو مجھے پسند نہ تھی اس کی نہی کی ان ہی کاموں کے ذریعے اپنی مخلوق کی علم کے ذریعہ سے حکایت بیان کی انہوں نے بھی اس علم کی تعلیم حاصل کی اور اس علم کو انہیں اور برگزیدہ لوگوں کو جو پیغمبر اور برادران اور ان کی نسل سے تھے ان کو تعلیم دی اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے، آتَیْنَا آلَ اِبْرَاھِیْمَ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَآتَیْنَاھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا۔ بے شک ہم نے ابراہیمؑ کے خاندان کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ان کو ملک عظیم عطا کیا (سوۃ نساء آیت 54) پھر کتاب سے مراد یہی پیغمبر کا منصب ہے اور حکمت سے مراد وہ حکیم ودانا ہیں جو پیغمبروں میں برگزیدہ کیئے ہیں اور پیغمبر ہیں اور پھر ملک عظیم پس وہ اس سے عبارت ہے کہ وہ امام راہنمائی کرنے والے اور برگزیدہ ہیں اور یہ تمام اس کی نسل سے ہیں جو ایک دوسرے سے ہوئے ہیں اور یہ علماء ہیں کہ جن کو خدا نے اس میں رکھا (علم وحکمت سے باقی ماندہ علوم انبیاء) کو ان میں قرار دیا اور عاقبت (سعادت ونیک بختی ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ اور حفاظت میثاق (شاید مراد میثاق سے عبادت عبادت کرنے والوں کی ہو) وہ ان میں ہے یہاں تک کہ دنیا ختم ہو جائے اور دانش وصاحب علم سے استباط کرنے والے والی امر اور ھدایت کرنے والے راہنما ہوں گے اور یہ ان کا مقام فضیلت اور برگزیدہ شدہ کا اور رسولوں اور پیغمبروں اور حکیموں اور اماموں کا جو راہنما ہیں اور خلفاء کا ہے جو خدا کے احکام کی سرپرستی کرتے ہیں اور ماموِر علم خدا کے اور آثار علم خدا

کے اہل ہیں اوران کی نسل ایک دوسرے سے ہے پیغمبروں کے بعد یہ باپ دادااور بھائیوں کی نسل سے ہیں پس جو کوئی ان سے تمسک کرے گااور علم کوان سے حاصل کرے گا توان کی مدد سے نجات پائے گااور جو کوئی بھی والیان امر خلافت خدااور اہل استنباط علم کوان کے علاوہ جو غیر برگزیدہ پیغمبروں کے خاندان سے ہیں حقیقت میں تو اس نے خدا کے حکم کو مخالفت کی ہے اور جاہلوں کواپنا سرپرست امر خدا جانا ہے اور ہدایت کے بغیر بیکار باتوں میں پڑتا ہے اور جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ علم خدا کے استنباط کرنے والے ہیں اور یہ وہ ہیں کہ جو بے شک خدا پر اوراس کے رسولؐ پر جھوٹ باندھتے ہیں اوراس کی وصیت اوراس کی اطاعت سے روگردان ہو گئے ہیں اور وہ فضیلت جسے خدا نے جس جگہ قرار دیا تھا انہوں نے قرار نہ دیا پس وہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں اوراپنے پیروکاروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور قیامت کے دن بھی ان کے لیے کوئی حجت نہ ہوگی (پیش گاہ خدا میں) اور حجت خدا فقط خاندان ابراہیمؑ میں ہے اس دلیل سے کہ خدا فرماتا ہے، وَلَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً ۔ بے شک ہم نے ابراہیمؑ کے خاندان کو کتاب اور حکم ونبوت عطا کی اوران کو ملک عظیم عطا کیا (سورۃ نساء آیت 54)

اس حساب سے خدا کی حجت پیغمبراوران کا خاندان ہی ہے یہاں تک کہ قیامت کا دن آئے اور وہ قائم ہو جائے کیونکہ خدا کی کتاب اس پر بولنے والی ہے اور خدا کی وصیت ہے کہ حجت انہی انبیاء کے بعدان کی اولاد میں جوایک دوسرے کی اولاد ہیں کی ہے اور لوگوں کوان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا اور فرماتا ہے، فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وہ گھر ہیں کہ جن کے لیے اللہ نے اجازت دی ہے ان کو بلند کرنے کا (سورۃ نساء آیت 36) اور یہ گھر پیغمبروں ورسولوں و حکما آئمہ راہنما کے ہیں اور یہ بیان دستاویز محکم ایمان کی ہے جس سے پہلے والے لوگوں نے نجات پائی اوراب بھی یہ نجات پائیں گے اور یہ وہ ہیں جو آئمہ کی پیروی کرتے ہیں اور خدااپنے قرآن میں فرماتا، وَنُوحاً هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ۔ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطاً وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ۔ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ ذَٰلِكَ هُدَى اللهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ

نوحؑ کی اس سے پہلے ہدایت کی اور اس کی نسل کی (یعنی ابراہیمؑ) ہے داؤد و سلیمانؑ و ایوبؑ و یوسفؑ، موسیٰ، و ہارون اور ہم اسی طرح نیکو کاروں کو جزا دیتے ہیں اور زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ و الیاسؑ کی وہ سب صالحین بندے تھے اور اسماعیل اور یسع اور یونسؑ اور لوطؑ اور ان سب کو عالمین پر فضیلت دی اور ان کے باپ داداؤں ان کے بھائیوں اور ان کے بیٹوں کو (ان سب کی ہم نے ہدایت کی) ان کو برگزیدہ کیا اور ان کی راہ راست (صراط مستقیم) کی ہدایت کی یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور پیغمبری عطا کی اور اگر یہ گروہ ان کا انکار کرے تو ان کی جگہ ایک اور گروہ لے آؤں گا جو ان کا انکار نہ کریں گے (سورۃ انعام آیت 84 تا 90)

پس خدا نے علم (ایمان و علم کو) ان فاضلوں و برتروں کو جو پیغمبر کے خاندان سے ہیں عطا کیا ہے اور یہ ہے خدا کا کلام کہ وہ فرماتا ہے کہ اگر تیری امت اس کا انکار کرے تو میں تیری اہل بیتؑ کو جان لو کہ ایمان کو تمہارے ساتھ مبعوث کیا اور تمہیں نگران کیا ان کے ساتھ قرار دیا ہے بس اس سے کبھی انکار نہ کریں گے اور وہ ایمان کبھی ضائع نہیں ہوگا جس کے ساتھ تجھے بھیجا ہے اور تیرے خاندان کے درمیان تیرے بعد تیری امت میں صاحبان علم اور میرے امر کے سرپرست تیرے بعد ہوں گے اور علم سے استنباط کرنے کے اہل ہوں گے جس میں قطعی کوئی جھوٹ کوئی گناہ کوئی فریب اور ریا کاری نہیں ہے اور یہ تھا اس امت کے عمل کا اختتام ہونا بے شک خدا نے اپنے پیغمبر کے خاندان کو پاکیزہ کیا اور ان کے لیے جزا (رسالت کو) جو کہ ان ہی کی دوستی و محبت (ان کی) تھی چاہا (اور مقرر کیا کہ ان کو وہ دوست رکھیں) اور ولایت کو ان کے بارے میں مقرر فرمایا، اور ان کو اوصیاء و دوست ثبت کیا ان کے بعد آپ کی امت میں ان کو قرار دیا ہے پس عبرت حاصل کروائے لوگو جو کچھ میں کہتا ہوں کہ خدا نے اپنی ولایت و اطاعت و مودت و استنباط علم و حجت کو کس جگہ پر رکھا ہے پس تم ان کو قبول کرو اور ان سے تمسک کرو ان کے وسیلہ سے تم نجات پاسکو اور قیامت کے دن تمہارے لیے ایک حجت قرار پائے اور اپنے پروردگار کے راستہ پر ہو خدا کی ولایت اس کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے اور جو بھی اس طرح کرے گا تو خدا پر لازم ہے کہ اسے اپنا مورد اکرام قرار دے اور اس کو عذاب نہ کرے اور جو کوئی خدا کی بارگاہ کی طرف جائے گا اس کی ترتیب کے بغیر کہ جس کا اسے حکم دیا گیا تو خدا پر لازم ہے کہ اس کو خوار کرے اور اس کو عذاب کرے۔

امام باقرؑ کا نافع سے مکالمہ!۔۔۔

(93) الوربیع کہتے ہیں میں امام باقرؑ کی خدمت میں ہوتے ہوئے آپؑ کے ساتھ حج پر گیا اور اسی سال ہشام بن عبدالملک بھی حج کے لیے آیا اور نافع بھی جو عبداللہ بن عمر بن خطاب کے نزدیکیوں سے تھا (اور ایک دشمنان اہلبیتؑ سے تھا اور بلکہ وہ اس طرح کہتا اور آخر حدیث میں معلوم ہوگا اور خوارج سے

تھا) وہ بھی ہشام کے ساتھ حج پر آیا تھا نافع نے رکن خانہ کعبہ کی طرف دیکھا اور امام باقرؑ کو وہاں پایا کہ لوگ ان کو اردگرد جمع ہیں نافع نے ہشام کی طرف منہ کیا اور پوچھا اے امیر المومنین یہ کون ہے کہ لوگ اس طرح اس کے اطراف میں اسے گھیرے ہوئے ہیں ہشام نے کہا، یہ اہل کوفہ کا پیغمبر ہے اور یہ محمدؑ بن علیؑ ہے نافع نے کہا دیکھتے رہنا میں ابھی اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے مسائل پوچھتا ہوں جن کا جواب پیغمبر یا اولاد پیغمبر یا نبی کے وصی کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا ہشام نے کہا، کہ آپ جائیں اور ان سے پوچھیں شاید تم اس کو شرمندہ کر سکو نافع سامنے آیا اور اسی طرح لوگوں پر تکیہ کیا اور اپنے سر کو بلند کیا اور امام باقرؑ سے کہا میں نے کتاب توراۃ وانجیل وزبور وقرآن کو پڑھا ہے اور اس کے حلال وحرام کو اچھی طرح جانتا ہوں اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم سے کچھ مسائل پوچھوں کہ اس کا جواب سوائے پیغمبر کے یا اس کے وصی کے یا اس کے بیٹے کے اور کوئی نہیں دے سکتا امام باقرؑ نے اپنے سر کو بلند کیا اور فرمایا، جو چاہو وہ پوچھو۔

نافع نے کہا، آپ بتائیں کہ عیسیٰؑ اور محمدؐ کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا امامؑ نے فرمایا، میں اپنے عقیدہ کے مطابق بتاؤں یا تمہارے عقیدے کے مطابق۔ نافع نے کہا، دونوں عقیدوں کے مطابق بیان کریں۔ حضرتؑ نے فرمایا، میرے عقیدے کے مطابق پانچ سو سال تیرے عقیدے کے مطابق چھ سو سال۔ نافع نے کہا، پس خدا کے اس کلام کے معنی کیا ہیں کہ اس نے اپنے پیغمبر سے فرمایا، وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ۔ اور جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان سے پوچھ لو کہ آیا ہم نے سوائے (خدائے) رحمان کے کچھ اور خدا مقرر کر دیئے تھے ان کی عبادت کی جاتی تھی (سورۃ زخرف آیت 45) اس صورت میں کہ مطلب کو (کہ خدا فرماتا ہے) پوچھو، پوچھا امام باقرؑ نے اس آیت کی تلاوت کی، سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا۔ وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے اطراف کو ہم نے خود برکت دی ہے تاکہ ہم اس کو نشانی میں سے دیکھا دیں (سورۃ اسراء بنی اسرائیل آیت 1) اور فرمایا، کہ ان آیات میں جو اللہ نے اس شب رسولؐ خدا کو دکھلائیں یہ بھی تھی خدا آنحضرتؐ کو بیت المقدس لے گیا اور ان کی خاطر سے تمام انبیاء ومرسلین اولین وآخرین کو جمع فرمایا، پھر جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ وہ اذان کہیں اور جبرائیلؑ نے اذان کہی اور (ان فصول) کو دو دو دفعہ کہا، اور اقامت بھی کہی اور اسے بھی دو دو دفعہ کہا، (یہ جملہ عامہ کے رد کے لیے ہے فصول اذان کو دو دو دفعہ کہتے ہیں اور اقامت میں ایک دفعہ سے زیادہ نہیں کہتے) اور انہوں نے اذان میں، حَيَّ عَلَىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ، بھی کہا

(یہ بھی ردِ عامہ کے لیے ہے کہ اس کو نہیں کہتے اور اذان صبح میں اس کی جگہ پر، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ کہتے ہیں) پھر رسولؐ خدا ان کے آگے کھڑے ہوئے اور سب کو نماز پڑھائی اور جب نماز ختم ہوئی تو ان کی طرف رخ کیا فرمایا تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو اور کس کی عبادت کرتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں (اور ہم گواہی دیتے ہیں) بے شک آپؐ اس خدا کے رسول ہو اور خدا نے ہم سے عہد و پیمان ای پر لیا اور اس کے ہم پابند رہے ہیں نافع نے کہا؛ سچ کہا آپؑ نے اے ابو جعفرؑ، ابھی بتائیں کہ خدا کے اس کلام کے کیا معنی ہیں کہ وہ فرماتا ہے، أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَا۔ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا (سورہ انبیاء آیت 30)

حضرتؑ نے فرمایا، جب اللہ نے آدمؑ کو زمین پر بھیجا تو اس وقت آسمان اس طرح بند تھا کہ اس سے ایک قطرہ پانی کا نہیں برستا تھا اور زمین اس طرح بند تھی کہ اس سے کوئی چیز نہیں اگتی تھی پس جب اللہ نے آدمؑ کی دعا (توبہ) قبول فرمائی تو خدا نے آسمان کو حکم دیا تو بادلوں سے کچھ بوندا باندی ہوئی پھر حکم دیا کہ تو اس کا دہانہ کھول دے پھر زمین کو حکم دیا تو اس سے درخت پیدا ہو گئے اور ان درختوں پر پھل آ گئے اور نہریں جاری ہو گئیں تو وہ ان کا بند ہونا تھا اور یہ ان کا کھلنا تھا نافع نے کہا کہ آپؑ نے سچ فرمایا؛

ابھی بتائیں خدا کے اس کلام کے کیا معنی ہیں (کہ وہ فرماتا ہے)، يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ۔ جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان (دوسرے) آسمانوں سے (سورہ ابراہیم آیت 48) اور یہ زمین اس دن کس زمین سے بدل جائے گی امام باقرؑ نے فرمایا، وہ ایسی زمین ہے جو نان کی صورت میں آئے گی اور لوگ اس سے کھائیں گے یہاں تک کہ خدا (خلائق) کے حساب سے فارغ ہو جائے گا نافع نے کہا لوگ اس دن (کثرت اندوہ و مصیبت کی وجہ سے) کھا تو نہیں سکتے امام باقرؑ نے فرمایا، کیا یہ اس مقام پر زیادہ مصیبت میں اور سرگرمی میں ہوں گے یا جہنم میں نافع نے کہا جہنم میں؛ حضرتؑ نے فرمایا، خدا کی قسم یہ جہنم میں گرم خوراک کھائیں گے اور کھانا طلب کریں گے اور ان کو زقوم کا کھانا دیا جائے گا۔

اور پانی طلب کریں گے تو ان کو حمیم (گرم کیا گیا) پانی پلایا جائے گا نافع نے کہا سچ کہا آپؑ نے اے فرزند رسولؐ خدا ابھی ایک سوال اور ہے فرمایا وہ ایک سوال کیا ہے اس نے کہا بتائیں کہ خدا کس زمانے میں تھا فرمایا تم پر وائے ہو تم بتاؤ کہ کس زمانہ میں نہ تھا کہ میں بتاؤں کس زمانے سے ہوا منزہ ہے خدا کہ وہ کسی زمانے سے ملا ہوا اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہے وہ واحد ہے بے نیاز ہے اور کوئی بیوی اور اولاد اس کی نہیں ہے کہ اس کی طرف منسوب ہو پھر فرمایا اے نافع ابھی میں تم سے

ایک سوال کرتا ہوں اس کا جواب مجھے دیں اس نے کہا وہ سوال کیا ہے فرمایا خوارج نہروان کے بارے میں کیا کہتے ہو اگر کہو کہ امیر المومنین (علیؑ) نے ان کو حق کے ساتھ قتل کیا ہے۔

تو اپنے دین و عقیدہ سے (کہ خوارج کو برحق جانتے ہو) نکل جاؤ گے اور کہو کہ انہوں نے ان کو ناحق قتل کیا تو کافر ہو جاؤ گے نافع نے جب اس سوال کو سنا تو منہ پھیر لیا اور گریہ کیا اور کہا خدا کی قسم تم حق و حقیقت میں سب سے زیادہ لوگوں میں سے عالم ہو اور اسی طرح وہاں سے اٹھ کر چلا گیا یہاں تک کہ وہ ھشام کے پاس آیا ھشام نے اس سے کہا کیا کیا ہے ۔نافع نے کہا، اس بارے میں ایسی کوئی بات ہمارے درمیان نہ آئی کہ خدا کی قسم یہ بے شک لوگوں میں علم کے حوالے سے زیادہ حق رکھتا ہے یہ لوگوں سے زیادہ عالم ہے اور حق بھی ہے کہ وہ رسولؐ خدا کا بیٹا ہے اور یہ مقام رکھتا ہے کہ اس کے اصحاب اور اس کے دوست اس کو پیغمبر جانتے ہیں (حالانکہ وہ اولاد پیغمبر ہے)

امام باقرؑ اور ایک شام کے نصرانی کی داستان!۔۔۔

(94) عمر بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک (خلیفہ اموی) نے امام باقرؑ کو مدینہ سے (جو آنحضرت کا وطن تھا) شام کی طرف (پایہء تخت اموی خلفا کا) لے گئے جب حضرتؑ اس کے دربار میں آئے تو وہ اس وقت لوگوں کے ساتھ شریک مجلس تھا اور لوگ اس سے سوال کر رہے تھے اور آنحضرتؑ کو اپنے پاس جگہ دی ان کے ساتھ کچھ بیٹھتے اور کچھ اٹھ کر چلے جاتے تھے اور اس وقت جبکہ آنحضرتؑ راستے میں تھے آپؑ نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک گروہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا اور اس سے مسئلے پوچھ رہا تھا تو آنحضرتؑ کی نظر نصرانیوں پر پڑی جو ایک پہاڑ کی طرف جا رہے تھے حضرتؑ نے پوچھا ان کو کیا ہو گیا ہے کیا آج کے دن کو عید جانتے ہیں عرض کیا گیا نہیں اے فرزند رسولؐ خدا ان کا ایک دانش مند عالم ہے جو اس پہاڑ پر رہتا ہے اور ہر سال ایک دن اسی دن لوگ اس عالم کے پاس جاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں اور جو واقعات ان کے لیے آئندہ سال پیش آنے والے ہوتے ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں۔ امام باقرؑ نے فرمایا، یہ بہت کچھ جاننے والا ہے تو اصحاب نے عرض کیا یہ تو تمام لوگوں سے بڑا عالم ہے اور یہ ان لوگوں سے ہے کہ جس نے حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا زمانہ پایا ہے حضرتؑ نے فرمایا، آؤ دیکھیں اور ہم ان کے پاس جاتے ہیں عرض کرنے لگے اے فرزند رسولؐ خدا ہم آپؑ کے ساتھ ہیں (اگر چاہتے ہیں تو برا نہیں ہے) راوی کہتا ہے کہ امام باقرؑ نے (اس لیے کہ وہ آپؑ کو نہ پہچانے) سر کو کپڑے سے ڈھانپ لیا اور آپؑ کے اصحاب وہاں سے پہاڑ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کے ساتھ پہاڑ پر پہنچ گئے اور آپؑ اور آپؑ کے اصحاب نصرانیوں کے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔

ان لوگوں نے اپنے عالم کے لیے چادر بچھائی اور تکیہ رکھ دیا تاکہ وہ ان کا عالم اس پر تکیہ کر سکے پھر وہ لوگ اندر گئے

اور اس عالم کو باہر لے آئے جو اس جگہ موجود غار میں رہتا تھا کیونکہ وہ بوڑھا ہو چکا تھا اس کی بھنویں آنکھوں کے اوپر باندھ دی جاتی تھیں (کہ وہ دیکھ سکے) پس اس راہب عالم نے اپنی آنکھیں ادھر اُدھر پھرائیں گویا وہ سانپ کی آنکھیں لگ رہی تھیں پھر وہ امام باقرؑ کی طرف متوجہ ہوا اور آنحضرتؐ سے کہا اے شیخ تم ہم میں سے ہو یا امت مرحومہ میں سے ہو امام باقرؑ نے فرمایا امت مرحومہ میں سے ہوں اس نے عرض کیا تم ان کے علماء میں سے ہو یا ان کے جاہلوں سے فرمایا، میں ان کے جاہلوں سے نہیں ہوں نصرانی نے کہا میں آپؑ سے پوچھوں یا آپؑ مجھ سے پوچھو گے تو فرمایا تم مجھ سے پوچھو پھر نصرانی نے نصاریٰ کی طرف منہ کیا اور کہا اے گروہ نصاریٰ امت محمدؐ کا ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ تم مجھ سے سوال کرو۔

یہ تو علم رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں چند مسئلے میں ان سے پوچھتا ہوں پھر کہا اے خدا کے بندے مجھے بتائیں کہ وہ وقت کون سا ہے جو نہ رات میں شامل نہ دن میں شامل ہے امام باقرؑ نے فرمایا وہ طلوع صبح اور طلوع سورج کے درمیان کا وقت ہے نصرانی نے کہا اگر وہ وقت نہ رات میں شامل ہو اور نہ دن میں شامل ہو تو بتائیں پھر کس وقت میں شامل ہوگا امامؑ نے فرمایا، وہ جنت کے وقتوں سے ایک ہے اور یہ وہ وقت ہے کہ جس میں ہمارے مریض شفا پاتے ہیں نصرانی نے کہا سچ کہا پھر کہنے لگا کہ اب بھی میں پوچھوں یا آپؑ ہی پوچھتے ہو فرمایا تم ہی پوچھو نصرانی نے اپنا منہ نصاریٰ کی طرف کیا اور کہا اے گروہ نصاریٰ یہ شخص اس قابل ہے کہ اس سے سوال کیا جائے۔

اس نے کہا آپؑ بتائیں کہ بہشت والے کھائیں پئیں گے لیکن مدفوع (بول و بزار) نہ کریں گے اس کی مثال اس دنیا میں کیا ہے اسے میرے سامنے بیان کریں امام باقرؑ نے فرمایا، اس کی مثال دنیا میں جنین کی ہے کہ جو بچہ ماں کے پیٹ ہوتا ہے وہ اپنی ماں کی غذا کھاتا ہے مگر پاخانہ نہیں کرتا، نصرانی نے کہا، آپؑ نے سچ کہا مگر آپؑ نے نہیں کہا میں علماء میں سے نہیں ہوں تو امام باقرؑ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں نادانوں سے نہیں ہوں (اور یہ نہیں کہا کہ میں ان کے عالموں سے نہیں ہوں) نصرانی نے کہا کہ آپؑ پوچھیں گے یا میں پوچھوں تو امامؑ نے فرمایا تم مجھ سے پوچھو نصرانی نے نصاریٰ کی طرف منہ کیا اور کہا اے گروہ نصاریٰ خدا کی قسم ایک مسئلہ میں اس سے ابھی پوچھتا ہوں کہ یہ اس میں ایسے پھنسیں گے جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے امامؑ نے فرمایا، تم پوچھو نصرانی نے کہا کہ آپؑ مجھے اس شخص کے بارے میں بتائیں کہ وہ اپنی زوجہ سے ہم بستر ہوا ہو اور اس عورت نے اس حالت میں دو بچے جنے اور دونوں کا وقت پیدائش ایک ہی ہے اور دونوں بچے ایک ہی وقت میں مر گئے اور ایک ہی قبرستان میں دفن ہو گئے لیکن ان میں سے ایک کی عمر ایک سو پچاس کی ہوئی اور دوسرے کی عمر پچاس سال یہ دونوں کون سے لوگ ہیں۔

امام باقرؑ نے فرمایا یہ عزیز اور عذرہ ہیں اسی طرح جیسے تم نے بیان کیا ان کی ماں حاملہ ہوئی اور ان ہی سے آبستن ہوئی اور اسی طرح جیسے تم نے کہا ان کو جنا اور یہ دونوں کچھ عرصہ ایک ساتھ زندگی گزارتے رہے پھر خدا نے عزیز کو سو سال

کے لیے مردہ کر دیا اور سو سال کے بعد دوبارہ ان کو زندہ کیا اور انہوں نے پچاس سال تک عذرہ کے ساتھ (عزیز نے) زندگی گزاری اور ان دونوں نے ایک ہی ساتھ وفات پائی یہ سن کر نصرانی نے کہا اے گروہ نصاریٰ میں نے آج تک اپنی آنکھوں سے ان سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔

مگر یہ شخص بہت بڑا عالم ہے جب تک یہ شخص شام میں موجود ہے تو مجھ سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا مجھے غار میں واپس لے چلو راوی کہتا ہے کہ اسے اس نماز میں (جس جگہ پر وہ زندگی گزارتا تھا) واپس لے گئے اور اس دن تمام نصاریٰ امام باقرؑ کے ساتھ شہر میں واپس آ گئے تھے (خرائج میں ہے کہ یہ نصرانی اپنے ساتھیوں سمیت امام باقرؑ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا تھا)

موسیٰؑ بن جعفر کاظمؑ کا علی بن سوید کو لکھا گیا ایک خط !۔۔۔

(95) علی بن سوید کہتے ہیں کہ جس وقت موسیٰ بن جعفرؑ زندان میں قید تھے تو میں نے ایک خط آنحضرتؐ کو لکھا تھا اور اس میں احوال پوچھا اور آنحضرت سے چند مسئلے بھی پوچھے تھے اس بات کو جب چھ ماہ گزر گئے تو مجھے اس خط کا جواب موصول ہوا اور اس خط میں یہ تھا جو آنحضرتؐ نے میرے جواب میں مرقوم فرمایا تھا، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا فیض رساں ہے ہر طرح کی حمد و ستائش اس اللہ کے لیے خاص ہے جو بزرگ و برتر ہے جس نے اپنی عظمت اور نور سے مومنین کے دلوں کو روشن بنایا ہے اور اس کی عظمت اور نور کی وجہ سے جاہل لوگ اس کے دشمن ہو گئے ہیں اور یہی اس کی بزرگی و نور ہے جو تمام اہل آسمانوں اور زمین کا ہے۔

اسی کے ذریعہ سے اس کا تقرب حاصل کی جاتا ہے اور مختلف قسم کے اعمال قبیح ہوتے ہیں کہ ایک راہ راست پر چلتا ہے اور دوسرا خطا کے راستے پر چلتا ہے ایک گمراہ ہوا اور دوسرا راستہ پا گیا ان سے کوئی نابینا ہوا اور کسی نے سنا اور عمل کیا اور ان سے کوئی بہرا بن گیا پس اس خدا کی ستائش و حمد ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دین کی معرفت عطا کی اور توصیف کی اما بعد۔

بے شک تم وہ شخص ہو کہ جسے اللہ نے خصوصی جگہ (اور خاص مرتبہ) آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مقام عطا کیا اور تجھ میں ان کی دوستی و مودت کو محفوظ کیا جس سے تم میں دین داری آئی اور رشد و ہدایت کا راستہ تمہیں الہام فرمایا تم میں دین کی بصیرت کو پیدا کیا (یعنی برحق اماموں کی) اور تم نے ان کو سب سے افضل سمجھا اور تم نے اپنے تمام امور میں ان کی طرف رجوع کیا تم نے اپنے خط میں مجھ سے چند سوالات پوچھے ہیں میں ان کے جوابات دینے کے وقت تقیہ (مصلحتاً) میں تھا اس لیے جواب نہ دیئے اس لیے کہ اس وقت ان کو پوشیدہ رکھنا مناسب تھا اور جب کہ ظالم و جابروں کا اقتدار ختم ہو گیا اور

اور سلطانِ عظیم (خداوند متعال) کا اقتدار ہے (اور میں عمر کے آخر کو پہنچ گیا ہوں) اور اس لیے اس قابل نہ [illegible] دنیا کے اہل
دنیا اور خالق کے نافرمانوں کے لیے [illegible] مناسب جانا کہ تمہیں تمہارے مسائل کا جواب دے دوں تا کہ
کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے کم بصیرت شیعہ اپنی لاعلمی کی بنا پر گمراہی میں مبتلا ہو جائیں پس تم اپنے [illegible]
[illegible]

اور اس امر کو (یعنی امامت کو) جو میں تمہارے لیے [illegible] اس کو مخصوص اہل بناتا ہوں (یعنی دوسروں کو
اس قابل نہیں جانتا اور دوسرے معنی میں یعنی دوسرے کسی غیر اہل [illegible] ان پوشیدہ رازوں کو ظاہر نہ
کرنا اور مجھے امید ہے کہ تم ایسا ہی کرو گے اور خدا سے ڈرتے رہو اس سے کہ [illegible] وہ باتیں لوگوں کی
اطلاع دو سب سے پہلی بات جس سے میں تم کو خبر دیتا ہوں اور وفات پانے والا ہوں [illegible]
(یا شکایت) اس میں جو کچھ ہونے والا ہے۔

اور خدا نے حتمی و مقرر کی ہوئی ہے یہ قطعی فیصلہ ہے پس تم دستاویز محکم دین سے تمسک رکھو جو آلِ محمدؐ نے رکھی ہے
اور یہ دستاویز محکم یہ ہے کہ ایک وصی کے بعد دوسرے وصی کا آنا ہے (ایک امام کے بعد دوسرے کا آنا) یہ جو کچھ کہیں اس کو
تسلیم کرتے رہنا اور جو کچھ وہ کہیں اس پر راضی رہنا اور اسی پر خوش رہو اور دین کے حصول کو کسی غیر شیعوں سے حاصل کرنا
اور ان کے دین کو پسند نہ کرنا (خواہش نہ کرنا) کیونکہ یہ خیانت کار ہیں کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسولؐ سے خیانت
کی ہے۔

امانتیں ان کے سپرد ہوئیں انہوں نے ان میں خیانت کی تمہیں معلوم ہو کہ انہوں نے امانتوں میں خیانت کی انہوں
نے اس کتاب خدا میں جو ان کے حوالے کی گئی تھی اس میں خیانت کی اور اس کی تحریف کی اس کو بدل ڈالا ان کو بتا دیا گیا تھا
کہ ان کے ولی امر (جس کی پیروی کریں) کون ہیں پھر بھی وہ اس سے منہ موڑے رہے اسی وجہ سے اللہ نے انہیں بھوک و
افلاس اور خوف میں مبتلا کر دیا ان کے برے اعمال ہو جانے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔

اور تم نے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں ہے کہ جن دونوں نے ایک ایسے شخص کا مال جو اپنے مال سے فقرا مساکین
و مسافرین اور دیگر خیر میں جو اسے اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرتے تھے ان دونوں نے اسے غصب کر لیا صرف یہ ہی نہیں
بلکہ وہ غصب کیا ہوا مال اس کے کاندھے پر لاد کر اپنے گھر پہنچوایا جب وہ اس جنگ سے زبردستی اس مال کو گھر لا کر محفوظ
کر چکے تو اس کے بعد اب یہ دونوں اس مال سے خرچ کرنے لگے کیا وہ اس اپنے کردار کی وجہ سے کفر کی حد تک نہیں پہنچے۔
(مراد ان دو مردوں سے ابو بکر و عمر ہیں اور تیسرے سے مراد علیؑ ہیں) تو (جواب) سنو مجھے اپنی جان کی قسم کہ وہ
دونوں غاصب اس سے پہلے ہی منافق تھے انہوں نے خدا کے حکم کو رد کیا اور رسولؐ خدا کی ہنسی اڑائی اور مذاق کیا ہے اور یہ

دونوں کافر ہیں کہ خدا اور اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو خدا کی قسم کہ ہرگز یہ دونوں اس دن سے جس دن سے وہ (بت پرستی) کے دن سے باہر نکل کر آئے ہیں ذرہ بھر بھی ان میں ایمان داخل نہ ہوا اور یہ شک وتردید وریب میں ہی رہے اور دھوکا دیتے رہے ہمیشہ منافق رہے یہاں تک کہ عذاب کے فرشتے نے ان دونوں کو پکڑ کر ان کو بدترین عذاب کی جگہ پر ہمیشہ کے لیے پہنچا دیا ہے اور تم نے اس شخص کے بارے میں بھی پوچھا کہ جو اس بے چارے شخص کے پاس حاضر ہوا جس کا مال غصب کیا گیا ہو اور اس کے کاندھے پر پہنچانے کے لیے دکھا جاتا ہے تو وہ لوگ بھی اہل ردہ (بدترین) میں سے ہیں۔

بعض ان سے عارف وواقف اسی دین پر ہوئے اور بعض منکر ہوئے جان لو کہ یہ اس امت کے پہلے مرتد ہیں ان لوگوں پر بھی خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے تم نے ہمارے منبع علم کے بارے میں پوچھا ہے تو واضح ہو کہ علم کی تین قسمیں ہیں (1) وہ علم جو گذشتہ امور سے متعلق ہے

(2). وہ علم جو آئندہ آنے والے امور سے متعلق ہے

(3).. وہ علم جو علم گزشتہ ماضی کا علم حادث ہو گیا اور وہ واضح آشکار ہی ہے

پھر وہ علم جو گزشتہ سے متعلق ہے وہ علم ہے جس کی ہمارے لیے وضاحت وتشریح کر دی گئی ہے اور پھر وہ علم جو آئندہ آنے سے متعلق ہے تو وہ لکھا ہوا ہے (کتاب لوح محفوظ میں ہے اور وہ ہمارے پاس موجود ہے) اور پھر اس علم کے بارے میں جو حادث تو ان امور کے علم کو خدا ہمارے دلوں میں وہ بات ڈال دیتا ہے اور ہمارے کانوں میں اس کی آواز آجاتی ہے اور اس کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور یہ علم کی قسم ہمارے لیے بہترین علم ہے ظاہر ہے کہ ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور پھر تم نے پوچھا ان کی ام ولد کے بارے میں (یعنی خلفائے جور) ان کے نکاح اور طلاق کے بارے میں ان کی ام ولد امھات اولاد کا شمار قیامت کے دن تک زنا کاروں میں ہوتا رہے گا (کیونکہ ان کی اسارت دراصل بغیر اذن امام کے ہوئی ہے) ان کا نکاح بغیر وصی کی اجازت کے اور طلاق عدت کے بغیر ہے۔

(جبکہ طلاق ان شرائط کے ساتھ کہ جو قبل اس کے واقع ہونے کے کہ وہ طہر میں نہ ہوئی ہو اسے دی جائے اور اس کے سامنے دو عادل گواہ اور اس کی مثل نہ ہوئے ہوں) اور پھر ان میں سے جو ہماری دعوت ایمان کو قبول کرے تو پھر یہ ایمان اسے ضلالت وگمراہی سے باہر لائے گا اور اس کے یقین میں شک وتردید کو ختم کر دے گا اور ہٹا دے گا اور تم نے ان لوگوں کو زکوٰۃ دینے کے بارے میں پوچھا تو جان لو کہ زکوٰۃ کا جو مال بھی ہے تم ہی اس کے حق دار ہو کیونکہ ہم نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے جو بھی تم میں سے اور جہاں کہیں بھی ہوں حلال کیا ہے اور تم نے یہ بھی پوچھا ان کمزوروں کے بارے میں (جو مخالفین میں سے ہیں اور ان میں نجات کی امید ہے)۔

تو جان لو کہ کمزور وہ ہے جس کے پاس حجت و دلیل نہ پہنچی ہو اور اس میں پائے جانے والے اختلاف کو نہ جانتا ہو پس جب بھی اس اختلاف کو سمجھ جائے گا تو پھر وہ کمزوروں اور مستضعفین میں نہ ہوگا (جب حق و باطل کو سمجھ لے) اور تم نے پوچھا ان لوگوں کے لیے گواہی دینے کے بارے میں تو تم خدا کی رضا کے لیے گواہی دو جو معاملات تمہارے اور ان کے درمیان ہیں اگرچہ وہ تمہارے ماں باپ ہوں یا تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اپنے اور ان کے درمیان دو اور اگر تم اس بات کا خوف رکھتے ہو۔

کہ عدل سے گواہی نہ دے سکو یا تمہارے کسی بھائی پر زیادتی و ظلم ہوگا تو گواہی نہ دو جس کے متعلق تمہیں امید ہو کہ وہ تمہاری بات مان لے گا اسے ہماری معرفت کے ساتھ اللہ کے احکام کی طرف دعوت دو ان شرائط کے ساتھ جو خدا نے مقرر کی ہوئی ہیں اور اپنے آپ کو ریاکاری اور خودنمائی سے پناہ کے قلعہ میں کسی کو مت لاؤ (شاید مراد یہ ہو کہ جو پہلے سے حد مقرر ہے تقیہ کرنے میں مخالفین سے ظاہر نہ کرو) اور آل محمد کو دوست رکھو اور کسی چیز کے بارے میں ہماری طرف سے جو احادیث و روایات تم تک پہنچی ہیں جو صرف ہماری طرف سے ہیں تو ان کے متعلق نہ کہو کہ یہ باطل ہیں اگرچہ ان احادیث کے خلاف ہماری کسی دوسری حدیث کو تم جانتے بھی ہو اس لیے کہ تمہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ ہم نے یہ کس وجہ سے بیان کی اس کی مصلحت کیا تھی اور جس چیز کی میں تم کو خبر دیتا ہوں اسے باور کرو اور ایمان رکھو اور ہم جو باتیں تم سے راز میں کر رہے ہیں۔

ان کو فاش نہ کرنا تم پر تمہارے مومن بھائی کا یہ حق لازمی ہے جو تمہارا دینی بھائی ہے اس کو جو بھی دنیا و آخرت میں اسے فائدہ دے اسے اس سے پوشیدہ نہ کرو چاہے وہ کتنا ہی برا ہے اور دل میں کینہ نہ رکھو اور دل میں دشمنی نہ رکھو جب بھی تمہیں اپنی دعوت پر بلائے تو اسے قبول کرلو اور مدد کرو اسے اس کے دشمن سامنے تنہا نہ چھوڑ خواہ تم سے زیادہ اس کا کوئی اور قریبی رشتہ دار موجود کیوں نہ ہو بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو اور جان لو اور مومن کے اخلاق و کردار میں دوغلا پن اور دھوکہ دہی اور آزار دینا نہیں ہے اور خیانت نہ کرنا اور نہ تکبر کرنا اور نہ ہی کسی کو گالیاں دینا اور نہ اس کا حکم دینا ہے اور جب تم ایک بدصورت اعرابی کو لشکر جرار کے ساتھ دیکھو تو انتظار کرو۔

اس میں تمہارے لیے اور مومنین کے لیے مصیبتوں سے نجات ہے وہ خود تمہارے لیے اور شیعوں کی طرح ایمان میں ہم مذہب رہتا ہو اور جب سورج کو گہن لگ جائے تو اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کرو اور دیکھو کہ اللہ نے مجرموں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے میں نے تمہارے سوالات کو تمہارے سمجھنے کے لیے مجمل طور پر واضح جواب دے دیا ہے الگ الگ کر کے اے اللہ تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

ابوذرؓ کے سفر کی داستان !۔۔۔ (96)ابو بصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دن ابوذرؓ رسولؐ خدا کے پاس آئے اور عرض کیا اے خدا کے رسولؐ مدینہ کی ہوا میرے موافق نہیں اور میں انتہائی خستہ حالت میں ہوں آپؐ مجھے اجازت دیں تو میں اپنے بھائی کے بیٹے بھتیجے کو لے کر اس کے ساتھ قبیلہ (مزینہ) کے پاس چلا جاؤں اور وہیں پر زندگی گزاروں تو رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ عرب کے سواروں کا ایک گروہ کہیں تم پر حملہ نہ کردے اور تیرے بھائی کے بیٹے بھتیجے کو قتل نہ کردے اور تم پریشانی کی حالت میں میرے پاس آؤ اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو اور کہو کہ میرے بھائی کے بیٹے کو ظالموں نے قتل کردیا ہے اور میرے حیوانات لے گئے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے رسولؐ خدا انشاء اللہ جو بہتر ہوگا وہی ہوگا تو رسولؐ خدا نے اسے اجازت دے دی ابوذرؓ اپنے بھائی کے بیٹے بھتیجے اور اپنی بیوی کے ساتھ مدینہ سے باہر چلے گئے جب قبیلہ مزینہ میں پہنچے تو کچھ دنوں کے بعد قبیلہ فزارہ کے گروہ کے سواروں نے ان پر حملہ کیا عینیہ بن حصن جو اس گروہ میں تھا (اطراف مدینہ میں جس جگہ ابوذرؓ تھے) حملہ کر کے ان کے حیوانات (اہل مدینہ کے اونٹ) وہ لے کر چلا گیا ان کے چچا کے بیٹے بھتیجے کو قتل کیا اور اس کی بیوی جو بنی غفار سے تھی اسے پکڑ کر لے گئے اور خود ابوذرؓ جو سخت گہرا زخم کھائے نیزہ اٹھائے ہوئے مدینہ میں آگئے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں عصا پر تکیہ لگائے کھڑے ہوئے اور کہا کہ خدا اور رسولؐ خدا نے سچ کہا۔

میرے حیوانات لے گئے اور میرے برادرزادہ کو قتل کیا اور اب آپ کے سامنے عصا پر تکیہ لگائے کھڑا ہوں پس رسولؐ خدا نے مسلمانوں کو مدد کے لیے بلایا اور وہ لوگ جلدی جلدی مدینہ میں سے باہر نکلے اور قبیلہ فزارہ کا تعاقب کیا جنھوں نے یہ کیا تھا اور ان سے ابوذرؓ کا مال واپس چھین لیا اور ان مشرکین کے ایک گروہ کو قتل کیا (یہ اشارہ غزوہ ذی قرد کی طرف ہے کہ اسے ابن ھشام نے، ج 2 ص 191 پر سیرت میں لکھا اور دوسروں نے بھی اسے نقل کیا ہے اور البتہ اختلاف اس میں ہے کہ جو اس حدیث میں ذکر ہوا یا نقل سیرت سے ہے کہ اس مقام پر ابوذرؓ کا نام نہ لیا گیا اس مرد کی جگہ پر کہ جو بنی غفار سے ذکر ہوا کہ اس میں احتمال ہے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہو اور تمام مسائل رجوع کرنے سے معلوم ہوسکتے ہیں۔

(97) .....ابو بصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا غزوہ ذات رقاع میں گئے تو چلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور رسولؐ خدا اس وقت اپنے اصحاب و مددگار سے دور ہوگئے تو اچانک سیلاب آگیا اور بارش بھی آ گئی اس وقت آپؐ ایک کانٹے دار درخت کے نیچے تھے تو ایک شخص نے جو مشرکین سے تھا اس نے آنحضرتؐ کو یہاں پر دیکھا جبکہ وہ اپنے گھر کے پاس کھڑا ہوا تھا ادھر مسلمان بھی کھڑے ہوئے تھے کہ جس وقت بارش رکتی ہے اور انتظار کررہے

تھے کہ بارش رکے اور ہم (رسولؐ خدا کے پاس جائیں) اس مشرک شخص نے اپنی قوم سے کہا کہ میں ابھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرتا ہوں اور اسی غرض سے آنحضرتؐ کے پاس آیا اور تلوار سے رسولؐ خدا پر حملہ کرنے آیا اور ننگی تلوار لے کر کہا اے محمد کون ہے جو اب تمہیں مجھ سے بچائے گا تو فرمایا میرا پروردگار اور وہ تیرا بھی پروردگار ہے۔

اس وقت جبرائیلؑ نے اس کو اس کے گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور وہ پشت کے بل زمین پر گر پڑا رسولؐ خدا اٹھے اور اس کی تلوار کو پکڑا اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے اور فرمایا ابھی بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے اب کون بچائے گا اے غورث (غورث اس شخص کا نام تھا) تو اس نے کہا آپ کا جود و کرم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رسولؐ خدا نے اس کو چھوڑ دیا پس یہ مرد اٹھا اور اس نے کہا خدا کی قسم تم مجھ سے بہتر اور صاحب کرم ہو (جب یہ اپنی قوم کے پاس واپس آیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تم نے قتل کیوں نہ کیا تو اس نے جواب دیا کسی نے میری گردن پر مکا مارا میں گر گیا تو میں قتل ہو جاتا مگر مجھے انہوں نے معاف کر دیا اور میں نے کلمہ پڑھ لیا اس کے بعد سیلاب ختم ہو گیا اور آپؐ اصحاب کے پاس تشریف لے آئے)

امام جعفر صادقؑ کا حفص بن غیاث کو خوف دلانا!۔۔۔(98)

حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا، اگر تم یہ چاہتے ہو کہ وہ کام کرو جس سے پہچانے نہ جاؤ اور معروف نہ ہو جاؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں (یا تم پر کیا ہوگا) اگر لوگ تمہاری مدح و ثناء بیان نہ کریں تو تمہارے لیے اس میں کوئی حرج نہیں (یا کیا ہوگا تم پر) اگر لوگوں کی مذمت کا باعث ہو جاؤ تو اس صورت میں خدا کی بارگاہ میں جب کھڑے ہو گے تو تم میں سفید چہرے والے بنو بے شک امیر المؤمنینؑ بھی اسی طرح تھے اور فرماتے تھے کیا دین میں خیر نہیں ہے سوائے ان دو مردوں میں سے ایک کے لیے کہ ایک شخص وہ ہے کہ جو ہر روز اپنے کام نیک اور اپنے کردار کے ذریعے اس میں اضافہ کرتا ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے لیے موت قریب ہے جو خود توبہ کی طرف آسکتا ہے اور بازگشت کو دیکھتا ہے لیکن اسے کہاں توبہ کی توفیق ہے کہ وہ توبہ کرے خدا کی قسم اگر اس قدر سجدہ کرے کہ اس کی گردن کاٹ کی جائے تو بھی خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ولایت و دوستی ہمارے خاندان سے رکھتا ہو یہ اس کا وسیلہ ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی بھی ہمیں پہچانتا ہے یا ہمارے ذریعہ سے نیک اعمال کے بدلہ کی امید رکھتا ہے تو وہ اپنی خوراک میں صرف آدھا مد (تقریباً ڈیڑھ پاؤ) پر راضی ہے اور لباس اس قدر جو اس کے عورتین کو چھپائے پہنے اور اپنے سر کو ڈھانپے ہو اور اس حال میں ہو تو خدا کی قسم وہ ترسان و ہراساں ہے اور دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ اتنا ہی حصہ اس کا اس دنیا سے ہے اور یہ اسی طرح ہے کہ خدا اپنے قرآن میں اس کی توصیف بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے، **وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ**۔ وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ بھی جو ان کے پاس ہے اس حال میں کہ ان کے دل اس سے ڈرے ہوئے ہوتے ہیں (سورۃ مومنون

آیت 60) خدا کی قسم یہ وہ ہیں جو فرمانبرداری، اطاعت و دوستی، ولایت ہماری رکھتے ہیں پھر بھی وہ اس حال میں خوف رکھتے ہیں کہ ان کے اعمال قبول نہ ہوں اور خدا کی قسم ان کا خوف شک کا خوف نہیں ہے بلکہ ان کو اس بات کا خوف رہا کہ وہ اپنے دین میں جو عقیدہ رکھتے ہیں جو ہماری ولایت ومحبت واطاعت میں قاصر تو نہیں ہو گئے۔

پھر فرمایا، اگر تمہیں قدرت ہو کہ تم اپنے گھر سے باہر نہ جاؤ تو ایسا کرو کیونکہ تیرا گھر سے باہر جانا یہ سوال ہونے کو رکھتا ہے اور غیبت نہ کرو اور نہ جھوٹ بولو اور نہ رشک کرو اور نہ خود نمائی کرو اور نہ ظاہر سازی کرو (یا ظاہر آرائی) اور نہ دورخی کرو اور نہ چاپلوسی کرو پھر فرمایا، دیر (عیسائیوں کا عبادت خانہ) اور مسلمانوں کی عبادت گاہ یہ خدا کا گھر ہے اپنی آنکھ وزبان و کان وجان وعورتین کی اس گھر میں (گناہ سے) حفاظت کرے بے شک ہو کوئی بھی خدا کی نعمت کو اپنے دل سے پہچانتا ہے مستوجب اضافہ خدا کی نعمت سے ہوگا اس سے پہلے کہ اس کی زبان اس کے شکر ادا کرنے کے لیے کھولی جائے اور کوئی شخص یہ چاہیے کہ وہ یہ طریقہ استعمال کرے (مثلاً) وہ دوسروں پر برتری رکھتا ہے تو یہ تکبر کرنے والوں میں سے ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا (کہ ایک شخص متدین جو کہ گناہ گار کو دیکھتا ہے اور خود کو اس سے برتر جانتا ہے ایسا شخص ہو تو) فقط اس نظر سے کہ وہ اس کو گناہوں کا مرتکب دیکھتا ہے اور خود کو محفوظ اور اسے دور سے دیکھے تو خود کو اس سے برتر جان سکتا ہے فرمایا، **هیهات هیهات**۔ (کس طرح اس طرح کا عقیدہ پیدا کرتے ہو) اس وجہ سے شاید کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں لیکن تم (کہ مثلاً اس طرح خیال کرتے ہو) روک دے اور باز پرس میں قرار کر دیے جائیں کیا جادوگروں اور ساحروں کی داستان جو زمانہ موسیٰؑ میں واقع ہوئی اسے تم نے نہیں پڑھا (ظاہراً مراد یہی فرعون کے ساحر ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی شرک وخدا سے کفر کرنے میں گزاری پھر وہ موسیٰ پر ایمان لائے تھے تو ان کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور اس کے بعد بغیر کسی وقفے کے فرعون کے ہاتھوں قتل ہو گئے اور بہشت میں ہمیشہ کے لیے چلے گئے) پھر فرمایا، بعض دفعہ کوئی شخص اس وقت جب اسے خدا انعام دیتا ہے مغرور ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایک شخص خدا کی پکڑ میں تدریجی ہوتا ہے اس سے دوچار ہوتا ہے (اور خود نہیں جانتا) اس وجہ سے کہ خدا نے (اس کے برے کاموں کی) پردہ پوشی کر رکھی ہے اور بعض وہ اشخاص ہیں کہ جو مدح وثنا لوگوں کی (وہ اس کی کریں) اس کا فریفتہ ہو جاتا ہے پھر فرمایا، بے شک میں اس شخص کی امید نجات اس امت سے رکھتا ہوں جو ہمارے حق کو پہچانتا ہے مگر ان تین گروہ کے بارے میں۔

(1) قدرت مند (وسلطان) ستم گر (ظالم)، (2) ہوا پرست شخص (خواہشات کا پجاری)، (3) وہ جو کھلم کھلا برے کام اور گناہ کرنے والا فاسق پھر اس آیت کی تلاوت کی خدا فرماتا ہے، **قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ**۔ (اے اللہ) کے رسولؐ کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تمہیں دوست

رکھے (سورہ آل عمران آیت 31) پھر فرمایا، اے حفص ہماری دوستی محبت خوف و ترس سے بہتر ہے پھر فرمایا، خدا کی قسم وہ شخص خدا کو دوست نہیں رکھتا جو دنیا کو دوست رکھتا ہے اور ہمارے علاوہ کسی دوسرے کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی بھی ہمارے حق کو پہچانتا ہے اور ہمیں دوست رکھتا ہے وہ حقیقت میں خدا کو دوست رکھتا ہے پس وہ شخص (جو اس جگہ پر حاضر تھا اور مخالفین میں سے تھا اور اہلبیتؑ کی محبت نہیں رکھتا تھا) اس نے گریہ شروع کر دیا تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا، کیا تم گریہ کرتے ہو اگر تمام اہل آسمانوں و زمین جمع ہو جائیں اور خدا کی بارگاہ میں آہ و زاری کریں کہ خدا تمہیں دوزخ سے نجات دے اور بہشت میں لے جائے تو ان کی شفاعت تمہارے حق میں ہرگز قبول نہ ہوگی (اگر تم دل سے زندہ ہوئے ہو اس حالت میں تو لوگوں سے زیادہ تمہیں خدا سے ڈرنا چاہیے) پھر فرمایا، اے حفص نیچے رہو اور سر والے نہ بنو (یعنی وہ کام کرو جن کے پیچھے تم ہو اور آگے نہ ہو کہ اس کا تم سے سوال ہوگا اور مشکلات ریاست زیادہ ہے جیسا کہ اس کی مثال اس کلام میں اور دوسرے احادیث میں بھی آئی ہیں اور مجلسیؒ کہتے ہیں یعنی اہل حق کے پیروکار رہو اور اہل باطل کے سردار مت بنو)

اے حفص، رسولؐ خدا نے فرمایا، جو کوئی بھی خدا سے ڈرتا ہے تو اس کی زبان گنگی رہتی ہے پھر فرمایا، ایک دن اسی طرح موسیٰؑ بن عمران نے اپنے اصحاب کو واعظ فرمایا، اور ایک شخص (جو شدید موسیٰؑ بن عمران کی بات سے متاثر ہوا تھا) وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنی قمیض کو چاک کر دیا خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی اور فرمایا، اے موسیٰؑ اس شخص سے کہو کہ تم اپنی قمیض کو نہ پھاڑو بلکہ تم اپنے دل کو میرے لیے کھول دو۔

پھر فرمایا، کہ موسیٰؑ بن عمران اس شخص کو جو آپ کے اصحاب سے تھا اس کے پاس آئے اور اس کو حالت سجدہ میں دیکھ (اس کے بعد اپنے کام کی طرف چلے گئے) اور جب پھر واپس آئے تو اسے اسی حالت میں دیکھا تو موسیٰؑ نے اس شخص سے فرمایا، اے شخص اگر تیری کوئی حاجت میرے ہاتھ میں ہے تو میں اس کو پورا کرتا ہوں خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اے موسیٰؑ اگر یہ شخص اس قدر سجدہ کرے (اور اپنے سجدے کو طول دے) کہ اس کی گردن جدا ہو جائے تو بھی اس کے اس عمل کو قبول نہ کروں گا جب کہ وہ اس حالت سے جو میں پسند نہیں کرتا اس سے باہر نہ نکل آئے کہ میں اسے دوست رکھتا ہے۔

اخلاق رسولؐ خدا!۔۔۔

(99) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، جو چیز رسولؐ خدا کے نزدیک سب زیادہ محبوب ہے وہ بھوکا شخص اور خوف رکھنے والا خدا کے سائے کے نیچے رہنے والا پناہ میں ہے (اور شاید یظل بفتح یا باب ظل سے ہو اور اس صورت میں معنی حدیث یوں ہوں گے کہ کوئی چیز رسولؐ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ ایک شخص بھوک وخوف کو خدا سے اپنے دن کے لیے طلب کرتا ہو لیکن اس سے پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں)

(100)...... محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام باقرؑ کی خدمت میں گیا اور آنحضرتؑ کو میں نے دیکھا کہ

تکیہ کی حالت میں کھانا کھا رہے ہیں اور اس طرف سے جو نے پیچ تنے لہلہا کھانا بھی اس طرح مکروہ ہے اور پھر میں نے شروع کیا حضرتؐ نے میری طرف نظر کی اور انہوں نے مجھے بھی کھانے کی دعوت دی اور جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے محمد اس کی مثل کہ جو چاہتے ہو بیان کرو کہ ہرگز کسی نے رسولؐ خدا کو اس روز سے کہ خدا نے ان کو نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

یہاں تک کہ وہ دن جس دن وہ اس جہاں سے چلے گئے نہ دیکھا کہ حالت تکیہ میں انہوں نے کھانا کھایا ہو پھر خود ہی آنحضرتؐ نے اپنی اس بات کا جواب دیا فرمایا، نہیں خدا کی قسم ہرگز اس دن سے کہ خدا نے ان کو مبعوث فرمایا۔ یہاں تک کہ جس دن ان کی روح قبض کی گئی ان کو دیکھا کہ حالت تکیہ کرنے کے ساتھ کہ انہوں نے کسی جگہ کھانا کھایا ہو پھر فرمایا اے محمدؐ شاید تیرا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ تین روز میں پشت سر سے ہی گندم کی روٹی کھانے سے سیر ہو گئے تھے اس کو جان لو میں نہ کہوں تو پیدا نہ ہوگا (اور نہ رکھا کہ کھاؤ) اس وجہ سے کبھی ایک شخص تنہا سو اونٹوں کا کرایہ دیتا ہے پس اگر چاہو تو کھاؤ (اور ہے تو کھاؤ) اور اس وجہ سے کہ جبرائیلؑ روئے زمین کے خزانہ کی کلید کو میرے لیے لائے اور اس کو مخیر بنایا کہ ان کو لے لو بغیر اس کے کہ خدا نے اس کی جزاء قیامت کے دن آپؐ کے لیے آمادہ کر رکھی ہے جس چیز کو کہ تو اس کو فروتنی کے ساتھ اور اپنے پروردگار کے سامنے اختیار فرمایا ہے (اور انہوں نے اس کو قبول نہ کیا) اور ہرگز کسی چیز کی ان سے درخواست نہ کی گئی (جواب میں) کہا جائے نہیں اگر ہوتی تو دے دیتے اور اگر نہ ہوتی تو فرماتے (انجام) دی جائے گی اور جب کبھی بھی کوئی چیز پر نہ گزرتی خدا نہ چھوڑتا (اور اس کی طرف سے قول اور وعدہ کسی سے نہ کرتے تھے) وائے اس کے کہ خدا وہ چیز ان کو عنایت کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر انہوں نے کسی سے بہشت کا وعدہ کیا تو خدا اس کو (کہ رسولؐ خدا نے وعدہ کیا ہوتا) اس شخص کے لیے تسلیم کر لیا جاتا۔

پھر اپنے ہاتھ کو میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا، بے شک تمہارا سردار (علی بن ابی طالبؑ) اور بندہ کی طرح (جو متواضع بیٹھتا ہے بیٹھتے اور اس طرح کھانا کھاتے تھے تو لوگوں کو گندم کی روٹی اور گوشت دیتے تھے اور خود گھر میں واپس چلے جاتے اور نان اور زیتون کھاتے تھے اور بے شک اونچی قمیض (یا قیمتی پیراہن منسوب سنبلان روم) خریدتے پھر اپنے غلام کو ان دو پیراہن میں انتخاب کرنے کے لیے اختیار دیتے اور ان سے جو باقی رہتا وہی پہنتے تھے اور جب (اس کی آستین) آپؐ کی انگلیوں سے آگے ہو جاتی تو اس کو کاٹ دیتے تھے اور اگر (آپؐ کے دامن) سے پاؤں کی نسبت سے زیادہ بلند ہوتی تو اس کو الٹ دیتے تھے۔

اور کبھی ایسا نہ ہو کہ دو کام جو خدا کو پسند تھے آپؐ کے سامنے ہوں سوائے اس کے کہ اس کو اختیار کرتے جو آپؐ کے بدن پر زیادہ سخت ہوتا (اور اس کا انجام آپؐ پر مشکل تر ہوتا) انجام دیتے تھے اور بے شک انہوں نے لوگوں پر پانچ سال

حکومت کی اور تنخواہ سے کچھ بھی نہ لیا تھا اور قطعہ قطعہ سے نہ لیا (اور خلاصہ ہرگز اپنے بنانے کے لیے جبکہ مسلمانوں پر حکومت رکھتے تھے کچھ نہ بنایا) اور نہ ملک اور آب اپنے سے جدا کیا اور نہ (نقرہ) سفید اور (سونا) سرخ کسی جگہ پر رکھا سوائے اس کے کہ سات سو درہم تھے کہ جو بیت المال سے زیادہ آئے تھے اور قصد رکھا کہ اس کے ذریعے سے اپنے گھر کے لیے ایک خدمت گار خریدیں اور ہرگز کوئی بھی تاب وطاقت ان کے کردار کی نہیں رکھتا بے شک علیؑ بن حسینؑ نے اپنے خط میں دوسرے خطوں سے (صورت واعمال کردار) علیؑ (ان میں تھی) نظر کرتے اور اس کو زمین پر گرا دیتے تھے اور کہتے کون ہے جو اس کی طاقت اور تاب رکھے ہو کہ اس طرح عمل کرتا ہو۔

(101)..... علی بن مغیرہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا، بے شک جبرائیلؑ رسولؐ خدا کے پاس آئے ان کو (اس پر تسلط پانے کے لیے کہ زمین کے خزانے اور شاھانہ زندگی وفقیرانہ زندگی) میں اختیار دیا اور جب کہ ان کی خیر خواہی تھی اس کے لیے مصلحت اختیار کی اور فروتنی (فقرانہ زندگی) کو اختیار کیا اور رسولؐ خدا اسی طرح بندے تھے جو کھانا کھاتا ہے وہ کھانا کھاتے تھے اور اسی طرح بندوں کی طرح بیٹھے تھے اور خدا کی بارگاہ میں فروتنی کرتے پھر جس وقت موت کا وقت قریب آیا تو خزانوں کی چابیاں جو دنیا کی تھیں آپؐ کے لیے لائی گئیں اور عرض کیا یہ زمین کے خزانوں کی چابیاں ہیں کہ آپؐ کے رب نے آپؐ کے لیے بھیجی ہیں تا کہ جو کچھ زمین کے اوپر سے چاہو وہ لے لو وہ تمہارے لیے ہے اور بغیر اس کے کہ تیرے مقام سے کوئی چیز کاٹ دی جائے رسولؐ خدا نے فرمایا، میں اپنے رفیق اعلیٰ کو چاہتا ہوں۔

(102)..... عبدالمومن انصاری کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، کہ رسولؐ خدا نے فرمایا، درہ بطحا، مکہ کو سونے سے پر کر کے مجھ پر پیش کیا گیا تو میں نے کہا پروردگارا نہیں لیکن میں ہر دن سیر رہوں اور بھوکا دن (میرے لیے بہتر ہے) تا کہ جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد بیان کروں اور جس وقت بھوکا ہوں تو تم سے ہی چاہوں اور تیری یاد کروں

اللہ کی عیسیٰؑ بن مریمؑ کو چند نصیحتیں !۔۔۔ (103) علی بن اسباط نے آئمہ معصومینؑ سے روایت کیا ہے وہ نصیحتیں جو اللہ نے عیسیٰؑ کو کی تھیں وہ یہ ہیں کہ فرمایا، اے عیسیٰؑ، میں تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا رب ہوں میرا نام واحد ہے میں وہ یکتا ہوں جس نے اکیلے ہر چیز کو خلق کیا ہے تمام چیزیں میری ہی بنائی ہوئی ہیں اور میری پیدا کی ہوئی تمام چیز قیامت کے دن میری طرف ہی واپس آئیں گی اے عیسیٰؑ، تم میرے حکم سے چڑیا بناتے ہو اور اس کو زندہ کرتے ہو اور میرے کلام سے ہی مردوں کو زندہ کرتے ہو میری طرف رغبت رکھو اور مجھ سے ڈرو اور ہرگز میرے سوا کسی اور کے پاس نہ پناہ پاسکو گے۔

اے عیسیٰ، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ایسے وصیت کرنے والے کی طرح جو تم پر مہربان ہو رحمت کے ساتھ جس وقت تم پر میری ولایت، رحمت و دوستی لازمی ہو چکی ہو کیونکہ تم نے مجھ سے وہ باتیں طلب کی میں جو میری خوشنودی کا سبب ہیں اس لیے میں نے تمہیں چھوٹی عمر کے وقت میموں و بزرگی میں بزرگ بابرکت بنایا اور تم جہاں کہیں بھی ہو بابرکت ہی ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرے بندے اور میری کنیز (مریمؑ) کے بیٹے ہو۔

اے عیسیٰ، مجھے ہر وقت اپنے نزدیک سمجھو جس طرح جو کچھ تمہارے دل میں گزرتا ہے وہ تم سے نزدیک ہے اپنی آخرت کے ذخیرہ کے لیے مجھ کو یاد کرو اور نوافل اور مستحب اعمال و نماز بجالا کر میرا تقرب حاصل کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو تا کہ تیری کفایت کروں میرے علاوہ کسی دوسرے غیر پر اعتماد مت کرو کہ وہ تمہارے کاموں کے وقت (اور تیری مدد کے وقت) تم سے ہاتھ کھینچ لے ایسا کرو گے تو پھر تمہاری مدد نہ ہو گی۔

اے عیسیٰ میری طرف سے بلاؤں پر صبر کرو اور میرے قضا و قدر پر راضی رہو ایسے بنو جیسا میں چاہتا ہوں یا یقیناً میں چاہتا ہوں کہ لوگ میری اطاعت کریں نافرمانی نہ کریں اے عیسیٰ میری یاد زبان پر زندہ رکھو اور میری محبت کو اپنے دل میں قائم رکھو اور حفاظت میں رکھو۔

اے عیسیٰ غفلت کی گھڑیوں میں بے دار رہو اور حکمت کے دقائق کو میرے لیے مضبوط جانو (اور خلوص کے ساتھ اسے لوگوں میں بیان کرو)۔

اے عیسیٰ، میرے ثواب کی طرف رغبت کرو اور اس کے مشتاق رہو اور میرے عذاب سے خوف کھاتے رہو (شہوات سرکش) اپنے دل کو خواہشات دنیا کی طرف سے مردہ بنالو اور مجھ سے ہی ڈرو۔

اے عیسیٰ، راتوں کو میری خوشنودی کے لیے بسر کرو اور دنوں کو تشنگی میں گزارنے کے لیے روزے رکھو میرے پاس اپنی حاجت پیش کرنے کے دن (قیامت) کے واسطے۔

اے عیسیٰ، اپنی تلاش میں پیش قدمی کرو اور نیک کاموں کے کرنے میں آگے بڑھو تا کہ تم جہاں بھی جاؤ تو خیر مند کے نام سے پہچانے جاؤ۔

اے عیسیٰ، لوگوں کے درمیان ان کی خیر خواہی کے ساتھ جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا ہے فیصلہ کیا کرو اور میرا حکم ان کے درمیان قائم رکھو بے شک میں نے تمہارے پاس وہ کتاب بھیجی ہے جو امراض شک و شبہ شیطان سے دلوں کو شفا دینے والی ہے۔

اے عیسیٰ، دنیا پر فریفتہ ہونے والوں کے ساتھ ہم نشین مت ہو

اے عیسیٰ، میں تجھ سے حقیقت بیان کرتا ہوں کہ میری مخلوق میں سے کوئی مجھ پر ایمان نہیں لاتا سوائے اس کے جو

میرے لیے خوف زدہ وگریاں ہوتا ہے جو میری رحمت وجزا کی امید رکھتا ہے پس تم گواہ رہو کہ وہ میرے عذاب سے امن میں ہے جب تک میرے اور میرے طریقہ وسنت میں کوئی تبدیلی نہ کرے (یعنی جب تک وہ اس میں اپنی مرضی سے تبدیلی نہیں کردیتا)

اے عیسیٰ، دنیا سے بے تعلق اور خدا سے متوسل ہونے والی پاکیزہ خاتون (مریمؑ) کے فرزند اپنی حالت پر گریہ کرو جس طرح کوئی اپنے اہل وعیال سے رخصت ہونے کے وقت روتا ہے اور دنیا کو دشمن رکھتا ہے اور اس کو اس سے محبت کرنے والوں کے لیے چھوڑے ہوئے ہے اس کی رغبت ثواب کے سوا جو خدا کے نزدیک ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتی جو خدا کے نزدیک ہے۔

اے عیسیٰ، اس حالت میں نرمی سے بات کرو اور ظاہر اور آشکار سلام کرو بیدار رہو جیسے خواب میں ہوتے ہو قیامت کے خوف اور اس کے سخت زلزلوں سے خوف اور روز قیامت کے ہولناک سے خوف کے لیے کیونکہ یہ وہ مقام ہیں جہاں پر کوئی بیٹا، اولاد اور مال فائدہ نہ دے گا،

اے عیسیٰ، جب بے ہودہ عمر گزارنے والے ہنس رہے ہوں تو تم اپنی آنکھوں میں رنج وغم واندوہ کا سرمہ لگالو،

اے عیسیٰ، خائف اور صابر رہو تو پھر کیا کہنا تمہارا اگر تم کو وہ سب حاصل ہو جائے جس کا میں نے صبر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے،

اے عیسیٰ، ہر روز دنیا کے تعلقات میں سے کچھ اپنے سے دور کرتے رہو تا کہ آخر میں ترک دنیا تم پر دشوار نہ ہو اور دنیا کی وہ لذت چکھو جو اس سے برطرف ہو چکی ہے اور میں حقیقت اور سچ کہتا ہوں کہ تمہارے اختیار میں اتنا ہی وقت اور موقع ہے اور وہی دن (برائے عمل) ہے جس میں تم موجود زندہ ہو (یعنی وضع حیات وتیری موت اس ساعت کے بعد کہ جس میں اب موجود ہو پس اسی وقت کو اپنے لیے غنیمت جانو) اسی پر راضی رہو جو دنیا سے ضرورت کے مطابق حاصل کرنے کے بعد تیزی کفایت کے لیے کافی ہو اور آخرت کا توشہ مہیا کرنے میں کوشش کرتے رہو (اور موٹے کپڑے اور بے مزہ کھانوں پر قناعت کرو اس لیے کہ تم جانتے ہو اپنے لباس کو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے جن چیزوں کو کام میں لاتے ہو وہ سب لکھی جاتی ہیں کہ کہاں سے تم نے حاصل کیا اور کہاں صرف کیا ہے۔

اے عیسیٰ، میں تم سے قیامت کے دن پوچھوں گا لہٰذا کمزوروں پر رحم کرو جس طرح میں نے تم پر رحم کیا ہے اور یتیم پر قہر وسختی مت کرو اے عیسیٰ خلوت میں خود پر گریہ کرو اور نماز میں اپنی حالت پر گریہ کرتے رہو اور اپنے پاؤں کو عبادت خانہ تک چلنے میں مشغول رکھو اور مجھے اپنی خوشگوار آواز کو میرے ذکر و یاد سے بھری ہوئی سناتے رہو کیونکہ میرے احسانات تم پر بہت زیادہ ہیں۔

اے عیسیٰ، بہت سی امتوں کو میں نے چند گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا جن سے تم کو محفوظ رکھا ہے

اے عیسیٰ، کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرو اور اپنی کمزور آنکھیں آسمان کی طرف کر کے کھولو اور مجھ سے دعا کرو کیونکہ میں تم سے نزدیک ہوں اور مجھ سے ندامت کرو لیکن گریہ وزاری کے ساتھ اور اپنے دل کو میرے غیر سے خالی کر کے اگر اس طرح مجھ کو پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول کرلوں گا۔

اے عیسیٰ، میں نے دنیا میں نیک گزارنے والوں کے لیے جزا رکھی جو تم سے پہلے تھے اس کے لیے کہ عذاب سے میں اس سے انتقام لوں گا نہیں پسند کرتا۔

اے عیسیٰ، اس دنیا فانی کو ان کے خواب کے لیے میں نے پسند کیا جو تم سے پہلے تھے نہ ان کو عذاب دینے کے لیے اور نہ ان سے اپنی نافرمانیوں کا انتقام لینے کا بلکہ ثواب وعذاب دونوں کو میں نے آخرت پر اٹھا رکھا ہے جو ابدی اور لازوال ہے۔

اے عیسیٰ، تم فنا ہو گے اور میں باقی ہوں گا تمہاری حیات میری طرف سے ہے اور تمہارے مرنے کا وقت میرے قبضہ میں ہے اور میری جانب تمہاری بازگشت ہے اور تیرا حساب میرے ذمہ ہے لہذا جو کچھ مجھ سے مانگو میرے غیر سے مت مانگو اور مجھ سے بہتر طریقہ سے دعا کرنا بہتر ہے اور میں (قبول) کروں گا۔

اے عیسیٰ، آدمی تو کتنے زیادہ ہیں جن کا کوئی شمار نہیں لیکن صبر کرنے والے کس قدر کم ہیں جس طرح درخت تو بہت سے ہیں مگر پھل دار درخت بہت کم ہوتے ہیں لہذا تم کو کسی سرسبز وشاداب درخت سے دھوکا نہ ہو جب تک کہ اس کا پھل کھا نہ لو (یعنی لوگوں کی ظاہری نیکی سے فریب مت کھانا جب تک کہ ان کے اخلاق واعمال کو آزما نہ لینا)

اے عیسیٰ، تم کو اس شخص کے حال سے دھوکا نہ کھانا چاہیے جو میری سرکشی وباغی ہونے کی وجہ سے نافرمانی کرتا ہے (اور اچھی حالت میں ہو) میری دی ہوئی روزی کھاتا ہے اور میرے غیر کی عبادت کرتا ہے اور سختیوں اور بلاؤں کے وقت مجھ کو پکارتا ہے اور جب مجھ سے دعا کرتا ہے اور میں اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں تو پھر وہ اسی گناہ وشرک وسرکشی ونافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور مجھ سے سرکشی کرتا ہے اور میرے غضب کا سزاوار ہو جاتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ اس کی گرفت اس طرح کروں گا کہ پھر اس کے لیے کوئی پناہ کی جگہ اور بھاگنے کا موقع نہ ہو گا سوائے میرے کہاں پناہ پائے گا اور میرے آسمان وزمین سے کہاں بھاگ جائے گا۔

اے عیسیٰ، بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے مت پکارو (اور نہ مجھ سے دعا کرو) اس حالت میں کہ مال حرام کو زیر بغل لیے ہوئے ہیں اور بتوں کو اپنے گھروں میں رکھے ہیں اور اپنے دسترخوان پر بٹھائے ہوئے ہو (یعنی اپنے مالوں اور لڑکوں باپوں کو اپنے بت قرار دے رکھا ہے اور ان کی رضامندی کو خدا کی رضا وخوشنودی کے عوض اختیار کرتے

ہو) کیونکہ میں قسم سے کہتا ہوں کہ جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی سنتا ہوں لیکن جو لوگ اس طرح اس حال سے مجھے پکارتے ہیں ان پر میری لعنت ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پراگندہ ہو جاتے ہیں (یعنی مجلس دعا سے دور ہو جاتے ہیں)۔

اے عیسٰیؑ، میں کتنی دفعہ ان کی طرف رحمت سے نظر کرتا ہوں اور ان کو اپنی بارگاہ میں بلاتا ہوں لیکن یہ گروہ غفلت میں ہوتا ہے اور میری طرف رجوع نہیں کرتا اور سخن حق ان کے دلوں میں جاگزیں نہیں ہوتا لیکن ان کے دل اس سے آگاہ نہیں ہوتے اپنے گناہوں کے سبب میرے غضب کے مستحق ہوتے ہیں حالانکہ بظاہر مومنین سے محبت کرتے ہیں۔

اے عیسٰیؑ، تیری زبان ظاہر و پوشیدہ طور پر ایک ہو اسی طرح تمہارے دل میں ایک طرح کی محبت ہونی چاہیے اور تمہاری آنکھیں جس کو تم دوست رکھتے ہو اس کی خوشنودی میں نگران رہیں اور اپنے دل اور آنکھوں کو حرام سے محفوظ رکھو اور ایک ہی نظر میں تخم شہوت کو اپنے دل سے کاٹ دو اور یہی ایک چیز اس کو ہلاک کر دے گی اپنی آنکھ کو اس چیز کے دیکھنے سے بند رکھو جس میں مجھے فائدہ نہ ہو بیشتر ایسا ہوتا ہے ایک شخص (قصد سے کسی شے کو) دیکھتا ہے اور وہ دیکھنا اس کے دل میں ناجائز خواہشات کے بیج بوتا ہے اور وہ خواہشات اس کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

اے عیسٰیؑ، میرے بندوں پر رحم و مہربان و مہر سے رہو اس طرح جیسا کہ تم خود چاہتے ہو کہ میرے بندے تم پر (رحم و مہربان) رہیں اور موت کو ہر وقت یاد رکھو اور اپنے اہل و عیال سے جدا ہونا ہر وقت پیش نظر رکھو اور لہو و لعب اور امور باطل میں مشغول نہ ہو کیونکہ کھیل کود کو فاسد کرتا ہے اور میری یاد سے غافل نہ ہو کیونکہ غفلت کرنے والا مجھ سے دور ہوتا ہے اور اپنے نیک کردار اور اعمال کے ذریعے سے مجھے یاد رکھو تا کہ میں تمہیں اپنی رحمت و ثواب کے ساتھ یاد رکھوں۔

اے عیسٰیؑ، گناہ ہو جانے کے بعد مجھ سے توبہ کرو اور توبہ کرنے والوں کو میری یاد دلاؤ اور یقین رکھو کہ میں توبہ قبول کرتا ہوں اور مومنین سے (محبت کے ساتھ) قریب رہو اور ان کو حکم دو کہ تمہارے ساتھ مجھ سے دعا کریں اور ہرگز (مظلوم) سے لاپرواہ نہ ہونا کیونکہ مظلوم کی دعا بلند ہو کر میری بارگاہ میں پہنچتی ہے مجھے اپنے ذات اقدس کی قسم ہے کہ میں اس کی دعا کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہوں اور اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں اگرچہ مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو اے عیسٰیؑ یاد رکھو کہ برے لوگوں کی صحبت گمراہ کرتی ہے اور برا ساتھی ہلاک کرتا ہے لہٰذا سوچ سمجھ لیا کرو کہ کس کی صحبت اختیار کر رہے ہو اپنے لیے برادران مومن کی ہم نشینی پسند کرو۔

اے عیسٰیؑ، میری طرف متوجہ رہو اور میرے لیے یہ بڑی چیز نہیں ہے کہ میں گناہوں کو معاف کر دوں اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں اور تم اپنی ذات کے لیے عمل کر لو اس مدت میں جب تک تم کو موت سے مہلت حاصل ہے (کوئی) دوسرا تمہارے لیے (نیک عمل) نہیں کرے گا یقیناً میں ایک نیکی کا بدلہ کئی گنا دیتا ہوں تم میری عبادت کرو اس دنوں میں جیسے ہزار سال کی عمر تمہاری ہو اور ان دنوں کے نیک اعمال کی جزا ہو گی اور اس دن بے شک گناہ گار لوگوں کو ان کے گناہ

ہلاک کر دیتے ہیں نیک اعمال میں جلدی کرو اور کوشش کرو، بہتیرے جلسے ایسے ہوتے ہیں کہ جب لوگ وہاں سے اٹھتے ہیں تو آتش جہنم سے آزاد ہو کر اٹھتے ہیں۔

اے عیسیٰ، اس دنیا فانی کو چھوڑ دو اور ان لوگوں کے نقش قدم پر چل کر دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں (کہ ان کے نشانات کچھ باقی ہیں یا نہیں) ان کو بلند آواز سے پکارو یا بطور راز آہستہ سے ان سے کہو دیکھو وہ کچھ سنتے ہیں اور تم کو کوئی جواب دیتے ہیں لہٰذا ان کے حالات سے نصیحت حاصل کرو یاد رکھو کہ تم بھی تمام زندہ لوگوں کے ساتھ انہی مردوں سے ملحق ہو جاؤ گے۔

اے عیسیٰ، ان لوگوں سے کہہ دو جو مجھ سے سرکشی اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور گناہ کاروں کے ساتھ راہ و رسم رکھتے ہیں اور میرے عذاب کے اسیر و قیدی ہیں اور میری طرف سے اپنی کے ہلاکت کے منتظر رہتے ہیں جو عنقریب دوسرے ہلاک ہونے والوں کے ساتھ مٹا دیئے جائیں گے اے ابن مریم کیا کہنا تمہارا اگر تم نے ان طبقوں کو اختیار کیا جن کا خدا نے حکم دیا ہے وہ تم پر رحم اور مہربانی ہے اور قبل اس کے کہ تم مانگو اس نے تم کو اپنے انتہائی کرم سے نعمتیں دینے کی ابتدا کی اور ہر مصیبت و سختی میں وہ تمہاری فریاد کو پہنچنے والا ہے۔

اے عیسیٰ، اس کی نافرمانی مت کرنا تم پر میری نافرمانی کرنا روا نہیں ہے اس لیے کہ میں نے تمہارے لیے بھی وہی عہد کر رکھا ہے جو تم سے پہلے پیغمبروں کے لیے کیا تھا اور میں خود اس عہد کا گواہ ہوں۔

اے عیسیٰ، میں نے اپنے دین سے بڑھ کر خلق میں کسی شئے کو گرامی نہیں رکھا ہے اور اپنی رحمت سے بہتر کوئی انجام کسی شخص پر نہیں کیا ہے۔

اے عیسیٰ، اپنی ظاہری نجاست کو پانی سے پاک کرو اور اپنی باطنی کثافتوں کو عبادتوں اور نیکیوں کے ذریعہ دور کر دو کیونکہ تمہاری بازگشت میری جانب ہے۔

اے عیسیٰ، میں نے تم کو عطا کر دیا جو انعام کیا کافی طور پر بغیر اس کے کہ اس کو کسی نے بلایا تکلیف سے مدد کروں اور خود تمہارے لیے فائدے کے لیے میں نے تم سے قرضہ طلب کیا تو تم نے بخل کیا (مراد امت عیسیٰ ہے) یہاں تک کہ ہلاک ہوئے۔

اے عیسیٰ، اپنے دین سے اور مسکینوں اور غریبوں کے ساتھ دوستی و محبت سے اپنے آپ کو آراستہ کرو اور زمین پر عاجزی اور فروتنی کے ساتھ راستہ پر چلو اور جس زمین (کے ٹکڑے) پر چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ سب پاک ہے۔

اے عیسیٰ، میری عبادت پر کمر بستہ رہو کیونکہ جو امر آنے والا ہے یعنی موت نزدیک ہے اور وضو اور طہارت کے ساتھ میری کتاب کی تلاوت کرتے رہو اور مجھے اپنی آواز اندوہگین سے سناتے رہو۔

اے عیسیٰ، کوئی شے ایسی نہیں جس کی لذت دائمی ہو اور کوئی لطف و عیش نہیں جو صاحب عیش سے زائل ہو جائے اس میں خیر نہیں ہے اے ابن مریم تمہاری آنکھیں ان چیزوں کو دیکھ سکیں جو میں نے اپنے دوستوں کے لیے مہیا کر رکھی ہیں تو بے شک تمہارا دل پگھل جائے اور تمہارا نفس ان کے شوق میں ہلاک ہو جائے گا اور روح تیرے بدن سے نکل جائے آخرت کا گھر اس گھر کی مانند نہیں ہے جس میں پاک لوگ ہمسایہ ہیں اور لوگوں کے ساتھ مقرب فرشتے مجاور ہوتے ہیں اور اس میں داخل ہوتے ہیں اور تمام خطرات قیامت سے محفوظ ہیں اور اس گھر کے رہنے والے وہ ہیں جن کی نعمتیں متغیر نہیں ہوتیں اور ان کے مستحقین سے زائل نہیں ہوتی ہیں اے ابن مریمؑ خانہ آخرت حاصل کرنے میں رغبت کرنے والوں کے ساتھ رغبت کرو کیونکہ وہ مقام آرزو کرنے والوں کا منتہائے آرزو ہے اور اس کا دیکھنا (بڑا) خوشگوار ہے اے ابن مریم کیا کہنا تمہارا اگر تم عمل کرنے والے ہو اور اس گھر میں اپنے آباؤ اجداد آدمؑ و ابراہیمؑ کے ساتھ داخل ہو بہشت میں (ایک جگہ پر ہو گے) وہ گھر ایسا باغ ہے اور اس میں وہ نعمتیں ہیں کہ جن میں کامل دوسری نعمتیں نہیں ہو سکتیں اور اس گھر سے تم کو کوئی منتقل نہیں کر سکتا میں ایسا ہی بدلہ پرہیز گاروں کو دیتا ہوں۔

اے عیسیٰ، میری طرف ان لوگوں کے ساتھ بھاگ کر آؤ جو اس آگ کے خوف سے بھاگتے ہیں جس کے شعلے ہمیشہ بلند رہتے ہیں وہ آگ طرح طرح کے عذابوں سے پر ہو گی جس میں ٹھنڈی ہوا کا گزر نہ ہو گا اور کوئی درد و تکلیف ایسی نہیں جو اس میں نہ ہو اس میں کچھ مقامات ہیں تاریکی میں شب تار کے مانند جو شخص اس سے نجات پا جائے وہی کامیاب اور رستگار ہے اور اس سے ہلاک ہونے والے چھٹکارا نہیں پا سکتے وہ مقام جباروں، ظالموں اور خدا کی رحمت سے باہر ہو جانے والوں کا ہے اور ہر بد مزاج غرور و تکبر کرنے والے کے لیے ہے۔

اے عیسیٰ، یہ دنیا اس کے لیے برا گھر ہے جو اس پر اعتماد و بھروسہ کرتا ہے وہ جہنم ہے اور ظلم کرنے والوں کے لیے بڑا سخت اور (تکلیف دہ) مقام ہے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اپنے نفس کے شر سے بچے رہو اور میری نسبت آگاہ رہو اور بیدار رہو اور میرے قہر سے پرہیز کرو۔

اے عیسیٰ، تم جہاں بھی ہو میری رحمت تجھ تک پہنچ جائے گی مجھے ہر وقت یاد کرتے رہو اور میرے عذاب سے ڈرتے رہو اور اقرار کرتے رہو کہ میں نے تم کو خلق کیا ہے تم میرے بندے ہو میں نے تمہاری صورت بنائی ہے اور اپنے رحم و کرم سے تم کو زمین پر بھیجا ہے۔

اے عیسیٰ، جس طرح دھن میں دو زبان ایک سینہ میں دو دل ممکن نہیں ہیں اسی طرح ایک دل میں دو محبتیں اور دو خیال نہیں ہو سکتے (یعنی ممکن نہیں ہے کہ ایک دل دنیا کی طرف متوجہ اور ایک خدا کی طرف ہو) لہذا میرے غیر کی محبت دل سے نکال دو اور اپنے اعمال کو میرے لیے خالص قرار دو۔

اے عیسیٰ، دوسروں کو مت بیدار کرو جبکہ تم خود خواب غفلت میں پڑے ہو اور دوسروں کو لہو ولعب سے نصیحت مت کرو جبکہ تم خود اس میں مشغول ہو اپنے نفس کو ہلاک کرنے والی دنیاوی خواہشوں سے باز رکھو جس طرح کہ بچہ کو دودھ سے روک دیتے ہیں ہر خواہش وغرض جو تم کو مجھ سے دور کرنے والی ہو اس سے تم خود دور رہو کیونکہ تیرا مقام میرے پاس رسول امین کا ہے لہذا مجھ سے ڈرتے رہو کیونکہ جس کا قرب میرے نزدیک آیادہ ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ڈرتا ہے اور جان لو کہ تیری دنیا تیرے نامہ اعمال کو میری طرف لائے گی اور جس وقت تم میری عبادت کرو تو تمہارا نفس شکستہ وذلیل ہو اور جب لوگوں کو میری یاد دلاؤ تو تمہارے دل میں خشوع ہو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم کو بیدار رہنا چاہیے۔

اے عیسیٰ، تمہیں میری نصیحت اور موعظ ہے اور اسے قبول کرو اور اسے یاد کرو اور مجھ ہی سے مانگو کیونکہ میں ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہوں۔

اے عیسیٰ، جب میرا بندہ میری رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بلا ومصیبت پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے قریب ہوتا ہوں اور اس کا ثواب میرے ذمہ ہوتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اپنے نافرمانوں سے اس کا بدلہ لینے کے لیے کافی ہوں ظلم کرنے والے مجھ سے کہاں بھاگ سکتے ہیں۔

اے عیسیٰ، سجدہ اچھی طرح کرو اور پاکیزہ بات کہو اور جس جگہ پر بھی ہو دانا اور علم کو طلب کرتے رہو۔

اے عیسیٰ، نیک اور اچھے اعمال میری طرف بھیجو تاکہ میں ان کو تمہارے لیے محفوظ کرلوں اور میری وحی اور نصیحتیں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ان پر عمل کرو) کیونکہ ان میں دلوں کے لیے شفا ہے۔

اے عیسیٰ، اگر فریب کرتے ہو تو میری تدبیروں سے ڈرتے رہو اور جب تنہائی میں تم سے گناہ ہو جائے تو مجھے فراموش نہ کرنا۔

اے عیسیٰ، مصیبت کے وقت اپنے نفس کے حساب میں مشغول رہو کیونکہ تیری بازگشت میری طرف ہے تاکہ تمہیں میری طرف سے عمل کرنے والوں کا ثواب حاصل ہو کیونکہ میں ان کے اجر کو زیادہ کر کے عطا کرتا ہوں اور میں تو سب سے بہتر اجر دینے والا ہوں۔

اے عیسیٰ، میں نے تم کو اپنے کلام سے پیدا کیا اور تیرے ماں مریمؑ نے میرے فرمان سے تجھے جنا جرائیلؑ امین نے میرے حکم سے وہ روح جس کو میں نے برگزیدہ کیا تھا مریمؑ (کے شکم) میں پھونکی تو تم پیدا ہوئے اور زمین پر چلنے لگے ہو یہ چند مصلحتوں کے پیش نظر تھا جو میرے علم قدیم میں ہمیشہ سے موجود تھا۔

اے عیسیٰ، زکریاؑ تمہارے باپ کے برابر ہیں وہ تمہاری ماں کی حفاظت کرتے تھے وہ جب ان کے پاس محراب عبادت میں جاتے تھے تو جنت کی روزی اور کھانے دیکھتے تھے اور یحییٰ میری تمام مخلوق میں تمہاری نظیر ہیں میں نے انہیں

ان کی ماں کو پیرانہ سالی میں عطا کیا جبکہ ان کے شوہر میں بچہ پیدا کرنے کی قوت باقی نہ رہی تھی میں نے چاہا کہ ان کے لیے میری قدرت و بادشاہی ظاہر ہو اور تمہاری ذات میں میری توانائی وقدرت ثابت ہو کیونکہ میں جس چیز کو جس طرح چاہتا ہوں پیدا کرسکتا ہوں یاد رکھو کہ تمہارے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہونا چاہیے جو میری اطاعت وفرمانبرداری زیادہ کرے اور مجھ سے زیادہ ڈرتا ہو۔

اے عیسٰیؑ، بیدار رہو اور میری رحمت سے ناامید مت ہونا اور میری تسبیح کرتے رہو جیسے دوسرے لوگ میری تسبیح کرتے ہیں اور میرے پاک ناموں سے میری پاکی (بے نیازی بیان کرتے رہو)۔

اے عیسٰیؑ، میرے بندے میرا کس طرح انکار کرتے ہیں حالانکہ سب کے سب میرے اختیار میں ہیں اور میری زمین میں گھومتے پھرتے ہیں اور میری نعمتوں سے بے خبر ہیں اور میرے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں اور کفار یونہی ہلاک ہوتے ہیں۔

اے عیسٰیؑ، بے شک دنیا ایک بدبودار قید خانہ ہے اور لوگوں کے لیے اس قید خانہ کی چند چیزوں سے زینت دی گئی ہے جن کے لیے جبار وسرکش لوگ ایک دوسرے کو مارتے رہتے ہیں ہر وقت دنیا سے علیحدہ رہو کیونکہ اس کی نعمت زائل ہونے والی ہے اور نعمتیں بھی اس میں بہت کم ہیں۔

اے عیسٰیؑ، مجھے یاد کرو جبکہ (شب کو) آرام کے لیے تیار ہو اس وقت مجھ کو اپنے قریب پاؤ گے اور مجھ کو پکارو اور ایسی حالت میں کہ مجھے دوست رکھتے ہو کیونکہ میں سب سننے والوں سے بہتر سننے والا ہوں دعا کرنے والوں کی دعا قبول کرنے والا ہوں مجھ سے ہی ڈرو اور میرے بندوں کو میرے عذاب سے ڈراتے رہو شاید ان برائیوں سے وہ باز آجائیں جو کرتے ہیں اور اگر وہ ہلاک ہوئے تو وہ دیدہ ودانستہ ہلاک ہوئے (اتمام حجت کے بعد)۔

اے عیسٰیؑ، درندوں سے ڈرتے ہو اور موت سے خوف کرتے ہو تو مجھ ہی سے کیوں نہیں ڈرتے کیونکہ میں نے ہی تو ان سب کو پیدا کیا ہے۔

اے عیسٰیؑ، بادشاہی مجھ سے مخصوص ہے میں حقیقی بادشاہ ہوں اگر میری اطاعت کرو گے تو میں تم کو اپنی جنت میں داخل کروں گا اور صالحوں کی ہمسائیگی میں جگہ دوں گا۔

اے عیسٰیؑ، اگر میں تم پر غضبناک ہوں تو کسی کا تم سے ناراض ہونا تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور نہ راضی ہو کر فائدہ پہنچا سکتا ہے تم مجھ سے خوشنود وراضی رہو۔

اے عیسٰیؑ، مجھے خلوت میں یاد کرو تاکہ میں تم کو اپنی خاص پوشیدہ رحمتوں کے ساتھ یاد کروں اور مجھ کو ظاہر بظاہر یاد کرتے رہو تاکہ میں تم کو آدمیوں کے مجمع سے بہتر ملکوت اعلیٰ کے مجمع میں یاد کروں گا۔

اے عیسیٰؑ، مجھے ڈوبنے والوں کی طرح یاد کرو جس کا فریادرس نہ ہو۔

اے عیسیٰؑ، میری جھوٹی قسم مت کھاؤ کیونکہ میرا عرش تم پر قہر و غضب کی وجہ سے لرزنے لگتا ہے۔

اے عیسیٰؑ، دنیا کی عمر تھوڑی ہے اور آرزوئیں بہت طولانی اور میرے پاس اس سے بہتر مکان ہے کہ اہل دنیا جس کو بناتے ہیں۔

اے عیسیٰؑ، تم کیا کرو گے اس وقت جس میں میں تمہارے نامہ اعمال کو لاؤں گا جو حق اور سچائی سے بولتا ہے اور تم خود اپنی گواہی دو اور جان لو کہ ان رازوں کو پوشیدہ رکھا ہے اور عمل جو تم نے انجام دیئے ہیں۔

اے عیسیٰؑ، بنی اسرائیل کے سرکشوں سے کہہ دو کہ اس وقت کیا کرو گے جبکہ میں تمہارے لیے وہ کتاب نکالوں گا جو تمہارے پوشیدہ رازوں کو اور جو کچھ تم دنیا میں کیا کرتے تھے سچ سچ بتا دے گی اور ظاہر کر دے گی۔

اے عیسیٰؑ، بنی اسرائیل کے سرکشوں سے کہہ دو کہ اپنے چہروں کو دھوتے اور صاف کرتے رہو کیا مجھ سے مغرور ہوتے یا مجھ پر جرأت کرتے ہو دنیا والوں کے لیے عمدہ خوشبوؤں سے اپنے کو معطر کرتے ہو حالانکہ تمہارے دل مثل سڑے ہوئے مرداروں کی طرح پراگندے ہیں جن سے بدبو آتی ہے

اے عیسیٰؑ، ان سے کہہ دو کہ اپنے ناخنوں کو کسب حرام سے قطع کر ڈالو اور اپنے کانوں کو فحش و قبیح بات کے سننے سے بہرا ہو اور اپنے دلوں کو پاکیزہ بنا کر میرے سامنے آؤ کیونکہ تمہارے چہروں کی طاقت و پاکیزگی نہیں چاہتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیکی چاہتا ہوں۔

اے عیسیٰؑ، نیکی کرنے سے خوش ہو جو میری خوشنودی کا سبب ہے اور اپنے گناہوں پر گریہ کرو جو میرے غضب کا باعث ہیں اور جو بات اپنے لیے ناپسند کرو کہ لوگ ان باتوں پر عمل کریں تو تم بھی دوسروں کے لیے مت پسند کرو اگر کوئی تمہارے داھنے رخسار پر طمانچہ مارے تو تم اپنا بایاں رخسار بھی پیش کرو لوگوں سے محبت کرنے سے میرا تقرب حاصل کرو جس قدر تم سے ممکن ہو اور کم عقلوں اور جاہلوں سے پرہیز کرو اور ان سے بحث و تکرار مت کرو۔

اے عیسیٰؑ، ان لوگوں کے ساتھ مہربانی اور نرمی کرو جو نیک کام کرتے ہیں اور ان کی نیکی میں شریک رہو اور ان کے گواہ رہو اور بنی اسرائیل کے ظالموں سے کہہ دو کہ اے بروں کے دوستو اور برائیوں پر عمل کرنے والو اگر اپنے برے افعال سے باز نہ آؤ گے تو تم کو بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کر دوں گا۔

اے عیسیٰؑ، بنی اسرائیل کے ستم کاروں سے کہہ دو کہ اہل علم و حکمت اور نیک کردار تو گناہوں سے دور بھاگتے ہیں اور تم اپنی بداعمالیوں پر فخر و ناز کرتے ہو کیا میرے عذاب سے نجات و برأت کا کوئی پروانہ تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے یا جان بوجھ کر میرے عذاب کو دعوت دیتے ہو تو میں بھی اپنی ذات اقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ تم کو ایسے عذاب سے معذب کروں گا

جو آئندہ پیدا ہونے والوں کے لیے عبرت و نصیحت کی ایک مثال بن جائے گا اے مریم بتولؑ کنواری کے بیٹے دنیا سے دور رہنے والے میں تم کو اپنے محبوب پیغمبروں کے سید و سردار احمد کے بارے میں سرخ بالوں والے اونٹ کے مالک نورانی چہرے والے جن کا نور دنیا کو روشن کر دے گا وہ پاک دل اور میرے لیے دنیا والوں پر سخت غضبناک ہوں گے صاحب حیا ہیں و کریم ہیں بے شک وہ تمام عالمین کے لیے رحمت اور آدم کی اولاد میں سے قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے بہتر و بلند ہوں گے تمام گزرے ہوؤں سے میرے نزدیک رسولوں میں سے بہتر و بلند ہوں گے تمام گزرے ہوؤں سے میری نزدیک بلند منزلت والے اور پیغمبروں میں سب سے زیادہ مقرب ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے بغیر کسی سے کچھ سیکھے اور بڑے علوم اولین و آخرین کے ساتھ مبعوث ہوں گے بڑے دین کی دنیا والوں کو تبلیغ کریں گے اور میری رضا و خوشنودی کے لیے بلاؤں اور تکلیفوں پر صبر کریں گے اور میرے دین کی حفاظت کے لیے مشرکین سے جنگ کریں گے۔

اے عیسیٰؑ، میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو ان کے آنے کی خبر دے دو اور حکم دو کہ وہ سب اس پیغمبر کی تصدیق کریں اور ان پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں اور مدد کریں عیسیٰؑ نے عرض بارالہا وہ کون ہے کہ میں اس کی خوشنودی چاہو جس کی خوشنودی تیری خوشنودی ہے تو خدا نے فرمایا اس کا نام محمدؐ ہے وہ تمام دنیا کے لوگوں پر میرے رسولؐ ہوں گے ان کی منزلت میرے نزدیک سب سے زیادہ اور ان کی شفاعت کا قبول کرنا سب لوگوں کی شفاعت سے زیادہ مجھ پر لازم ہے کیا کہنا ہے اس پیغمبر کا اور کیا کہنا اس کی امت کا اگر لوگ اس کے دین پر مرتے وقت صحیح طور پر قائم رہیں تو اہل زمین اس پیغمبر کی مدح کریں گے اور اہل آسمان اس کی امت کے لیے استغفار کریں گے وہ میری کتابوں پیغاموں کا امین ہے برکت والا پاک و پاکیزہ گناہوں سے معصوم ہوگا اگلے پچھلے لوگوں سے بہتر میرے نزدیک ہے وہ آخری زمانہ میں آئے گا اور جب وہ دنیا میں آئے گا تو آسمان اپنی رحمت کی بارش زمین پر گرائے گا اور زمین قسم قسم کی نعمتیں اور آرائش کے سامان اگل دے گی جس شے کو وہ پسند کرے گا میں اس میں برکت عطا کروں گا اور بہت سی عورتوں سے نکاح کرے گا مکہ میں ساکن ہوگا جس جگہ ابراہیمؑ نے کعبہ کی بنیاد رکھی ہے اور اسے بلند کیا۔

اے عیسیٰؑ، اس کا دین، دین حنیف ابراہیمؑ ہوگا اور اس کا قبیلہ یمانی ہوگا (جزری نے کہا ہے اس سے مراد یہی مکہ ہے جیسا کہ مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ سرزمین یمن سے ہے اور اس رو سے کعبہ کو بھی یمانی کہا گیا ہے) وہ میری حزب سے ہے اور میں اس کے ساتھ سے ہوں (اور اس کا طرف دار ہوں) کیا کہنا ہے ان کے حال کا اور پھر بھی کیا کہنا ہے ان کے حال کا ہے وہ صاحب کوثر و مقام اکبر رکھنے والا بہترین لباس جنت عدن کا رکھنے والا ہے وہ بہترین زندگی بسر کرے گا اور شہادت حاصل کر کے دنیا سے رحلت کرے گا جیسا کہ بہت سی روایت کے مطابق کہ رسولؐ خدا پر زہر کا اثر تھا جسے زن یہودیہ نے خیبر میں آنحضرتؐ کو کھلائی تھی اور مسموم اس دنیا سے چلے گئے) قیامت کے دن اس کے لیے ایک حوض ہوگا جو مکہ سے لے

کہ سورج کے طلوع ہونے تک کے مقام تک ہوگا اور شراب ناب سے سر بمہر ہوگا جس کے چاروں طرف ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہوں گے اور زمین کے ذروں سے اتنے کوزے ہوں گے اور اس کے پانی میں بہشت کے ہر قسم کے میووں اور شراب کا ذائقہ ہوگا وہ بہت خوشگوار ہوگا جو اس سے ایک گھونٹ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اس کو تمہارے بعد مبعوث کروں گا اور یہ تقسیم و بخشش ہے جو میں نے اس کو دی ہے اور برتری ہے جو میری طرف سے دی گئی ہے۔

اس کے مبعوث ہونے کے درمیان فترت (فاصلہ) ہوگا اس کا ظاہر و باطن اور اس کی گفتار و کردار سب ایک جیسے ہوں گے وہ لوگوں کو کسی بات کا حکم نہ دے گا جب تک وہ خود اس پر عمل کر کے نہ دیکھا دے اس دین و آئین میں جہاد اور مبارزہ سختی میں ہوگا شہروں کے لوگ اس کے مطیع ہوں گے اور بادشاہ روم اس کے اور اس کے باپ ابراہیمؑ کے دین کے ساتھ سرنگوں ہو جائے گا وہ کھانا کھانے کے وقت خدا کا نام لے گا اور جس کے پاس جائے گا پہلے اس پر سلام کرے گا اور نماز پڑھے گا اس وقت جب کہ لوگ (رات کو) سوئے ہوئے ہوں گے اور اس پر روزانہ پانچ نمازیں فرض ہوں گی۔

جس کی ابتدا اللہ اکبر اور انتہا سلام ہوگی اور ہر وقت لوگوں کے نماز پڑھنے کے لیے اذان دی جائے گی اور لوگ جماعت کے ساتھ صف بنا کر نماز پڑھیں گے جیسے کہ فرشتے صف میں کھڑے ہوتے ہیں اور اس پیغمبر کا دل نرم و خوف زدہ ہوگا حق اس کے ساتھ رہے گا دراصل وہ یتیم ہوگا اس کا زمانہ مخلوق میں ممتاز (آمدن و خلقت) سے ہوگا (جو اس کی بعثت و نبوت کا ہے) وہ ایک مدت اپنی قوم میں ان کے ساتھ رہے گا لوگ اس کے مرتبہ کو نہ پہنچائیں گے اور اس کی قدر نہ کریں گے اس کی آنکھیں جب بھی خواب میں ہوں گی تو اس کا دل بیدار ہوگا لہٰذا شفاعت اس سے مخصوص ہے اس کی امت کا زمانہ قیامت سے متصل ہوگا میرا سایہ اس کے اوپر ہوگا جب اس کی امت اس کی بیعت کو توڑے گی اپنے اوپر ظلم کرے گی جو اس کی بیعت پر وفا کرے گا اس سے بہشت کا وعدہ پورا کروں گا پس بنی اسرائیل کے سرکشوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی کتابوں سے اس کا نام محو نہ کریں اور اس کی صفتوں میں جو میں نے ان کتابوں میں نازل کی ہیں تحریف نہ کریں اور میرا سلام اس تک پہنچائیں کیونکہ وہ نظر مقام و منزلت میں ایک بلند مقام درجہ پر ہوگا۔

اے عیسیٰ، جو امور تم کو میرے نزدیک کرنے والے ہیں میں نے تم کو ان پر قائم رہنے کا حکم دیا ہے اور جو امور مجھ سے دور کرنے والے ہیں ان سے میں نے تم کو منع کیا ہے اس لیے اپنے لیے جس میں تم بہتری سمجھو وہی کرو جو تمہاری خیر خواہی کے لیے ہو۔

اے عیسیٰ، بے شک یہ دنیا (ظاہری) شرین ہے میں نے تمہارے لیے دین میں یہ کام مقرر کیا ہے کہ میری اطاعت کرو اور اس سے پرہیز کرو جس سے تم کو منع کیا ہے اور دین کو اختیار کرو جو میں نے تم کو اپنے فضل سے دے دیا ہے (یا حلال و پاکیزہ) جو تمہیں دیا ہے۔

اے عیسیٰ، اپنے اعمال پر نظر کرو مثل گناہ گاروں کے اور دوسروں کے اعمال کی طرف مت دیکھو مثل پروردگار کے اور دنیا میں زاھد بن کر رہو اور اس کی لذتوں کو ترک کرو (بندوں کی طرح اپنے مراقب میں) اور اس کی طرف رغبت مت کرو کیونکہ وہ تمہاری ہلاکت کا سبب ہوگی۔

اے عیسیٰ، غور و فکر کرو اور زمین کے اطراف میں دیکھو اور سوچو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا ہے۔

اے عیسیٰ، جو نصیحت میں نے تم سے کی ہے وہ تمہاری بھلائی کے لیے ہے اور میرے تمام اقوال حق ہیں اور میں حق کو ظاہر کرنے والا ہوں اور میں سچ اور حقیقت کہتا ہوں اگر تم میرے آگاہ کر دینے کے بعد بھی نافرمانی کرو گے تو تمہارا کوئی مددگار میرے عذاب سے بچانے والا نہ ہوگا۔

اے عیسیٰ، اپنے دل کو میرے خوف سے رام کیئے ہو اور دنیا میں اس کے حال پر نگاہ کرو جو تم سے پست ہے اور میرا شکر بجالاؤ دنیا میں اس کی حالت مت دیکھو جو دنیاوی لحاظ سے تم سے بلند ہو یاد رکھو کہ ہر خطا و گناہ کا سر دنیا کی محبت ہے لہذا دنیا کو دوست مت رکھو اس لیے کہ میں دنیا کو پسند نہیں کرتا۔

اے عیسیٰ، اپنا دل میری یاد میں خوش رکھو اور دل کو پاک و صاف رکھو اور تنہائی میں مجھے بہت یاد کیا کرو سمجھ لو کہ میں توبہ و زاری کو بہت دوست رکھتا ہوں جو میری بارگاہ میں تم کرتے ہو تم میری بارگاہ میں مناجات کرتے وقت زندہ دل رہو مردہ دل مت ہونا۔

اے عیسیٰ، میری عبادت میں کسی کو شریک مت بناؤ اور میرے غضب اور میرے عتاب سے ڈرتے رہو اور دنیا میں اپنے جسم کی صحت و طاقت پر مغرور مت ہو اور اپنے آپ کو دنیا میں لوگوں کا محل قرار مت دو (اس جملہ کی تشریح آگے بیان ہوگی) کیونکہ دنیا اس سایہ کی مانند ہے جو بہت جلد گزر جاتا ہے اور محو ہو جاتا ہے پس جو سایہ اس دنیا کے بعد آنے والا ہے وہ اس کی مثل ہے جو گزر گیا جس کا کوئی اثر باقی نہیں دو ہاتھ سایہ اگر رہ گیا ہو تو وہ اسی طرح ختم ہو جائے گا لہذا اعمال صالحہ کی حتی الامکان کوشش کرو اور جہاں رہو حق کے ساتھ رہو چاہے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں یا آگ میں جلا دیں پس یہ کہ تم مجھے پہچانو اور مجھ سے کافر مت ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم جاہل بن جاؤ کیونکہ ہر چیز کے ساتھ کے ایک چیز ہے۔

اے عیسیٰ، اپنی دونوں آنکھوں سے میرے لیے آنسو بہاؤ اور گریہ و زاری کرتے رہو اور دل کو مجھ سے خائف رکھو، اے عیسیٰ، سختی و بلا کے وقت مجھ سے فریاد کرو کیونکہ میں صاحبان بلا کی دعا کو قبول کرتا ہوں اور میں سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں (ترجمہ جو کہ اس جملہ کا ہے ﴿وَتَغْبِطُ نَفْسَكِ اِسْتَظْهَار﴾ کے لیے ہے مجلسیؒ

نے اس جملہ کے یہ معنی کیے ہیں لیکن مرحوم فیض نے ﴿تَغِيظُ عَيْنٌ مُهْمَلَه﴾ کہا ہے اور اس بنا پر اس جملہ کے معنی یہ ہوں گے اپنے نفس کو کاٹ دو اور یہ معنی اس کا زیادہ ظاہر ہے لیکن وہ نسخہ جو سامنے ہے وہ اس طرف ہی ہے کہ تمام ﴿تَغِيظُ عَيْنٌ مُعْجَمَه﴾ ہے اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا اور ہر چیز دوسری کی سابق کا مطلب ہے کہ ہر عمل کی جزا ہے اور ہر جنس باہم ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے)

(104)......عنبسہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، جس وقت دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو وہاں تم (شیعوں) کو نہ پائیں گے اور ایک آدمی بھی تمہارے سے نہ پائیں گے اس وجہ سے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے ﴿مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۔ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ﴾ اور وہ کہیں گے کہ کیا ہوگیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم بدوں سے شمار کیا کرتے تھے آیا ان کو ہم نے مسخرہ بنالیا تھا یا ان کی نگاہیں ان سے پھر گئیں ہیں اور پھر خدا فرماتا ہے جو اس سے آگے آیت میں ہے ﴿إِنَّ ذَالِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ﴾ بے شک اہل جہنم کا آپس میں جھگڑا کرنا حق ہے (سورہ ص آیت 61 تا 64) کیونکہ یہ تمہارے ساتھ جس طرح یہاں جھگڑا کرتے تھے دنیا میں وہاں بھی اسی طرح جھگڑا کریں گے اسی طرح جھگڑا کریں گے

ابلیس !۔۔۔ (105) یعقوب بن شعیب کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا سب سے زیادہ سخت گیر لوگوں میں سے تمہارے ساتھ کون ہے تو عرض کیا میں آپ پر قربان تمام لوگ ہیں فرمایا اے یعقوب جانتے ہو کہ اس کا سرچشمہ کہاں سے آیا ہے عرض کیا نہیں میں آپ پر قربان فرمایا بے شک شیطان نے ان کو بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت قبول کی اور اس نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی پیروی کی لیکن تمہیں اس نے بلایا تو تم نے اس کی دعوت قبول نہ کی اور اس نے حکم دیا لیکن تم نے اس کی پیروی نہ کی اس لیے وہ لوگوں کو تم پر شورش کرنے کے لیے کہتا ہے اور وہ شورش کرتے ہیں۔

(106)......معاویہ بن عمار کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب کوئی شخص برا اور پریشان خواب دیکھے تو اس پہلو پر کہ جس پر وہ سویا ہے وہ دوسرے پہلو کی طرف ہو جائے اور کہے ﴿إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ سوائے اس کے نہیں ہے کہ (بدی کے بارے)

میں کانا پھوسی شیطان کی طرف سے ہے تا کہ مومنین رنجیدہ ہوں حالانکہ وہ بغیر اذن خدا کے ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا (سورۃ مجادلہ آیت 9)ور پھر کہے عُذْتُ عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَتُهُ اللهِ الْمُقَرَّبُوْنَ وَانْبِيَاؤُهُ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِ الصَّالِحُوْنَ مِنْ شَرِّ مَارَأَيْتَ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں پناہ مانگتا ہوں اس خدا کی جس کی مقرب فرشتے خدا کے اور پیغمبر مرسل اور اس کے صالح بندے مانگتے ہیں اس شر سے شیطان رجیم کا شر ہے

(107) .....ابو ورد کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا کی بیٹی فاطمہؑ نے ایک خواب میں دیکھا تھا (اس کی تفسیر علی بن ابراہیم نے سورۃ مجادلہ آیت 9 میں ذکر کی ہے) تو ان سے فرمایا کہو اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ اللهِ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْبِيَاءُهُ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحُوْنَ مِنْ شَرِّ مَا رَاَيْتَ فِيْ لَيْلَتِيْ هٰذَا بِصِيْبَنِيْ مِنْهُ سُوْءٌ اَوْ شَيْءٌ اَكْرَهُهُ میں پناہ مانگتی ہوں اس خدا کی جس کی مقرب فرشتے پیغمبر مرسل اور صالحین بندے مانگتے ہیں اور جو کچھ اس نے رات کو خواب دیکھا ہے اس کے ذریعے اس بدی سے یا جو مجھے اچھا نہ لگا تھا وہ مجھے پہنچے پھر تین دفعہ بائیں طرف تھوک دے یعنی تین دفعہ اپنے دھان سے زمین پر تھوک دے۔

محاسبہ نفس!.......(108)......حفص بن غیاث کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی ایک یہ چاہے کہ (اس کی دعا قبول ہو جائے اور) جو چیز بھی خدا سے مانگے وہ اسے مل جائے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے اپنی امید کو منقطع رکھے اور ان سے کوئی امید نہ رکھے سوائے اس کے کہ جس کا ذکر خدا نے کیا ہے اور جب اسے اس کا دل اس حالت میں دیکھتا ہے تو اس وقت جو کچھ وہ طلب کرتا ہے تو اللہ وہ عطا فرماتا ہے پس تم خود ہی اپنا محاسبہ کیے رہو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے کیونکہ قیامت کے دن پچاس موقف (روکے جانے کی جگہیں) ہیں جس میں ہر ایک کی کھڑے ہونے کی مقدار ہزار سال کے برابر ہے پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ اس دن میں جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار برس کی ہوگی (سورۃ سجدہ آیت ۵)

(109).......اور نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ لوگوں قیامت کے دن جب وہ عالمین کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے اس طرح ہوں گے جیسے کمان میں تیر ہوتا ہے جس جگہ پر وہ کھڑے ہوں گے سوائے اس جگہ کے کہ جو جگہ ان کے پاس ہوگی اور جہاں وہ کھڑے ہوں اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ (اژدھام کی شدت سے) نہ ہوگی اور یہ ایسے ہی ہوگی جیسے کمان میں تیر موجود ہو اور انہیں اس وقت یہ طاقت بھی نہ ہوگی کہ وہ اس جگہ سے دوسری جگہ کی طرف

زکیت کر سکیں۔

(110)...... حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ سفر کرے تو اسے چاہیے کہ وہ روز شنبہ (ہفتہ) کے دن سفر کرے بے شک اگر ہفتہ کے دن کوئی پتھر پہاڑ سے جدا ہو جائے تو خدا اسے اس کی جگہ پر واپس پلٹا دیتا ہے اور اگر کسی شخص کی حاجت کے تمام راستے بند ہو گئے ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی حاجت کو سہ شنبہ (منگل) کے دن طلب کرے کیونکہ منگل کا دن وہ دن ہے کہ خدا نے اس دن حضرت داؤدؑ کے لیے لوہے کو موم کر دیا تھا

(111). حفص کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو دیکھا کہ وہ کوفہ کے نخلستان میں چکر لگا رہے تھے پس وہ ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچے اور اس کے نیچے وضو کیا پھر مشغول نماز ہو گئے اور رکوع و سجود کیا اور میں نے سجدہ کی حالت میں دیکھا کہ آپؑ نے پانچ سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھا پھر کھڑے ہوئے اور اس کھجور کے درخت پر تکیہ کیا اور دعا پڑھی پھر فرمایا اے حفص خدا کی قسم یہ وہ کھجور کا درخت ہے جس کے متعلق خدا نے مریمؑ سے فرمایا تھا

اس کھجور کے درخت کو اپنی طرف ہلاؤ تا کہ تازہ تازہ خرمے تم پر ٹپک پڑیں گے (سورۃ مریم آیت ۲۵) (ظاہر یہ ہے کہ آنحضرتؑ کی مراد یہ تھی یہ درخت اسی درخت کے تخم سے ہے جس سے یہ ظاہر ہوا تھا وگرنہ جیسا ہو کہ مورخین نے کہا ہے کہ ولادت حضرت عیسیٰؑ کی بیت الحم میں ہوئی تھی جو سرزمین فلسطین میں واقع ہے اور ابھی بھی اس مقام پر مزار مسیح (عیسیٰؑ) یہاں موجود ہے اور یہ احتمال ہے کہ خدا نے مریمؑ کو اس حالت میں طی الارض جو فرات کے کنارے پر واقع ہے لایا تھا اور دوبارہ اس سرزمین کی طرف پلٹا دیا تھا جیسا کہ مجلسی نے احتمال دیا ہے میری نظر میں یہ بعید ہے)

(112)...... حفص کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا (ہاتھ لانے کے لیے) ہر رینہ (اور توشہ) دنیا و آخرت کا رکھنے کے لیے ہے اور یہ ہر دو سخت ہیں پھر ہر رینہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر قسم کی تقسیم کے حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں اور اس سے پہلے تم نے دیکھا ہے کہ وہ شخص جو فاجر و ظالم رہا ہے وہ بھی اس کے حصول کی کوشش میں لگا رہا پھر ہر رینہ کہ تم آخرت میں بھی مدد نہ پاسکو گے اور تمہیں (تھیہ) پر اس میں مدد دی جائے گی۔

(113)...... یونس بن عمار کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی مومن اپنی حاجت اور مصیبت کو کافر کے سامنے یا اس شخص کے سامنے جو اس کے دین و مذہب میں اس کا مخالف ہو بیان کرے گا اور اس سے اپنے حالات کا شکوہ کرے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے خدا کی شکایت اس کے دشمنوں میں سے ایک دشمن کے سامنے کی ہے اور جو کوئی مومن اپنی شکایت و مصیبت کو مومن کے سامنے بیان کرے گا جیسے وہ خود مومن ہے تو اس نے اپنی شکایت خدا سے کی ہے۔

رحلت حضرت سلیمانؑ!......(114)......ولید بن صبیح کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا نے سلیمانؑ بن داؤدؑ کو وحی کی کہ تیری موت کی علامت یہ ہوگی کہ بیت المقدس میں ایک درخت پیدا ہوگا جس کو خرنوبہ کہتے ہیں ایک دن سلیمانؑ نے دیکھا کہ درخت خرنوبہ ہو گیا ہے اس درخت سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو اس درخت نے کہا خرنوبہ پیدا تو حضرت سلیمانؑ اپنے محراب میں واپس آگئے اور اسی جگہ اپنے عصا پر تکیہ کر کے کھڑے ہو گئے اور اسی حالت میں آپؑ کی روح قبض کر لی گئی پس جن وانس اسی طرح آپؑ کی خدمت میں مصروف ہو گئے اور کام کرنے کی کوشش کرتے رہے جیسا کہ آپ اس سے پہلے پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے انہوں نے گمان کیا تھا کہ آپؑ زندہ ہیں اور مردہ نہیں ہیں اور پھر صبح و شام اسے دیکھتے کہ وہ کھڑے ہی ہیں اور اپنی جگہ پر قائم ہیں یہاں تک کہ ایک دیمک عصا میں پیدا ہوگا اور اس نے عصا کو کھا لیا اور اس کے نتیجہ میں عصا ٹوٹ گیا اور حضرت سلیمانؑ زمین پر گر گئے اس وقت انہوں نے اپنے کاموں کو روکا کیا تم نے نہیں سنا خدا فرماتا ہے ﴿فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ﴾ پھر جب وہ گرے تب جن سمجھے کہ اگر ہم غیب جانتے ہوتے تو کبھی اس ذلیل کرنے والے عذاب میں گرفتار نہ رہتے (سورۃ سبا آیت ۱۴)

(115)...... سدیر کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ جابر بن عبداللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مشرکین (مکہ) اس طرح تھے کہ جس وقت رسولؐ خدا خانہ کعبہ کے اطراف کا طواف کرتے تو ایک دن میں سے آپؐ کی کمر کو خم کر دیتا تھا اور کوئی آپؐ پر سر جھکا دیتا تھا اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیتا تھا تا کہ رسولؐ خدا ان کو دیکھ نہ سکیں تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ﴾ سورۃ ھود آیت ۵) آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کر لیتے ہیں کہ اللہ سے اپنے راز چھپائیں خبر دار رہو جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کس چیز کو چھپاتے ہیں اور ظاہر کس چیز کو کرتے ہیں۔

(116)......سدم بن مستیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بے شک خدا نے جنت کو دوزخ سے پہلے پیدا کیا اور فرمانبرداری کو نافرمانی سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور موت کو زندگی سے پہلے اور سورج کو چاند سے پہلے اور روشنی کو تاریکی سے پہلے پیدا کیا ہے۔

آسمان وزمین کی خلقت چھ دن میں ہوئی

(117)۔ عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا بے شک خدا نے خیر و خوبی کو یکشنبہ (اتوار) کے دن پیدا کیا اور شر و بدی کو خیر و خوبی سے پہلے ہرگز پیدا نہیں کیا اور یکشنبہ (اتوار) اور دوشنبہ (سوموار) کے دن زمینوں کو پیدا کیا اور سہ شنبہ (منگل) کے دن قوت و رزق کو پیدا کیا اور چہار شنبہ (بدھ) اور پنجشنبہ (جمعرات) کو آسمانوں کو پیدا کیا اور ان کی قوت کو جمعہ کے دن پیدا کیا اور اس کے متعلق خدا فرماتا ہے خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دنوں کے درمیان ہے اسے چھ دن میں پیدا کیا (سورۃ سجدہ آیت ۴)

(118)۔ زرارہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؑ (ظاہراً مراد امام جعفر صادقؑ ہیں) سے پوچھا کہ خدا کے اس کلام سے متعلق کہ شیطان کا قصہ بیان کرتا ہے لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ○ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (کہ میں بھی) ضرور ان سب کے لیے راہ راست میں (راہزنی کرنے) بیٹھوں گا پھر ان کے پاس ان کے سامنے سے اور پس پشت سے اور دائیں سے اور بائیں سے ضرور آؤں گا اور تو ان میں سے اکثریت کو شکر گزار نہ پائے گا (سورۃ اعراف آیت ۱۷) امام باقرؑ نے فرمایا اے زرارہ۔ بے شک شیطان تیرے اور تیرے ہم مسلکوں کی کمین میں ہے تو تمہارے مخالفین کے متعلق تو یہ ہے کہ وہ ان سے فارغ ہو چکا (اور ان کے خیال میں وہ سکون سے ہے)

(119)۔ بدر بن ولید خثعمی کہتے ہیں یحیٰ بن سابور بن حافظ کرنے کے لیے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا خدا کی قسم تم حق پر ہو اور خدا کی قسم جو کوئی بھی تمہارا مخالف ہے باطل پر ہے خدا کی قسم میں تمہارے بہشت میں جانے میں کوئی شک نہیں رکھتا ہوں اور میں امیدوار ہوں کہ خدا تمہاری آنکھیں اس دن روشن کر دے گا۔

فضیلت شیعہ!......(120)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان آپؑ کی نظر میں جو امر امامت کو رد کرتا ہے وہ کیا آپ کی امامت کا انکار کرتا ہے فرمایا اے ابو محمد (دوسری ابو بصیر کی کنیت) جو کوئی اس امر امامت کا انکار کرتا ہے تو وہ وہی شخص ہے جس نے خدا کا اور اس کے رسول کا انکار کیا اے ابو محمد بے

شک جو کوئی تم سے اس امر پر مرتا ہے وہ شہید ہے میں نے عرض کیا اگر چہ وہ اپنے بستر پر ہی (طبعی موت) مر جائے فرمایا ہاں خدا کی قسم اگر وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے وہ خدا کی بارگاہ میں زندہ ہے اور اس کی روزی کھاتا ہے

(121)...... حبیب کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ہرگز لوگوں میں سے میرے نزدیک تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور بے شک لوگ جہاں کہیں بھی جس راستہ پر چلتے ہیں ان سے بعض اپنی رائے کو مورد عمل قرار دیتے ہیں اور بعض اپنے دل کے پیروکار ہیں اور بعض متابعت روایت کی کرتے ہیں اور تم حکم پر عمل کرتے ہو اور اصل بنیاد جانتے ہو اور تمہیں چاہیے کہ ورع کرو اور اجتہاد کی کوشش کرتے ہو اور جنازہ تشیع کرو اور بیماروں کی عیادت کرو اور اپنے لوگوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہو کیا شرم نہیں کرتا تم سے وہ شخص کہ جو اپنے ہمسائے سے جو ہمسائے کا حق ہے اس کی نسبت رعایت کرے لیکن وہ ہمسائے کے حق کو نہیں پہچانتا

(122)...... مالک جہنی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے مالک کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور گناہوں سے بچتے رہو اور بہشت میں جاؤ اے مالک ہرگز کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو کہ دین میں کسی شخص کا پیروکار ہو اور اس کی پیروی کرے مگر یہ کہ قیامت کے دن وہ پیشوا ان لوگوں پر لعنت کرے گا اور یہ لوگ بھی اس پر لعنت کریں گے سوائے تمہارے اور جو کوئی بھی تمہارا اہم عقیدہ ہے اے مالک بے شک خدا کی قسم کہ جو کوئی بھی تم میں سے اس امر اور عقیدہ پر مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے اور یہ اس طرح ہے کہ ...ایسا شخص ہے کہ جس نے خدا کے راستہ میں تلوار سے جہاد کیا ہے

(123)...... بشیر کناسی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق سے سنا انہوں نے فرمایا تم نے رابطوں کو جوڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کو توڑ لیا ہے اور تم دوست رکھتے ہو اور دوسرے لوگ دشمنی کرتے ہیں اور تم پہچانتے ہو اور دوسرے لوگ انکار کرتے ہیں اس سے کہ جو حق تھا (انہوں نے اس سے انکار کیا) بے شک اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا عبد قرار دیا اس سے پہلے اپنا پیغمبر بنایا اور بے شک علیؑ وہ عبد تھے جو خدا کے لئے خیر خواہی کرتے تھے اور خدا نے بھی علیؑ کی خیر خواہی کی اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں اور خدا بھی ان کو دوست رکھتا ہے بے شک ہمارا حق خدا کی کتاب میں روشن اور آشکار ہے اور چنے ہوئے اموال ہمارے لئے ہیں اور انفال (جنگی غنیمت) ہمارے لئے ہے اور بے شک ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ خدا نے ہماری فرمانبرداری و اطاعت کو واجب کیا ہے بے شک تم نے ان پیشواؤں کی اقتداء کی ہے کہ لوگ نادانی و جہالت کی وجہ سے ان کو (نہ پہچاننے) میں معذور نہیں ہیں اور رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی مر جائے گا اور اپنے امام اور پیشوا کو نہ رکھے ہوگا تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرا اور تمہارے لئے ان کی اطاعت و پیروی کرنا واجب ہے کہ بے شک اصحاب علیؑ کو آپ نے دیکھا (اور آنحضرتؐ نے فرمانبرداروں یا نافرمانی کرنے والوں کو دیکھا ہے) پھر فرمایا، بے شک رسولؐ خدا نے اسی

بیماری میں کہ جس میں آپؐ نے رحلت فرمائی کہ میرے خلیل اور اصحاب باوفا کو) میرے نزدیک بلاؤ اور ان دونوں (عائشہ وحفصہ) نے اپنے باپوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے اور وہ دونوں آگئے تو رسولؐ خدا نے ان دونوں سے اپنے منہ کو پھیر کیا پھر (دوبارہ) فرمایا

میرے خلیل کو میرے پاس بلاؤ تو ان دونوں نے کہا کہ آپ ﷺ ہمیں دیکھتے اور اگر آپ ﷺ کی مراد ہوتے تو ہم سے بات کرتے ان دونوں عورتوں نے کہ (جب اس طرح دیکھا) تو علیؑ کے پیچھے آدمی بھیجا اور جب آنحضرتؐ آگئے تو انہوں نے اپنے سر کو رسولؐ خدا کے سامنے جھکا لیا اور ان سے بات کی اور اس نے بھی آنحضرتؐ سے بات کی یہاں تک کہ ان دونوں کی بات ختم ہوگئی ان دونوں نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور ان سے کہنے گے یہ بات تم سے کہی گئی تو علیؑ نے فرمایا ہزار باب علم کے مجھے تعلیم کیے گئے ہیں اور ہر باب سے ہزار باب میرے لئے کھولے گئے۔

(124)...... موسیٰ بن عمر بن بزیع کہتے ہیں کہ میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا لوگ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا جس راستے پر چل کر جاتے تھے واپس دوسرے راستے سے آتے تھے (اور اس راستے سے جس پر جاتے تھے اس سے واپس نہ آتے تھے) یہ درست ہے اور اسی طرح ہے (اور یہ روایت بھی صحیح ہے) فرمایا میں بھی اکثر اوقات اسی طرح کرتا ہوں اور تم بھی اسی طرح کیا کرو پھر فرمایا یہ کام تمہارے لئے رزق زیادہ دینے والا دن ہے

(125)...... محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں کبھی کوئی بات ہمارے دینی بھائیوں کی ہم تک پہنچتی ہے جو ہمیں اچھی نہیں لگتی اور جب خود میں ان سے پوچھتا ہوں تو وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں اس وجہ سے موثق ومورد اعتماد لوگ اس کو اس کے قول سے ہمارے لئے بیان کرتے ہیں امامؑ نے فرمایا اے محمدؐ سننے اور اپنی آنکھوں سے دیکھنے سے پہلے دینی بھائی کی بات جھوٹ سمجھو (اور اس انداز سے جس قدر طاقت ہو اس کو اس کی صحت پر محمول کرو) اور اگر پچاس آدمی گواہ ہونے کی قسم کھائیں (کہ ہم اس خاص موارد میں قسم کھاتے ہیں اور قبول کرنے سے ظاہر ہو جائے) تو انہوں نے تیرے سامنے اس کی نسبت قسم کھائی ہے لیکن خود اس نے کوئی اور بات کہی ہو پس تم اس شخص کی تصدیق کرو اور ان کو جھوٹ جانو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی چیز اس کے نقصان کے لئے ظاہر نہ ہو جائے جو موجب عیب اور اس کی برائی ہو جائے اور اس کی عزت کو ختم کردے اور اس کے نتیجہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤ کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یقیناً وہ لوگ جو اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی باتیں رائج ہوں ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے (سورہ نور آیت نمبر ۱۸)

جس کی پیدائش اسلام پر ہو!...... (126)۔۔ حباب بن موسیٰ کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا جو کوئی اسلام پر آزاد پیدا ہوا ہو (اور اس کے ماں و باپ غلام نہ ہوں) وہ عربی ہے (اور تمام عربوں کی طرح مسلمان ہونے کے تمام حقوق رکھتا ہے) اور جو کوئی مسلمان کے ساتھ کوئی عہد کرے اور اس پر پابند بھی رہے تو وہ رسولؐ خدا کا آزاد شدہ ہے اور جو کوئی رغبت و میل جول کی وجہ سے مسلمان ہوا ہے تو وہ مہاجرین میں شمار ہو گا

(127)۔۔ مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا جو کوئی شخص صبح و شام کو گزارے گا اور تین چیزیں رکھے ہوگا تو دنیا کی نعمتیں اس پر تمام ہوں گی اور جو کوئی شخص صبح و شام گزارے گا اور تندرست ہو گا اور امن میں ہوگا اور خرچ رکھے گا اور اس دن وہ قوت بھی رکھے ہوگا (اس طرح کے آدمی پر دنیا کی نعمت تمام ہے) اور اگر کوئی چوتھی بھی رکھے ہوگا تو دوسری دنیا و آخرت کی نعمت ہر دو نعمت اس پر تمام ہوں گی اور وہ چوتھی نعمت دین اسلام ہے۔

(128)...... مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو بہت زیادہ باتیں سنائیں اور اس سے فرمایا اے شخص تم کلام کو بے مقدار اور جھوٹا جانتے ہو جان لو کہ خدا نے اپنے رسولوں کو ہر معاملے میں مبعوث کیا سونے اور چاندی کے ساتھ نہیں بھیجا بلکہ ان کو (بہتر) کلام (اور بیان) کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے خدا نے بھی اپنی معرفت کے لئے اسی کلام سے اور علامتوں سے اپنے بندوں کی راہنمائی کی ہے

ہر مخلوق پر حاکم ہے!...... (129)...... اور نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا خدا نے ہرگز کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا سوائے اس کے کہ اس مخلوق پر دوسری مخلوق کو فرمان روا (حاکم) بنایا کہ وہ اس پر غالب رہے اور یہ اس طرح تھا کہ جب خدا نے دریائے ژوف کو پیدا کیا اور وہ آپس میں ٹکرایا اور وہ اس کے اوپر آ گیا اور اس نے کہا کہ کون ہے جو مجھ پر غالب ہو سکے خدا نے زمین کو پیدا کیا اور اس کو پھیلا دیا اور دریا رام و خوار ہو گیا پس زمین خود حرکت میں آئی اور اس نے کہا وہ کون ہے جو مجھ پر غالب ہو خدا نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور میخوں کی طرح زمین میں گاڑ دیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ادھر یا ادھر حرکت کرے پس زمین بھی رام ہو گئی اور اپنی جگہ پر قائم ہو گئی پھر پہاڑ بھی زمین پر فخر کرنے لگے اور گردن بلند کرنے لگے اور کہنے لگے کہ کون ہے جو ہم پر غلبہ پا سکے خدا نے لوہے کو پیدا کیا جو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پہاڑ بھی سکون میں آ گئے اور رام ہو گئے لوہے نے پہاڑوں پر فخر کیا اور کہا وہ کون ہے جو مجھ پر غالب ہو سکے تو خدا نے آگ کو پیدا کیا اور اس نے لوہے کو پانی کر دیا پس لوہا بھی خوار و رام ہو گیا اس کے بعد آگ نے بھی اپنی زبان کھولی اور آواز بلند کی اور کہا وہ کون ہے جو مجھ پر غالب ہو سکے تو خدا نے پانی کو پیدا کیا اور اس نے اس آگ کو بجھا دیا اور آگ بھی رام ہو گئی پانی نے خود حرکت کی اور جوش میں آیا اور کہا وہ کون سی چیز ہے جو مجھ پر غلبہ پا سکتی ہے خدا نے ہوا کو

پیدا کیا اور وہ موجوں کو حرکت میں لائی اور جو کچھ پانی کے نیچے تھا اسے لیا اور راستہ عبور کر کے اسے پکڑ لیا پس پانی بھی رام ہو گیا ہوا نے بھی خود فخر کیا اور اس نے اپنے دامن کو (دشت وھامون) پر پھیلا دیا اور کہا کون ہے جو مجھ پر غلبہ پا سکتا ہے پس خدا نے انسان کو پیدا کیا اور وہ اس کے سامنے بڑے بڑے مکان بنانے لگا اور تدبیر کر کے اس ذریعہ سے اسے تعمیر کیا اور جو ہوا اور اس کے علاوہ کو روک لیتے ہیں انہوں نے اپنے رہنے کیلئے بنایا اور اسی ترتیب سے ہوا بھی رام ہو گئی پھر (انسان نے سر بلند کیا) اور طغیان کیا اور کہا کون ہے جو طاقت میں مجھ سے زیادہ سخت ہے اور محکم ہے تو خدا نے موت کو انسان کے لئے پیدا کیا اور موت اس پر غالب آ گئی اور انسان بھی خوار و زبوں ہو گیا موت نے بھی خود کو بڑا جانا پس خدا نے اس سے فرمایا اپنے آپ پر غرور مت کرو میں تمہیں (روز قیامت میں) دو گروہ بہشتیوں اور دوخیوں کے درمیان تیرا سر کاٹ دوں گا اور پھر تمہیں زندہ نہ کروں گا اور تمہیں مورد امید یا خوف (بہشتیوں اور دوزخیوں کا قرار دوں گا) اور نیز آنحضرتؐ نے فرمایا بردباری غصہ پر غالب ہے اور رحمت و محبت غضب پر غالب ہے اور صدقہ (کار خیر) خطا پر (برے کام پر) غالب ہے پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ کیسے اس طرح کی مانند ہیں جو دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں

(130)......مسعدہ بن صدقہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایک شخص رسولؐ خدا کے پاس آیا اور اس نے آنحضرتؐ سے عرض کیا اے رسولؐ خدا مجھے نصیحت اور وصیت کریں رسولؐ خدا نے اس مرد سے فرمایا اگر میں تمہیں نصیحت کروں تو کیا تم میری نصیحت قبول کرو گے اور تین دفعہ اس بات کی تکرار کی اور اس مرد نے تین دفعہ ہی جواب دیا ہاں اے رسولؐ خدا رسولؐ خدا نے چوتھی دفعہ اس سے فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں جب بھی تم کوئی کام کرنے کا ارادہ کرو تو انجام کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو پس اگر اس میں بہتری دیکھو تو اس کو انجام دو اور اگر اس میں گمراہی و ضلالت کو دیکھو تو اس کو چھوڑ دو

(131)......اور نیز رسولؐ خدا نے فرمایا مجھے رحم آتا ہے ان تین لوگوں پر وہ عزیز جو خوار ہو گیا ہو اور وہ تونگر و غنی جو فقیر و بینوا ہو گیا ہو اور وہ عالم جو زمانہ جاہلیت کی طرح کے لوگوں میں اور جاہلوں میں پھنس گیا ہو

جلال الدین محمد بلخی نے اس حدیث کو شعر میں بیان کیا ہے

گفت پیغمبر کہ برایں سہ گروہ   رحم آرید ارز سنگید ارزکوہ
آنکہ او بصداز عزیزی خوار شد   وانکہ بدبا مال و بے دینار شد
واں سوم آن عالم کاندر جہان   مبتلا گردو میان ابلہان

(132)......اور نیز مسعدہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ انہوں نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی شخص دوستی کے راستے سے تمہاری طرف منہ کرے تو اس کے عیب بیان کرنے کو اپنے لئے رنجیدہ خاطر نہ کرو او ربرے کام (اگر اس کے تم جانتے ہو) کہ اس کے ذکر سے اس کا سر جھک جائے گا تو اس کا ذکر نہ کرو کیونکہ (یہ کام تو برے

اور یہ کام ناھنجار) رسولؐ خدا کے طریقے سے نہیں ہے اور نہ ہی یہ طریقہ اولیاء خدا کا ہے اور نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک بہترین وارثت جو باپ اپنے بیٹوں کے لئے چھوڑتے ہیں وہ ادب ہے نہ کہ مال کیونکہ مال درمیان سے چلا جائے گا لیکن ادب باقی رہے گے (مسعدہ جو راوی حدیث ہیں کہتا ہے) ادب سے مراد علم ہے

اور نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر دو دن بھی تیری عمر کے باقی ہوں تو بھی ایک دن ادب کے سیکھنے میں صرف کرو تا کہ اس کے ذریعہ سے تیری موت کے دن مدد کرے اس متعلق آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ مدد حاصل کرنا (ادب سے موت کے وقت) کس طرح ہے فرمایا کہ وہ خوبی جو تمہیں تدبیر سے نظر آئے اسے مت چھوڑو اور محکم و مضبوط اس اچھائی کو ہی بنالو اور نیز کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے ایک شخص کو لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہچانے والا مہربان ہے اما بعد بے شک منافق شخص (اور دورخ والا) رغبت نہیں رکھتا اس چیز سے کہ لوگ اس کے ذریعہ سے ایمان دار سعادت مند ہوتے ہیں اور سعادت مند آدمی پرہیز گاری سے نصیحت حاصل کرتا ہے (اور یہی پرہیز گاری اس کے لئے بہتر نصیحت ہے) اور اگر چہ مراد نصیحت سے دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔

عقد انقطاع شراب پینے سے بہتر!......(133)......محمد بن مسلم کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا اے ابن مسلم تمام لوگ ریا کاری کرنے والے ہیں سوائے تمہارے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ تم جو کچھ خدا پسند کرتا ہے اسے پوشیدہ کرتے ہو اور جو کچھ لوگ پسند کرتے ہیں اسے ظاہر کرتے ہو لیکن یہ لوگ (تمہارے برعکس) جو کچھ خدا کے غضب کا موجب بنتا ہے اسے ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ خدا پسند کرتا ہے اسے پوشیدہ کرتے ہیں۔ اے مسلم کے بیٹے بے شک۔ بے شک خدا تمہاری نسبت محبت کرتا ہے اور متعہ (عقد انقطاعی اور صیغہ نکاح کے ذریعے) کو تمہارے لئے شراب الکہل (مانند نبیذ و فقاع وغیرہ کے کہ اہل سنت ان کو حلال جانتے ہیں) کی جگہ پر قرار دیا ہے

تندرستی و فراغت مایہ فتنہ ہے!......(134)......معمر بن خلاد کہتے ہیں امام رضاؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مامون نے مجھ سے کہا اے ابوالحسنؑ آپ ذرا دیکھیں کہ اگر آپؑ کے بھروسے کا کوئی آدمی ہو تو اس کو ان کے شہروں کا والی بنا دیا جائے جن کا انتظام فاسد و خراب ہو رہا ہے (یہ لوگ مجھ پر شورش کر رہے ہیں) تو آپؑ کو اختیار ہے اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو متعین فرما دیں (اور انہیں آرام سے رہنے کی وصیت کریں) میں نے اس سے کہا اے امیر المومنین کہ تم میرے ساتھ عہد کی وفا کرو میں بھی تمہارے ساتھ عہد کو پورا کروں گا اس لئے کہ میں نے جو اس بار کی مسئولیت (ولی عہدی) کو قبول کیا تھا تو اسی معاہدے کے ساتھ جس کی یہ شرط تھی کہ میں کوئی حکم جاری نہ کروں گا اور نہ کسی کو کسی کام سے منع

کروں گا اور نہ ہی کسی کو معزول کر کے کسی دوسرے کو نصب کروں گا اور نہ کسی کو جلاوطن کروں گا اور اس کام و معاہدہ کو تم نے قبول کر لیا تھا اور ہرگز نعمت (اور میری شخصیت پر) مجھ پر زیادہ کیا اور خدا مجھے تم سے پہلے بڑا لے اور خدا کی قسم خلافت ایسی شے ہے کہ میرے دل میں کبھی اس کا خیال نہیں آیا میں تو مدینہ شہر کی گلیوں میں اپنی سواری پر بیٹھ کر چلا پھرا کرتا تھا میری تحریر شرق و غرب میں نافذ ہوتی تھی اور مجھ سے زیادہ عزیز اس علاقہ میں اور کوئی نہ تھا اہل مدینہ اور غیر اہل مدینہ کے لوگ سب کے سب ہی مجھ سے جو بھی درخواست کرتے تھے میں ان کی پوری کرتا تھا لوگ حاجتوں کے لیئے آتے تو میں ان کی حاجت پوری کرتا تھا وہاں کے باشندے ہمارے لیئے چچاؤں کی مانند تھے اللہ نے نعمات مجھے عطا فرمائی تھیں اس میں ولی عہدی دے کر اس میں اضافہ نہیں کیا ماموں (نے اس بات کو سنا) تو کہا میں اپنی قرار داد اور معاہدہ کو تمہارے ساتھ وفا کرتا رہوں گا۔

(135)......سکونی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ خدا نے فرمایا مسلمان کی گردن پر یہ حق ہے کہ جب وہ چاہے کہ سفر پر جائے تو اپنے دینی بھائیوں کو اس سے آگاہ کرے اور اس کے دینی بھائیوں پر یہ حق ہے جب وہ سفر سے واپس آئے تو وہ اس کی ملاقات کے لیئے جائیں

(136)......اور نیز امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا دو ایسی خصلتیں ہیں کہ تمام لوگ ان دو کے ہی فریفتہ ہیں (یا آزمائش میں ہیں) ایک تندرستی اور دوسری فراغت (وسکون)

(137)......اور نیز فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے نفس کو معرض تہمت میں قرار دے تو کسی کو اس سے بدگمان نہ ہونا چاہیے اور نہ ہی اس کی سرزنش کریں اور جو کوئی بھی اپنے راز کو پوشیدہ کرے تو اس کے کام خود اس کے اپنے اختیار (ہاتھ) میں ہیں

(138)......شاذان کہتے ہیں موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ میرے باپ نے مجھ سے فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے اور اس کا نام جعفر ہے اور اس نہر کے کنارے پر ایک درہ ہے اور اس پر سفید (درخت) ہیں کہ اس میں ہزار قصر ہیں اور ہر قصر میں ہزار قصر ہیں اور یہ مخصوص محمدؐ و آلؑ محمدؐ کے لئے ہیں اور اس نہر کے بائیں کنارے پر ایک اور درہ ہے اور اس میں ہزار قصر ہیں اور ہر قصر میں ہزار قصر قرار دیئے گئے ہیں اور یہ حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کے لئے ہیں

(139)......ہشام بن سالم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب کبھی بھی اہل باطل کے دو گروہ جب ایک دوسرے سے جنگ کرتے ہیں تو ان میں سے وہ گروہ فتح پاتا ہے جو اسلام (اور مسلمانوں) کی بقاء کے لئے بہتر ہو

(140)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دل اسی کی طرف پلٹتا ہے جس کی دوستی و محبت اسے فائدہ دیتی ہے اور اس سے دشمنی کرتا ہے جو اس کو نقصان پہنچائے

(141) ۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ میرے بھائی موسیٰؑ بن جعفرؑ نے فرمایا کہ میرے باپ نے میرے ہاتھ کو پکڑا پھر مجھ سے فرمایا میرے بیٹے اسی طرح کہ جس طرح میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے میرے باپ محمدؑ بن علیؑ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا بے شک میرے باپ علیؑ بن حسینؑ نے میرا ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا میرے بیٹے جو شخص بھی تم سے خیر و نیکی کے عمل کی درخواست کرے تو اس کی نسبت سے اسے انجام دو کیونکہ اگر وہ شخص اس کا حق دار ہوگا تو اس نے درست عمل کیا اور اگر وہ اس کا حق دار نہ ہوگا تو تم خود اس کے حق دار ہو گے اور اگر کوئی شخص دائیں طرف سے تمہیں ڈشنام دے پھر بائیں طرف سے آئے اور تم سے معذرت چاہے تو اسکے عذر کو قبول کرلو

(142) ۔۔۔۔محمد بن سلم کہتے ہیں امام باقرؑ نے مجھ سے فرمایا تمام چیزیں ابتدائے خلقت سے پانی تھیں اور خدا کا عرش بھی پانی پر تھا ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ (سورہ ہود آیت نمبر ۷) پس خدا نے حکم دیا یہاں تک یہ پانی آگ کی صورت میں بھڑک اٹھا پھر اس آگ کو حکم دیا کہ تم ٹھنڈی ہو جاؤ وہ ٹھنڈی ہوگئی اور اس کے ٹھنڈے ہونے سے دھواں نکلا پس خدا نے اس دھوئیں سے آسمان کو پیدا کیا اور پھر خدا نے اس کی خاک سے زمین کو پیدا کیا پس پانی اور آگ کو ہوا نزاع کرتے ہوئے اٹھے تو پانی نے کہا میں خدا کا بڑا لشکر ہوں اور آگ نے کہا میں خدا کا بڑا لشکر ہوں ہوا نے کہا میں خدا کا بڑا لشکر تو ہوں خدا نے ہوا کو وحی فرمائی کہ تم میرے بڑے لشکر ہو

زینب عطارہ (عطر فروش) عظمت خدا کا ذکر!

(143) ۔۔۔ حسین بن زید ہاشمی کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زینب عطارہ اس کی آنکھیں تاب و پیچ دار تھیں وہ عطر بیچنے کے لئے رسولؐ خدا کی عورتوں اور دختروں کے پاس آئی اور اسی حالت میں کہ وہ ان کے پاس موجود تھی رسولؐ خدا بھی ان کے پاس آ گئے اور رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا جب بھی تم ہمارے پاس آتی ہو ہمارا گھر خوشبودار ہو جاتا ہے زینب نے عرض کیا اے رسولؐ خدا آپ کا گھر آپؐ کی اپنی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے حضرتؐ نے اس سے فرمایا جب بھی تم کوئی چیز بیچو تو بہتر بیچو اور غش نہ کرو (اور کوئی دوسری چیز اس میں نہ ملاؤ اور مخلوط نہ کرو) کہ یہ ترتیب (خرید و فروخت) تیرے لئے بہتر ہے اور مال پاک تر ہے اور اس کی مانند جو مال ہے اس سے بہتر ہے عرض کیا اے رسولؐ خدا میں اس دفعہ اس لئے نہیں آئی کہ کوئی چیز بیچوں بلکہ اس لئے آئی ہوں تا کہ آپؐ سے عظمت خدا کے بارے میں سوال کروں رسولؐ خدا نے فرمایا اس کا جلال بہت بڑا ہے اور اس کی عظمت کا ایک اشارہ تیرے لئے بیان کرتا ہوں (پھر بات شروع کی) اور فرمایا، بے شک یہ زمین اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اور اس زمین پر سامنے ہے جو کچھ اس زمین کے نیچے ہے (مراد ستارے کواکب ہیں جو کہ ہمارے سر پر ہیں اور کبھی زمین کے نیچے چلے جاتے ہیں) جس کے نیچے چٹیل میدان ہیں (دائرہ کی طرح) پھیلے ہوئے ہیں اور جو کچھ ان دونوں کے

اوپر ہوا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے نیچے ہے وہ جس کے نیچے بے آب گیاہ میدان حلقہ کی طرح ہے پھیلا ہوا اور تیسرا بھی (اسی طرح ہے) یہاں تک اسی طرح وہ ساتوں زمینوں تک پہنچا ہوا ہے (نسبت جہاں کہیں بھی یہ دوسرے ہیں وہاں تک اس کا دائرہ بھی بیابان و بے آب و گیاہ پھیلا ہوا ہے) پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ﴾

جس نے سات آسمان پیدا کئے اور اسی کے برابر زمینیں بھی (سورۃ طلاق آیت نمبر۱۲) اور یہ سات زمینیں اور جو کچھ ان کے اوپر ہے اور ساتوں آسمان وہ مرغ کی پشت پر ہیں جو چٹیل میدان و بے آب و گیاہ دائرہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور مرغ کے دو بال (پر) ہیں ایک بال (پر) مشرق تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے اور یہ ساتوں زمین و آسمان اور مرغ اور جو کچھ ان میں ہے وہ ایک صخرہ پتھر کی چٹان پر ایک حلقہ کی صورت میں ہیں جو چٹیل میدان میں پھیلا ہوا ہے اور یہ چٹان اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جو کچھ بھی اس کے اوپر ہے وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہیں جو ایک حلقے کی شکل میں پھیلا ہوا ہے اور ساتویں زمینیں اور آسمان اور مرغ اور چٹان اور مچھلی اور جو کچھ بھی ان کے اوپر ہے جو بھی اس پر قائم ہے وہ سب تاریک سمندر کے نزدیک ایک بیابان بے آب و گیاہ میں پھیلا ہوا ہے اور سات زمینیں اور آسمان و مرغ و چٹان اور مچھلی اور تاریک دریا ہوا پر بیابان بے آب و گیاہ میں حلقہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور سات زمینیں و آسمان و مرغ و چٹان و مچھلی و دریائے تاریک اور ہوا ثریٰ کے نزدیک حلقہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے اس کا ہے (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر۶) اور پھر یہ خبر و آگاہی بشر کی اسی ثریٰ سے منقطع ہوگئی (اسی امام جعفر صادقؑ نے اس حدیث کو مکمل کیا) اور یہ سات زمینیں اور آسمان اور مرغ و چٹان و مچھلی و تاریک دریا و سمندر اور ہوا اور زمین اور جو کچھ ہے ان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے آسمان اول کے نزدیک بیابان بے آب و گیاہ میں حلقہ کی طرح پھیلا ہوا ہے اور یہ سب اور نچلا آسمان اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اور جو کچھ اس کے نیچے ہے اس میں حلقہ کی طرح بیابان بے آب و گیاہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور یہ دونوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے اور جو کچھ اس آسمان کے نیچے اور اوپر اور سامنے ہے وہ بیابان بے آب و گیاہ کی طرح حلقہ بنا کر پھیلے ہوئے ہیں اور یہ تینوں آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے وہ چوتھے آسمان کے سامنے بیابان و بے آب و گیاہ حلقہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اسی طرح ساتویں آسمانوں تک ہے اور یہ سات آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے وہ چٹیل میدان بیابان و بے آب و گیاہ میں حلقہ کیے ہوئے پھیلا ہوا

ہے اور یہ تمام سات آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے اوپر ہے سمندر اور دریا اس کے قریب ہیں جو زمین والوں سے پوشیدہ ہیں وہ ایک حلقہ کیئے ہوئے پھیلے ہوئے ہیں اور یہ تمام سات آسمان اور دریائے پوشیدہ ایک برف اور اولوں کے پہاڑ کے قریب بیابان بے آب وگیاہ میں حلقہ کیے ہوئے پھیلا ہوا ہے اور پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ﴾ آسمان سے برف کے پہاڑوں سے بارش برساتا ہے (سورہ نور آیت نمبر ۴۳) اور یہ سات آسمان اور پوشیدہ دریا اور برف کا پہاڑ اس ہوا کے قریب ہے اور دل اس کے سمجھنے میں سرگرداں ہیں وہ یہاں دریائے تہی میں حلقہ کیے ہوئے پھیلا ہوا ہے اور یہ سات آسمان اور پھیلا ہوا دریا برف اور اولوں والا پہاڑ اور ہوا پردہ نور کے قریب بیابان و بے آب وگیاہ میں حلقہ کر کے پھیلے ہوئے ہیں اور یہ سات آسمان اور دریائے پوشیدہ اور برف اور اولوں والا پہاڑ اور ہوا اور نور کے ۷۰ ہزار پردے کرسی کے سامنے بیابان و بے آب وگیاہ حلقہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں کی نگہداشت اس پر گراں نہیں اور وہ بلند و عظیم ہے (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵۵) اور یہ سات آسمان اور دریائے پوشیدہ اور برف کا پہاڑ اولوں کا پہاڑ ہوا اور نور کے پردے اور کرسی اس کے عرش کے قریب بیابان بے آب وگیاہ حلقہ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور پھر اس آیت کی تلاوت کی، الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ خدائے رحمان عرش پر استوار قائم ہے (سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۵) اور روایت حسن جو کہ آنحضرتؐ سے نقل ہوئی نور کے پردے ہوا سے پہلے ہیں دل ان میں سرگرداں ہو گئے ہیں ذکر ہوا ہے اللہ کے علاوہ کسی کی قوت و طاقت نہیں ہے۔ (جیسا کہ حدیث زینب عطارہ میں ہے تو اسی طرح کی حدیث اصبغ بن ... نے بیان کی یہ حدیث نمبر ۱۴۸ میں ہے کہ پس ان میں نظر کرے اور ان کی مثل پر تفکر کرے اور اسے چاہیے کہ ان دو نقاط کی طرف توجہ دے)

(1) رسولؐ خدا کے زمانے میں اور آئمہ اطہارؑ کے زمانے میں لوگ ہرگز زمین کے کروی ہونے اور ان تمام چیزوں کو ہیت جدید سے فضاء و ستاروں اور فلک کی نسبت سے جو ان پر ظاہر ہوئی ہے وہ نہ جانتے تھے اور غالباً لوگ جاہل اور عام تھے اور اس زمانہ کے صاحبانِ علم بھی اس سے کہ جو کچھ بطلموس نے کشف کیا تھا نہیں جانتے تھے یعنی افلاک کو اجسام بلورین اور سخت جاننا اور قابل شگافتہ ہونا اور یہ کہ وہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں ہیں اور سورج اور چاند اور تمام ستاروں کو بھی اسی طرح جاننا اور اسی طرح زمین کی میخوں کو کہ وہ افلاک کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہیں جانتے تھے اور معتقد تھے کہ دست گاہ آسمان نہ فلک سے تشکیل ہوا کہ پیاز کے اوپر کے ورقوں چھلکوں کی طرح قرار دیا گیا اور اس عقیدے کی

مثالیں کہ کشفیات جدیدنے اس کی اساس و بنیاد کو ویران کیا بلکہ مورد مسخر و مذاق صاحبان علم دنیا کو قرار دیا گیا توجہ کریں اس میں جو کہا گیا ہے احتمال قوی ہوا ہے کہ بفرض صحت اس قسم کی احادیث اور ان کا صدور معصوم پیغمبر عالی قدر اسلام اور آئمہ اطہارؑ نے نزدیک وظاہر کرنے کے لئے اس قسم کے مطالب علمی کی اطلاع دی تا کہ آسمانوں کی وضع عام لوگوں کے ذہنوں میں جو اس زمانے میں تھے ان حقائق کو ان کے قالب میں ڈالا اس قسم کے الفاظ وعبارات کو پیش کیا اور باب تشبیہ معقول سے محسوس کیا اور ہر ایک کے لیے جو ان افلاک و عوالم سے تھے نام لیا مانند مرغ و چٹان و دریائے تاریک و ہوا جاری وغیرہ ان کو قرار دیا کہ البتہ توجہ کے ساتھ اس موقع پر بے شباہت بھی نہیں ہیں اور تناسب بھی اسم اور مسمٰی کے درمیان ہوا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں کہ زمین بیل کے سینگوں پر ہے اور مطلب کو بھی بیان کیا گیا ہے اور مرحوم علامہ شہرستانی نے اپنی کتاب **ھیئۃ الاسلام** میں اس کی تحقیق پیش کی ہے اور اگر چاہو کہ حقائق مربوط جو آسمانوں کے بنانے سے متعلق ہیں کہ وہ صریح بیان ہوں تو یہ باور کریں گے اور جھوٹ کی نسبت نہ دیں گے اور اس کی مثالیں قدس اس کی ساخت کو جاننے میں ہیں۔

(2) روایان جیسا کہ کہا گیا ہے ہرگز کسی قسم کی اطلاع وضع آسمانوں کی مطابق ہیئت جدید نہیں جانتے ہیں بلکہ بہت زیادہ ان سے ہیئت بطلموسی بھی بے خبر ہوئے تھے اس رو سے ایک استاد کا کہنا ہے جو حاشیہ میں شرح ملا صالح پر ہے معلوم نہیں یہ اس کی طاقت رکھتے ہیں تمام الفاظ وعبارت کی کہ جو معصومؑ نے لکھوائی ہے تمام خصوصیات اور اس کی تمام ریزہ کاریاں اس کی جو تحریر ہوئے ہیں اور نقل کیا اور بعض دفعہ ہوتا ہے کہ جملوں کو نقل کرنے کے وقت کم یا زیادہ اور بعض کو بطور اشتباہ نقل کیا جاتا ہے اور یا انہوں نے کہا جنہوں نے سنا ہو اور لکھا ہو اس میں اشتباہ کر گئے ہوں اور اصل عدم خطائے راوی ہے اگر چہ وہ اپنی جگہ پر صحیح بھی ہو اس قسم کے موارد کی سمجھ کبھی نہیں رکھتا اور البتہ یہ تمام اس کے بعد ہیں کہ ہم صدور اہل حدیث میں جو معصوم کی ہے تردید نہیں کر سکتے اور روایت سند کے اعتبار سے معتبر ہو گی کہ تصادف ہرگز ان دو حدیثوں میں سے کوئی حصہ نہیں رکھتے

مجلسی نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ یہ مجہول ہے اور اصبغ کے ذیل میں کہا ہے کہ وہ حسن ہے لیکن اس میں شائبہ ارسال وجود رکھتا ہے جیسا کہ کنانی کی روایت جو اصبغ سے ہے بغیر واسطے کے بعید ہے

وہ شخص جس نے طائف میں رسولؐ خدا کی میزبانی کی!......(144)

......یزید کناسی کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا اسلام کی آمد سے پہلے ایک دفعہ رسولؐ خدا طائف میں گئے اور ایک شخص کے گھر (جو وہاں ہی کے رہنے والے تھے) داخل ہو گئے اس شخص نے رسولؐ خدا کی بڑی عزت کی اور پھر اس کے بعد خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر بنا دیا

اور لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ تم جانتے ہو اس پیغمبر کو کہ جسے خدا نے مبعوث کیا وہ کون ہے اس نے کہا نہیں تو اسے کہنے لگے وہ محمد بن عبداللہ یتیم ابو طالب ہے یہ وہی شخص ہے جو فلاں دن اور فلاں تاریخ کو طائف میں آیا اور تمہارے گھر میں داخل ہوا تھا اور تم نے اس کی میزبانی کی تھی وہ شخص (اس مطلب کو سمجھ گیا) اور رسولؐ خدا کے پاس آیا اور ان پر سلام کیا اور مسلمان ہو گیا پھر عرض کیا اے رسولؐ خدا مجھے پہچانتے ہو فرمایا تم کون ہو اس نے عرض کیا میں وہ ہوں کہ جس کے گھر آپؐ گئے تھے طائف میں زمانہ جاہلیت میں فلاں دن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میں نے میزبانی کی اور طرح طرح کے کھانے دیئے تھے رسولؐ خدا نے فرمایا مرحبا خوش آمدید تم خوب آئے ابھی تمہاری کوئی حاجت ہو تو بیان کرو اس نے عرض کیا میں آپ سے دوسو گوسفند چوپایوں کے چاہتا ہوں حضرتؐ نے حکم دیا کہ اس نے جو مانگا ہے اسے دے دو وہ اسے دے دیئے گئے اور اس کے بعد اصحاب سے فرمایا اس مرد کو کیا ہو گیا ہے اور کون سا امر اس کے مانع ہوا کہ اس بڑھیا کے مثل سوال کرتا ہے جو بنی اسرائیل سے تھی اور اس نے موسیٰؑ سے کہا تھا مجھ سے کرتا اصحاب نے عرض کیا اس بوڑھی عورت نے جو بنی اسرائیل سے تھی موسیٰؑ سے کیا سوال کیا تھا تو فرمایا اس نے موسیٰؑ سے مصر سے قصد کر کے سرزمین مقدس شام میں جانے کے لیے اور اس جگہ سے حرکت کر کے گئے تھے تو خدا نے موسیٰؑ کو وحی کی اور فرمایا کہ استخوان یوسفؑ کو اس کی قبر سے نکال کر مصر سے نکل جاؤ تو موسیٰؑ اس کام کے انجام دینے کے پیچھے لگ گئے اور قبر یوسفؑ کی تلاش میں کوشش کرنے لگے موسیٰؑ نے کچھ لوگوں سے پوچھا کہ یوسفؑ کی قبر کہاں ہے تو ایک بوڑھا شخص ان کے پاس آیا اور کہا اگر کوئی شخص یوسفؑ کی قبر کو جانتا ہے تو وہ فلاں عورت ہے (اور اس کے علاوہ اس جگہ کو کوئی نہیں جانتا) موسیٰؑ اس عورت کے پیچھے گئے اور جب اس کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا کہ تم یوسفؑ کی قبر کو جانتی ہو اس نے کہا ہاں فرمایا اس کی جگہ مجھے بتا دیں تاکہ جو تم کو ضرورت ہو میں تمہیں دے دوں اس بوڑھی عورت نے کہا میں ان کی قبر کا نشان نہیں بتاؤں گی جب تک جو میں [illegible] ہوں وہ مجھے نہ دے دیں موسیٰؑ نے فرمایا جنت کا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں بوڑھی عورت نے کہا نہیں جو میں مانگوں جب تک وہ نہ دو گے میں نہ بتاؤں گی اس وقت خدا نے موسیٰؑ کو وحی فرمائی تم پر یہ سنگین اور گراں نہ ہو جو کچھ وہ مانگے اسے قبول کر لو (جو کچھ وہ خود چاہے اس کا وعدہ کرو) موسیٰؑ نے اس سے فرمایا ٹھیک ہے جو کچھ تم چاہتی ہو اس کا حکم کرو اور اس کو بیان کرو تاکہ وہ تمہیں دے دوں بوڑھی عورت نے کہا میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن بہشت میں تیرے ساتھ ایک درجہ میں (یکجا) رہوں پھر رسولؐ خدا نے فرمایا کیا ہو گیا اس مرد نے بھی اس کی مانند جو درخواست اس بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت نے کی تھی مجھ سے نہ کی

ایک انصاری عورت کی داستان!......(145)......عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام

جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت انصار (مدینہ) کی ہمارے خاندان کو دوست رکھتی تھی اور بہت زیادہ ان کے دیدار کرنے کے لئے آتی تھی ایک دن عمر بن خطاب نے اس وقت جب وہ اس قصد سے کہ وہ ہمارے خاندان کی زیارت کے لئے جارہی ہے دیکھا اور اس سے کہا اے انصار کی بوڑھی عورت تم کہاں جارہی ہو اس نے جواب دیا آلِ محمدؐ کے پاس جاتی ہوں تاکہ ان کو سلام کروں اور ان کی زیارت تازہ کروں اور ان کے حق کو (جو میری گردن میں ہے) ادا کروں عمر نے اس عورت سے کہا وائے ہو تجھ پر کہ آج بھی تو ان کا حق اپنی گردن پر رکھتی ہے اور اپنی گردن پر ہمارا حق نہیں رکھتی وہ تو فقط رسولؐ خدا حق رکھتے تھے لیکن آج ان کا کوئی دوسرا حق نہیں ہے واپس چلی جا وہ عورت واپس چلی گئی (کچھ عرصہ کے بعد) وہ عورت ام سلمہ کے پاس گئی تو ام سلمہؓ نے اس سے پوچھا کہ کیوں اس دفعہ تم ہمارے گھر دیر سے آئی ہو اس نے کہا میں نے عمر کو دیکھا اور اپنی گفتگو جو عمر کے ساتھ ہوئی تھی اور عمر کی بات کو ام سلمہؓ سے بیان کیا ام سلمہؓ نے کہا اس نے جھوٹ کہا ہے ہمیشہ حق آلِ محمدؐ مسلمانوں کی گردن پر قیامت کے دن تک واجب ہے

(146)...... برید عجلی کہتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ سے خدا کے اس کلام کے بارے میں پوچھا ﴿وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ اور جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں اور اب تک ان سے نہیں ملے ان کے بارے میں خوش خبری پاتے ہیں کہ ان پر کسی طرح کا خوف نہیں ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۷۰) فرمایا خدا کی قسم یہ ہمارے شیعہ ہیں جس وقت ان کی روحیں جنت میں جائیں گی تو خدا کی طرف سے جس کرامت کے وہ مستحق ہوں گے اس سے ان کا استقبال کیا جائے گا اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ ہم واقعاً دین خدا پر اور حق پر تھے پس مؤمنین میں سے ان کے بھائی جو پیچھے رہ گئے وہ ان کو یہ خوشخبری دیں گے کہ نہ ان کو کوئی آئندہ کے متعلق کچھ خوف ہوگا اور نہ اس کو گذشتہ کے متعلق کوئی رنج ہوگا

(147) .... حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اس خدا کے کلام کے بارے میں فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ان جنتیوں میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی (سورہ رحمان آیت نمبر ۷۰) فرمایا اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بہترین ایمان کے ساتھ حق کی عارف ہوں گی میں نے عرض کیا اس آیت کے کیا معنی ہیں حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ حوریں جو خیموں میں چھپی ہوئی ہوں گی (سورہ رحمان آیت نمبر ۷۲) فرمایا مراد اس سے وہ حوریں ہیں جو پردہ کے پیچھے ہوں گی اور یہ خیمیں در اور یاقوت اور مرجان کے بنے ہوئے ہوں گے اور ہر خیمہ کی چار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر ستر لڑکیاں ہوں گی جو اس کی دربانی کریں گی اور ہر روز روئے کرامت سے خدا ان

حوروں کو آگاہ کرے گا تا کہ ان کو وجود مؤمنین کی خوشخبری دے اور ان کو بشارت دے گا

خورشید کے بارے میں بیان!.......(148)...اصبغ بن بناتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے فرمایا بے شک سورج کے لئے تین سو ساٹھ برج (منزلیں) ہیں اور ہر برج ان سے ایک جزیرہ عرب کی طرح ہے اور ہر روز برجوں سے باہر نکلتا ہے اور جب غروب کرتا ہے تو وہ سرحد وسط عرش میں پہنچتا ہے اور اسی طرح کل آنے والے تک حالت سجدہ میں ہوتا ہے پھر اپنے طلوع کے مقام کی طرف چلا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو کہ آواز دیتے ہیں اور بے شک اس کا چہرہ آسمان کی طرف ہے اور اس کی پشت زمین میں رہنے والوں کی طرف ہے اور اگر اس کا چہرہ زمین والوں کی طرف ہوتا تو اس کی شدت تپش وحرارت سے زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمام کو ایک ہی دفعہ جلا دیتا اور سورج کے سجدہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ﴾ کیا تم نے ان میں غور نہیں کیا کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے آدمی اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں (سورہ حج آیت نمبر ۱۸)

(مجلسیؒ کہتے ہیں کہ ممکن ہے مراد برج سے درجے ہوں کہ سورج اپنی خاک حرکت کے لئے ان میں منتقل ہوتا ہے یا مراد اس کا مدار ہے کہ ہر روز سال بھر ان میں سے ہر ایک مقام میں منتقل ہوتا ہے اور مراد سورج کے سجدہ سے یہ ہے وہ اس خضوع وخشوع ہے اور یہی اس پر خدا کا حکم جاری ہے اور اس حدیث کے مواد اور احادیث دیگر کہ اس کی شرح ذیل حدیث زینب عطارہ میں گزری ہے وہاں مراجعت کریں اور اس حدیث کے کی خصوصیات کو علامہ شہرستانی نے کتاب ہیئت والاسلام صفحہ ۱۹۰ اور صفحہ ۲۰۳ پر اس کی وضاحت کی ہے کہ ہیئت جدید وعلم زمانہ اور کلام صاحبان علم کو اس پر منطبق کیا ہے کہ اس کا نقل کرنا اس مقام پر ہمارے ترجمہ سے باہر ہے اور اس کو جاننے کے خواہش منداس کتاب کی طرف رجوع کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں)

(149)......جابر بن یزید کہتے ہیں امام باقرؑ نے ستر احادیث کو میرے لئے بیان کیا ہے میں نے کسی ایک کو بھی ابھی تک کسی سے بیان نہیں کیا اور ان میں سے پھر بھی اس کو بیان کرنا نہیں چاہتا تھا اور جب امام باقرؑ اس دنیا سے چلے گئے (تو یہ احادیث) میری گردن پر ایک سنگین وزن بن گئی اور ان کی حفاظت کرنے سے میرا دل تنگ ہو گیا پس میں امام جعفر صادقؑ کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں بے شک آپؑ کے والد نے مجھ سے ستر احادیث بیان

کی تھیں اوران کو میں نے ابھی تک ظاہر نہیں کیا اوران میں سے میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی سے بیان کروں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کو مستور اور پوشیدہ رکھوں اس وقت وہ میرے لئے سنگین ہوگئی ہیں اور انہوں نے میرا سینہ تنگ کردیا ہے اس حالت میں میں کیا کروں آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا، اے جابر جب کبھی تم اپنے سینے کو تنگ ہوتے دیکھو تو صحراء میں چلے جاؤ اور کدال سے گڑھا کھود دو اور اپنے سر کو اس گودال کے درمیان کردو اور کہو محمدؐ بن علی (امام باقرؑ) نے میرے لئے اس طرح اور اس طرح کہا پھر اس گڑھے کو بھر دو تا کہ زمین تیرے راز کی حفاظت کرے جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح عمل کیا اور اس تکلیف سے جو مجھے تھی نجات مل گئی یہ حدیث اسماعیل بن مہران سے بھی مروی ہے

(150)......حارث بن مغیرہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں تمہارے بے گناہوں کو تقصیر کرنے والے تمہارے جرم کا مواخذہ کرتا ہوں اور کیوں اس طرح نہ کروں اس وجہ سے کہ برے مرد کی وضع جو موجب تنفر اور تمہارے لئے ناراحتی ہو اور میرے لئے یہ ہے کہ اسے تم تک پہنچاؤں (اس حالت سے) کہ تم اس شخص کے ساتھ (اور اس کی مثل کے ساتھ) بیٹھو اور اٹھو اور گفتگو کرتے ہو پس تمہارے پاس سے رہ گزر ایک شخص گزر کرے گا اور کہے گا دیکھو یہ (اس طرح کے برے شخص کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں) یہ اس سے بھی بدتر ہیں (کہ اس کو منکر سے منع نہیں کرتے) اور اگر تم جس وقت اس بدکردار سے اس طرح کے افراد سے باخبر ہوتے ہو تو ان کو اپنے سے دور کرو اور اس طرح کے کاموں سے باز رہو تمہارے اور میرے لئے بہتر ہے

(151)......طلحہ بن زید کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ خدا فرماتا ہے ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ﴾ نصیحت کرتے ہیں الزام اتارنے کی غرض سے اس لیے کہ شاید یہ لوگ باز آجائیں پھر جس وقت انہوں نے اس کو بھلا دیا جس کی نصیحت کی گئی تھی ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی کرنے سے باز رہتے تھے (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۶۵) فرمایا کہ یہ تین گروہ ہیں ایک گروہ وہ ہے کہ جو خود بھی فرمانبردار تھا اور دوسروں کو بھی اچھے عمل کا حکم دیتا تھا اور ایک گروہ وہ ہے خود فرمانبردار تھا لیکن اس نے دوسروں کو حکم نہ دیا تو یہ لوگ چیونٹیوں کی طرح آئیں گے اور ایک گروہ وہ ہے کہ جس نے نہ تو خود حکم مانا اور نہ ہی کسی کو اچھائی کا حکم دیا یہ کلی طور پر نابود ہوں گے۔

(152)......محمد بن مسلم کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے اپنے شیعوں کو یہ خط لکھا کہ تمہارے بزرگوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے چھوٹوں کو جاہلوں سے منع کریں اور ریاست طلب کرنے والے توجہ کریں (اوران کو جس طرح طاقت ہو خلاف کاموں سے باز رکھیں) وگرنہ میری لعنت تم سب کو پہنچے گی

حکومتیں دو قسم کی ہیں!......(153)......ایک شخص نے کہا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک خدا نے دین (اور دین داری) کے لئے دو حکومتیں قرار دی ہیں ایک حکومت آدمؑ اور دوسری حکومت شیطان کی اور آدمؑ کی حکومت یہی خدا کی حکومت ہے پس جب بھی خدا ارادہ فرماتا ہے کہ اس کی ظاہر بظاہر عبادت کی جائے تو حکومت آدمؑ کو غالب کر دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی پوشیدہ عبادت کی جائے تو شیطان کی حکومت سامنے آجاتی ہے اور ہر وہ شخص ظاہر ہو جاتا ہے اور جس کو خدا پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے دین (کے کمال سے) وہ باہر نکل جاتا ہے (یعنی تقیہ کے مقام پر دینی وظیفہ یہی تقیہ ہے اور خلاف تقیہ عمل کرنا موجب خروج دین سے ہے یا اس کا کمال ہوگا

قیامت کے دن لوگوں کی حالت!......(154)...... جابر کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا اے جابر جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا اولین و آخرین کے فصل خصومت کے لئے جمع کرے گا رسولؐ خدا کو بلایا جائے گا اور امیر المومنین کو بھی بلائے گا اس وقت تو رسولؐ خدا کو سبز لباس پہنایا جائے گا جو مشرق و مغرب کے درمیان روشن ہوگا اور علیؑ کو بھی اسی طرح کا لباس پہنایا جائے گا اور ایک دوسرا لباس رسولؐ خدا کو پہنایا جائے گا جس سے مشرق و مغرب کے مابین جو بھی ہوگا وہ اس نور سے روشن ہو جائے گا اور اسی طرح کا لباس علیؑ کو بھی پہنایا جائے گا اور اس کے بعد ان دونوں کو بلندی پر لے جایا جائے گا پھر ہمیں بلایا جائے گا اور لوگوں کا حساب ہمارے ہاتھ میں دیا جائے گا اور ہم خدا کی قسم اہل جنت کو جنت میں لے جائیں گے اور اہل جہنم کو جہنم میں لے جائیں گے پھر انبیاء کو بلایا جائے گا اور یہ عرش خدا کے سامنے دو صف میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے اور جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور جہنم والے جہنم میں داخل ہوں گے تو رب العزت علیؑ کو بھیجے گا تاکہ جنتیوں کو ان سے ہر ایک کو اس کی مخصوص جگہ پر پہنچائیں گے اور ان کے لئے ازواج کی تزویج کریں گے اور خدا کی قسم علیؑ وہ ہے کہ جو جنت میں ہمسران کی تزویج اہل جنت سے کر دیں گے اور یہ کام ان کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں نہ ہوگا اور یہ کرامت خدا کی طرف سے ہے اور فضیلت ہے جو خدا نے آنحضرتؐ کو بطور فضیلت و برتری دی ہے اور اس ذریعہ سے اس پر یہ چیز رکھی ہے اور وہ وہ ہے کہ خدا کی قسم جہنمیوں کو جہنم میں لے جائے گا اور وہ وہ شخص ہے جو بہشت کے دروازے کو بہشتیوں کے داخل ہونے کے بعد بند کر دے اور دوزخ کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے

(155)......عنبسہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے میں نے سنا انہوں نے فرمایا لوگوں (یعنی عامہ) کے ساتھ میل جول کرتے ہو اگر دوستی و محبت علیؑ و فاطمہؑ تمہیں پوشیدہ رکھنے سے فائدہ نہ ہوگا اور ظاہر بظاہر بھی تمہارے لئے فائدہ بخش نہیں ہے

(156)......اور نیز عنبسہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تمہارے لئے لازمی ہے کہ تم علیؑ و فاطمہؑ کے نام کو زندہ رکھو اور زندہ رکھنے میں حفاظت کرو کیونکہ لوگوں کے نزدیک (جو ناصبی سنی ہیں) کوئی چیز علیؑ و فاطمہؑ کے نام سے زیادہ مبغوض نہیں ہے

(157)...... جابر کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا بے شک خدا جس وقت چاہتا ہے کہ حکومت و سلطنت اس ملت کی درمیان سے ہٹا دے تو ملک کو حکم دیتا ہے تا کہ وہ تندی و سرعت سے اس کو پکڑے اور اسی مقدار و اندازہ سے کہ جو اس نے چاہا مقرر کر دیتا ہے۔

(158)......ابو سہل کہتے ہیں میں اور سلیمان بن خالد امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلیمان بن خالد نے آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ بے شک طائفہ زید کے لوگ معروف اور با تجربہ ہیں اور لوگ بھی ان کو مشہور کرتے ہیں ہرگز کوئی شخص بھی امت محمدؐ سے نہیں ہے کہ جو ان کے ہاں آپؑ سے زیادہ محبوب ہو اگر ان کی اصلاح چاہیں تو ان کو اپنے نزدیک کریں اور اپنی طرف ان کو متوجہ کریں حضرتؑ نے فرمایا اے سلیمان بن خالد یہ لوگ کم عقل کو چاہتے ہیں اور ہمیں اپنے علم و دانش سے روکے رکھتے ہیں اور وادی نادانی میں چلے گئے ہیں نہ خوش آمدید ان کے لئے ہے اور نہ خود ان کے لیے ہے اور اگر ہماری بات کو سنیں اور انتظار ہمارے امر (ظہور و خروج) کا کرتے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(159)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تشیع جنازہ میں (اس طرح گئے) کہ اس وقت آپؑ کی بند نعلین ٹوٹی ہوئی تھیں پس ایک شخص اپنی نعلین کا بند لے آیا تا کہ آپؑ کو دے تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا اسے اپنی حفاظت کے لئے رکھو کیونکہ مصیبت زدہ صبر کرنے میں اس مصیبت نے زیادہ حقدار ہے (دوسروں کی نسبت یعنی میرے لئے بند نعلیں ٹوٹنے سے جو اس تکلیف میں مبتلا ہوا ہوں صبر کرنا تم سے زیادہ آسان ہے کہ جو تم اس پیش آنے والے حادثہ سے دوچار نہ ہوئے ہو اور صبر کرنا اس پر تیرے لئے مجھ سے زیادہ ناگوار ہے

سر منڈوانا!......(160)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حجامت کرنا سر کی مغیثہ (یعنی دردوں کی وجہ سے فریاد کرنے والی) ہے کہ (انسان کو) ہر درد سے فائدہ دیتی ہے سوائے موت کے (پھر حجامت کی جگہ کی نشانی رکھنا) و جب کیا ابرو سے لے کر اس جگہ تک کہ ایک بڑی انگلی آپؑ کے ہاتھ کی اس میں پہنچی اور فرمایا کہ یہاں تک سر ہے

(161)......رفاعہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا اے رفاعہ کیا تم جانتے ہو کہ مومن کو مومن کس لئے کہتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا اس لئے کہ وہ خدا پر ایمان لایا اور خدا نے بھی اس کو امان میں کر دیا ہے۔

(162)......حنان کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ناصبی کو فائدہ نہ دے گی (جو علیؑ اور اس کی معصوم اولاد کے

دشمن ہیں) چاہے نماز پڑھیں یا زنا کریں اور یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہیں خدا فرماتا ہے ﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ۔ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً﴾ مشقتیں جھیلتے ہوئے تھکے ہوئے بھڑکتی ہوئی آگ میں چلے جائیں گے (سورۃ غاشیہ آیت ۴،۵)

(163)...... یزید بن حماد کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ عبداللہ بن سنان نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اگر کوئی علیؑ کی ولایت کے بغیر شط فرات پر آئے گا تو اس کا پانی اس کے دونوں پہلوؤں تک پہنچے گا اور زیادہ برق کی طرح ہاتھ مارے گا اور وہ ایک مٹھی میں اس سے پانی لے گا اور جس وقت پینے کے لئے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بھی کہے گا اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بھی کہے گا (تو اس کے لئے حرمت) خون گرانے یا سور کے گوشت کی طرح ہے

(164)...... سلیمان بن خالد کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا یا میرے چچا زید کے ساتھ کیا ہوا میں نے عرض کیا یہ لوگ (حکومت کے پاسبان) ان کے جنازے کی حفاظت کر رہے تھے اور جب لوگ کم ہو گئے (اور خلوت کم ہوئی تو رات کے وقت) ہم نے ان کی میت کو اٹھایا اور شط فرات کے کنارے ان کو دفن کر دیا اور جب صبح ہوئی تو گھوڑے سواروں نے ان کی تلاش کی کوشش شروع کر دی اور آخر کار وہاں سے (ان کی میت کو باہر نکالا) اور جلا دیا حضرتؑ نے فرمایا تم نے اس کے ساتھ لوہے کو کیوں نہ باندھا اور شط فرات میں کیوں نہ گرایا اللہ کی رحمت اس پر نازل ہو اور خدا اس کے قاتل پر لعنت کرے

(165)...... امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک خدا نے سات دن قبل کہ بنی امیہ والے زید کے بدن کو جلاتے بنی امیہ کی نابودی کا حکم صادر کر دیا

(166)...... عبید ابن زرارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک خدا اس شخص کی حفاظت کرتا ہے جو اپنے رفیق کی (اس کی موجودگی میں اور اس کے غیر حاضر ہونے میں) اس کی حفاظت کرتا ہے

علماء اور صاحبانِ علم سے سوال ہوگا!......

(167)...... سماعہ کہتے ہیں میں آدھی رات کے وقت (مسجد الحرام) میں امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور لوگ طواف میں مشغول تھے پس آنحضرتؑ نے مجھ سے فرمایا اے سماعہ خلق کی بازگشت (قیامت میں) ہماری طرف ہے اور ان کا حساب لینا ہمارے ساتھ مخصوص ہے پس وہ گناہ جو یہ لوگ اپنے اور خدا کے درمیان کرتے ہیں اور ہم بطور جدی خدا سے چاہیں گے کہ ہماری خاطر ان سے درگزر کی جائے تو

خدا ہماری بات قبول کرے گا اور جو کچھ وہ اپنے اور لوگوں کے درمیان رکھتے ہوں گے (حقوق و مظالم سے) ہم لوگوں سے (اور صاحبانِ حق) سے چاہیں گے کہ وہ اپنے حقوق ان کو بخش دیں اور یہ بھی قبول کرلیں گے اور خدا ان کو اس کی جزا دے گا (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ یہ کلام منافات آیت شریفہ سے نہیں رکھتا کہ فرمایا ان کی بازگشت ہماری طرف ہے بلکہ مفسر و بیان کرنا اس کا ہے (کہ مراد بازگشت ان کی ہماری حجت کی طرف ہوگی) اور یہ خود شائع ہے کہ ملوک و سلاطین اور اس پر کار بند رہنے والے اطراف اس کی نسبت دیتے ہیں)

(168)..... صالح احول کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا رسولؐ خدا نے سلمانؓ و ابوذرؓ کے درمیان عقد اخوت اور ان کی برادری قائم کی اور ابوذرؓ سے شرط کی وہ سلمانؓ کی نافرمانی نہ کریں

(169)..... حارث بن مغیرہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے جس وقت مدینہ کے راستے میں تھے تو مجھ سے فرمایا کہ تم کون ہو کیا تم حارث ہو میں نے عرض کیا ہاں فرمایا جان لو کہ میں تمہارے نادانوں کے گناہوں کو تمہارے علماء کی گردن پر ڈالتا ہوں یہ بات بیان کی اور میرے پاس سے آگے چلے گئے میں آپؑ کے پاس آیا اور ان سے آپؑ کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی اور آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؑ نے مجھے دیکھا اور فرمایا کہ میں بے شک تمہارے نادانوں کے گناہوں کو تمہارے علماء کی گردن پر ڈالتا ہوں اور اس بات نے جو آپ نے کی مجھے سختی میں ڈال دیا اور فرمایا، ہاں کیا چیز تمہیں آگے کردیتی ہے اس سے جس وقت کسی شخص کی بات تمہیں پہنچے جو تمہاری ناراحتی اور ہمارے آزار کے لئے ہوتی ہے تو ان کے پاس چلے جاتے ہو اور ان کی اس بات پر سرزنش کرو اور ان کی توبیخ کرو اور بطور پہنچانے کے لیے اور ان سے واضح گفتگو کرو تو میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا میں آپ پر قربان اس صورت میں اس قسم کے افراد ہماری پیروی نہیں کرتے اور ہم سے کوئی بات قبول نہیں کرتے تو فرمایا تم بھی ان سے کنارہ کشی کرلو اور ان کے ساتھ بیٹھنا اور اٹھنا چھوڑ دو اور دوری اختیار کرو۔

(170)......علی بن اسباط کہتے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا چھ قسم کے لوگ ہیں کہ خدا ان کو چھ خصلتوں کی وجہ سے (جو ناپسند ہیں) عذاب کرے گا عرب کو عصبیت کی وجہ سے اور اپنی قوم میں تعصب کرنے سے کہ عربی ہیں) دھقانوں کو تکبر کی وجہ سے اور سر بزرگی کرنے سے اور امیروں کو تعدی اور ظلم و جور کرنے سے فقہاء کو حسد کرنے کی وجہ سے اور خود کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور تجارت کرنے والوں کو خیانت کرنے کی وجہ سے اور اہل دھات کو ان کی جہالت کی وجہ سے

(171)......ہشام اور دوسرے اصحاب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کوئی چیز رسولؐ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہ تھی کہ بھوک کا خوف رکھنے والے کو راہ خدا میں پناہ اور اس کی کفالت کرنا۔

علامت محبت علیؑ اور ان کا طریقہ!.......(172)

عبدالرحمٰن وحفص وسلمہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، علی بن حسینؑ اس طرح تھے کہ جب کبھی علیؑ کا خط اعمال کے متعلق (اور عبادت اور تمام خیر کے ان کے کاموں کو) اپنے ہاتھ میں لیتے تھے تو اس میں دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ کون ہے کہ جو اس طرح عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہے کون ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو اور پھر اس عمل کو انجام دیتے تھے اور وہ اس طرح تھا کہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؑ کا رنگ متغیر ہو جاتا اس طرح کہ اس کے اثرات آپ کے چہرہ سے دیکھے جاتے تھے اور علیؑ کے بعد ان کی اولاد میں بھی کسی کو اس کے انجام کی طاقت نہ تھی سوائے علیؑ بن حسینؑ کے

(173)..... حسین صیقل کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا علیؑ کا محبّ وہ شخص ہے جو حلال مال کے علاوہ کچھ نہ کھائے کیونکہ علیؑ خود اسی طرح تھے اور عثمان کا دوست ومحبّ وہ شخص ہے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ حلال کھا رہا ہے یا حرام کیونکہ وہ خود (عثمان) بھی اسی طرح تھے پھر اپنی بات کو علیؑ کے بارے میں پلٹایا اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے علیؑ کی جان کو قبض کیا کہ انہوں نے دنیا میں مال حرام سے کوئی چیز نہ کھائی تھی نہ کم اور نہ زیادہ یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے چلے گئے اور جب کبھی بھی اتفاق ہو جاتا کہ دو کام ان کے لئے پیش آ جاتے تو ان دونوں میں خدا کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے جو بھی ان دونوں میں سے ان کے بدن کے لئے جت ہوتا اس کا انتخاب کرتے اور جب کبھی بھی ناگواری اور سختی رسولؐ خدا کے لئے اتفاق سے آجاتی تو آپؐ علیؑ کو اس کے سر کرنے کے لیے بھیجتے تھے اس وجہ سے کہ ان پر پورا اعتماد اور وثوق رکھتے تھے رسولؐ خدا کے بعد کوئی ایک بھی اس امت سے رسولؐ خدا کے کاموں کو انجام دینے کی طاقت نہ رکھتا تھا سوائے علیؑ کے عبادت کے وقت اور دوسرے کاموں کے انجام دینے میں اسی طرح کہ کوئی شخص عمل کرتا ہے گویا کہ بہشت اور دوزخ کو دیکھتا ہے (اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہے) اور بے شک آپؑ نے اپنے خالص مال سے ایک ہزار غلام (خریدا اور) آزاد کیا اور ان تمام غلاموں کے آزاد کرنے کے لیے اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اور اپنی پیشانی سے پسینہ بہا کر یہ پیسہ حاصل کیا تھا اور ان تمام کو خدا کی خاطر (اور اس کی خوشنودی کے لئے) اور دوزخ کی آگ سے نجات پانے کے لئے انجام دیتے تھے اور آپؑ کی خوراک سوائے سرکہ وزیتون کے نہ تھی اور شربت آپؑ کا فقط کھجور ہی تھا وہ بھی اگر آپؑ کے ہاتھ میں پہنچتا اور آپؑ کا لباس کھردرا تھا اور جب کبھی بھی آپؑ کے لباس میں کچھ کپڑا زیادہ آ جاتا تو قینچی طلب کرتے اور اسے قینچی سے کاٹ دیتے تھے۔

(174)..... محمد بن راشد کے ایک کارکن کہتے ہیں کہ شام کے کھانے کے وقت گرمی کے موسم میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا پس دسترخوان بچھا دیا گیا تو یہاں پر روٹی موجود تھی اور پھر ایک بڑا (بادیہ) کاسہ لایا گیا اور اس

میں ثرید اور گوشت تھا اور وہ سخت گرم تھا آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا جب دیکھا تو اس پر داغ تھا پھر اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور فرمایا، میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کی آگ سے خدا کی پناہ جہنم کی آگ سے ہم اس آگ کی تپش اور حرارت کی طاقت نہیں رکھتے یہاں تک کہ ہم جہنم کی آگ میں پہنچیں پھر اسی طرح یہ بات کئی دفعہ دوہرائی یہاں تک کہ کاسہ سالن وغیرہ ٹھنڈا ہو گیا اور کھانے کے قابل ہو گیا پس آنحضرتؐ نے اس کاسہ سے سالن لیا اور میں نے بھی آپؐ کو دیکھ کر سالن لیا اور مل کر کھانے لگے اور کھانا کھا لیا تو آنحضرتؐ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ ہمارے لئے کوئی اور چیز لے آؤ تو غلام ایک برتن لایا تو میں نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے دیکھا تو اس میں کھجور تھی میں نے کہا خدا آپ کے کاموں کی اصلاح کرے ابھی تو موسم انگور کا ہے اور دوسرے میوہ جات وغیرہ کا ہے فرمایا ہاں یہ کھجور ہے دوبارہ اپنے غلام سے فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور کوئی اور چیز ہمارے لئے لے آؤ دوبارہ پھر وہ کھجور لے آیا میں نے عرض کیا یہ بھی کھجور ہے فرمایا ہاں لیکن یہ پاک اور اچھی ہے (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ شاید حضرتؑ کا دوسری دفعہ حکم دینا کہ دوسری چیز لے آؤ لیکن جب کہ دوسری چیز پیش نہ کی گئی اور دوبارہ بھی یہی کھجور لائی گئی اور حضرتؑ نے بھی اس کی تعریف کی کہ یہی پاک اور اچھی ہے اور اسے گھٹیا شمار نہ کیا جائے اور یا یہ کہ آنحضرتؑ نے حکم دیا کہ اس کو اٹھا لو اور اچھے کھجور لے آؤ اور جب وہ بہتر کھجور لے آئے تو فرمایا یہ کھجور پاک اور بہتر ہے)

(175)..... معاویہ بن وہب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہرگز کبھی بھی رسولؐ خدا نے اس دن جس دن سے خدا نے انہیں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے یہاں تک کہ اس دنیا سے چلے گئے حالت تکیہ میں کھانا نہیں کھایا اور اس وجہ سے کہ خدا کے لیے خشوع وخضوع کیا کرتے تھے اور ہرگز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو زانو آگے کی طرف کر کے بیٹھ کر (بغل) کر کھانا کھاتے نہ دیکھا گیا (یعنی دوسروں کے آگے نہ بیٹھتے تھے اور مجلسیؒ نے ایک دوسرا احتمال بھی دیا ہے اور کہا ہے یعنی ہرگز کبھی بھی اپنے زانوؤں کو اگرچہ مورد حاجت بھی ہوتے تو بھی اپنے رفیق کے ساتھ جو مجلس میں بیٹھے تھے نہ بیٹھے اس شرم سے جو اس سے رکھتے تھے) اور ہرگز کبھی بھی رسولؐ خدا نے کسی شخص سے ہاتھ ملایا تو اس کے چھوڑنے سے پہلے اس شخص نے خود ہی اپنے ہاتھ کو نہ کھینچ لیا ہو یہاں تک کہ اس مرد نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا اور ہرگز کبھی بھی بدی کو بدی کے مکافات میں نہ کیا خدا نے ان سے فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ (اے رسولؐ) تم بدی کو اس چیز سے دفع کرو جو بہت ہی اچھی ہو (سورہ مومنون آیت نمبر ۹۶) اور نیز اسی پر عمل پیرا ہے اور کبھی بھی کسی شخص کو کہ جس نے آپؐ سے کوئی چیز مانگی ہو تو اس سے انکار کیا ہو (اسی ترتیب سے) اگر آپؐ کے پاس ہوتی تو اسے دے دیتے اور اگر نہ ہوتی تو اس سے فرماتے خدا دے گا اور ہرگز خدا کی طرف سے کوئی چیز عطا نہ ہوتی تو پھر اس کا وعدہ نہ کرتے سوائے اس کے کہ خدا وہ چیز آپؐ کو دے دیتا

اگر جنت بھی کسی کو بخشتے تو خدا ان کو عطا کرتا تھا

اور آپؐ کے بھائی علیؑ بھی قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے ان کی جان وروح کو قبض کیا ہرگز انہوں نے دنیا کے مال سے حرام نہ کھایا یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے چلے گئے اور خدا کی قسم کبھی بھی ان کے سامنے دو عمل آ جاتے اور دو ہی اطاعت وفرمانبرداری خدا کیلئے ہوتے تو ان میں سے وہ جو آپؐ کے بدن کیلئے زیادہ سخت ہوتا اس کے انجام دینے کا انتخاب کرتے اور خدا کی قسم ہزار غلاموں کو راہ خدا میں آزاد کیا تھا تو ان کے آزاد کرانے کے لئے پیسوں کے حصول کے لئے آپؐ کے ہاتھ وغیرہ مجروح ہو گئے تھے اور خدا کی قسم کوئی شخص بھی عمل کرنے کی تاب اور رسولؐ خدا کے کاموں کو آنحضرتؐ کے بعد سوائے علیؑ کے کوئی نہ کرسکتا تھا اور خدا کی قسم جب کبھی بھی رسولؐ خدا کے لئے کوئی ناگوار واقعہ پیش آتا تو سوائے علیؑ کے کسی پر اطمینان تھا اور ان پر اعتماد رکھتے تھے اور ان کو اس کام کے لئے بلاتے اور ان کو روانہ کرتے تھے اور یہ اس طرح تھا کہ رسولؐ خدا جنگ کا پرچم ان کے ہاتھ میں دیتے تھے اور جبرائیلؑ ان کے دائیں طرف اور میکائیلؑ ان کے بائیں طرف ہوتے تھے اور وہ جنگ کرتے تھے اور جنگ سے اس وقت تک واپس نہ آتے تھے یہاں تک کہ خدا انہیں فتح دیتا اور فاتح بنا دیتا

(176)......زید بن حسن کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا علیؑ اپنی خوراک اور اپنے طریقہ میں رسولؐ خدا کے سبب سے زیادہ مشابے تھے اور وہ اس طرح تھے کہ وہ خود جو اور زیتون کھاتے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیتے تھے اور علیؑ پانی لاتے تھے اور لکڑی لاتے تھے اور فاطمہؑ گندم اور جو کا آٹا بناتی تھیں اور خمیر کرتی تھیں اور روٹی پکاتی تھیں اور لباس پہنتی تھیں اور یہ تمام لوگوں سے زیادہ زیبا ہوتا تھا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو قسم کی ہوتی تھی اور دو پھول خوبصورت اور کھلے ہوتے تھے درود وسلام ہو خدا کا رسولؐ خدا پر اور ان کے شوہر علیؑ پر اور ان کی آلؑ واولاد پر جو پاک وپاکیزہ ہیں ہے۔

(177)... یونس نے مرفوع کہا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک خدا نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ وہ صاحب حکمت و پاک ومعصوم تھا (یعنی خدا کے بارے میں اور خدا کے احکام کے بارے میں تند اور سخت تھے اور ہوش مند اور خوش فہم تھے) اور کبھی بھی خدا نے کسی پیغمبرؑ کو نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ اس سے بداء کا اقرار لیا (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ وہ حدیث میں صاحب حکمت اور پاک وپاکیزگی کی صفت سے بیان کیا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس سے آثار بد کو سمجھ لیں اور ان کا سمجھنا غالباً ان کے لئے لازم ہے کہ جو ہر انبیاء سے ہو اور بدا لغت میں بمعنی ظاہر ہونا اور کام کی طرف پلٹنا اور کسی کام کے انجام دینے سے پلٹنا اور ان کی مثالوں میں آیا ہے اور اس میں کہ بداء مورد خدا میں کس وجہ سے ہے اور کس معنی میں ہے یہ ایک مفصل بحث ہے اور باب اصول عقائد علماء شیعہ میں سے ہے اس باب میں تحقیق کی گئی ہے اور اصول

کافی میں بھی باب بداء کے نام سے ایک عنوان ہے جو بداء کے متعلق نقل کیا گیا ہے اس کے متعلق کافی کی طرف رجوع کرسکتے ہیں)

عقبہ میں رسولؐ خدا سے قصد سوء!...... (178).... امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس وقت (منافقین نے عقبہ میں) رسولؐ خدا کے اونٹ کو پتھر مارا تو اونٹ (کلام کرنے لگا) اور اس نے رسولؐ خدا سے کہا خدا کی قسم میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا اگر مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے (اور کسی وجہ سے بھی آپ ﷺ کو نہ چھوڑوں گا) (پتھر مارنا داستان منافقین کا رسولؐ خدا کے اونٹ کو جو انہوں نے مکہ میں انجام دیا تھا اسے طبرسی نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب احتجاج میں ذکر کیا ہے وہاں ملاحظہ کریں)

(179)... ایک شخص نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے کاش کہ ہمارا بھی ایک کارواں ہوتا خاندان یعقوبؑ کی طرح تاکہ خدا ہمارے اور لوگوں کے درمیان حکم کرتا اور فیصلہ فرماتا (اس کلام امامؑ میں چند احتمال ہیں کہ شاید تمام معنی سے بہتر یہ معنی ہے جس کو مرحوم فیضؒ نے بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ ایک یہ کہ امامؑ نے آرزو کی کہ کاش ہم بھی اولاد یعقوبؑ کی طرح شہروں میں سفر کرتے آزار سے بچنے کے لیے صدمات زیادہ تھے جو اپنے شہروں میں رہے ہمارے لئے اور ستم گر حاکم کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہر روز ایک ہمارے چچا کا بیٹا وقت کے حکمران کے خلاف خروج کرتا ہے اور اس کے ہاتھوں نابود ہو جاتا اور اس قسم کی مثالیں اور تکالیف (مرحوم فیضؒ کی بات ختم ہوئی) اور ممکن ہے کاروان سے مراد یہی کاروان ہو کہ جو کنویں کے کنارے پر آیا اور یوسفؑ کو کنویں سے باہر لے آیا اور اپنے ساتھ مصر لے گیا اور نتیجہ میں یہ تصادف ہوا کہ یوسفؑ عزیز مصر ہو گیا اور امامؑ نے اس کی آرزو کی کہ اے کاش اس طرح کا کارواں ہمیں بھی لے جاتا اور ہمیں ان لوگوں کے اس شہر سے باہر لے جاتا تاکہ خدا ہمیں اپنے اصل مقام پر لوگوں کے درمیان پہنچادیتا اور میں نے اس احتمال کو اس وضاحت سے نہیں دیکھا یہ شاید کسی نے ذکر کیا ہو فقط کلام مجلسیؒ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے)

(180)... اسماعیل بن محمد کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے میں اس طرح نہیں ہوں کہ ہر بات کو جو حکیم آدمی اور سمجھ دار مجھ سے کہتا ہے کہ میں قبول کرتا ہوں (یعنی اس کے دل کی طرف نگاہ کرتا ہوں اور اس کے دھن کے درمیان میں یہ نہیں ہے) پس اگر اس کی نیت و ارادہ قلبی میری رضا و خوشنودی میں ہوگا تو یہی اس کا ارادہ اور اس کی تقدیس و تسبیح اس کے لئے حساب میں لے آتا ہوں۔

ظہور امام قائم مہدیؑ!...... (181)... طیار کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر

میں ﴿سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ﴾
ہم عنقریب ان کو اپنی نشانیاں آفاق عالم میں (بھی) دکھلائیں گے اور خود ان کی ذات میں (بھی) یہاں تک کہ یہ بات ان پر کھل جائے گی کہ یہ حق ہے (سورہ حم سجدہ آیت نمبر ۵۳) فرمایا نشانیاں یہ ہیں کہ زمین کے نیچے جانا اور مسخ ہونا اور پتھر کا پرتاب ہونا اور غیر (آسمان سے) میں نے عرض کیا معنی، يَتَبَيَّنَ لَهُمْ یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ وہ حق ہے یہ کیا ہے فرمایا، اس کو چھوڑ دو کہ اس سے مراد ظہور قائم آل محمدؐ ہے

(182)......ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، کہ رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ کی اطاعت خواری اور زبوں حالی ہے اور اس کی نافرمانی خدا سے کفر کرنا ہے تو آنحضرتؐ سے کہا گیا کہ اے رسولؐ خدا کس طرح علیؑ کی اطاعت خواری ہے اور اس کی نافرمانی کرنا خدا سے کفر کرنا ہے فرمایا کیونکہ علیؑ تمہیں حق کی طرف لاتا ہے اور اگر اس کے حکم کو مانو گے تو تمہارے بدن زبوں حالی میں ہوں گے اور اگر اس کی نافرمانی کرو گے تو خدا سے کفر کرو گے (اس سے مراد یہ ہے کہ جب علیؑ مرد حق ہے تو یہ نہ ہوگا کہ اس کی نافرمانی کی جائے خدا سے کفر کرنے کا موجب ہے اور نہ اس کی فرمانبرداری کرنا سے ثروت وعزت ظاہری ہاتھ آئے گی جیسا کہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی شخص کی اصلاح واحوال نہ کی جائے۔ اور تمام حکمرانوں اور سیاست دانوں کی طرح ان کی طرف داری واطاعت کرنے سے کسی شخص کو پیسے اور منصف ومقام ملتا ہے وہ نہ ملے گا)

(183)......اسحاق بن عمار یا دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم بنی ہاشم ہیں اور ہمارے شیعہ عرب ہیں اور تمام لوگ اعراب (بیابانی) ہیں (مجلسیؒ کہتے ہیں یعنی جو کچھ بنی ہاشم کی مدح میں آیا ہے وہ مخصوص ہمارے خاندان سے ہے نہ کہ ہر ایک کے لیے کہ جو اولاد ہاشم سے ہے بنی عباس کی مانند اور یا ان کے علاوہ اور ہیں اور جو کچھ عرب کی مدح میں آیا ہے اس سے مراد ہمارے شیعہ ہیں اور پیروکار ہیں اگر وہ نسل عرب سے نہ بھی ہوں کیونکہ یہ بھی عربی زبان میں محشور ہوں گے اور باقی ہمارے مخالف لوگ یہی اعرابی ہیں کہ خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے ﴿وَالْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا﴾

(184)......زرارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم ہی قریش ہیں اور ہمارے شیعہ عرب ہیں اور تمام لوگ کفار روم (اور کفار دیگر غیر عرب) ہیں

(185)......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ گویا میں حضرتؑ قائم کو منبر کوفہ پر بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں کہ وہ قبا اوڑھے ہیں اور اپنی قبا کی جیب میں (یا اس کے نیچے) وہ خط جو سونے سے مہر کیا گیا ہے باہر لائے ہیں اور اس مہر کو توڑ دیا ہے اور اس خط کو لوگوں کے سامنے پڑھ رہے ہیں اور اس مضمون کا اثر لوگوں پر ایسا ہے جیسا کہ گلہ گوسفندوں کو پتھر مار کر گھبرا جاتا ہے اور

وہ دور سے پراگندہ ہو جاتے ہیں اور کوئی بھی ہو نے سے دستہ اپنی جگہ پر نہیں رہتا پس دوسری بات زباں پر لائیں گے اور فرار ہونے والے لوگ جن کی کوئی پناہ گاہ نہ ہوگی آنحضرتؐ کی طرف واپس آئیں گے اور بے شک ہم ابھی بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ وہ جو اپنی زبان سے بیان کریں گے۔ (مجلسیؒ کہتے ہیں کہ شاید وہ خط مشتمل بعض (خلفائے حق) اور آئمہ مخالفین کا ہو یا مشتمل احکام پر ہو کہ اکثر لوگوں کا اس کے مخالف عقیدہ ہے)

(186) ....امام جعفر صادقؑ نے فرمایا بے شک اشعث بن قیس وہ شخص تھا کہ جس نے خود بھی امیر المومنین کے قتل کرنے میں شرکت کی تھی اور اس کی بیٹی جعدہ نے امام حسنؑ کو زہر کھلایا تھا اور اس کے بیٹے محمد نے حسینؑ کے قتل کرنے میں شرکت کی تھی (اشعث بن قیس کندی ان لوگوں میں سے ہے کہ جو ہجرت کے نویں سال راس ہیئت قبیلہ کندہ سے ہے کہ جن کی تعداد اسی (۸۰) آدمی تھی یمن سے مدینہ آئے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا جیسا کہ ابن ہشام نے اپنی سیرت میں لکھا ہے اور اس کے بعد بھی جنگ صفین میں رکاب امیر المومنین میں جنگ کی اور وہ ایک شجاع آدمی تھا لیکن حکمین کے فیصلے کے بعد وہ خوارج میں آ گیا اور جیسا کہ امام نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ کو قتل کرنے میں ابن ملجم لعین کے ہم دست ہوا تھا اور اس کی بیٹی جعدہ نے بھی اپنے ہمسر امام حسنؑ کو جو معاویہ نے اس سے وعدہ کیا تھا اس وجہ سے اس معصوم امام کو زہر دیا اور اس کے بیٹے محمد بن اشعث نے بھی کربلا میں ہزار سواروں کی سرداری سے خون پاک حضرت سید الشہداء کو گرانے اور قتل کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا)

(188) ......ابو اسامہ کہتے ہیں کہ ہم میں بھی کجاوہ امام جعفر صادقؑ میں تھا تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو میں نے ایک سورت شروع کی اور اس کو پڑھا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ پر رقت طاری ہوئی اور انہوں نے گریہ کیا پھر فرمایا اے ابو اسامہ اپنے دل کی حفاظت خدا کی یاد اور اس کے ذکر سے کرو اور (تاریک وسوسہ جو شیطان) دل میں ڈالتا ہے اس سے پرہیز کرو کیونکہ اتفاق سے یا کسی بھی وقت اس میں شک اور تردید دل پر گزرتی ہے کہ (اس کی وضع مبہم قرار پاتی ہے) اس حالت میں نہ ایمان دل میں ہوتا ہے اور نہ کفر اسی طرح جیسے پرانا کپڑا ہوتا ہے یا استخوان بوسیدہ ہوتے ہیں اے ابو اسامہ کیا کبھی اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ کبھی تیرے دل کو چھوڑ دیا جائے تو تم اس میں خیر و شر کو نہ دیکھو اور تم کو معلوم ہی نہ ہو کہ تمہارا دل کس جگہ پر ہے میں نے عرض کیا ہاں میں اس طرح کے حالات سے دوچار ہوا ہوں اور لوگوں کو بھی اس میں دیکھا ہے اور وہ بھی ان حالات سے دوچار ہوئے ہیں فرمایا ہاں کوئی شخص بھی اس سے بچا ہوا نہیں (اور ہر شخص ان حالات سے دوچار ہے) فرمایا جس وقت بھی ایسے حالات پیدا ہوں تو خدا کو یاد کرو اور اس نقطہ (اور وساوس شیطان) سے پرہیز کرو کیونکہ جب کبھی بھی خدا کسی شخص کی خیر و خوبی کو چاہتا ہے تو خدا نقطہ ایمان کو اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اور جب کبھی اس کے علاوہ کوئی اور چیز تیرے دل میں آ جائے جو چاہے تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان وہ دوسری چیز کیا ہے فرمایا اگر وہ اس

کے کفر کو چاہے تو اس کے دل میں کفر ڈال دیتا ہے

(189).....عمرو بن سعید بن ہلال کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے میں نے عرض کیا میں اس طرح ہوں کہ ہر چند سال میں ایک دفعہ آپؑ کی خدمت میں آتا ہوں تو آپؑ مجھے نصیحت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو یاد کرلو اور اس پر عمل کرو فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا سے ڈرتے رہو اور سچ کہا کرو اور ورع کیا کرو اور تلاش و کوشش کیا کرو (امور مذہبی و دینی میں) اور جان لو کہ کوشش ورع کے بغیر فائدہ نہ دے گی اور مبادا اپنی آنکھ سے دیکھو کہ جو شخص تم سے بلند و بالا ہے اور اس سے کچھ بلندی کا مقام دیکھو (اور تم خود اس کو جھڑکو اور سختی سے اس کو کھا جاؤ) اور تمہارے لیے یہ سمجھنے کے لیے کافی ہے اس بارے میں خدا نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ﴿فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ﴾ ہم پس تمہیں نہ ان کے مال تعجب میں ڈالیں اور نہ ان کی اولاد (سورۃ توبہ آیت ۵۵) اور نیز خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ اور دنیا کی حیات میں ہم نے جن جن چیزوں سے کفار کے مختلف گروہوں کو اس غرض سے نفع پہنچا ہے کہ ہم ان کی اس میں آزمائش کریں گے (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۳۱) اور تم ان چیزوں سے ڈرتے رہو (ان چیزوں کے دیکھنے سے کہ وہ لغزش سے دوچار ہوئے ہیں) تو رسولؐ خدا کی زندگی کو یاد کرو کہ بے شک قوت تھی اور آپ ﷺ کی خوراک جو کی روٹی اور آپ ﷺ کی شیرینی کھجور اور آپؐ کا جلانا کھجور کی شاخ تھا اس پر عمل کرو اور جب کبھی بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ تو رسولؐ خدا کی مصیبتوں کو یاد کرو کیونکہ لوگ ہرگز ان کی طرح مصیبت میں مبتلا نہیں ہوئے ہیں۔

رسولؐ خدا کا نصیحت آمیز کلام!.......(190)

......ابو مریم کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنے اونٹ پر سوار تھے اور ہم ایک محفل میں بیٹھے تھے تو رسولؐ خدا وہاں سے گزرے اور یہ اس وقت کی بات تھی کہ جب آپؐ حجۃ الوداع کے سفر سے واپس ہوئے یہاں تک کہ ہمارے پاس پہنچے وہاں پر کھڑے ہوئے اور ہم پر سلام کیا پھر فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے زیادہ لوگوں میں دنیا کی محبت غلبہ کیے ہے اس طرح کہ موت تو اس دنیا میں کسی دوسرے کے لئے ثبت ہو چکی ہے ان کے لیے نہیں اور گویا حق و حقیقت اس دنیا میں ان کے علاوہ کسی اور کے لیے واجب ہوئی ہے اور یہاں تک کہ گویا کہ سرگذشت ان مرنے والوں کی جوان سے پہلے تھے ان کو انہوں نے نہ سنا اور نہ دیکھا ہے (اس وجہ سے کہ) ان کا راستہ بھی یہی تھا جس پر یہ لوگ سفر کر رہے ہیں اور جلد ہی ان کی طرف (جو مر گئے ہیں) پلٹ آئیں گے اور ان مردوں کا گھر قبرستان ہی ہے اور یہ لوگ

ان کی میراث کھاتے ہیں یہ نصیحت ان مرنے والے سے ہمیشہ یہاں رہیں گے الامان الامان کیا وہ ان کے بعد جو پہلے چلے گئے ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے اور ان کو یاد کرنا بھول گئے ہیں اور ہر نصیحت کرنے والے کو بھول گئے ہیں جو حاصل کریں گے کہ کیا یہ خدا کی کتاب میں ہے اور شر کے ہر سرانجام کو جو برا ہے اس سے کیا امن میں ہوں گے اور آسودہ خاطر ہوں گے اور سخت بلاؤں اور پیش آنے والے حادثات کے آنے سے خوف نہیں کرتے

خوش بخت ہے وہ شخص جس کو خدا کا خوف لوگوں کے خوف میں مشغول کرتا ہے خوش بخت ہے وہ شخص کہ جو اپنے عیب کو (دیکھنا وقت کرتا ہے) اپنے برادر ایمانی کے عیوب بیان کرنے سے باز رہتا ہے خوش بخت ہے وہ شخص جو خدا کے لئے تواضع وفروتنی وورع کرتا ہے اور جو کچھ خدا نے اس کے لئے حلال کیا ہے بغیر اس کے کہ وہ میرے طریقہ سے منحرف ہو زہد کرتا ہے اور تازگی و رونق سے بغیر اس کے کہ تغیر میری سنت میں پیدا کرے دوری اختیار کرتا ہے اور میری نیک عترت کی میرے بعد پیروی کرے گا اور تکبر کرنے والوں اور دنیا کے طلب کرنے والوں سے الگ رہے اور وہ لوگ جو میری سنت اور طریقہ کے خلاف بدعت پیدا کرنے والے ہیں اور غیر راستہ جو میرے راستہ اور روش کے علاوہ ہے اس پر چلتے ہیں اور خوش بخت ہے وہ شخص مومن جو غیر معصیت ونافرمانی سے مال حاصل کرے اور غیر معصیت ونافرمانی میں خرچ کرے اور اس کے ذریعے سے وہ کمزوروں اور ضرورت مندوں پر احسان کرے اور خوش بخت ہے وہ شخص جو اپنے اخلاق سے لوگوں کے ساتھ بہتر پیش آئے اور ان کی مدد کرنے سے دریغ نہ کرے اور اپنے شر کو ان سے ہٹائے رکھے اور خوش بخت ہے وہ شخص جو خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرے اور اپنے خرچ سے زیادہ ہو تو اسے مستحق کو عطا کرے اور بے ہودہ بات زیادہ نہ کرے اور برے کاموں سے اپنی حفاظت کرے۔

حکیمانہ نصیحت!......(191)

......معلی بن محمد نے مرفوع بیان کیا ہے کہ بعض حکماء نے (مجلسیؒ نے کہا کہ مراد امام معصوم ہے) بیان کیا ہے کہ فرمایا بے شک زیادہ حق رکھنے والا شخص جو لوگوں کی دولت کا آرزومند ہونا چاہتا ہے وہ بخیلوں سے ہے کیونکہ جس وقت لوگ ثروت مند ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے مال سے کچھ دینے سے ہاتھ تو روک لیتے ہیں او زیادہ حق دار وہ شخص ہے کہ جو لوگوں کی اصلاح وبہتری کی آرزو کرتا ہے ایسے لوگ جو صرف دولت کی آرزو کرتے ہیں معیوب ہیں کیونکہ جس وقت تمام لوگ حالات میں بہتر ہو جاتے ہیں تو وہ اس کی عیب جوئی سے خودداری کرتے ہیں او رزیادہ حق دار وہ شخص ہے جو لوگوں کی طرح عقل مند ہونے کی آرزو کرے جو بے عقل ہیں کیونکہ وہ بے عقل ہیں جو اس کی ضرورت رکھتے ہیں تا کہ وہ دوسرے لوگ ان کی نظر میں کم عقل ہو جائیں لیکن اس کے (برعکس) بخیل ہونے کی آرزو نہیں کرتے اور لوگوں کے فقیر ہونے کی کرتے ہیں اور معیوب لوگ ہرزگی بے بندی دوسروں کے بوجھ کو اٹھانے کی آرزو

رکھتے ہیں اور گناہ گار بے عقلوں کی آرزوں دل میں رکھتے ہیں اس صورت میں کہ جو فقر و ناداری میں مبتلا ہیں اور ضرورت مند ہیں ان کو دینے میں ان میں بخل کے ہوتا ہے اور فساد و تباہ کاری کی کوشش کرتے ہیں اور ان پر عیب لگاتے ہیں اور ان کو معیوب سمجھنے لگ جاتے ہیں اور عقل مند ہونے کی تلافی نہیں کرتا ہے اور نافرمانی و گناہ کرنا بے عقلوں میں موجود ہے

(192)...... حسن بن راشد کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے حسن جب کبھی کوئی ناگوار واقعہ تمہاری طرف رخ کرے تو اس کا شکوہ ہرگز اہل خلاف (اور مخالفین شیعہ) کے سامنے نہ کرو بلکہ اپنے برادر ایمان سے بیان کرو کیونکہ ایک فائدہ تمہیں ان چار فائدوں سے ملے گا یا اتنا مال جو تیری کفایت کرے گا اور یا (جگہ و مقام) کی نشاندہی ہو کہ جہاں سے مدد ہو سکے گی یا دعا کرے گا جو تمہارے بارے میں مستجاب ہوگی اور مشورہ کرنے کا حکم دے گا اور وہ تمہیں فائدہ دے گا۔

امیر المؤمنین کا دنیا سے متعلق خطبہ!......

(193)...... جابر کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے ایک دن خطبہ دیا جو اس طرح تھا فرمایا "حمد خاص خدا کی ہے جو پست کرنے والا (گردنیں بلند کرنے والوں اور) بلندی کی طرف لے جانے والا (اپنے دوستوں اور اپنے اولیاء کو) نقصان دینے والا (مستحقین عذاب و بلا کو) اور فائدہ دینے والا وسیع رحمت والا وہ کہ جس کی ستائش کی جاتی ہے اور اس کے نام سچے اور صحیح ہیں دیکھنے والوں پر محیط ہے اور جو کچھ دلوں میں آتا ہے اس پر بھی محیط ہے اور خدائے بزرگ جس نے موت کو اپنی مخلوق کے درمیان عدالت قرار دیا اور زندگی و حیات پر اپنے فضل واحسان سے انعام فرمایا پس وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور رزق و خوراک کو ہر ایک کے لیئے ایک اندازہ سے مقرر کیا اور اپنے علم و دانش کے ذریعے ایک اندازہ سے تقدیر کو مقرر کیا اور اپنی تدبیر اپنی حکمت کے ذریعہ سے اسے محکم بنایا اور بے شک وہ آگاہ ہے اور بصیر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے اس کے لئے نہ ہونا نہیں ہے جان لو کہ جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور کچھ زمین کے نیچے پوشیدہ ہے اس کا علم رکھتا ہے اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں جو اس کی حمد خالص ہے اس کے خزانہ میں ہے وہ حمد جو فرشتے اور اس کے رسول اس کی حمد کرتے ہیں اس کی حمد جو گنتی میں نہ آتی ہو اور زمانہ اس پر پیشی نہیں کر سکتا اور ہرگز کوئی شخص بھی اس کی مثل نہیں لا سکتا میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں اور اسی سے راہنمائی اور کفایت چاہتا ہوں اور خیر کو اسی سے طلب کرتا ہوں اور اسی سے خوشنودی کا خواستگار ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور خدا واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور اسے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگر چہ یہ مشرکین کو برا ہی کیوں نہ لگے درود ہو خدا کا اس پر اور اس کی آلؑ پر اے لوگو! بے شک یہ دنیا باقی رہنے والا گھر قرار نہیں دیا گیا اور تمہاری مثال اس دنیا میں اس طرح ہے کہ جیسے ایک قافلے کی ہے جو صبح

...کے ظاہر ہونے تک آرام کرتا ہے اور اپنی سواری کو آرام کے لئے چھوڑ دیتا ہے پھر اٹھتا ہے اور کوچ کر جاتا ہے سست رفتاری سے (یا جلدی سے) دنیا میں آیا اور سست رفتار سے (یا جلدی سے) چلا جاتا ہے اور چلے جانے میں کوئی چارہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کا کہ یہاں باقی رہے گا اور اس کے لیے واپس جانے کا راستہ ہی ہے ان کو جلدی پہنچادے گا اور یہ بھی جلدی میں لگے ہیں (لیکن) یہ وہ ہیں کہ جو دنیا سے دل لگائے بیٹھے ہیں اور اس دنیا سے جانے میں بے فکر ہیں یہاں تک کہ ان کی روح قبض ہوگی اور لوگوں کے گھر پہنچے ہیں کہ ان کی شام ختم ہوگئی ہے اور سب کچھ خشک ہوگیا (اور قدرت اور قوت ان کے ہاتھ سے چلی گئی ہے) اور جو ان سے پہلے گزرے ہیں ان کی ان کو نہ خبر ہے اور نہ ہی ان کے آثار باقی ہیں کہ ہی اس دنیا میں زندگی گزاری ہے اور جلد بہت ہی آخرت کی طرف جا پہنچے ہیں اور تم ان کے گھروں میں آگئے ہو اور ان کے آثار ختم ہوگئے سواری تمہیں بہتر طریقے سے لے جا رہی ہے یہ اس راستے پر ہے جو نہ خستگی رکھتا ہے اور نہ سستی اس دن کی طرح جو تمہیں رنج و تعب کے سامنے لے جائے اور رات کو تمہاری جانوں کو ساتھ ہی لے جائے گا اور تم (اور تمہاری وضع) نہ رہے گی اور تمہارا حال ان کی وضع و حالت جیسا ہو جائے گا وہ راستہ کہ جس پر وہ گئے ہیں وہ تمہارے لیے نمونہ ہیں اس دنیا کی زندگی تمہیں فریب نہ دے بے شک تم اس دنیا میں نئے مسافر داخل ہوئے ہو اور موت بھی تم تک آپہنچے گی وہ تمہارے بدنوں اور تمہاری جانوں کی طرف آجائے گی اور وہ سواری جس کا تو سوار ہے وہ تمہیں تمہارے اعمال کو ثواب وعقاب و جزا و حساب تک پہنچادے گی

پس خدا رحمت کرے اس شخص پر کہ جس کا نگران خود خدا ہو اور گناہوں سے الگ رہے اور دل کی خواہش سے جنگ کرے اور اپنی آرزوؤں کو جھوٹ سمجھے وہ شخص جو اپنے سرکش نفس کو تقویٰ اور پرہیزگاری سے مہار کیے ہوئے ہے اور لگام (لجام) خوف خدا سے اپنے دھن میں ڈالے اور اپنی مہار کو خدا کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری میں کھینچنے والا ہے اور دھن کو اس لگام سے خدا کی نافرمانی اپنے سے باز رکھے ہے تو وہ شخص قیامت کے دن کو دیکھتا ہوگا اور جو ہر حالت میں اپنی موت کے انتظار میں ہے تو وہ ہمیشہ غور و فکر میں لگا رہے گا اور اس کی رات کی بے خوابی اس کے مراتب کی طرف متوجہ ہوگا طولانی اور دراز ہوگی اور دنیا میں خستہ حالت میں ہوگا اور روگردان ہوگا اور سفر آخرت کی کوشش میں ہوگا اور وہ شخص جو صبر اور بردباری کو مرکب (اور) اپنی نجات کا ذریعہ بنائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کو اپنی موت کا توشہ اور یہاں رہتے ہوئے دردوں کو جو جلانے والے ہیں اپنی زندگی میں اپنائے ہے اس وجہ سے (گزرے ہوؤں) سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور اپنے آپ کو ان سے سنجیدہ کرتا ہے اور دنیا اور دنیا کے لوگوں کو چھوڑ دیتا ہے حقائق دین کی سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے (آئین کے طریقہ سے) علم حاصل کرتا ہے اور اپنے دل کو روز قیامت کے سنگین بار کی یاد کرتا ہے اور (اس روسے) سونے والے بستر کو اس نے لپیٹ دیا ہے اور اس پر سونے سے دوری اختیار کرلی ہے اور اپنے دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا اور (خرقہ) اور عبادت

خدا میں مشغول ہے خدا کی خاطر خاشع وفروتنی کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان کر کے (اسے جھکا کر خاک پر رکھتا ہے) اس طرح سجدے کرتا ہے اور پوشیدہ حالت میں خدا کے حضور خاشع ہے اور اس کے آنسو جاری ہوں اور اس کا دل لرزاں ہو اور آنسو کا ایک سیلاب اس کی آنکھوں سے جاری ہو اور خوف خدا سے اس کے بدن کا ایک ایک جوڑ لرز رہا ہو شوق اور اس کی رغبت جو کچھ خدا کے پاس ہے بہت زیادہ ہو اور اس کا خوف اس سے سخت ہے زندگی میں اس قدر جو عمل اس نے کیے ہیں اس سے خوشنود ہے اور جو نیک اعمال اس کے ظاہر ہوئے ہیں اس سے بہت کم ہیں جو اس نے پوشیدہ اور صحت میں اور اظہار فضل وعلم میں) اس سے وہ زیادہ کم ہیں جو وہ جانتا ہے اور اس پر اکتفا کرتا ہے۔ یہ وہ ہیں کہ ان کو خدا نے ودیعت کیا ہے (اور حوالے کیا ہے) ملکوں اور شہروں میں کہ خدا ان کے ذریعہ سے مصیبت کو اپنے بندوں سے دور کرتا ہے اگر کوئی ایک بھی ان سے عمل کرنے کے لئے خدا کی قسم کھائے تو خدا اس عمل کو انجام دلاتا ہے یا کسی شخص سے نفرت کرے تو خدا اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے راز کو سنتا ہے (اور اس کے دل کو مضبوط کرتا ہے) اور اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور خدا اس کے عمل کے سرانجام (اور پیروی کرنے کو) تقوٰی و پرہیزگاری کے ذریعہ مقرر کرتا ہے اور خدا نے بہشت ماوٰی کو پرہیزگاروں کا مسکن قرار دیا ہے اور ان کا اس مقام کو چاہنا بہترین چاہتوں میں سے ہے (اور یہ وہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز مانگو تو کہو) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ (یعنی خدایا تو منزہ ہے) ان کے مولا نے ان کو بلایا ہے جو کچھ انہوں نے مانگا ہے ان کو عطا کیا گیا ہے اور جو اس مقام پر ان کی آخری خواہش یہ ہے وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔حمد خاص خدا کی ہے جو عالمین کا پروردگار ہے

حضرت علیؑ کا ایک اور خطبہ!......(194)

......امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ خطبہ امیر المؤمنینؑ نے جمعہ کے دن بیان فرمایا، ستائش وحمد اس خدا کی جو اس ستائش حمد کے لائق ہے اور سرپرست اور سرانجام اور اس کا مقام ہے اور وہ آغاز کرنے والا ہے وہ برتر بزرگ تر اور عزت واکرام والا ہے اس کی کبریائی یگانہ ہے تمام نعمتیں اسی یکتا کی ہیں اس کی عزت غالب اور اس کا قہر مسلط ہے اور اس کی قوت گھیرے ہے اور اس کی قدرت محیط اور نگہبان اور اس کی جباریت (اس کا مقام جباریت) ہر چیز سے بلند تر ہے اور احسان ونعمت اس کی بخشش سے قائم ہے اور عطا کرتا ہے اور اس کے فوائد اس کی شان زیادہ عطا کرنا ہے وہ رزق کو وسعت دینے والا ہے اور اپنی نعمتوں کو کامل کرنے والا ہے اور اس کی ان نعمتوں پر جو بے شمار ہیں اور پے در پے احسان کرنے والا ہے اس کے سامنے میں اس کی حمد کرتا ہوں اور ستائش کہ جو اس کے جلال وبزرگی اور اس کی شان وشوکت کے لئے موزوں ہے اور نعمتوں کے اندازہ سے جسے اس کی بزرگی گھیرے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ اول ہے اور جو چیز بھی ہے وہ اس پر ہر

چیز سے پہلے ہے (یعنی اس پر پیشی کرنے والی کوئی چیز نہیں) اوراس کی پائندگی سب پر مسلط ہے اور یا نگہبان) ہے خلائق کا یگانہ پروردگار ہے ازل سے ہے اور وہ ہمیشہ ابد تک رہے گا اور لوگ اس کا اعتراف کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمدؐ اس کے عبد اور اس کے رسولؐ ہیں اور اس کے برگزیدہ ہیں اس کی تمام پیدا کردہ مخلوق سے اپنے علم کے ذریعے اسے برگزیدہ کیا اور اپنی وحی کے لئے اس کا انتخاب کیا اور اپنے راز پر اسے امین بنایا اور خلق کے لئے اسے پسندیدہ کیا اور بڑے کار نبوت کے لئے اسے قرار دیا اور اسے روشنی قرار دیا اپنے دین کے احکامات اور اپنے راستوں کے لئے اس کو اختیار کیا اس کو اپنی رحمت کا سبب اور وسیلہ قرار دیا اور اس وقت کہ جب رسولوں کے بعد فترت کا زمانہ تھا وہ خاموشی علم و دانش اور قوموں کے اختلافات اور حق کے طریقہ سے گمراہی اور لوگوں کی اپنے پروردگار سے جہالت اور انکار بعث (موت کے بعد کی زندگی سے) اور دوسری سرائے کا وعدہ دینے کے لئے اس کو مبعوث کیا اسے تمام لوگوں نے ... بھیجا اور تمام عالمین کے لئے رحمت قرار دیا اور وہ عظیم کتاب جو بلند و برتر ہے وہ اسے دی اور اس کی تفسیر و بیان کرنے والی اور اسے واضح کرنے والی بنایا اور اس کو عزیز بنایا اور اس کی حفاظت کی کہ اس میں باطل راہ نہ پاسکے نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے اور یہ خدائے بلند و بزرگ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو حکیم و حمید ہے اس کتاب میں لوگوں کے لئے مثالیں دی گئی ہیں اور آیات کو اس میں مختلف قسموں سے بیان کیا شاید کہ وہ عقل استعمال کریں اس میں حلال و حرام کو بیان کیا اور اپنے بندوں کے لئے اس میں اپنا دین و آئین مقرر فرمایا یہ ان کے لئے عذر اور خوف دلاتا ہے اور یہاں تک کہ یہ لوگوں کے لئے رسولوں کے بعد حجت و ذریعہ قرار دیا اور لوگوں کے لئے جو خدا پرست ہیں ذریعہ تبلیغ قرار دیا اور آنحضرتؐ نے بھی اپنی رسالت کے دور میں اس کی تبلیغ کی ہے اور اس نے راہ خدا میں جہاد کیا ہے اور یہاں تک کہ ان کو موت آ پہنچی اور اسی کی عبادت کرتے رہے خدا کا درود و سلام کامل ان پر اور ان کی آلؑ پر ہو

اے خدا کے بندو، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اپنے آپ کو بھی تقویٰ (و ترس) خدا کی نصیحت کرتا ہوں کہ جس نے کاموں کا آغاز اپنے علم سے کیا اور اس کی وعدہ گاہ تمام چیزوں کے لئے کل قیامت کا دن ہے اسی کی طرف سب نے جانا ہے ان سب نے فنا ہونا ہے تمہارا فنا ہونا اور تمہارے گزرے ہوئے دنوں کا اور تمہاری عمر کا ختم ہونا اور تمہارے زمانے کا منقطع ہونا یہ سب کچھ اس کی قدرت میں ہے اسی طرح اس میں جلدی ہے کہ یہ دنیا جو تمہارے اور ہمارے پاس ہے چل دے گی اسی طرح کہ جس طرح ہم سے پہلے والوں سے چلی گئی ہے پس اے خدا کے بندوں تم اپنی کوشش و تلاش و جستجو سے اس دنیا میں اپنے راستے کے لئے ذخیرہ کرلو اس چھوٹے دن میں اس بڑے دن کے لئے اور جو آخرت تک لمبا ہے کیونکہ یہ دنیا عمل اور کوشش کی جگہ ہے اور آخرت باقی رہنے والا گھر ہے اور جزا والا گھر ہے اس دنیا سے پہلوتہی کرو کہ بے شک فریب کھانے والا وہ شخص ہے جو اس دنیا کا فریفتہ ہوا ہے اور ہرگز دنیا اس صورت میں جو اس کی آرزو اور رغبت کرنے والے ہیں

اور اس سے محبت کرنے والے ہیں اور اس سے دل لگانے والے ہیں اور اس کے فریفتہ کو پہنچے اور اس بارے میں خدا فرماتا ہے، کہ تم تجاوز نہ کرو (اور زیادہ نہ ہو کہ وہ فرماتا ہے) (زندگی کی مثال اس دنیا میں یہ ہے) ﴿كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ﴾ مثال اس پانی کی سی ہے کہ جس کو ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ زمین سے وہ نباتات جس کو آدمی اور جانور کھاتے ہیں مخلوط ہو گئے (سورہ یونس آیت نمبر ۲۴) (پھر اس سے آگے اس آیت میں فرماتا ہے یہاں تک کہ جب زمین کی اس سے زینت ہوئی اور وہ بن سنور گئی او راہل زمین نے یہ خیال بھی کر لیا کہ اب ہم اس پر قابو پانے والے ہیں تو یکا یک ہمارا عذاب رات کو یا دن کو آ پہنچا اور اس کا ایسا ڈھیر کر دیا گویا کل وہ کوئی چیز ہی نہ تھی اس طرح سے ہم ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کریں مفصل طور پر آیتیں بیان کرتے ہیں) اس وجہ سے تم ہرگز اس دنیا سے نعمت کو اپنے قابو نہیں لا سکتے سوائے اس کے کہ اس کے لئے گریہ وزاری آہ وبکا کرو تو امن سے ملیں گی اور سایہ آسائش اور امن میں نہ آ سکو گے سوائے اس کے کہ جب تمہارے گھروں میں کوئی مصیبت و بلا نازل ہو یا اسے دگرگوں کر دے اور نعمت تم سے ٹل جائے اور عافیت وتندرستی ختم ہو جائے اور تم پر خوف طاری ہو گذشتہ اس سے کہ موت بھی تمہارے پیچھے ہے اور قیامت میں روکنے والا خوف بھی ہے اور اس وقت سخت توقف خدا کے حضور میں ہوگا جو انصاف کرنے والا ہے عادل ہے وہ بھی تمہارے سامنے ہے کہ ہر شخص نے جو کچھ اس دنیا میں کیا ہوگا اس کا بدلہ پائے گا یہاں تک کہ کسی شخص نے برائی کی ہوگی تو اس کی سزا پائے گا اور جس شخص نے اچھائی کی ہوگی تو وہ اسے اپنے نیک عمل کی جزاء پائے گا جو اس کی رضا کے لئے کیا ہوگا اور اس میں جلدی کرتے رہو بے شک وہ نزدیک ہے اور قبول کرنے والا ہے خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں قرار دے کہ جو وہ عمل کرتے ہیں جن کو خدا پسند کرتا ہے اور اس سے دور کرتے ہیں جو خدا کو غصہ اور غضب ناک کرتے ہیں پھر بے شک جو بہترین داستانیں نصیحت کرنے والیں زیادہ فائدہ دینے والیں ہیں وہ کتاب خدا کا ذکر کرنے پڑھنے میں ہیں خدا فرماتا ہے ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ جس وقت قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (سورہ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں راندہ درگاہ حق شیطان سے، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سہارا اللہ کے نام کا جو سب کو فیض پہنچانے والا مہربان ہے خدا فرماتا ہے ﴿وَالْعَصْرِ۔ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ وقت عصر کی قسم بے شک انسان نقصان

میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی پیروی کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں (سورۂ عصر) خدا فرماتا ہے ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ (محمدؐ و آلِ محمدؐ) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان لانے والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کامل جیسا کرنے کا حق ہے (سورہ احزاب آیت ۵۶)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ تَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ رحمت بھیج محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اور برکت دے محمدؐ آلِ محمدؐ کو اور تہنیت بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور سلامتی بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی اور برکت دی اور رحم کیا اور تہنیت کی اور سلامتی بھیجی ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ پر اس لئے کہ تو قابلِ حمد و بزرگوار ہے خدایا محمدؐ کو مکمل وسیلہ و شرف و فضیلت و منزل ارجمند عطا فرما خدا محمدؐ و آلِ محمدؐ کو شرافت کی نظر سے بزرگ ترین اپنی مخلوق سے روز قیامت بلند فرما اور وہ نزدیک ترین جگہ جو تیرے نزدیک ہے ان کے لئے مقرر فرما اور ان کو برومند ترین آبرومندوں میں سے اپنی بارگاہ میں قیامت کے دن قرار دے اور بلند ترین مقام اور حصہ کو ان کو عطا فرما خدایا اشرف ترین مقام اور بخشش سلام و شفاعت اسلام محمدؐ عطا فرما خدایا ہمیں بھی بغیر اس سر جھکانے کے اور پیمان شکنی اور نہ پشیمانی (بدکرداری سے) اور نہ (آپ کے احکام) کے تبدیل کرنے کے بغیر ملحق فرما اس دعا کو قبولیت تک پہنچا اس دعا کو اے معبود برحق (اس خطبہ کو بیان کیا) پھر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گئے اور دوبارہ اٹھے اور فرمایا میں تعریف کرتا ہوں اس کی جو اس کا حق دار ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اس سے ڈریں اور حمد اسی کی ہے اور تم سے بلند ترین وہ ہے جو اس سے تقوٰی کرے (خوف کر) اور پرہیز رکھے اور زیادہ حق دار وہ شخص ہے کہ جو اس کی بزرگی اور تمہید بیان کرتا ہے اور اس میں حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس کی بے نیازی کی اور اس کی بزرگی کی اور اس کی بخشش کی اور اس کی نعمتوں کی جو پے در پے ہیں اور اس کی نیک آزمائش کی اور میں ایمان رکھتا ہوں اس کی اس راہنمائی پر جیسا کہ اس پر کوئی خاموش نہیں ہوتا اور اس کا نور افشا کم نہیں ہوتا اور اس کی دستاویز سست نہیں ہوتی اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں ہر شر ہر شک و تردید اور ان فتنوں کی تاریکی سے جو نقصان دینے والے ہیں اور اس خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں ان گناہوں کی جو مجھ سے گناہ ہوئے ہیں اور برے

کاموں سے اپنی حفاظت چاہتا ہوں اور ناپسند آرزوؤں سے حفاظت چاہتا ہوں اس ہجوم کے وقت کے آنے سے جو سب سے زیادہ خطرناک ہے اور اہل شک کے ساتھ رہنے اور تردید کرنے والے کے ساتھ ہونے اور ان کاموں سے جو تباہ کار لوگ ناحق روئے زمین پر انجام دیتے ہیں اور میں ان سے راضی تھا اس کی معافی چاہتا ہوں خدایا، ہمیں معاف کردے اور ان تمام مردوں اور عورتوں کو جو ایمان دار ہیں اور وہ جوان میں سے زندہ ہیں اور وہ جو ان میں سے مر گئے ہیں معاف کر دے وہ لوگ جو دین و آئین تیرے پر اور تیرے پیغمبر کی ملت پر وفات پا گئے ہیں خدایا ان کے اچھے اعمال قبول فرما اور ان کے برے اعمال اور ان کے گناہوں سے درگزر فرما اور اپنی رحمت و مغفرت و خوشنودی ان پر زیادہ کردے اور جو ان کے مرد زندہ ہیں ان کو معاف کردے اور ان عورتوں کو جو ایمان والی ہیں معاف کردے یہ تجھے واحد ہونا جانتے ہیں اور پہچانا ہے اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی ہے اور تیرے دین سے تمسک رکھا ہے اور تیرے واجبات کو انجام دیا ہے اور تیرے پیغمبر کی اقتداء کی ہے اور تیری روشن وسنت کو قائم کیا ہے اور تیرے حلال کو حلال جانا اور تیرے حرام کو حرام جانا اور تیرے عتاب سے خوف زدہ ہیں اور تیرے طرف سے نیک جزا کے امیدوار ہیں اور تیرے دوستوں کو دوست اور تیرے دشمنوں کو دشمن رکھتے ہیں خدایا ان کی نیکیوں کو قبول فرما اور ان کی بدیوں سے درگزر فرما اور اپنی رحمت سے ان کو صالحین بندوں میں سے قرار دے اے معبود برحق آمین

معنی محافظ و سائب!......(195)......ابوحمزہ کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا ہر مومن محافظ (نگہبان) رکھتا ہے اور سائب (عطا و حصہ) رکھتا ہے میں نے عرض کیا کہ جو اس ولایت (یعنی اس کے درمیان سے چلے جانے) کی حفاظت کرتا ہے اور مومن کی طرف وہ جہاں کہیں بھی ہو اس کے ذریعہ سے نگاہ رکھتا ہے اور پھر سائب (حصہ دار) اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مژدہ ہے خدا نے ان کے ذریعہ سے مومن کو ہر حالت میں اور جس جگہ پر بھی ہے خوشخبری دیتا ہے

(196)......حلبی کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لوگوں سے ملا کرو اور ان کو آزمایا کرو جب تم ان کو آزماؤ گے تو ان سے جو برا ہو گا ظاہر ہو گا (مجلسیؒ کہتے ہیں ان کی خاطر کہ جب انسان لوگوں سے ملتا ہے اور اس وقت میں وہ برائی اس انسان کے لئے ظاہر ہو جاتی ہے اور یہی موجب ہے کہ ان سے برا سامنے آجاتا ہے اور ظاہر ہو جاتا ہے)'

(197)......بکر بن صالح کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لوگ معدن ہیں جیسا کہ سونے اور چاندی کے معدن ہیں پس جو کوئی بھی زمانہ جاہلیت کو بنیاد اور اصل جانتا ہے (اور عنصر پاک سے ہوا یا اہل شرف سے ہوا ہے) تو اسلام میں بھی وہ یہی بنیاد و اصل رکھے ہوئے ہے

داستان کوہ زورا!......(198)......معاویہ بن وہب کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے ابن ابو عقب ۔ کے شعر کے بعد تمثیل دی اور کہا ظہر کے وقت لوگ زورا میں ۸۰ ہزار لوگ ان سے اس اونٹ کی طرح ہیں جو قربانی دیا جاتا ہے اور دوسری روایت میں کلمہ البدن کی جگہ البزل ہے (اور اس کے معنی قوی اونٹ کے ہیں) پھر مجھ سے فرمایا زورا کو پہچانتے ہو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان میں کہتا ہوں زورا یہی بغداد ہے فرمایا نہیں پھر فرمایا کیا تم رے گئے ہو میں نے عرض کیا ہاں فرمایا چوپایوں کے بازار گئے ہو عرض کیا ہاں فرمایا وہ سیاہ پہاڑ کہ جس کے دائیں طرف جادہ ہے دیکھا ہے یہی زورا ہے کہ ان کے ۸۰ ہزار جو کہ ان کے ۸۰ نفر ہیں وہ فلاں کے فرزند وہ تمام جو خلافت کے قابل ہیں اس جگہ پر قتل ہوں گے میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان سارے قتل ہوں گے فرمایا وہ قتل ہوں گے جو اولاد عجم سے ہیں

(199)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا خدا فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا﴾ اور جس وقت ان کو ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے (سورہ فرقان آیت نمبر ۷۳) فرمایا یعنی اپنے دیکھنے سے عقیدہ رکھتے اور شدہ..و تردید نہیں کرتے ہیں

(200)......حماد بن عثمان کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا اس آیت کے بارے میں ﴿وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ﴾ اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ وہ کچھ عذر معذرت کریں (سورہ مرسلات آیت نمبر ۳۶) فرمایا خدا کی بزرگی اور عدالت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ بندہ کا کوئی عذر ہو اور وہ نہ سنے کہ وہ اپنے پاس سے اس کو بیان کرے بلکہ یہاں مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے کرتوت کے سبب ایسا مبہوت ہوگا گویا فالج زدہ ہے اور وہ ایسا شخص ہے جو محکوم ہے اور اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا

(201)......محمد کناسی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں کہ خدا فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا خدا اس کے بچاؤ کی راہ پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا (سورہ طلاق آیت نمبر ۳) فرمایا ان سے مراد ہمارے شیعوں میں سے وہ لوگ ہیں جو کمزور اور مفلس ہیں ان کے پاس نہ خرچ ہے اور نہ سواری کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور ہماری حدیثیں سنیں اور ہمارے علم سے فائدہ اٹھائیں اور ہمارے کمزور شیعوں تک پہنچائیں اور وہ ہماری حدیث کی حفاظت کریں لیکن یہ مالدار اسے ضائع کر دیتے ہیں پس کچھ اور لوگ ہیں جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور

خود تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور ہمارے پاس آکر حدیثیں سنیں پس وہ تو ان کو یاد رکھتے ہیں اور [illegible]
ایسے لوگ ہیں جن کے لئے خدا اس طرح رزق مقرر کر دیتا ہے اور ان کو ہمارا علم اس طرح پہنچاتا ہے کہ ان کو کوئی [illegible]
ہوتا اور خدا کے اس کلام کی تفسیر ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ آیا تمہارے پاس ڈھانپنے والی (مصیبت [illegible]
بھی پہنچا ہے (جو حادثہ ہوا) تم تک یہ بات پہنچی ہے (سورہ غاشیہ آیت نمبر ۱) فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں [illegible]
پاس آتے ہیں (لیکن ان کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) پھر خدا فرماتا ہے ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ﴾ جو نہ تو موٹا ہی کرے گا اور نہ بھوک سے ہی بچائے گا (غاشیہ آیت نمبر ۷) فرمایا یعنی ان کو فائدہ نہ دے گا اور ان کو بے نیاز نہ کرے گا اور نہ ہی ان کا اس طرح امام کے پاس آنا فائدہ دے گا اور نہ ہی امام کے پاس ان کا بیٹھنا ان کو بے نیاز کرے گا

داستان اہل جمل!

(202)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ کسی راز میں تین ایسے شریک نہیں ہوتے کہ وہ خود ان کا چوتھا نہ ہو اور نہ پانچ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ان کا چھٹا نہ ہو اور نہ اس سے کم ہوتے ہیں نہ اس سے زیادہ مگر یہ کہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں وہ خود ان کے پاس ہوتا ہے پھر جو کچھ وہ کر چکے ہیں قیامت کے دن وہ ان کو جتلائے گا بے شک خدا ہر بات کا جاننے والا ہے (سورہ مجادلہ آیت نمبر ۷) فرمایا یہ آیت فلاں اور فلاں اور ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمٰن بن عوف اور سالم مولی ابو حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ انہوں نے اپنے باہمی مشورہ سے ایک نوشتہ لکھا تھا اور آپس میں اس کا پختہ عہد کر لیا تھا کہ اگر محمدؐ کا انتقال ہو گیا تو ہم بنی ہاشم میں نبوت و خلافت کو ہر گز جمع نہ ہونے دیں گے پس خدا نے اس آیت کو نازل کیا ﴿أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۔ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ﴾ آیا انہوں نے کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو ہم بھی پکا ارادہ کرنے والے ہیں یا وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کے راز کو اور خفیہ باتوں کو سنتے نہیں (ہم) ضرور (سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھتے جاتے ہیں (سورہ زخرف آیت نمبر ۷۹ - ۸۰) فرمایا، یہ دونوں آیتیں بھی ان ہی کے بارے میں اسی دن نازل ہوئی تھیں

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ شاید تم یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ وہ دن جس دن حسینؑ قتل ہوتے (وہ) اس دن کی طرح (شوم) تھا جس دن ان لوگوں کے درمیان یہ نوشتہ لکھا گیا تھا (نہیں یہ دن شوم نہ تھا) اور اس طرح یہ خدا کے علم میں پہلے تھا اور خدا نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے آگاہ بھی کیا تھا کہ اگر یہ نوشتہ (ننگین) لکھا جائے تو حسینؑ قتل ہوں گے اور زمام داری اور حکومت بنی ہاشم کے ہاتھ سے نکل جائے گی اور تمام کا تمام یہی ہوا میں نے عرض کیا اس آیت کی تفسیر کیا ہے خدا فرماتا ہے ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ﴾ اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرا دو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے انصاف سے ان دونوں کے مابین اصلاح کرو عدل کے ساتھ (سورہ حجرات آیت نمبر۹) فرمایا مراد ان دو گروہوں سے مسلمان ہیں اور اس آیت کی تاویل جنگ بصرہ (و جنگ جمل) سے ظاہر ہوئی اور اس آیت کے اہل یہی تھے اس لئے کہ وہ لوگ جناب امیر المومنینؑ سے باغی ہو گئے تھے اور انہوں نے شورش کر دی تھی پس اس وقت امیر المومنین کا اہل بصرہ سے لڑنا اور ان کو قتل کرنا ضروری تھا کہ وہ لوگ حکم خدا کی طرف لوٹ آئیں اور اگر وہ حکم خدا کی طرف رجوع نہ کرتے تو امیر المومنینؑ پر ان لوگوں کے قتل میں تلوار نہ روکنا اس حد تک لازم تھا کہ وہ لوگ اپنی اپنی رائیوں اور ذاتی نظریہ سے عدول کر کے خدا کی طرف رجوع کر لیتے کیونکہ وہ لوگ اول تو امیر المومنینؑ کی رغبت کے ساتھ بیعت کر چکے تھے پھر باغی ہو گئے تھے اور انہوں نے تجاوز کیا تھا اور خدا کا حکم بھی تھا امیر المومنینؑ پر یہ بھی واجب تھا کہ اہل بصرہ پر جب فتح حاصل ہو جائے تو وہ جناب موافق حکم خدا ان لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کریں جیسا کہ رسولؐ خدا نے بعد فتح اہل مکہ پر احسان کیا اور ان کی خطائیں بخش دیں بعینہ یہی برتاؤ بے کم و کاست امیر المومنینؑ نے بصرہ والوں سے کیا میں نے عرض کیا اس آیت کی تفسیر کیا ہے ﴿وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ﴾ اور الٹی ہوئی بستیوں کو اسی نے پٹخا۔ (سورہ نجم آیت نمبر ۵۳)

فرمایا یہ لوگ بھی اہل بصرہ کے ہیں اور الٹی ہوئی بستی اسی بصرہ سے مربوط ہے میں نے عرض کیا اس آیت کا کیا مطلب ہے ﴿وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ﴾ اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والوں کی ان کے رسول ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے (سورہ توبہ آیت نمبر ۷۰) فرمایا اس سے مراد قوم لوطؑ ہے اور ان کی بستیاں ہیں جو الٹ دی گئی تھیں اور ان کا اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر ہو گیا تھا

(203)......حنان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ سلمان قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ مسجد (مدینہ) میں تھے تو انہوں نے اپنے نسب ونسل کا ذکر شروع کیا اور ہر ایک اپنے نسب کو بلند و بالا لے گیا یہاں تک کہ سلمان تک پہنچے اور عمر بن خطاب نے ان سے کہا تم بیان کرو کہ تم کون ہو اور تیرا باپ کون ہے اور اصل ونسب تیرا کیا ہے سلمان نے کہا میں سلمان ہوں اس کا فرزند ہوں جو خدا کا بندہ تھا اور میں گمراہ تھا اور خدا نے محمدؐ کے ذریعہ مجھے تونگر بنا دیا میں غلام تھا اور خدا نے محمدؐ کے وسیلہ سے مجھے آزاد کیا میرا نسب یہ ہے اور یہ ہے کہ کسی بھی شخص کا اصل نسب اس کا دین اور اخلاق ہے میرا حسب رسولؐ خدا اس وقت جس وقت سلمان اس گفتگو میں مشغول تھے اور ان سے بیان کررہے تھے تو ان کے پاس آئے پس سلمان نے آنحضرتؐ سے عرض کیا اے رسولؐ خدا میں ان سے اپنے ہاتھوں کو ان سے کس طرح کھینچوں اور ان کے پہلو میں میں بیٹھوں یہ اپنے نسبوں کو بیان کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنے نسب کو بلند و بالا بیان کرتا ہے اور مجھ تک آجاتا ہے عمر بن خطاب نے مجھ سے کہا کہ تم کون ہو تمہارا اصل ونسب کیا ہے تو پیغمبرؐ نے فرمایا اے سلمان تم نے ان کے جواب میں کیا کہا عرض کی میں نے ان سے کہا میں سلمان خدا کے بندے کا بیٹا ہوں اور میں گمراہ تھا اور خدا نے محمدؐ کے وسیلہ سے میری ہدایت کی اور میں بے نوا تھا اور خدا نے محمدؐ کے ذریعے سے مجھے تونگر کیا اور میں غلام تھا اور خدا نے محمدؐ کے ذریعہ سے مجھے آزاد کیا میرا اصل نسب رسولؐ خدا نے فرمایا اے گروہ قریش کسی بھی مرد کا حسب اس کا دین ہے اور اس کی مروت اور اس کا اخلاق ہے اور اصل اور اس کا نسب اس کی عقل وخرد ہے خدا فرماتا ہے ﴿إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ بے شک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری شاخیں اور قبیلے بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر لیا کرو یقیناً خدا کے نزدیک تم میں سے سب زیادہ قریب وہ ہے جو تم سے زیادہ پرہیز گار ہے (سورہ حجرات آیت نمبر ۱۳) پھر رسولؐ خدا نے سلمان سے فرمایا ہرگز ان میں سب سے کوئی بھی کسی حوالے سے تم پر برتری در فضیلت نہیں رکھتا سوائے تقوٰی اور (خوف) خدا کے اور اگر تیرا تقوٰی ان پر سے زیادہ ہوگا تو تم ہی ان برتری رکھتے ہو۔

(204)......عمر بن مسلم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس وقت علیؑ (ظاہری) حکومت تک پہنچے اور منبر پر گئے تو انہوں نے خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا خدا کی قسم میں ایک درہم کو بھی تمہارے بیت المال سے کم نہ کروں گا جب تک میں یثرب میں ایک درخت کھجور کا رکھتا ہوں اور تم اپنے نفسوں کی طرف رجوع کرو اور میری سچی بات خود اپنے آپ سے پوچھو اور دیکھو کہ کیا میں (کس قدر ممکن ہے) کہ میں خود کو روکتا ہوں اور تمہیں کو دیتا ہوں اور فرمایا کہ اس حالت میں عقیل اٹھے اور کہا خدا کی قسم کہ تم نے مجھے مدینہ کے ایک کالے آدمی کے برابر قرار دیا ہے فرمایا بیٹھ جاؤ کیا تیرے سوائے اس جگہ

پر اور کوئی نہ تھا کہ وہ بات کرتا اور تم ان کالوں پر کوئی برتری اور فضیلت نہیں رکھتے سوائے سابق دین کے یا تقوای و پرہیز گاری کے۔

(205)......ابو عبیدہ کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا صفا کے پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا اے بنی ہاشم اور اے بنی عبد المطلب بے شک میں خدا کا پیغمبرؐ ہوں اور تمہاری طرف آیا ہوں اور تمہاری نسبت تم پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور بے شک میں اپنے اعمال کا ذمہ دار ہوں اور تم میں سے ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور یہ نہ کہو کہ محمدؐ ہم میں سے ہے اور ہم بھی ان کے پیچھے جانے والے ہیں (اور اسی طرح وہ جنت میں جائیں گے تو ہم بھی اسے کہ خاندان سے ہیں اور جنت میں جائیں گے) خدا کی قسم کوئی بھی میرا دوست نہیں ہے کوئی بھی شخص نہ تم سے ہے اور نہ تمہارے علاوہ اے اولاد عبد المطلب سوائے تقوای کرنے والوں اور پرہیز گاروں کے مگر (اے اولاد عبد المطلب) اس طرح نہ ہونا کہ میں قیامت کے دن تمہیں دیکھوں کہ تم نے دنیا کو اپنی پشت پر اٹھایا ہوا ہو اور دوسرے لوگوں کو دیکھوں کہ وہ اپنی آخرت کو لے آئے ہیں مگر بے شک میں خود اپنا عذر تمہارے اور اپنے اور خدا کے درمیان تمہارے بارے میں پیش کروں (اور جو کچھ شرط پہچانے کی تھی وہ تم سے بیان کر دی ہے)

(206)......زرارہ کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوں اور لوگ ہر طرف سے اس پہاڑ پر چڑھے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب کافی لوگ جمع ہو گئے تو وہ پہاڑ آسمان کی طرف بلند ہو گیا اور لوگ اس کے اطراف سے نیچے گرنے لگے یہاں تک کہ ایک آدمیوں کا گروہ جو چھوٹا سا تھا اس کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا اور یہ کام پانچ دفعہ ہوا اور ہر دفعہ ان ہی لوگوں کو نیچے گراتا رہا اور یہ چھوٹا گروہ ہی باقی رہتا تھا اور جان لو کہ قیس بن عبد اللہ بن عجلان اس گروہ میں تھا جو چھوٹا سا اپنی جگہ پر رہتا تھا (قیس بن عبد اللہ ظاہراً آنحضرتؑ کے اصحاب میں سے ایک ہوا ہے اگر چہ اس کا نام کتب رجال میں درج نہیں ہے)۔

زرارہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت پانچ سال (اور دوسرے نسخہ میں ہے دو سال) سے زیادہ وقت نہ گزارا تھا کہ اس دنیا سے چلے گئے

(207)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر خواب دیکھا تو خواب میں اس سے کہنے لگے مدینہ جاؤ اور امام باقرؑ کے جنازہ کو پڑھو اور فرشتے ان کو بقیع میں غسل دیتے ہیں وہ شخص مدینہ آیا تو اس نے دیکھا کہ امام باقرؑ اس دنیا سے چلے گئے ہیں (گویا اس طرح کا خواب دیکھا اور یا خواب تھا کہ اس وجہ سے اس کے لئے تعبیر ہوا اور وہ مرد اس کے بعد مدینہ آیا اور دیکھا کہ اس کا خواب درست ہے)

(208)..... خالد کہتے ہیں میرے باپ نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے، وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا کہ تم دوزخ کے کنارے کھڑے تھے اور اس میں گرنے والے تھے تو خدا نے تمہیں محمدؐ کے ذریعہ سے اس میں گرنے سے بچالیا اسی طرح خدا کی قسم جبرائیلؑ اس آیت کو لے کر محمدؐ پر نازل ہوئے (اس طرح کی آیات جن سے تحریف کا شائبہ ہو اصول کافی جلد ۴ ص ۴۴۰ میں وضاحت کی گئی ہے کہ مراد اس طرح کی حدیث سے کیا ہے مرحومؒ نے اسے بیان کی ہے اور اس طرف رجوع کریں اور دیگر قرآن سے متعلق کتب سے رجوع کریں)

(209)..... یونس بن ظبیان کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ہرگز اس وقت تک نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں محبوب ہیں خرچ نہ کرو (آل عمران آیت نمبر ۹۲)

(210)..... ابوبصیر کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ﴿وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ﴾ اور اگر ہم ان پر یہ لازم کر دیتے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو یعنی امام کو بہتر تسلیم کر لیتے اور اخرجو من دیارکم یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ یعنی امام کی رضا کے لئے ﴿مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ﴾ تو سوائے محدودے چند کے یہ لوگ اس کی تعمیل نہ کرتے اور اگر اس کے موافق کرتے یعنی مخالفین ﴿فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا﴾ تو جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی تو یہ بات ان کے لئے بہت ہی اچھی ہوتی اور ان کے (ایمان کی) زیادہ مضبوطی کا باعث ہوتا (سورہ نساء آیت نمبر ۶۶) اور اس آیت کے متعلق فرمایا ﴿ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ﴾ پھر جو کچھ تم فیصلہ کردو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں یعنی جب امام ووالی حکم دے وَيُسَلِّمُوْا اور اس کو تسلیم کرلیں یعنی خدا کی اطاعت کو تَسْلِيْمًا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے (سورہ نساء آیت نمبر ۶۵)

(211)..... بو جنادہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن جعفرؑ نے فرمایا خدا کے اس کلام کے بارے میں فرمایا ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ یہ لوگ وہی ہیں کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اسے اللہ

جانتا ہے پس تم بھی ان سے منہ موڑ لو (کیونکہ شقاوت کی سرنوشت ان پر گزری ہے اور ان کے لئے عذاب تیار کر دیا ہے) ﴿وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا﴾ اور ان کو نصیحت کرو اور ان کی ذات کے بارے میں ان سے برمحل باتیں کرو (سورہ نساء آیت نمبر ۶۳)

(212)...... برید بن معاویہ کہتے ہیں امام باقرؑ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ ایمان لانے والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور والیان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں پھر اگر کسی معاملے میں تم آپس میں جھگڑا کر لو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو فرمایا یہاں والی امر کی طرف بھی پلٹانے کا حکم ہے پھر فرمایا کیسے خدا نے ان کی اطاعت کا حکم دیا اور اپنی طرف سے اس کی اجازت دی کہ ان کے اختلاف و نزاع میں اور اس کے حکم کرنے کو ان لوگوں کو دیا کہ یہی حکم کرنے جو اس ذیلی آیت میں ہے دیا ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ کی (سورہ نساء آیت نمبر ۵۹)

قوم صالح علیہ السلام کی داستان!......(213)......ابوحمزہ کہتے ہیں امام باقرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ قوم صالح کی ہلاکت کس طرح ہوئی تھی۔ جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ صالحؑ جس وقت اپنی قوم میں مبعوث ہوئے تھے تو اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی اور وہ ان کے درمیان اس وقت تک رہے جب ان کی عمر ایک سو بیس سال تک پہنچ گئی اور لمبی مدت میں ان کو خیر و بھلائی کی دعوت دیتے رہے مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور ان کے ستر بت تھے وہ انہیں خدا جان کر ان کی پوجا کرتے تھے جس وقت صالحؑ نے ان کا یہ حال مشاہدہ کیا تو ان سے فرمایا اے لوگو اے میری قوم میں جب سولہ سال کا تھا تو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا اور ابھی میری عمر ایک سو بیس سال ہو گئی ہے (اور تم نے اس طویل مدت میں میری دعوت کو قبول نہ کیا) ابھی میں دو باتوں کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں ایک کے انتخاب کے لئے یا تم مجھ سے سوال کرو اور میں اپنے خدا سے اس کی دعا کرتا ہوں تم جو بھی تم چاہو میں اسے ابھی اسی وقت کہتا ہوں اور انجام دینے کو تیار ہوں اور اگر میں تمہارے خداؤں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہوں اگر تمہارے خدا میرے سوال کا جواب دیں تو میں تمہارے درمیان سے چلا جاؤں گا کیونکہ میں تم سے رنجیدہ ہوا ہوں اور تم مجھ سے دل تنگ ہو ان لوگوں نے کہا اے صالحؑ تو نے یہ بات انصاف کی کی ہے اور ایک دن مقرر کر کے اس دن کا وعدہ کیا اور اس دن وہ بھی سب کے سب اس جگہ پر چلے آئے تاکہ اس عمل کو انجام دیں اور جب وہ دن آیا جو مقرر تھا تو اپنے بتوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس صحرا میں

لے آئے پھر کھانا پینا لے کر آئے اور جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو صالح کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا اے صالح تم ان سے درخواست کرو صالح بڑے بت کے پاس آئے اور فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے انہوں نے کہا فلاں صالح نے اس بت سے فرمایا اے فلاں میرے سوال کا جواب دو اس بت نے جواب نہ دیا صالحؑ نے فرمایا یہ کیوں جواب نہیں دیتے انہوں نے کہا کہ دوسرے بت کو آواز دو صالحؑ نے ہر ایک سے اس کا نام لے کر آواز دی اور کسی ایک نے بھی ان کا کوئی جواب نہ دیا جب قوم صالحؑ نے اس طرح دیکھا تو انہوں نے اپنے منہوں کو بتوں کی طرف کیا اور ان سے کہنے لگے کیوں صالح کو جواب نہیں دیتے پھر بھی انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اس وجہ سے صالح سے کہا کہ تم تھوڑی دیر ہم سے الگ ہو جاؤ اور ہمیں اپنے خداؤں کے پاس چھوڑ دو پھر حضرت صالح الگ ہو گئے ان لوگوں نے فرش وظرف پھینک دیئے اور بدن سے دور کر دیئے اور بتوں کے سامنے خاک میں لیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ آج صالحؑ کا جواب نہ دو گے تو ہم لوگ ذلیل ہو جائیں گے پھر صالحؑ کو بلایا اور کہا اب ان سے سوال کرو تو یہ جواب دیں گے صالحؑ نے ان کو آواز دی لیکن پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا پھر صالحؑ نے ان کی طرف منہ کیا اور فرمایا اے لوگو ظہر ہو گئی ہے اور ان تمہارے خداؤں نے مجھے جواب نہیں دیا ابھی تم بھی مجھ سے سوال کرو تا کہ میں اپنے خدا سے اس کو طلب کروں اور ابھی وہ تمہیں سوال کا جواب دے یہ سن کر انہوں نے اپنے سرداروں اور بزرگوں سے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا اور انہوں نے صالح کی بات کو قبول کیا اور وہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اے صالح ہم تم سے سوال کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کیسے جواب دیتا ہے (اور ہماری خواہش کو کیسے پورا کرتا ہے) تو پھر ہم تمہاری پیروری کریں گے اور تیری دعوت کو قبول کریں گے اور ہم سب لوگ اور جتنی بھی یہاں آبادیاں ہیں وہ تیری بیعت کریں گی صالحؑ نے فرمایا جو تم چاہتے ہو اسی کا مجھ سے سوال کرو تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ اس نزدیک والے پہاڑ پر چلیں اور اس پہاڑ کی طرف اشارہ کیا جو ان کے نزدیک تھا حضرت صالح ان کے ساتھ اس پہاڑ پر چلے گئے تو وہاں انہوں نے کہا اے صالح اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ وہ ابھی اسی وقت اس پہاڑ سے ایک سرخ اونٹنی بہت سرخ بالوں والی اتنی بڑی کہ دس ماہ کا اسے حمل بھی ہو اور ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک فرسخ کا تیسرا حصہ (یعنی ایک میل) لمبی ہو اس پہاڑ سے ہماری لئے پیدا کر دو صالح نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے کہ اس کا انجام دنیا میں میرے لئے انتہائی گراں ہے اور بہت بڑا ہے لیکن میرے پروردگار کے لئے یہ آسان ہے پھر اس کی خدا سے درخواست کی اور اچانک پہاڑ شگافتہ ہوا اور ایک سخت آواز پیدا ہوئی اور پھر نزدیک تھا کہ ان کے ہوش اور عقل ختم ہو جاتی اور پہاڑ کو ایسا اضطراب ہوا جیسے ولادت کے وقت عورت بے چین ہوتی ہے اور ناگاہ اونٹنی کا سر اس شگاف سے باہر آیا اور ابھی تک اس کی پوری گردن باہر نہ آئی تھی تو اس نے بولنا رینگنا شروع کر دیا اور پھر اس کا سارا بدن باہر آ گیا پھر ٹھیک طور پر وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی جب ان لوگوں نے اس معجزہ کو دیکھا تو کہنے لگے صالحؑ تمہارے رب

نے کس قدر جلدی تمہاری دعا کو قبول کیا ہے ابھی سوال کرو کہ اس اونٹنی کا پیدا ابھی پیدا ہو صالحؑ نے خدا سے دعا کی اور اچانک اسی وقت بچہ اس سے جدا ہو گیا اور اس اونٹنی ماں سے تھوڑا الگ ہو کر چرنے لگے اور حرکت کرنے لگا اس وقت صالح نے ان سے فرمایا کہ کیا کوئی چیز بھی ہے جس کا تم سوال کرنا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ نہیں اب آؤ ہم اپنے لوگوں کے پاس جائیں تا کہ ہم اس چیز کو جو ہم نے دیکھی ہے ان سے بیان کریں اور یہ تم پر ایمان لے آئیں یہ سب واپس آئے اور ابھی تک یہ لوگ اپنے لوگوں تک نہ پہنچ پائے تھے کہ ان سے چونسٹھ (۶۴) آدمی مرتد ہو گئے کہ کہنے لگے کہ یہ جو چیز ہم نے دیکھی یہ جادو سحر اور جھوٹ تھا پس باقی لوگ پاس آئے جو چھ نفر (جو مرتد نہ ہوئے تھے) کہنے لگے ہم نے جو دیکھا حق تھا اور ان کے درمیان بات بڑھ گئی اور کہنے لگے سحر جادو اور یہ جھوٹ ہے انہوں نے اس کی تکذیب کی امامؑ نے فرمایا پھر اسی حالت میں یہ لوگ اپنے شہر واپس آ گئے پھر اس کے بعد ان سے ایک اور آدمی جوان چھ سے تھا تردد اور شک میں پڑ گیا (اور مرتد ہو گیا) اور آخر تک ان میں رہا یہی وہ شخص تھا کہ جس نے آخر کار اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دی تھیں

ابن محبوب کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو اپنے اصحاب سے بیان کیا کہ اس کا نام سعید بن یزید تھا اور اس نے مجھے خبر دی کہ میں نے شام میں اس پہاڑ کو دیکھا ہے جس سے یہ اونٹنی باہر نکل آئی تھی اور کہا کہ میں نے اس پہاڑ کے پہلو کو جو موجود ہے دیکھا ہے اور دوسرے پہاڑ اس طرف ہیں اس کا شگاف ایک میل لمبا فاصلے والا ہے جو اس پر اثر ہوا تھا وہ باقی ہے

(214)+ ......ابو بصیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے ان آیات کی تفسیر پوچھی کہ ثمودیوں نے ڈرانے والے پیغمبروں کی تکذیب کی اور کہنے لگے کہ ہم اپنے جیسے ایک انسان کی پیروی کریں اس صورت میں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہو جائیں گے کیا صرف تنہا اسی پر وحی نازل ہوتی ہے بلکہ وہ جھوٹ گو اور خود پسند اور زیادتی کرنے والا ہے ﴿كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۔ فَقَالُوٓا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُۥٓ إِنَّآ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ وَسُعُرٍ ۔ أَءُلْقِىَ ٱلذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ﴾ (سورۃ قمر آیت نمبر 23 تا 25) فرمایا یہ باتیں اس وقت ہوئیں جب کہ ان لوگوں نے صالحؑ کی تکذیب کی اور خدا نے کسی قوم کو اس وقت تک ہلاک نہیں کیا جب تک ان کے پاس پہلے رسولوں کو نہ بھیجا اور یہ رسول ان پر خدا کی حجت تمام کریں پس خدا نے ان لوگوں کی طرف صالحؑ کو بھیجا اور انہوں نے ان کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور ان کی دعوت کو قبول نہ کیا بلکہ اس پر گردن کشی اور سختی کی اور کہتے ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہمارے لئے تم اس پتھر سے اونٹنی باہر نہ نکالو گے جو دس مہینے کا حمل رکھتی ہو اور یہ وہ پتھر تھا جسے وہ بہت بڑا تصور کرتے تھے اور اس کی پوجا کرتے تھے اور ہر سال ایک دن یہاں آ کر قربانی کرتے تھے اور اس کے گرد

جمع ہوتے پھر اس کے بعد انہوں نے صالحؑ سے کہا اگر تم پیغمبر اور رسولؑ ہو تو اپنے پروردگار سے کہو کہ وہ ہمارے لئے اس سخت پتھر سے ایک اونٹنی جو دس مہینے کا مادہ لئے ہوئے ہو باہر آئے تو خدا نے بھی اسی طرح کہ جو انہوں نے کہا تھا اس صفت کی اونٹنی کو باہر نکال دیا پھر خدا نے صالحؑ کو وحی کی کہ ان سے کہو خدا نے پانی کو ایک دن کے لئے اس اونٹنی کے لئے مقرر کیا (جو تمہاری آبادی میں ہے) اور ایک دن تم لوگوں کے پینے کے لئے مقرر کیا ہے اور یہ اس طرح تھا کہ جس دن اس اونٹنی کی باری کا دن ہوتا وہ اس میں سے سارا پانی پی جاتی تو ان کے چھوٹے بڑے (لوگوں) سے اپنی جگہ پر نہ رہتے تھے مگر یہ کہ وہ اس دن اس اونٹنی کا دودھ لے پیتے تھے اور دوسرے دن شہر کے لوگ اور تمام حیوانات پانی سے سیراب ہوتے تھے (جس دن ان کا حق پانی پر رکھا گیا تھا) اور یہ اونٹنی بھی اس دن پانی نہ پیتی تھی اس وقت تک کہ جب تک خدا نے چاہا باقی رکھا پھر ان لوگوں نے خدا سے سرکشی کی اور طغیان کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں تاکہ وہ پاؤں سے چل نہ سکے ہم اس پر راضی نہیں ہیں کہ ایک دن پانی اس کے لئے ہو اور ایک دن ہمارے لئے ہو اور آپس میں کہنے لگے کہ وہ کون ہے جو اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہے اور اس کی ٹانگیں کاٹنے کے لئے تیار ہے تاکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے ہم اس کو دے دیں تو ایک شخص سرخ رو سرخ بالوں والا کبود آنکھوں والا اور زنازدہ اس کو اپنا باپ معلوم نہ تھا کہ کون ہے اس کا نام قدار تھا اور شقی شخص اور شوم تھا ان کے پاس آیا اور اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوا تو انہوں نے اس کے لئے اجرت مقرر کی اور اس دن کہ جس دن اس اونٹنی کے پانی پینے کا دن تھا (کہ وہ ایک دن اپنی باری میں یہاں آتی تھی) گیا اور انتظار یہاں تک کہ اونٹنی نے پانی کو پی لیا جب وہ واپس ہوئی تو اس کے راستے پر بیٹھ گیا اور اس نے اس اونٹنی کو تلوار سے ضرب لگائی لیکن اس ضرب کا کوئی اثر نہ ہوا پھر اس نے دوسری ضرب لگائی اور اس کو مار ڈالا پس اونٹنی پہلو کے بل زمین پر گری اور اس کے بچہ نے جب اس طرح دیکھا تو وہ فرار ہو گیا اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا اور اس نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا اور تین دفعہ نالہ و فریاد کی قوم صالحؑ نے جب اس واقع کو دیکھا تو تمام کے تمام اس اونٹنی کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ہر ایک اس اونٹنی کے منہ پر مارنے لگا اور شریک ہوا اور اسکے گوشت کو اپنے درمیان تقسیم کر لیا اور ہرگز کوئی چھوٹا یا بڑا باقی نہ رہا کہ جس نے اس کا گوشت نہ کھایا ہو صالحؑ نے جب یہ حال دیکھا تو ان لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کیا چیز اس کا باعث بنی کہ تم نے اس کام (قتل) میں اپنا ہاتھ ڈالا کیا تم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے اس وقت اللہ نے صالحؑ کو وحی کی کہ تمہاری قوم نے بغاوت و سرکشی و تجاوز کیا ہے اور اس اونٹنی کو کہ جس کو میں نے حجت اور علامت ان کے لئے بنا کر بھیجی تھی اور ہرگز ان کو نقصان نہ دیتی تھی اور ان کے لئے نقصان نہ تھا بلکہ ایک بڑا فائدہ اور نفع بھی ان کے لئے تھا اس کو قتل کر دیا اور ابھی ان سے کہہ دو کہ میں تین دن کے بعد ان پر اپنا عذاب نازل کر دوں گا اور اگر انہوں نے تین دنوں میں توبہ کی جو مہلت ہے اور واپس پلٹے تو میں اپنا عذاب ہٹا لوں گا اور اگر انہوں نے توبہ نہ کی اور اس کام سے باز نہ آئے تو ان پر

تیسرے دن عذاب کو بھیج دوں گا صالحؑ ان کے پاس آئے فرمایا اے میری قوم کے لوگو میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں جو تمہارا خدا ہے اس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اگر تم نے توبہ کی اور پھر باز رہے اور مغفرت طلب کی تو میں تمہیں معاف کردوں گا اور تمہاری توبہ قبول کروں گا یہ بات صالحؑ نے ان سے کہہ دی تو ان کی طغیانی و سرکشی میں مزید اضافہ ہو گیا اور بدتر ہو گئے اور صالحؑ سے کہنے لگے اے صالح جو کچھ ہم سے تم وعدہ کرتے ہو اگر سچے ہو تو اس کو ہمارے سروں پر لاؤ تو صالحؑ نے فرمایا اے لوگو کل صبح ہوگی تو تمہارے رنگ زرد ہو جائیں گے تمہارا چہرہ بدلا ہوگا اور دوسرے دن تمہارے رنگ سرخ ہو جائیں گے اور تیسرے روز سیاہ ہو جائیں گے جب اگلے دن صبح ہوئی تو دیکھا کہ ان کے چہرے زرد ہو گئے تو وہ ایک دوسرے کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ صالحؑ نے کہا تھا آ گیا تو سرکشی اور بغاوت کرنے والوں نے کہا کہ ہم صالحؑ کی بات قبول نہ کریں گے اور اس کی بات کو نہ سنیں گے اگر ہم پر زیادہ گراں ہی کیوں نہ ہو اور جب دوسرا دن ہوا تو ان کے چہروں کے رنگ قرمز ہو گئے (سرخ ہو گئے) پھر وہ ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہنے لگے اے لوگو جو کچھ صالحؑ نے کہا تھا وہ عذاب آ گیا ہے پھر سرکشوں اور متجاوز کرنے والوں نے کہا اگرچہ ہم ہلاک ہو جائیں گے مگر صالحؑ کی بات کو نہیں سنیں گے اور صالحؑ کی بات کو قبول نہ کریں گے اور اپنے ان خداؤں کی عبادت کرنے سے باز نہیں آئیں گے جن کی ہمارے باپ عبادت کرتے تھے اور اسی طرح انہوں نے توبہ بھی نہ کی اور خدا کی طرف نہ پلٹے جب تیسرے دن صبح ہوئی تو ان کے منہ سیاہ ہو گئے اور ایک دوسرے کے پاس آئے اور کہنے لگے اے لوگو جو کچھ صالحؑ نے کہا وہ عذاب آ گیا ہے سرکشوں اور متجاوز کرنے والوں نے کہا ہاں جو کچھ صالحؑ نے کہا وہ عذاب آ گیا ہے (اور دوسرے کام گزرے ہوئے ہو گئے) اور جب رات آدھی ہو گئی تو جبرائیلؑ ان کے سر پر آ پہنچے اور ایک آواز کا نعرہ لگایا جس سے ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے اور ان کے دل شگافتہ ہو گئے اور ان کے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور وہ لوگ اس تیسرے دن حنوط و کفن کر چکے تھے اور جانتے تھے کہ عذاب نازل ہوگا اور ایک چشم زدن میں یہ تمام لوگ چھوٹے اور بڑے سب مر گئے اور ان سے کوئی بھی بولنے والا باقی نہ رہا اور نہ کوئی چیز سوائے خدا کے سب ختم ہو گئیں اور ان کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ وہ اپنے مکانوں اور بستروں خواب گاہوں میں مردہ پڑے تھے اس کے بعد آواز آسمان سے آئی اور خدا نے آگ کو آسمان سے بھیجا اور جس نے ان سب کو ایک ہی دفعہ جلا دیا یہ تھی ان کی داستان اور قصہ۔

(215)......فروہ کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے ان دو نفر کے بارے میں (یعنی ابوبکر و عمر) تھوڑی سی بات کی تو حضرتؑ نے فرمایا یہ اسی (۸۰) سال تمام خون عثمان کے بارے میں تمہیں مارتے رہے اس وجہ سے کہ یہ جانتے ہیں کہ وہ ظالم و ستم گار تھے پس کیسے تم سے کیا طریقہ استعمال کیا اگر وہ دیکھ لیں کہ تم نے نام ان دو بتوں کا اور دو معبود جوان کے تھے زبان پر لاتے ہو (اور ان کی پیٹھ کے پیچھے ان کو برا کہتے ہو)

مظلومیت !....... (216)......سدید کہتے ہیں میں امام باقرؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور وہ باتیں اور کام جو لوگوں نے رسول خدا کے بعد قائم کی تھیں اور امیر المومنینؑ کو تنہا چھوڑ دیا تھا درمیان میں آ گئیں اور ایک شخص جو وہاں موجود تھا اس نے کہا خدا آپؑ کے حال کو بہبودی میں رکھے اس وقت جب کہ لوگوں نے علیؑ کو تنہا چھوڑ دیا تھا) عزت بنی ہاشم اور وہ جمعیت کہ جو طاقت رکھتے تھے ان کو کیا ہو گیا تھا امام باقرؑ نے فرمایا کہ کون سا فرد بنی ہاشم سے اپنی جگہ پر قائم تھا بنی ہاشم کے بہادر مرد جعفر اور حمزہ تھے جو اس دنیا سے چلے گئے تھے اور علیؑ کے لئے بنی ہاشم سے دو آدمی ناتواں اور زبوں حال نئے مسلمان یعنی عباس و عقیل ہی ہوئے تھے کہ یہ دونوں طلقا سے (آزاد شدہ مکہ) ہوئے تھے (شہامت نہیں رکھتے تھے اور سابقہ بھی اسلام میں نہ تھے) خدا کی قسم اگر حمزہ و جعفر زندہ ہوتے تو یہ دو نفر (یعنی ابوبکر و عمر) جو یہ خلافت کی آرزو لئے ہوئے تھے اور اپنے سر پر کر لی تھی نہ لے سکتے اور اگر وہ دو گواہ (ان جاری ہونے والے) کام جو ان دونوں نے کیے ہیں ان کو زندہ نہ چھوڑتے۔

بعض امراض کا علاج !....... (217)......اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر کسی شخص کو سر میں درد واہنہ ہو (وہ درد مفاصل اور کندھوں اور بازوؤں کا کہ جو معمول کے مطابق بڑھاپے میں ہوتا ہے) یا سر کا درد ہو پیشاب بند ہو گیا ہو تو اپنے ہاتھ کو اس درد کی جگہ پر رکھ کر یہ کہو ﴿اُسْكُنْ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِىْ سَكَنَ لَهٗ مَافِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ رک جا میں۔ نے روک دیا تجھ کو اس کے نام سے جس کے سبب سے شب و روز کی سب چیزیں قائم ہیں اور وہ سب کی باتیں سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے

(218)......ابو جمیلہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دور اندیشی اور احتیاط (اس کا مرکز) قلب ہے اور مہر و خشونت اس کی جگہ جگر میں ہے اور حیا و شرم ریہ میں ہے اور چھ ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ابو جمیلہ نے روایت کیا اس طرح ہے کہ عقل و خرد اس کی جگہ قلب اور دل میں ہے

(219)......موسٰی بن بکر کہتے ہیں کہ حضرت ابوالحسنؑ موسیٰ کاظمؑ کے غلاموں سے ایک غلام بیمار ہوا تو حضرتؑ نے اس سے حال پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ دوچار درد طحال (اسپرز) تلی کے ہوا ہوں تو امامؑ نے فرمایا کہ تین دن اسے کثرت (کراث یہ قسم ترہ کی ہے جو پیاز کی طرح کو نے رکھتا ہے اور گھاس کے پتوں پر پھیلا ہوا اور لمبا ہوتا ہے) اسے کھلاؤں تو ہم نے تین روز اس کو کھلایا اور اس کا خون نیچے ہو گیا اور اسے آرام آ گیا

(220)......محمد بن عمرو بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے ضعف معدہ کی امام باقرؑ سے شکایت کی اور ان سے اس کے

متعلق پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا حزا کو (ایک قسم کی گھاس ہے جس کی شکل کرفس کی سی ہوتی ہے اور اسے فارسی میں میوہ زا کہتے ہیں اور حزا ہی بزوفر ہے اور زیادہ تر نقاط کردستان میں پیدا ہوتا ہے) ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھالو میں نے اس عمل کو کیا اور اثر مطلوب ہاتھ آ گیا

(221)......بکر بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا ہوا کے علاج کے لئے شابکہ (شاید مراد ہوا (بادی) ہے جو کہ چمڑے کے نیچے سے آتی ہے) اور حام (پیاس کا مرض) اور سستی مفاصل تو ایک مٹھی شنبلہ لے لو اور ایک مٹھی خشک رنجیر اور ہر دو کو تھوڑے سے پانی میں گیلا کر لو پھر اسے برتن میں الگ کر لو کوٹ لو اور اس کو گرم کر لو پھر اسے رکھ دو تا کہ ٹھنڈا ہو جائے پھر روزانہ اس سے تھوڑا سا کھا لو تا کہ اس کی رو جو چلی گئی ہو تو اندازہ ایک بڑا چمچ اس سے دوا کھالو۔

(222)......حضرت ابوالحسنؑ نے فرمایا جب بھی پانی اس کی کمر کا دگرگوں ہو تو تازہ دودھ اور شہد اس کے لئے نافع ہے (مراد دگرگوں پانی کے کمر سے ہوتے یہ ہے کہ اس کا نطفہ فرزند کے لئے نہیں آ رہا اور متحمل ہے کہ مراد کی قوت باہ ہوا ہے)

(223)......حمران کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا لوگ کس میں اختلاف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا اس طرح وہ خیال کرتے ہیں کہ حجامت سہ شنبہ (منگل) کے دن (بدن کے لئے) بہتر ہے فرمایا وہ کس وجہ سے اس کا خیال رکھتے ہیں عرض کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دن خون کا دن ہے فرمایا سچ کہتے ہیں لیکن (اس کی بنیاد کی وجہ سے) سزاوار تر یہ ہے کہ اس دن اپنے خون میں ہرگز حرکت وجنبش نہ لائیں کیا تم نہیں جانتے ہو کہ بے شک سہ شنبہ (منگل) کے دن میں ایک وہ وقت ہے کہ جو کوئی بھی اس وقت میں خون نکالے گا تو اس کا خون بند نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ مر جائے گا یا جو کچھ خدا چاہے (یعنی مگر یہ کہ خدا چاہے کہ اس کو موت سے نجات دے)

(224)......ابوعروہ برادر شعیب یا خود شعیب عقرقوفی کہتے ہیں کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ چہار شنبہ (بدھ) کے دن اس وقت زندان میں قید تھے اور حجامت کرا رہے تھے میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا کہ آج وہ دن ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جو کوئی اس دن حجامت کرائے گا تو وہ پیسی میں مبتلا ہوگا فرمایا جو کوئی اس طرح کہتا اور ڈرتا ہے تو اس کی ماں حالت حیض میں اس سے حاملہ ہوئی تھی۔

(225)...... اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جمعہ کے دن ظہر کے وقت حجامت نہ کرو کیونکہ جو کوئی بھی جمعہ کے دن ظہر کے وقت حجامت کرائے گا تو وہ مرض میں مبتلا ہوگا تو وہ کسی کو سوائے اپنے سرزنش نہ کرے

(226)...... معتب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا دو چار چیزیں (مجلسیؒ کہتے ہیں یعنی اہم ترین دوا یاد

رکھنے والی یہ چار چیزیں ہیں اور جو بھی دواؤں سے باقی ہو کہ اس کا اثر کم ہے اور وہ اس میں شامل نہیں ہیں) سعوط (یعنی دوائی جو ناک میں ڈالی جاتی ہے) حجامت (کہ اسے اس کے اوقات و شرائط میں جو معین ہیں خون لے) نورہ لگانا (بدن کے بالوں کو اس کے ذریعے مخصوص طریقہ سے صاف کرنا) حقنہ کرنا (امالہ کرنا اور تنقیہ مانع والی چیزوں سے

(227)...... عمر بن اذینہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سرفہ زیادہ کی امام جعفر صادقؑ سے شکایت کی اور میں بھی اس وقت حاضرت تھا تو حضرتؑ نے اس سے فرمایا تھوڑی مقدار کاشم (پہاڑی زیرہ اور بعض نے کہا یہ پھول پر ہے) کو اپنے ہاتھ میں لو اور اس کے ہم وزن شکر لے لو اور ان دونوں کو باہم کوٹ کر ملا لو اور ایک سے دو دن تک کھاؤ ابن اذینہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب یہ ذکر ہوا میں نے اس شخص کو دیکھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے اس حکم پر صرف ایک دفعہ عمل کیا اور سرفہ کی بیماری مجھ سے کلی طور پر ختم ہوگئی

(228)...... ایک شخص نے کہا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ موسیٰ بن عمران نے اپنے پروردگار اسے سردی او رطوبت کی شکایت کی تو خدا نے ان کو حکم دیا ہلیلہ وبلیلہ (درخت کا پھل ہے جو ہندی اور شنبہ ہلیلہ ہے اور اس کا چھلکا ہلیلہ سے زیادہ نرم ہوتا ہے) اور اطلع کو (کہ وہ میوہ درخت ہندی کا ہے اور یہی طریفل ہے) لے لو اور اس کو شہد میں معجون بنالو اور اسے کھالو کرو پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اطلع یہی ہے کہ اسے تمہارے سامنے طریفل کے نام سے پکارتے ہیں

(229)...... اسماعیل بن حسن طبیب کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفرؑ صادق سے عرض کیا میں عربی مرد ہوں اور طبابت سے تعلق رکھتا ہوں اور میری طب بھی عربی طب ہے اور طبابت کے سامنے بھی میں مزدوری نہیں لیتا ہوں فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے عرض کیا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ زخم و دل کو کاٹتا ہوں اور آگ کے ذریعہ سے اسے جلاتا ہوں فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں میں نے عرض کیا ہماری رسمی دوائیں اسم حیقون اور غاریقون جیسی ہیں وہ بیماروں کو دیتا ہوں فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں (مجلسیؒ کہتے ہیں اسم حیقون کا ذکر کتب طب قدیم میں نہیں ہے اور سایہ تصحیف اسطم حیقون ہو) میں نے عرض کیا کبھی ہوتا ہے کہ (ہماری دوا کے اثر سے) وہ بیمار مر جائے فرمایا، اگرچہ مر جائے عرض کیا ہم نبید (کھجور کی شراب) بیمار کو دے سکتے ہیں فرمایا حرام میں شفا نہیں ہے رسولؐ خدا جس وقت بیمار ہوئے تو عائشہ نے کہا آپؐ بذات جب (سینہ پہلو سے دوچار ہوئے ہو حضرتؐ نے فرمایا، میں خدا کے نزدیک اس سے گرامی تر ہوں کہ سینہ پہلو سے اس میں گرفتار ہوں فرمایا پس حکم دیا روا تلخ دھان آنحضرت کو دی جائے۔

(230)...... یونس بن یعقوب کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا بعض دفعہ انسان دوا کھاتا ہے اور رگ کو (جراحی کی طرح) کاٹتا ہے اور یہ کام (دوا کا کھانا اور یا کٹنا رگ کا) کبھی اس سے فائدہ ہوتا اور کبھی قتل کا مورد (کیا احتمال قتل

ہونے کا ہو تو اس طرح کرنا جائز ہے) فرمایا، اسے لے لو اور پی لو یعنی اس کام کو انجام دو اگر چہ احتمال موت کا بھی ہو)

(231)..... حمزہ بن طیار کہتے ہیں میں امام موسیٰ بن جعفر کی خدمت میں حاضر تھا آنحضرتؑ نے دیکھا کہ میں آہ و نالہ کرتا ہوں فرمایا، تجھے کیا بیماری ہے میں نے عرض کیا میرے دانتوں کو سخت درد ہے فرمایا بہتر ہے حجامت کرو حمزہ کہتے ہیں میں نے حجامت کردی اور دانتوں کے درد سے آرام آ گیا اور اسطرح کی بات آنحضرتؑ سے بیان کی تو آپؑ نے فرمایا لوگ اس چیز کا مداوا نہیں کرتے کہ جو بہتر ہے ایک شاخ حجامت یا ایک شربت شہد سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان ہوں ایک شربت شہد یعنی کس قدر فرمایا ایک انگلی یا ایک قاشق

(232)..... سلیمان بن جعفر جعفری کہتے ہیں میں نے امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا دانتوں کے درد کے لئے ایک دوا یہ ہے کہ ایک دانہ حنظل (ہندوانہ بوجھل) لے کر چھیل لو پھر اس کا تیل نکال لیں اگر کسی کے دانتوں کو کیڑے نے کھوکھلا کر دیا ہو تو اس خالی جگہ پر چند قطرے اس تیل کے ڈال دیں اور اس پر روئی رکھ دیں اور اسی طرح روغن میں ان دانتوں میں رکھ لیں جس میں درد ہوتا ہو اور چت سو جائے اور اگر کسی کے دانتوں کی جڑ میں درد ہو تو جس رخ کے دانتوں میں درد ہو اس طرف کے کان میں دو تین قطرے اس روغن سے سوتے وقت ٹپکا دیں تین دن میں آرام آ جائے گا انشاء اللہ اور نیز میں نے سنا آپؑ فرمایا، اگر منہ میں درد ہو یا دانتوں سے خون نکلتا ہو یا دانتوں میں درد ہو یا منہ آیا ہوا ہو اور چھالوں کی رنگت سرخ ہو تو ایک پکا ہوا حنظل زرد بہم پہنچائے اور اسے گل حکمت کر کے سر کی طرف اس میں ایک سوراخ کر لے (مجلسیؒ کہتے ہیں اس کے اطراف کو بہتر گل کرے کہ جس وقت آگ کے سامنے ہو تو اس کا چمڑا نہ جلے اور سوراخ نہ ہو) اور چاقو یا کیل کے ذریعہ سے اس کا تمام گودا ایسے طریقے سے نکال لے کہ اس میں اور چھید نہ ہونے پائے پھر سرکہ کھجور کا بنا ہوا اس میں بھر کر آگ پر رکھ دے جب جوش آ جائے تو اٹھا کر احتیاط سے رکھ دے ضرورت کے وقت ایک ناخن پھر اس میں سے توڑ کر دانتوں اور منہ میں ملیں اس کے بعد سرکہ سے کلی کر لیں یا یہ کہ اس سرکہ کو جو حنظل میں پکا ہے کسی شیشہ یا چینی کے برتن میں علیحدہ رکھ دیں مگر خورہ اسی حنظل میں ہو یا کسی اور ظرف میں اس کا خیال ضرور رہے کہ جتنا سرکہ خشک یا کم ہو جائے اتنا اور ملا دیا کریں یہ دوا جتنی پرانی ہوتی جائے گی اس کا نفع زیادہ ہوتا جائے گا (انشاء اللہ)

(233)..... عبدالرحمٰن بن سیابہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ سے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان لوگ کہتے ہیں کہ علم نجوم میں نظر کرنا جائز نہیں ہے اور میں اس علم کو دوست رکھتا ہوں پس بے شک اگر یہ میرے دین میں نقصان کرے تو میں اس چیز کی احتیاج نہیں رکھتا جو میرے دین میں نقصان کرے اور اگر دین کو نقصان نہیں دیتا تو خدا کی قسم میں اس کام کی طرف مائل ہوں اور اس میں نظر کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں فرمایا اس طرح جیسے تم نے کہا نہیں ہے اور تیرے دین میں نقصان نہیں دے گا پھر فرمایا جب تم کسی چیز میں علم نجوم سے نظر کرتے ہو تو اس کا اکثر حصہ تم نہیں سمجھتے اور تھوڑا فائدہ نہیں دیتا تم تنہا

روئے طالع چاند کا حساب کرتے ہو پھر فرمایا کیا جانتے ہو کہ مشتری اور زہرہ کے درمیان فاصلہ کتنے دقیقے کا ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا خدا کی قسم فرمایا کیا جانتے ہو کہ زہرا اور چاند کے درمیان فاصلہ کتنے دقیقے کا ہے میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا فرمایا کیا جانتے ہو کہ سورج اور سنبلہ کے درمیان کتنے دقیقے کا فاصلہ ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا خدا کی قسم تا حال میں نے کسی ایک منجم سے یہ نہیں سنا ہے فرمایا کیا جانتے ہو کہ سنبلہ اور لوح محفوظ کے درمیان فاصلہ کتنے دقیقے کا ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا خدا کی قسم اب تک میں نے کسی منجم سے یہ نہیں سنا فرمایا ہر ایک کے درمیان فاصلہ ساٹھ یا ستر دقیقے کا ہے اور تردید عبدالرحمٰن راوی حدیث کی ہے پھر فرمایا اے عبدالرحمٰن یہ ایک حساب ہے کہ اگر کوئی اس کا حساب کرے اور اس قسم کی حقیقت حاصل کرے ایک دانہ کو کہ جو نور از کے درمیان ہے اور شمار نو کو کہ جو دائیں طرف اور اس کے بائیں طرف ہے او رشمار اس کا جو راز ہے وہ اس کے سامنے آجائے گا کا وہ تمام کو سمجھ لے گا یہاں تک کہ ایک دانہ کا بھی سمجھ لے گا تو اس پر پوشیدہ نہ رہے گا

جامعہ کلمات پیغمبر سے ایک بات!...... (234).....نضر بن قرواش جمال (شتر دار) کہتا ہے

امام جعفر صادقؑ سے میں نے پوچھا کہ میرے اونٹ ہیں جو مرض جرب (گرمی) میں ہیں او بش ان کا اس سے خوف رکھتا ہوں کہ وہ میرے حیوانات میں سرایت نہ کرے اور وہ دوسرے اونٹ جو رکھتا ہوں ان سے جدا کرتا ہوں اور کبھی چار پایاں کے لئے سوت مارتا ہوں کہ وہ پانی پی لیں حضرتؑ نے فرمایا، ایک عرب شخص پہلی دفعہ جب یہ مرض اس کے حیوانوں میں داخل ہوا رسولؐ خدا کے پاس آیا اور کہا کبھی یہ ہوتا ہے کہ میں گوسفند، گائے، اونٹ لیتا ہوں جو بیمار ہوتے ہیں اور کم قیمت پر لیتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ یہ بیماری سب کو نہ لگ جائے اور یہ بہت زیادہ اونٹوں اور گوسفندوں میں سرایت کرگئی اب میں پریشان ہوں کہ آئندہ نہ خریدوں رسولؐ خدا نے فرمایا، اے عرب شخص پہلی دفعہ یہ بیماری کہاں سے ان حیوانوں کو لگی تھی۔ پھر رسولؐ خدا نے فرمایا نہ وا گیرہ ہے اور نہ بدفال اور نہ یوم اور نہ شوم (اور شومی) اور نہ صفر اور نہ رضاع سے کہ دودھ پینے کے بعد سے ہے (کہ جیسا کہ عورت بچہ کو دو سال کے بعد دودھ پلاتی ہے حکم رضاع اس سے محقق نہیں ہوتا) اور نہ تعرب ہجرت کے بعد (یعنی کوئی مدینہ کی طرف ہجرت کرے تو دوبارہ جائز نہیں ہے کہ حالت چادر نشینی و عربیت میں واپس ہو سکے اور بعض اس کو گناہان کبیرہ کہتے ہیں) اور نہ روزہ خاموشی کا اور بات نہ کرنے ایک دن رات کا (یہ کہ جو گذشتہ امتوں میں جائز تھا) اور نہ طلاق نکاح سے پہلے (کہ ابھی تک عورت نہ لی ہو اور کہے کہ میں نے فلاں عورت کو لیا اور اس کو طلاق دی ہے) اور نہ آزاد کرنا غلام کو اس سے پہلے کہ وہ ملکیت وخریداری میں ہو اور نہ یتیم بالغ ہونے کے بعد (یعنی اس وقت کہ بچہ یتیم بالغ ہونے کی حد میں پہنچ جائے دیگر احکام زمانہ یتیم میں مجوریت تصرف اموال میں کرنا اور اس کے لئے ولی کا مقرر

کرنا اور اراس کی مثالیں اس سے ہٹ جائیں گی) جملہ میں کہ حضرتؑ نے فرمایا صفر نہیں ہے اس کی چند وجہ ہیں

(1) اعراب قدیم یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سانپ کے پیٹ میں ہے جس کا نام صفر ہے جیسا کہ انسان بھوکا ہوتا ہے تو یہ سانپ انسان کو ڈنگ مارتا ہے لڑتا ہے اور مراد آنحضرتؐ کی موہوم کا بیان کرنا کہ یہ عقیدہ اس کا باطل ہے

(2) مراد نسی باطل ہے کہ عرب حرمت ماہ محرم کو کہ جو حرام مہینوں سے ایک پہلے انہوں نے صفر کے مہینے میں داخل کر دیا اور اس طریقہ سے اس مہینے میں قتال کرنا جائز جانتے تھے۔

(3) مراد نفی نحوست موہوم ماہ صفر کی ہے کہ لوگ اس ماہ کو نجس جانتے ہیں)

(235) ...عمرو بن حریث کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا فال بد لینا یہ اسی چیز پر منطبق ہے کہ اپنے سامنے اس نے فال لی ہے اگر آسان ہوگی تو آسان گزرے گی اور اگر سخت لی ہوگی تو سخت گزرے گی اور اگر اعتنا نہ کرو گے) اور کوئی چیز اس کی نہ بدلو گے تو چیز نہیں ہے (مراد یہ ہے کہ فال لینا کسی چیز کا موہوم ہے اور حقیقت نہیں ہے اور یہ بستگی ایک شخص پر خواب کی طرح ہے کہ اگر آدم کے لیے خراف ہوگا فال بدلے گا تو اس نے خود ہی اپنے لئے اس پریشانی کو ایجاد کیا وگرنہ قصیت نہیں رکھتا

(236) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا، فال بد لینے کا کفارہ یہی خدا پر توکل کرنا ہے (مجلسیؒ نے اس کلام میں دو احتمال دیئے ہیں (۱) جیسا کہ بری فال لینا اسلام میں گناہ گنا جاتا ہے پس توکل کرنا خدا پر اس گناہ کا کفارہ ہے (۲) توکل خدا پر بری فال کو بے اثر کرتا ہے جیسا کہ کفارہ گناہ کے اثر کو ہٹا دیتا ہے اور اس کو بھی ہٹا دیتا ہے)

طاعون سے فرار ہونے والوں کی داستان!......(237)......اس حدیث کو بعض نے امام جعفر صادقؑ سے اور بعض نے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ تفسیر کلام خدا سے متعلق کہ وہ فرماتا ہے ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ﴾ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ ہزاروں (ہی) تھے پس خدا نے ان سے فرمایا، کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ کر دیا (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۳) پھر آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ وہ لوگ تھے جو شام کے شہروں میں سے ایک شہر کے رہنے والے تھے اور ان کی تعداد ستر ہزار تھی ہمیشہ طاعون کی وبا ان کے علاقے میں پھیلا کرتی تھی اور اس کا احساس کرتے تھے اور جیسے ہی طاعون کی بیماری سال کے بعد آتی تو مالدار لوگ اس شہر کو چھوڑ کر باہر چلے جاتے تھے اور اس کی طاقت بھی رکھتے تھے اور غریب اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے اسی شہر میں ہی رہ جاتے تھے اور اس وجہ سے ان کے

کافی لوگ مرجاتے تھے اوران کی موت کم ہوتی تھی جولوگ باہر نکل جاتے تھے اس وجہ سے وہ لوگ جو باہر چلے جاتے تھے ان سے کہتے کہ بے شک اگر ہم بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی موت آجاتی اور مرجاتے اور ہمارے ہاں موت زیادہ ہوتی تھی اوروہ جو یہاں رہ جاتے تھے وہ کہتے تھے کہ بےشک کاش اگر ہم بھی باہر چلے جاتے تو ہمارے لوگوں میں سے بھی تھوڑے ہی مرتے اس وجہ سے انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اب یہاں سے نکل جائیں گے جب اس دفعہ طاعون آیا تو ابھی تک تواس کے آثار ہی ظاہر ہوئے تھے کہ یہ تمام کے تمام لوگ ایک ہی دفعہ اس شہر سے باہر چلے گئے اوراسی وجہ سے انہوں نے پختہ ارادہ کیا تھا اس دفعہ طاعون آتے ہیں وہ شہر سے باہر نکل گئے اور موت کے خوف سے طاعون سے فرار کیا اور صرف چند ہی لوگ جن کے متعلق خدا نے چاہا تھا وہی شہر میں گھومتے پھرتے تھے یہاں تک کہ ایک ویران شہر کو انہوں نے دیکھا کہ ان کو بھی طاعون نے ویران کردیا تھا تو انہوں نے اپنی رہائش رکھ لی اور جب وہ یہاں خود کو ٹھہرا چکے اور انہوں نے سکونت اختیار کرلی تو خدا نے ان سے فرمایا کہ تم سب مرجاؤ تو یہ سب کے سب اسی وقت مرگئے اوران کو کسی نے دفن تک نہ کیا کچھ دنوں کے بعد ان کا گوشت ختم ہوگیا اوران کے بدن کی ہڈیاں ظاہر ہوگئیں اور یہ لوگوں کے عام راستہ کے کنارے پر تھے اور گزرنے والے لوگوں نے ان کی ہڈیاں راستہ سے دور کردیں اوران سب کو ایک جگہ اکٹھا کردیا پس تھوڑے عرصہ کے بعد اللہ کا ایک بنی اسرائیل کا پیغمبر جس کا نام حزقیلؑ تھا وہ اس جگہ سے گزرا اور جب اس نے ان ہڈیوں کو دیکھا تو گریہ کیا اور آپؑ کے آنسو جاری ہوگئے اور کہا پروردگارا اگر آپ توان کو بھی ابھی زندہ کرسکتا ہے جیسا کہ ان کو مردہ کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کو زندہ کردیں تاکہ یہ تیرے شہروں کو آباد کریں اور تیرے بندوں کی پیدائش کا ذریعہ بنیں اور تیری دوسری مخلوق کے ساتھ تیری عبادت کریں تو خدا نے ان کو وحی کی کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ میں ان کو زندہ کروں عرض کیا ہاں پروردگارا ان کو زندہ کردے خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ اس طرح اور اس طرح پڑھو انہوں نے بھی اسی کو جو خدا نے ان کو حکم دیا تھا اپنی زبان پر جاری کیا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ اسم اعظم تھا حضرت حزقیلؑ نے جب اس کلام کو اپنی زبان پر جاری کیا تو دیکھا جبکہ ان کی نظر ان کی ہڈیوں پر تھی کہ وہ ایک دوسرے سے مل رہی ہیں اور پھر یہ تمام کے تمام لوگ زندہ ہوگئے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور کہنے لگے، سبحان اللہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ۔ اللہ پاک ہے اور اللہ بڑا ہے اوراس کے سوا کوئی معبود نہیں اس وقت حزقیلؑ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے عمر بن یزید کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یہ آیت ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی

یوسفؑ کی خبر!......(238)......حنان بن سدیر کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے عرض کیا مجھے بتائیں یعقوبؑ کی اس بات کے بارے میں جو انہوں نے اپنے بیٹے کے بارے میں فرمائی ہے ﴿يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا

تَحَسَّسُوْا مِنْ یُوْسُفَ وَاَخِیْهِ﴾ اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کا پتہ لگا(سورۂ یوسف آیت 87) یعقوبؑ بیس سال کے بعد جب کہ وہ اس عرصہ میں یوسفؑ سے جدا رہے تھے کیا وہ جانتے تھے کہ وہ زندہ ہیں فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیسے وہ جانتے تھے کہ وہ زندہ ہیں فرمایا کہ انہوں نے سحر کے وقت خدا سے دعا کی تھی کہ فرشتہ موت ان کے پاس بھیجا جائے تو خدا نے آپ کی دعا قبول کرلی تھی اور ملک الموت کو کہ جن کا نام بریال ہے وہ یعقوبؑ کے پاس بھیجا تو بریال نے کہا اے یعقوبؑ کیا چاہتے ہو فرمایا بتاؤ کہ کیا تم نے جانوں کو ایک ہی دفعہ اکٹھا لیتے (قبض) کرتے ہو اور بطور ایک گروہ کے یا علیحدہ عزرائیل نے کہا نہیں میں جدا جدا لیتا (قبض کرتا) ہوں فرمایا کہ تم نے جو جانیں قبض کی ہیں تو کیا اس میں یوسفؑ کی جان بھی لی ہے فرمایا نہیں تو یعقوبؑ نے جان لیا کہ یوسفؑ زندہ ہیں اور اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو

(239) خالد بن یزیدتی نے ایک اپنے اصحاب سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر کے متعلق ﴿وَحَسِبُوْا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ اس سے کوئی مصیبت نہ آئے گی (سورہ مائدہ آیت نمبر ۷۱) فرمایا کہ جب رسولؐ خدا ان کے درمیان تھے، فَعَمُوْا وَصَمُّوْا۔ پس وہ اندھے اور بہرے ہو گئے یعنی اس کے بعد جب رسولؐ خدا اس دنیا سے چلے گئے ﴿ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی یعنی جس وقت امیر المؤمنین کے پاس خلافت آ گئی ثم ﴿عَمُوْا وَصَمُّوْا﴾ پھر ان سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے یعنی آنحضرتؐ کے بعد آج تک اسی حال میں ہیں

(240) ابو عبیدہ حذا کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر کے متعلق ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہو گئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی (سورہ مائدہ آیت نمبر ۷۸) فرمایا یہ داؤد کے زبان سے خنزیر بن گئے اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے بندر بن گئے (یہ آنحضرت کی نفرین تھی)

(241) عمران بن میثم کہتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اس آیت کو امیر المؤمنینؑ کے پاس پڑھا ﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ مگر وہ حقیقت میں تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں (سورہ انعام آیت نمبر ۳۳) تو فرمایا ہاں واللہ جھٹلانے میں تو ان لوگوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی مگر اصل میں یہ لفظ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ نہیں ہے بلکہ لَا يُكْذِبُوْنَكَ ہے جس کے معنی

ہیں کہ کوئی ایسا باطل نہ پیش کر سکیں گے اور اس سے تمہارے حق کو جھوٹا ثابت نہ کر سکیں۔

ابوسراح کی داستان!...... (242)......ابو بصیر کہتے ہیں کہ دونوں اماموں میں سے امام باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر کے متعلق پوچھا ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ﴾ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہہ دے کہ مجھ پر بھی وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں کی گئی (سورہ انعام آیت نمبر ۹۳) یہ آیت ابوسراح کے بارے میں نازل ہوئی ہے اسے عثمان نے اپنے زمانہ حکومت میں مصر کا گورنر بنایا تھا اور یہ وہی شخص ہے کہ جس کا فتح مکہ کے دن خون رائیگان قرار دیا تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جو رسولؐ خدا کے لئے وحی لکھتے تھے جب خدا آسمان سے نازل فرماتا ان اللہ عزیز حکیم (بے شک اللہ عزت منداور حکیم ہے) تو وہ لکھتا تھا ان اللہ علیم حکیم (بے شک اللہ دانا اور حکیم ہے) تو رسولؐ خدا اس سے فرماتے تھے اس کو نہ لکھو (اور اسی کو لکھو جو نازل ہوا ہے) درست ہے خدا دانا و حکیم ہے (لیکن اسی کو کہ جو مجھ پر نازل ہوا لکھو) اور یہ ابوسراح وہی شخص ہے کہ جو منافقوں سے کہتا کہ میں اپنی طرف سے اس طرح جیسے وہ (یعنی رسولؐ خدا) لاتے تھے مجھ سے بیان کرتے تھے (اور میں آیات کو تبدیل کر دیتا ہوں) اور وہ بھی اسی کو جو میں اپنی مرضی سے لکھتا تھا قبول کر لیتے تھے) اور اس میں تبدیلی نہ کرتے تھے اسی وجہ سے اس کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

جنگ بدر کا ایک واقعہ!...... (243)......محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام باقرؑ سے پوچھا کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ اور ان سے یہاں تک لڑو کہ کفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب خالص اللہ کا ہو جائے (سورہ انفال آیت نمبر ۳۹) فرمایا ابھی اس آیت کی تاویل نہیں آئی اس کے بعد رسولؐ خدا نے اپنی اور اپنے اصحاب کی حاجتوں اور ضرورتوں کے باعث کفار سے جزیہ لے کر ان کو اپنے دین پر باقی رہنے کی اجازت دے دی (تاکہ مشرکین و منحرفین کو مہلت دیں) اور جب اس آیت کی تاویل کا دن آ جائے گا تو پھر یہ مہلت ان سے قبول نہ کی جائے گی (اور وہ ناطاقت ہوں گے اور حالت شرک و کفر میں سر ماریں گے) بلکہ قتل ہو جائیں گے یہاں تک کہ خدا کی سب عبادت کریں گے اور شرک کا نشان باقی نہ رہے گا

(244)......معاویہ بن عمار کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ آیت ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ

مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ﴾ اے نبی قیدیوں میں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی پائے گا تو جو کچھ تم سے ہو گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا (سورہ انفال آیت ۷۰) یہ آیت عباس و عقیل و نوفل کے بارے میں نازل ہوئی غزوہ بدر کے دن رسولؐ خدا نے حکم دیا تھا کہ جو بنی ہاشم مشرکوں کے طرفدار ہیں ان میں سے کوئی قتل نہ کیا جائے اور ابو بختری کو قتل نہ کیا جائے اور یہ سب لوگ اسیر ہو گئے اور آنحضرتؐ نے علیؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ دیکھو بنی ہاشم میں سے کون کون گرفتار ہیں جب وہاں تشریف لے گئے (اور اسی طرح گئے) تو عقیل نے کہا کہ بھائی ہماری حالت دیکھتے ہو (مجھ پر رحم کرو) اس کے بعد امیر المومنینؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کیا کہ ابو الفضل (یعنی عباس بن عبد المطلب) فلاں شخص کے ہاتھ میں اسیر ہیں اور عقیل فلاں شخص کے ہاتھ میں ہیں اور نوفل بن حارث فلاں کے ہاتھ میں اسیر ہیں رسولؐ خدا اٹھے اور عقیل کے پاس گئے اور ان سے فرمایا اے ابو یزید ابو جہل تو قتل ہو گیا ہے عقیل نے کہا کہ اچھا ہوا اب تہامہ کے ملک میں آپؐ سے کوئی جھگڑا نہ کرے گا (سرزمین مکہ اور اس کے اطراف کا علاقہ) پھر عقیل سے رسولؐ خدا نے اس طرح فرمایا اگر آج تم نے ان لوگوں (مسلمانوں) کو مغلوب کرلیا ہوتا تو تم ان کی خوب مشکیں کسواتے (اور ان سے اپنے ہاتھوں کو نہ روکتے) اور اپنے تسلط کو ان پر مضبوط کرتے (یعنی ان کو مضبوط باندھ دیتے) اس وقت عباس کو لایا گیا تو ان سے کہا کہ تم اپنی آزادی کے لئے اپنی طرف سے اپنے بھتیجے کے لئے (عقیل و نوفل) فدیہ دو عباس نے اپنے منہ کو رسولؐ کی طرف کیا اور کہا اے محمدؐ آپؐ مجھے اتنی مہلت دیں کہ میں قریش سے کچھ طلب کر کے لے آؤں رسولؐ خدا نے فرمایا (نہیں) وہ پیسے جو تم اپنی بیوی ام الفضل کے پاس چھوڑ آئے ہو اور تم نے اس سے کہا کہ اگر اس راستہ میں جس پر میں جارہا ہوں اگر کوئی حادثہ مجھ پر آجائے تو ان پیسوں کو اپنی ذات پر اور اپنے بچوں کی پرورش پر کر خرچ کرنا تو عباس نے کہا میرے برادر زادہ کس نے تمہیں اس کی خبر دی رسولؐ خدا نے فرمایا جبرائیلؑ خدا کی طرف سے میرے پاس خبر لائے ہیں عباس نے کہا قسم ہے اس کی کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے یہ خبر کسی کو نہ تھی سوائے میرے اور میری بیوی کے اور نہ ہی کوئی اس سے آگاہ تھا بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسولؐ خدا (اور پیغمبر) ہو امامؑ نے فرمایا کہ اسی طرح تمام اسیران حالت شرک میں فدیہ دے کر مکہ چلے گئے عباس عقیل و نوفل داخل اسلام ہو گئے ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

چند آیات کی تفسیر!....... (245)......ابو بصیر دونوں اماموں میں امام باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا خدا فرماتا ہے ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۹) فرمایا یہ آیت حمزہؓ و علیؑ و جعفرؓ و عباسؓ و شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی کیوں کہ یہ (یعنی عباس و شیبہ نے) کہا تھا کہ حاجیوں کا پانی پلانا میرے ہاتھ میں ہے پس میں افضل ہوں اور شیبہ نے کہا تھا کہ کعبہ کی دربانی میرے پاس ہے میں افضل ہوں اور انہوں نے خود فخر کیا پس خدا نے اس آیت کو نازل فرمایا، اور اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم سے پہلے ایمان لایا اور قیامت پر ایمان لایا اور خدا کے راستہ میں جہاد کیا علیؑ و حمزہؓ و جعفرؓ صلوات اللہ علیہم ہیں کہ یہ دو دستے جو فخر کرنے والے ہیں خدا کے ہاں برابر نہیں ہیں

(246)......عمار ساباطی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت تفسیر کی پوچھی کہ خدا فرماتا ہے ﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ﴾ اور انسان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے دعا مانگنے لگتا ہے (سورہ زمر آیت نمبر ۸) فرمایا یہ آیت ابو فصیل (ابوبکر) کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ رسولؐ خدا اس کی نظر میں وہ شخص تھے جو ساحر و جادوگر تھے اور جب بھی کوئی تکلیف اس کو پہنچی تھی یعنی بیمار ہوتا تو اپنے پروردگار کو پکارتا، دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ اور اس کی طرف پلٹتا تھا یعنی توبہ کرتا تھا یعنی اس کا عقیدہ باطل سے کہ جو وہ رسولؐ خدا سے رکھتا تھا تو خدا کی بارگاہ میں دعا کرتا اور جب خدا اسے نعمت قیمتی دیتا یعنی اسے تندرستی عطا کرتا اور اس چیز سے کہ جو اس نے خدا کی بارگاہ میں بیان کی تھی بھول جاتا تھا یعنی توبہ جو اس نے خدا کی بارگاہ میں کی تھی بھول جو بات وہ رسولؐ خدا کے بارے میں کہتا تھا کہ وہ ساحر اور جادوگر ہے اور اس وجہ سے خدا اس کے بعد فرماتا ہے ﴿قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ﴾ تم کہہ دو کہ تم تھوڑے دن کفر سے فائدہ اٹھا لے تو یقیناً جہنمیوں سے ہے یعنی فرماں روائی اور امارت جو تم نے ناحق بغیر حکم خدا کے اور اس کے رسولؐ کے لوگوں پر لے رکھی ہے پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، کہ پھر خدا نے اپنے کلام کو علیؑ کی طرف پھیرا اور اس کی وضع اور فضیلت جو ان کی خدا کی بارگاہ میں ہے اسے بیان فرمایا اور وہ اس طرح بیان کرتا ہے ﴿هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ﴾ آیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ میں کھڑے کھڑے خلوص سے دعا کرنے والا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار رہو (مذکورہ بالا شخص کی طرح) تو کہہ دو (اے محمدؐ) کیا وہ جو علم رکھتے ہیں اور اس سے مراد محمد رسولؐ خدا ہے اور ﴿وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے وہ جو محمد

رسولؐ خدا ہیں اور اس کو جادوگر اور جھوٹ کہنے والا جانتے ہیں إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۔ سمجھتے تو فقط عقل والے ہی ہیں (سورہ زمر آیت نمبر۹) پس امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اے عمار یہ تاویل اس آیت کی تھی

(اس میں کہ کیوں ابوبکر کو فصیل کا نام دیا گیا مجلسیؒ کہتے ہیں اس لئے کہ فصیل اونٹنی کے بچہ کو کہتے ہیں جو دودھ پینے والا ہو اور بکر بھی جوان اونٹ کو کہتے ہیں پس یہ دو لفظ ہر دو معنی میں ایک ہی معنی کے برابر ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ابوبکر کی کنیت اسلام سے پہلے ابوفصیل تھی اور پیغمبر اکرم نے اس کی کنیت ابوبکر رکھ دی